Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

KITAB NAGRI SPECIAL

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹران کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

Posted On Kitab Nagri

تحریرے عشق

از قلم اقرا اشرف حسین

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔

نیلی حویلی کو اس وقت دولہن کی طرح سجایا گیا تھا ہر طرف جشن کا سماں تھا اور جشن تو ہونا ہی تھا ناں آخری نیلی حویلی کا سب سے چھوٹا بیٹا حمزہ خان نے کالج میں ٹاپ کر کے اس حویلی میں رہنے والوں کا سر فخر سے بلند کیا تھا

یہ کہانی ہے قصور سے ملحقہ ایک قصبے کی جس کا نام للیانی ہے للیانی قدیم نام ہے جب کے جدید دور میں لوگ اس قصبے کو مصطفیٰ آباد کے نام سے جانتے ہے مصطفیٰ آباد کوئی ی چھوٹا موٹا عام قصبہ نہں ہے یہ بہت بڑا قصبہ ہے جس میں جدید دور کی تمام سہولتیں موجود ہے سکول سے لے کر کالج اکیڈمیز یونی بجلی ٹرانسپوٹ اور پانی غرض کے جدید دور کی ایسی کوئی ی بھی سہولت نہں ہے جو کے اس قصبے میں موجود ناں ہو چونکہ یہ قصبہ قصور اور لاہور کے بالکل سنٹر میں واقع ہے اس لیے اس قصبے کے لوگ پڑھائی ی لکھائی ی اور فیشن میں بھی اپنی مثال آپ ہے یہاں آپ کو ہر قسم کے لوگ ملے گے کچھ تو بہت ہی تنگ ذہن کے لوگ ہے تو کچھ بہت ہی اوپن مائی نڈ لوگ بھی اس قصبے میں پائے جاتے ہے اس قصبے کی سب سے بڑے خوبی یہ ہے کے یہاں کے لوگ بہت ہی فاسٹ اور ن ئی ی سوچ کے مالک ہے اور وقت کے ساتھ خود کو ڈھالنا جانتے ہے غرض کے مصطفیٰ آباد کا قصبہ ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے یہاں کے لوگ زندگی کے کسی بھی میدان سے لوگوں سے کمتر نہں ہے

سردار خالد خان بھی اس قصبے کے رہنے والے اور جانی مانی شخصیت میں سے ایک ہے

سردار خالد اپنے اہل خانہ سمیت نیلی حویلی میں مقیم ہے نیلی حویلی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے اور اس حویلی کے افراد کے ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ حویلی نیلی حویلی اس لیے بھی مشہور ہے کیونکہ پوری حویلی نیلے رنگ کے مربل اور شیشوں سے بنائی گی ہے جو اس حویلی کو پہلی نظر دیکھتا ہے وہ اس کی خوبصورتی اور سجاوٹ دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے نیلی حویلی اپنے دیکھنے والوں پر ایک سحر طاری کر دیتی ہے اس حویلی میں لگے نیلے مربل کی چمک دیکھنے والے کی آنکھیں چندھیاں دیتی ہے جبکے نیلی حویلی کے اندر موجود تمام چیزوں نے سفید رنگ کا لبادہ اوڑھ رکھا حویلی کے پردوں سے لے کر تائے پان تک سب کچھ سفید رنگ کا ہے سفید اور نیلے رنگ کا اس قدر خوبصورت امتزاج کے دیکھنے والا سراہے بغیر نہں رہ سکتا

باہر سے دیکھنے والوں کو یہ حویلی کانچ کی بنی معلوم ہوتی ہے جس میں دیکھنے والا اپنا عکس بخوبی دیکھ سکتا ہے جبکے کے اندر سے دیکھنے والوں کو یہ کسی سمندر کا حصہ معلوم ہوتی ہے جو آنکھوں اور روح کے لیے ٹھنڈک کا باعث بنتی ہے

Posted On Kitab Nagri

سردار خالد اپنی ماں ہاجرہ بیگم بھتیجے سردار ازمیر خان اور بیٹے سردار حمزہ خان بیٹی سونیا چھوٹے بھائی وہاب خان ان کی شریک حیات طاھرہ بیگم اور ان کے تینوں بچوں کے ساتھ نیلی حویلی میں مقیم ہے جبکہ ان کی شریک حیات اپنے پہلے بیٹے کی پیدائش کے بعد ہی کچھ ذاتی ترجیحات کی بنا پر ان سے الگ ہو چکی ہے پھر انھوں نے رافیعہ بیگم سے شادی کی جو کے ان کے لیے ایک پر خلوص ہمسفر ثابت ہوئی انہوں نے ازمیر اور حمزہ دونوں کو بہت لاڈ اور پیار سے پالا ہے سردار ازمیر کے ماں باپ کا انتقال بچپن میں ہی کار آکسیڈنٹ میں ہو گیا جس کے بعد ازمیر خان کو بھی انھوں نے اپنے سگے بیٹوں کی طرح پالا ہے

ازمیر نے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد سردار خالد کے ساتھ مل کر ان کا کاروبار سنبھالا ازمیر حمزہ سے تین سال بڑا تھا

حمزہ آج شہر سے آرہا تھا اور باقی سب اس کی آمد کے بے صبری سے منتظر تھے

****

چاند اٹھ جاؤ بیٹی دیکھو دوپہر ہونے کو آئی ہے نصرت بیگم نے اس پر سے کمفٹ ہٹاتے ہوئے کہا

بس دو منٹ اور مما پلیز سونے دے ناں چاند نے کہتے ساتھ کمفٹ دوبارہ اوڑھ لیا

ٹھیک ہے نہ اٹھو بھی میں کہہ دیتی ہو ارشد سے وہ اکیلا ہی چلا جائے شاپنگ پر چاند کی تو نیند ہی نہ پوری ہو رہی

رفیعہ بیگم کے کہنے کی دیر تھی چاند جھٹ سے اٹھی تھی

مما آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا کے بھائی ویٹ کر رہا ھمیں تو شاپنگ پر جانا ہے آج آپ جائے بس میں دو منٹ میں تیار ہو کر آتی ہو چاند نے کہتے ساتھ الماری سے کپڑے لیے اور تیار ہونے چلی گی جب کے نصرت بیگم اس کی جلدی بازی پر مسکراتے ہوئے نیچے چلی گی

چاند اپنے ماں باپ کی لاڈلی اور اکلوتی بیٹی ہے جب کے بھائی کی تو جان ہے چاند اپنی نام کی طرح ہی خوبصورت ہے اتنی خوبصورت کے پہلی بار دیکھنے والا پلک جھپکنا بھول جاتا گوری رنگت نیلی آنکھیں اور کمر تک آتے لائٹ براؤن بال اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے چاند اور ارشد حارث صاحب اور نصرت بیگم کی فرمابردار اولاد ہے دونوں بچوں میں ان کی جان بستی ہے چاند کا اصل نام حوریہ ہے لیکن اس کی خوبصورتی کی وجہ سے سب اسے چاند کہہ کر ہی مخاطب کرتے ہے حارث صاحب اپنی فیملی کے ساتھ انڈیا کے علاقے سنگھا پور کے ایک شاندار بنگلے میں مقیم ہے

بھائی چلیں چاند نے نیچے آتے ساتھ ارشد کو مخاطب کیا

ارے اٹھ گی بھائی کی جان ارشد نے کہتے ساتھ چاند کی پونی کھینچی تھی

بھائی باز آجائے آپ چاند نے منہ بنا کر کہا

چلو پہلے آکر کھانا کر لو پھر ہی جانا کہیں رفیعہ بیگم نے کیچن سے آواز دی

امی ھم باہر سے کچھ کھا لے گے ناں پہلے ہی یہ محترمہ کافی لیٹ کر چکی ہے ھمیں ارشد نے کہا

Posted On Kitab Nagri

چلو ٹھیک ہے لیکن کچھ کہا ضرور لینا اور چاند تم اچھے سے نقاب اوڑھ رفیعہ بیگم نے کہا انہوں نے ہندو ملک میں رہنے کے باوجود بھی اپنے بچوں کی تربیت بہت ہی روایتی انداز میں کی تھی چاند جب بھی کہیں جاتی تو نقاب اوڑھتی اسے لڑکوں سے دوستی کی اجازت بالکل نہں تھی اور چاند خود بھی ایسی تھی اسے اپنی حدود اور عزت کا بہت خیال تھا اس شہر کی سب سے اعلی یونیورسٹی میں پڑھنے کے باوجود اس نے آج تک کسی لڑکے سے دوستی کرنا تو دور کبھی بات تک نہں کی تھی

======================

ہاجرہ بی بی چھوٹے سردار آگے ہے ملازمہ نے آکر ہاجرہ بیگم کو حمزہ خان کے آنے کی اطلاع دی تو وہ بے تابی سے دروازہ کی طرف بڑھی اور اندر آتے حمزہ کو سینے سے لگا

میرا بچہ ماشاءاللہ میرا بچہ آگیا ہاجرہ بیگم نے حمزہ کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا

دراز قد سرخ وسفید رنگت سیاہ آنکھیں کھڑی مغرور ناک مسکراتا ہوا وہ کوئی یونانی شہزادہ ہی لگ رہا تھا اس وقت وہ بلیو پینٹ شرٹ پہنے بازو کو کہنوں تک فولڈ کیے ایک ہاتھ میں کوٹ پکڑے مسکرا کر اپنی دادی کو دیکھ رہا تھا جو وقت کے ساتھ بوڑھی اور کمزور ہوگی تھی

کیسا ہے میرا بچہ ہاجرہ بیگم نے ماتھا چومتے ہو پوچھا

میں بالکل ٹھیک ہو دادو اور آپ اپنی صحت کا بتائے حمزہ نے ہاجرہ بیگم کے ساتھ صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے پوچھا

تو آگیا ہے ناں تو سمجھ میں اب بالکل ٹھیک ہو ہاجرہ بیگم کی بات پر حمزہ مسکرا پڑا

ارے بھی سارا پیار چھوٹے پوتے کے لیے ہے لگتا ہے بڑے پوتے کو تو بھول ہی گی ہے ازمیر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا حمزہ کو ازمیر ہی پک کرنے گیا تھا دونوں کی آپس میں خوب بنتی ہے

ایسا کبھی ہو سکتا ہے کیا تم دونوں میں تو میری جان بستی ہے اچھا منہ ہاتھ دھو کر فریش ہو جاؤ تم دونوں میں کھانا لگواتی ہو تم دونوں کے لیے ہاجرہ بیگم نے کہا تو وہ دونوں اپنے روم کی طرف بڑھ گے

======================

وہ دوپہر کے نکلے ہوئے تھے اور اب رات ہونے کو آئی تھی لیکن چاند تھی کے اس کی شاپنگ مکمل ہونے کا نام ہی نہں لے رہی تھی

چاند بس کردو میری بہن کافی دیر ہوگی ہے اب ھم اگر گھر نہں گے ناں تو مما ھمیں بہت ڈانٹیں گی لیٹ گھر جانے پر ارشد نے دہائی دی

بس بھائی دس منٹ مجھے کیچھ سٹشنری کا سامان لینا ہے پھر گھر چلتے چاند کہہ کر بک شاپ میں انٹر ہوئی تو ارشد بھی اس کے پیچھے چل دیا وہ جانتا تھا اپنی چیزیں لیے بنا چاند اس کی بات نہں سننے والی اس لیے اس نے خاموشی اختیار کرلی

کھانا کھانے کے بعد حمزہ اور ازمیر خان چھت پر ٹہلنے آگے

اور سناو خان اتنے سال لاہور میں گزر آئے ہوئے ہو کوئی لڑکی بھی پسند آئی کے نہں

Posted On Kitab Nagri

ازمیر نے بات کا آغاز کیا

ایسا کچھ نہں ہے لالہ تم جانتے ہو میں ایسے معاملات سے دور ہی رہتا ہو

مطلب تم محبت پے یقین نہں کرتے ازمیر نے سوالیہ پوچھا

محبت پے تو یقین ہے لالہ صرف محبت پے ہی تو یقین ہے محبت تو وہ پاکیزہ جذبہ جس کی دنیا میں قمیت کوئی ی نہں محبت تو رب کی عطا ہوتی ہے لالہ اور سچی محبت تو قسمت والوں کو ملتی ہے

اوہ لڑکا تو شاعری بھی کرنے لگا ہے ازمیر نے تنگ کرنے کی غرض سے کہا تو حمزہ مسکرا پڑا

لیکن حمزہ مجھے حیرت ھے تو محبت کا اتنا بڑا قدردان ہے لیکن تجھے پھر بھی اب تک کسی سے محبت ہوئی ی نہں ازمیر نے کہا

لالہ ابھی تک کوئی ی ایسی ملی ہی نہں جو آنکھوں سے دل میں اور دل سے روح میں سما جائے اور جس دن مجھے کسی سے پیار ہو گیا ناں لالہ تو میں سب سے پہلے آپ کو ہی بتاو گا

حمزہ کی بات پر ازمیر مسکرا پڑا

آپ بتائے لالہ آپ کو کوئی ی پسند ہے کیا آپ کا شادی کے بارے میں کیا ارادہ ہے حمزہ نے بات کا رخ ازمیر کی طرف موڑا تو ازمیر مسکرا پڑا اور ذہن کے پردے پر ایک ہی چہرے ابھرا تھا اور ازمیر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

=====================

اب بتا بھی رابعہ کیا ہوا ہے جب سے کالج سے آئی ی ہے روئی ی ہی جا رہی ہے سارہ بیگم نے پوچھا

امی وہ ناں میری ٹیچر نے مجھے کلاس سے نکال دیا آج اور پرنسپل صاحبہ نے کل تھمیں اور ابو کو کالج بلایا ہے رابعہ کی بات سنتے ہی سارہ بیگم نے سر پکڑ لیا

اُفف رابی میں کیا کرو تیرا کب عقل آئے گی تجھے کتنی بار کہا ہے کے کلاس میں لڑائی ی نہں کیا کرؤ پر تم سنتی کہاں ہو کسی کی

رابی سارہ بیگم کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے سارہ اور جمال صاحب کے تین بچے ہے بڑی بیٹا کمال منجلی بیٹی کلثوم اور چھوٹی بیٹی رابعہ بڑے دونوں بچے شادی شدہ اور اپنے گھروں میں خوش تھے لیکن رابعی صرف نام کی بڑی ہوئی ی تھی عادتیں اور کام اس کے بالکل بچوں والے تھے اس لیے روز اس کے کالج سے کوئی ی ناں کوئی ی کمپلین آتی رہتی تھی یہ کوئی ی نہں بات نہں تھی

=====================

چاند اور ارشد گھر پہنچے تو کافی دیر ہو چکی تھی اور کھانا کھانے کے بعد سب اپنے اپنے رومز میں چلے گے

Posted On Kitab Nagri

چاند کا کل بہت امپورٹینٹ ٹیسٹ اس لیے وہ اس کی تیاری کر رہی تھی جب نصرت بیگم دودھ کا گلاس لیے کمرے میں آئی ی

چاند سونے سے پہلے لازمی دودھ پی لینا نصرت بیگم نے تاکید کی اور کمرے سے چلی گی چاند کو بچپن سے ہی لیکچرار بننے کا بہت شوق تھا اپنے ٹیسٹ یاد کرنے کے بعد اس نے موبائل آن کیا اور اپنی فیسبک آئی ی ڈی آن کی

فیسبک آئی ی ڈی آن کر کے وہ ناول گروپ میں آئی تھی جہاں اس نے اپنے نیو ناول کا سنیک پیک لگایا تھا اسے ناول لکھنے کا شوق شروع سے ہی تھا ناول پڑھنا اور لکھنا اس کا پسندیدہ مشاغلہ تھا پہلے پہل وہ صرف ناول پڑھتی تھی ناول لکھنا تو وہ چاہتی تھی لیکن وہ صرف اپنی نوٹ بک میں ہی سٹوریز لکھ کر اپنے پاس رکھ لیتی لیکن ایک دن ارشد نے اسے مشورہ دیا کے جب اللہ نے اس لکھنے کی صلاحیت سے نوازہ ہے تو وہ کیوں نہں اپنا ناول لکھ کر پبلش کرتی اور ارشد کے کہنے پر ہی اس نے قسط وار اپنا ناول فیسبک کے ایک گروپ میں پوسٹ کرنا شروع کیا اس ناول پے چاند کو بہت اچھا رسپونس ملا سب اس کے ناول کو سراہاتے اور چاند کی حوصلہ افزائی ی کرتے جس سے چاند کو مزید لکھنے کا حوصلہ ملا اور اس کے گھر والے بھی اسے بہت سپورٹ کر رہے تھے دیکھتے ہی دیکھتے چاند کا پہلا ناول کمپلیٹ ہوا اور جس پر اسے بہت ہی اچھا رسپونس ملا سب چاند کی پہلی کامیابی پر بہت خوش تھے

اس طرح چاند سٹڈی کے ساتھ ساتھ اپنا شوق بھی پورا کر رہی تھی

چاند نے اپنے نیو ناول سنہری عشق کا سنیک پیک لگایا تھا گروپ میں جس پر اسے بہت اچھا رسپونس مل رہا تھا چاند جلد ہی اس ناول کو لکھنے کا ارادہ رکھتی تھی اس نے سوچ لیا تھا کل کا ٹیسٹ اچھے سے ہو جائے تو وہ یہ ناول لکھنا سٹارٹ کرئے گی سارے کمنٹ چیک کرنے کے بعد چاند نے موبائل آف کیا اور سونے کی غرض سے لیٹ گی

=====================

حمزہ کو گھر آئے ایک مہنہ گزر چکا تھا حمزہ ہائی یر سٹڈی کے لیے امریکہ جانا چاہتا تھا لیکن سب سے بڑا مسلہ دادو کو اس بات کے لیے منانا تھا کیونکہ دادو اب دوبارہ حمزہ کو خود سے دور بھیجنے پر راضی نہں تھی وہ چاہتی تھی کے ازمیر اور حمزہ کی شادیاں کر دی جائے لیکن حمزہ کسی صورت بھی شادی کے لیے راضی نہں تھا وہ بضد تھا کے اسے امریکہ ہائی یر سٹڈہ کے لیے جانا ہے ازمیر دادو کو منانے کی کوشش میں لگا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

=====================

حمزہ کو نیند نہں آرہی تھی تو وہ کافی بنانے کی غرض سے کیچن میں آگیا اب وہ کیچن میں کھڑا اپنے لیے کافی بنا رہا تھا پھر کافی کا مگ لیے وہ صوفے پر آبیٹھا اور ساتھ ہی ساتھ ایف بی پوسٹ چیک کرنے لگا

فیسبک پر پوسٹ اوپر نیچھے کرتے ہوئے حمزہ کی نظر ایک ناول پوسٹ پر پڑی جو کے سنہری عشق کے نام سے تھا نا چاہتے ہوئے بھی حمزہ نے ناول کی پوری ایپسوڈ پڑھنی شروع کر دی وہ جیسے جیسے پڑھ رہا تھا ویسے ہی لکھے گے الفاظ اس کے دل میں گھر کر رہے تھے اتنے گہری سے لکھے گے الفاظ جن میں اتنی تاثیر تھی کے پڑھنے والے کو اپنے سحر میں جکڑلے حمزہ نے پوسٹ پے گروپ نام دیکھا تو وہ کوئی ی ناول گروپ تھا جو اس نے حال ہی میں جوائن کیا تھا حمزہ بہت زیادہ تو نہں لیکن تھوڑا بہت لیٹریچر اور ادبی ذوق سے لگاؤ رکھتا تھا اور کبھی کبھار کوئی ی تحریر بھی پڑھ لیتا تھا لیکن یہ پوسٹ پڑھنے کے بعد حمزہ کا دل کیا کے وہ شروع سے پڑھے اس ناول کو اس نے ایپسوڈ چیک کی تو 17 ایپسوڈ پوسٹ ہوئی ی تھی آج اور رائیٹر کوئی ی حور یہ جہانگیر تھی حمزہ نے گروپ نام پر کلک کیا اور گروپ میں انٹر ہوا تا کے ناول کی پہلے سے پوسٹ کی گی تمام اقساط پڑھ سکے گروپ میں جلدی ہی اسے

Posted On Kitab Nagri

ناول کی تمام اقساط مل گی اور اس نے شروع سے پڑھنا سٹارٹ کیا جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا لکھنے والے کا قائل ہوتا جا رہا تھا اتنی پر اثر تحریر اتنی خوبصورت الفاظ غرض وہ ہر لحاظ سے ایک خوبصورت تحریر تھی

وہ سب کیچھ بھول کر ناول میں مگن ہو گیا جیسے جیسے پڑھ رہا تھا ناول کے الفاظ اس اپنے سحر جگڑتے جا رہے تھے اور اس نے دل ہی دل میں اعتراف کیا تھا کے لکھنے والے کے الفاظ میں واقعی جادوائی اثر تھا جو پڑھنے والے کو اپنے جادو میں قید کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے

پچھلی ساری اقساط پڑھ کر جب وہ فارغ ہوا تو گھڑی دو بجا رہی تھی

افف اتنا ٹائم ہو گیا پتہ ہی نہیں چلا ویسے ایک بات تو ہے ناول واقعی کمال کا ہے لفظ لفظ دل پر اثر کرتا ہے حمزہ نے دل میں سوچا اور اس کی رائٹر جادوگرنی کہی کی حمزہ نے سر جھٹکتے ہوئے سوچا اور سونے کے لیے لیٹ گیا

====================

چاند صبح کی نماز پڑھنے کے بعد لاؤنج میں ٹہل رہی تھی وہ سفید رنگ کے سادہ سوٹ پہنے ہوئے تھی سفید ہی ڈوپٹے سے حجاب کیے وہ اس حسین صبح کا حصہ لگ رہی تھے

نقش جو ابھی ابھی نیند سے جگا تھا اپنے کمرے کی کھڑکی کے پردے سہی کرنے کی غرض سے کھڑکی تک آیا جب اس کی نظر سامنے گھر کے لاؤنج پر چہل قدمی کرتی حوریہ پر پڑی اور کچھ پل کے لیے تو وہ ساکت ہو گیا اس نے جب بھی حوریہ کو دیکھا تھا نقاب میں ہی دیکھا تھا وہ پہلی بار حوریہ کا چہرہ دیکھ رہا تھا اتنا مکمل حسن اس نے پہلی بار دیکھا تھا وہ تب تک حوریہ کو دیکھتا رہا جب تک کے وہ گھر کے اندر نہیں چلی گی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کلام۔داغ دہلوی

جہاں تیرے جلوے سے معمور نکلا

پڑی آنکھ جس کوہ پر طور نکلا

جگر ساتھ اشکوں کے مجبور نکلا

یہ ہمسایہ دِل کا بہت دُور نکلا

تجلی کسی کی وہ جلوہ کسی کا

کہیں نار نکلی کہیں نُور نکلا

یہ سمجھے تھے ہم ایک چرکا ہے دِل پر

دبا کر جو دیکھا تو ناسور نکلا

Posted On Kitab Nagri

دمِ سرد کو آگ کیوں کر لگاؤں

جہنّم کا شعلہ بھی کافور نکلا

نہ نکلا کوئی بات کا اپنی پورا

مگر ایک نکلا تو منصور نکلا

پلائی مجھے ذکرِ واعظ نے ایسی

کہ میں بزم سے نشّے میں چُور نکلا

سرِ نقشِ پا لغزشِ پا ہے شاہد

کہ گھر سے ترے کوئی مخمور نکلا

وہ میکش ہوں رس چوس لیتا ہوں اُس کا

جہاں شاخ میں کوئی انگور نکلا

وجود و عدم دونوں گھر پاس نکلے

نہ یہ دور نکلا، نہ وہ دور نکلا

کہاں رہ کے توبہ نبھا ہوں الٰہی

کہ جنّت میں بھی مجمعِ حور نکلا

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا

یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

شبِ وصل ذکرِ عدو پر وہ بولے

خُدا کے لیے کیوں یہ مذکور نکلا

بہت دم دیے پاس پھٹکا نہ ہرگز

وہ عیّار پُر فن بہت دور نکلا

سمجھتے تھے ہم داغؔ گم نام ہو گا

مگر وہ تو عالم میں مشہور نکلا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

حمزہ کی آنکھ صبح الارم سے کھولی وہ اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

رابعہ نیلی حویلی آئی ی تھی بی جان سے ملنے ازمیر جو کے سیڑھیاں اتر رہا تھا اس کی نظر دروازے سے اندر آتی رابی پر پڑی تو اس کی چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی اور وہ سیڑھیاں پھلانگ کر رابی کے پاس پہنچا

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ رابی نے ازمیر کو دیکھتے ہوئے سلام میں پہل کی

وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کیسی ہو رابی ازمیر نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا

میں ٹھیک ہو تم سناؤ میرؤ کہاں جا رہے ہو

رابعہ نے پوچھا

ک

چھ نہں میں ذرا ڈیرے پر جا رہا تھا

اوہ اچھا سونیا کہاں ہے رابی نے پوچھا

وہ اپنے کمرے میں ہے ازمیر نے کہا تو رابی سونیا کے کمرے کی جانب بڑھ گی

======================

حمزہ لیپ ٹاپ پے کچھ ریسرچ کر رہا تھا جب سونیا دروازہ نوک کر کے اندر آئی ی

بھائی ی کیا آپ سارا دن اپنے کمرے میں ہی رہتے ہے چلے ناں ھم کہیں گھومنے چلتے ہے

سونی بس تھوڑا سا کام ہے وہ کر لو پھر جہاں کہوں گی لے چلو گا حمزہ نے لیپ ٹاپ پر نظر جھکائے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا

ٹھیک ہے بھائی ی میں تب تک تیار ہو کر آتی ہو سونی نے کہا اور اپنے روم میں چلی گی

======================

چاند یونی سے نکلی تو اسے ارشد کی گاڑی کہیں نظر نہں آئی ی اس نے ارشد کے نمبر پے کال ملائی ی

ہیلو بھائی ی کہاں ہے آپ میں یہاں یونی کے باہر کھڑی ہو

ہاں گڑیا بس میں پانچ منٹ تک پہنچ جاؤ گا سپیکر میں ارشد کی آواز گونجی اور پھر چاند نے فون بند کر دیا تب ہی چاند کے سامنے ایک گاڑی آکر روکی اور کار کا شیشہ نیچے ہوا تو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے نقش پر چاند کی نظر پڑئی ی

Posted On Kitab Nagri

چاند کی نظر سیٹ پر بیٹھے نقش پر پڑی چاند نے اپنا چہرہ نقاب سے مکمل ڈھانپ رکھا تھا

نقش اپنی چھوٹی بہن کو یونی سے لینے آیا تھا لیکن اس کی نظر گیٹ پر کھڑی چاند پر پڑی نقش نے اکثر چاند کو نقاب میں گھر سے باہر آتے جاتے دیکھا تھا اس لیے وہ فوراً سے چاند کو پہچان گیا اس سے پہلے کے وہ گاڑی سے اتر کر چاند سے کوئی بات کرتا اس کی گاڑی کے بالکل سامنے ارشد کی گاڑی آکر رکی تو چاند اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گی اور ارشد زن سے گاڑی وہاں سے لے گیا

====================

اوہ ہو نقش تم یہاں ہو اور میں تھمیں پارکنگ ائی یریا میں ڈھونڈ رہی تھی اب جلدی چلو بہت گرمی ہے آج تو میں مزید دھوپ میں نہں روک سکتی عنجلی کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گی تو نقش نے بھی ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی

عنجلی یہ جو ہمارے نیبر میں رہتے ہے

کون بھائی ی عنجلی نے پوچھا

وہی جو مسلم فیملی ہے جو آئی ی تھنک جانگیر فیملی ہے وہ نقش نے سوچنے کی ادکاری کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ عنجلی کو کسی قسم کے شک مبتلا نہں کرنا چاہتا تھا

اوہ اچھا آپ سامنے والی نیبر جو کے مسلے ہے ان کی بات کر رہے ہے عنجلی نے انتہائی ی نفرت انگیز لہجے میں کہا

ہاں وہی ان کی بیٹی کیا اسی طرح چہرہ ڈھانپ کے رکھتی ہے کیا نقش نے لاپرواراندازسے پوچھا

ہاں نقش وہ اس طرح ھمیشہ چہرہ ڈھانپ کے رکھتی ہے عنجلی نے تلخی سے کہا

پر کیوں نقش نے سوال پوچھا

کیونکہ بقول ان کے ان کے مذھب میں ایسا کرنے کا کہا گیا ہے عنجلی کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی اور نفرت تو ہونی ہی تھی آخری وہ ایک ہندؤ جو ٹھہری

پتہ نہں بھائی ی کیسی تنگ سوچ ہے ان مسلوں کی میری تو سوچ سے باہر ہے عنجلی نے نفرت سے کہتے ہوئے نظر باہر سڑک پر جمادی جبکہ نقش تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا

====================

بھائی ی کہاں رہ گے تھے آپ چاند نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال کیا

سوری گڑیا وہ ٹریفک میں پھنس گیا تھا ارشد نے وضاحت دی تو چاند خاموش ہو گی

چاند کو اس طرح نقش کا اس کے سامنے گاڑی روکنا بالکل اچھا نہں لگا تھا اور اس کی کھوجتی نظروں سے چاند کو شدید الجھن محسوس ہوئی ی تھی لیکن چاند نے اسے اپنا وہم سمجھتے ہوئے ذہن سے جھٹک دیا

Posted On Kitab Nagri

======================

پری پری

پریشے کالج گراونڈ میں بیٹھی ہوئی تھی جب اسے اپنے پیچھے سدرہ کی آواز سنائی دی

کیا ہے کونسا طوفان آ گیا ہے جو اس قدر شور مچایا ہوا ہے

یار پری میم غزالہ کو آج تمہارے لیکچر بھنک کرنے کا پتہ چل گیا ہے اور انھوں نے تمہارے لیے یہ ورانگ لیٹر بیجھا ہے سدرہ نے لیٹر پری کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

پری نے لیٹر لیا اور بنا پڑھے ہی پھاڑ کر اس کے ٹکڑے ہوا میں اچھال دیا

آئی ڈونٹ کئیر چلو کیف ٹیریا چلتے پریشے بے نیازی سے کہتے ہوئے کیف ٹیریا کی طرف بڑھی اور سدرہ اس کی بے نیازی پر عش عش کرتی رہ گی وہ ایسی ہی تھی وہ کوئی عام لڑکی نہں تھی وہاج گروپ آف انڈسٹری کی اکلوتی وارث پریشے وہاج خان تھی خود سر مغرور اور ضدی لڑکی ہر حد ہر رسموں سے بے نیاز وہ اپنی زندگی کی بلاشریک مالک تھی

======================

نقش کمرے میں آیا اور بیڈ پر لیٹے ہی اس نے آنکھیں موندلی اور بند آنکھوں کے پردے پر ایک چہرہ لہرایا تھا نقش نے جھٹ سے آنکھیں کھولی

اففف میں کیوں سوچ رہا اس کے بارے میں نقش کو خود پر غصہ آیا

نفرت ہے مجھے ان مسلوں سے دہشت گرد کہیں کے نقش نے تلخی سے سوچا

نقش کا تعلق ایک ہندؤ خاندان سے ہے جو اپنے مذہب اور ذات پات پر یقین رکھتے ہے اور روایتی ہندؤ کی طرح مسلمانوں سے نفرت کرنے والے

نقش کی فیملی میں دو بہنیں اور تین بھائی ہے

======================

حمزہ کھانے کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر آیا تو ساری فیملی ہی آج ٹیبل پر موجود تھی حمزہ بھی اپنی کرسی پر بیٹھ گیا

ارے واہ آج تو سب ہی آگے ہے ثانیہ نے خوشی سے کہا تو باقی سب بھی مسکرا پڑے

حمزہ بیٹا کب کی فلائیٹ ہے تمہاری وہاب نے کھانا کھاتے ہوئے پوچھا

جی چاچو ایک مہینے بعد کی ایکچوئلی کرونا کی وجہ سے تھوڑا مسلہ آ رہا ہے فلائٹس ڈیلے ہے تو ایک مہینے بعد کی ٹکٹ ملی ہے حمزہ نے تفصیلی جواب دیا

حمزہ بھائی آپ وہاں سے ہمارے لیے خوب سارے گفٹس لائیے گا ثانیہ اور سونیا نے ایک ساتھ فرمائش کی

یہ لو جی گاؤں بسا نہں اور لوٹرے پہلے آ گے احسن نے کہا تو سب ہی مسکرا پڑے

Posted On Kitab Nagri

اچھا تو ھم تھمیں چورڈا کو نظر آتے ہے کیا اب سونی اور ثانی کی توپوں کا رخ احسن کی طرف تھا

ارے ارے بھی میں نے ایسا کب کہا میں نے تو بس مثال دی احسن نے اپنی صفائی ی پیش کی اس سے پہلے کے سونیا اور ثانیہ اس کی درگت بناتی اس نے صفائی ی پیش کرنے میں ہی عافیت جانی

=====================

یار یہی تو رکھا تھا کہاں چلا گیا

سونیا جو کے کوریڈور سے گزر رہی تھی احسن کو کچھ ڈھونڈتے دیکھا تو اس کے کمرے میں آ گی

احسن کیا ڈھونڈ رہے ہو سونیا نے پوچھا

سونی یار اچھا ہوا تم آ گی میرا چارجر نہں مل رہا پلیز ڈھونڈ دو

یہ لو یہ رہا تمھارا چارجز سونی نے بیڈ کی سائیڈ دراز سے چارجز نکالتے ہوئے کہا

تھنکیو سونی یو آر دا بیسٹ

احسن نے خوشی سے کہا

بس زیادہ مکھن لگانے کی ضرورت نہں ہے سونی کہتے ہوئے کمرے سے چلی گی

=====================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونی اور ثانیہ سٹنگ ایریا میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب منیب بھی وہاں آ گیا

کیا باتیں ہو رہی ہے بھی منیب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

منیب کل رابعہ کی برتھ ڈے ہے تو بس اس کے لیے کچھ پلین کر رہے ہے

ازمیر جو کے لاؤنج سے گزرا ہے ثانی کی بات سن کر وہ بھی سٹنگ ای ئی ریا میں ہی آ گیا

کس کی برتھ ڈے ہے کل ازمیر نے انجان بنتے ہوئے پوچھا

رابی کی جواب سونی کی طرف سے آیا تھا

او اچھا تو پھر کیا سوچا تم لوگوں نے منیب نے پوچھا

منیب بھائی ی ھم ناں رابی کو سپرائیز پارٹی دینا چاہتے ہے لیکن مشکل یہ ہے کے پارٹی کی تیاری کے لیے ھمیں کل کالج سے چھٹی کرنی ہو گی تو پھر رابی کو کالج سے ڈائیریکٹ نیلی حویلی کون اور کیسے لائے گا

تم لوگ پارٹی کی تیاری کرؤ رابی کو لانے کی ذمیداری میری ہے ازمیر نے کہا

Posted On Kitab Nagri

واقعی پھر تو ٹھیک ہے ھم ساری تیاری کر لے گے آپ بس رابی کو ٹائم سے لے آئیے گا ثانیہ نے خوشی سے کہا جب کے باقی سب نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی ی

======================

کلب میں اس وقت فل میوزک چل رہا تھا اور نوجوان نسل میوزک کے ساتھ ساتھ جھوم رہے تھے ہر طرف شور اور گہما گمی تھی

پریشے خان ریڈ شوٹ شرٹ پہنے جو کے با مشکل کمر تک آ رہی تھی اور بالکل سلیف لیس تھی جینز اور ہیلز پہنے لائیٹ براؤن بالوں کو کرل کیے کمر پر ڈال رکھا تھا بے شک وہ خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی وہ اتنی خوبصورتی تھی کے کوئی ی بھی لڑکا پہلی بار میں ہی اس پر اپنا دل ہار دے

پری کرسی پر بیٹھی ڈرنک کر رہی تھی

ہائے پری کیسی ہوئی ی دانش نے ساتھ والی چی ئیر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

فائی ن

چلو ناں ڈانس کرتے ہے حارث نے پری کی طرف ہاتھ بڑھایا جس پری نے بے تکلفی سے تھام لیا اور دونوں ڈانس فلور کی طرف بڑھے اور میوزک کی دنیا میں گم ہو گے

======================

چاند کے پیپر آج ختم ہو گے تھے اور ابھی وہ بالکل فری تھی تو اس نے ایف بی آن کر لی ایف بی پر کافی نوٹیفکشن آئے ہوئے تھے کیونکہ چاند کافی دن بعد آن لائی ن آئی ی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اس نے باری باری سارے نوٹیفکشن چیک کیے زیادہ تر نوٹیفکشن ناول پر ہی کمنٹ کے تھے لیکن تمام ایپسوڈ پر ایک نیو ریڈر کے کمنٹ تھے اور کمنٹ کافی تعداد میں تھے

چاند نے کمنٹ کرنے والے کا نام چیک کیا تو حمزہ خان شو ہو رہا تھا کمنٹ میں چاند کے ناول کی تعریف کی گی تھی چاند نے اس چیز کا اتنا نوٹس نہں لیا کیونکہ یہ اس کے لیے کوئی ی بڑی بات نہں تھی جب بھی کوئی ی نیو ریڈر اس کا ناول پڑھتا تو تعریف ضرور کرتا چاند نے سارے کمنٹس کو لائی ک کیا کیونکہ وہ کمنٹس کے ریپلائی ی بہت کم دیا کرتی تھی اس لیے صرف سب کے کمنٹس لائی ک کر دیا کرتی تھی سب کمنٹس لائی ک کرنے کے بعد اس نے آج کی ایپسوڈ اپلوڈ کی اور ایف بی بند کر کے کیچن میں آ گی جہاں نصرت بیگم چاند اور ارشد کے لیے فرائی ز بنا رہی تھی

لائے امی میں آپ کی ہیلپ کر دیتی ہو

ارے نہں بیٹا تم جا کر بیٹھو بس ہو گیا نصرت بیگم نے کہا

چلیں ٹھیک ہے میں کیچپ اور مایونیز کی بوتل لے جاتی ہو آپ فرائی ز لے آئیے گ چاند نے کہا اور فریج کی جانب بڑھ گی

Posted On Kitab Nagri

======================

سونی چھت پر جھولے پے بیٹھی تھی جب احسن بھی وہاں آگیا

سونی ادھر کیوں بیٹھی ہو

بس ویسے ہی سونیا نے کہا

کچھ تو سوچ رہی ہو احسن نے کریدا

احسن یہ چاند کتنا خوبصورت ہے ناں سونی نے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ہاں ہے تو بہت خوبصورت ہے احسن نے سونی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

احسن تم کبھی سیریس بھی ہو جایا کرؤ سونی نے احسن کے کندھے پر چپیٹ ریسید کی

اف ظالم لڑکی کتنی زور سے مارا ہے احسن نے مضنوعی غصے سے کہا

احسن سدھر جاؤ سونی نے اسے گھوری سے نوازا

اچھا جب کوئی سدھرانے والی آئی ی گی تو سدھر بھی جاؤ گا

اچھا اور یہ سدھرنے والی کب آئے گی

تھماری دیر ہے تم کہو تو آج ہی بی جان سے بات کر لیتا ہو ھمارے بارے احسن نے آنکھ دبا کر شرارت سے کہا اور جب تک بات سونی کی سمجھ میں آتی احسن بھاگ چکا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

روکو احسن کے بچے تھمیں تو میں ابھی بتاتی سونی اس کے پیچھے بھاگی تھی

======================

نقش ٹیرس پے ٹہلنے آیا تھا جب اس کی نظر سامنے گھر پر پڑئی ی جہاں گارڈن میں چاند جائے نماز پر کھڑی نماز ادا کر رہی تھی چاند اس وقت سفید سوٹ میں ملبوس اور سفید ڈوپٹے سے حجاب کیے پوری دلجمعی سے نماز ادا کر رہی تھی نقش کی نظر چاند کے چہرے پر ٹھہر گی چاند اتنی پاکیزہ اتنی معصوم لگ رہی تھی کے نقش کا بے اختیار دل کیا کے اس کے چہرہ کو چھو کر محسوس کرے

پتوں کی طرح شاخ پہ مرنا پڑا مجھے

موسم کے ساتھ ساتھ گزرنا پڑا مجھے

ایک شخص کے سلوک کی سب کو سزا ملی

Posted On Kitab Nagri

ساری محبتوں سے مکرنا پڑا مجھے

اس سے بچھڑ کے زندگی آسان تو نہیں

پھر بھی یہ تلخ فیصلہ کرنا پڑا مجھے

کچھ دن تو میں چٹان کی صورت ڈٹا رہا

پھر ریزہ ریزہ ہو کے بکھرنا پڑا مجھے

آساں نہیں تھا ٹوٹتی سانسوں کو جوڑنا

اس سلسلے میں جاں سے گزرنا پڑا مجھے

نماز کی ادائیگی کے بعد چاند نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے چاند کو محسوس ہوا جیسے کوئی بہت محویت سے اسے دیکھ رہا لیکن اس نے مکمل توجہ اپنی دعا پر مرکوز کی اور دعا مکمل کرنے کے بعد اس نے اِدھر اُدھر دیکھا تو نقش فوراََ ہی دراوزے کی اوٹ میں ہو گیا چاند تمام خیال ذہن سے جھٹکتے ہوئے ارشد کے کمرے کی طرف چلی گی تو نقش دراوزے کی اوٹ سے باہر آیا اور کچھ دیر وہی کھڑا رہنے کے بعد نیچے آ گیا

====================

حمزہ کا آج سارا دن بہت مصروف گزرا اس کا پاسپورٹ ڈیٹ ایکسپائر ہو چکی تھی اس سلسلے میں آج وہ سارا دن مصروف رہا ابھی وہ فریش ہو کر بستر پر لیٹا جب کسی خیال کے تخت اس نے موبائل اٹھایا اور فیس بک آئی ڈی آن کی اور گروپ میں انٹر ہوا کچھ پوسٹ دیکھنے کے بعد ہی اسے سنہری عشق کی آج کی ایپسوڈ مل ہی گی حمزہ نے دلجمعی سے پوری ایپسوڈ پڑھنے کے بعد کمنٹ سکیشن میں کمنٹ کیا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے رائیٹر آئی ڈی پر کلک کر کے حوریہ جہانگیر کی پروفائل اوپن کی

پروفائل ڈپی ایک گرلر کی لگی ہوئی تھی جس نے حجاب سے مکمل طور پر اپنا چہرہ ڈھانپ رکھا تھا جبکہ کور پے ایک چاند کی پک لگی ہوئی تھی جس کے ارد گرد بہت زیادہ ستارے تھے لیکن چاند کے قریب جو ستارہ تھا وہ سب سے زیادہ چمک رہا تھا اور نیچھے بہتا نیلا سمندر جو چاند کی روشنی میں بہت ہی پرکشش لگ رہا تھا

پروفائل پکس کے نیچھے کیپشن میں لکھا تھا

Online novel writer and poetess horriya janger if you want to read my all novels so like my page

Posted On Kitab Nagri

Page name horriya janger Novels

اور ساتھ ہی پیج کا لنک دیا گیا تھا

اس کے بعد حوریہ کا آج کا سٹیٹس شو ہو رہا تھا سٹیٹس پر بہت ہی خوبصورت غزل لکھی ہوئی تھی

''اس عشق کی راہ میں ھمسفر

ھم تیرے سنگ سنگ چلے

تو جیسے چاہے رکھ لے ھمیں

ھم تیرے رنگ میں رنگ چلے

تم بر سو یاد رکھو گے دیوانگی ھماری

یہ عشق کی دنیا تھمارے نام ھم کر چلے

اپنے لیے تو سب ہی جیتے ہے مسافر

ھم یہ زندگی ھم تیرے نام پے جی چلے

از قلم حوریہ جہانگیر

غزل کے نیچھے بڑے حروف میں حوریہ جہانگیر کا نام لکھا جگمگا رہا تھا

اس کے بعد حمزہ نے حوریہ کی ساری پروفائی ل کو رانیڈ موبائی ل اپلوڈ پکس چیک کی

ڈپی دیکھنے کے بعد حمزہ نے پیج لنک ہر کلک کیا اور پیج ویزٹ کرنے لگا پیج کے سب سے اوپر پن پوسٹ پر حوریہ جہانگیر کے اب تک کمپلیٹ ہونے والے ناولز کے لنک موجود تھے

Posted On Kitab Nagri

نیکسٹ پوسٹ پر حوریہ جہانگیر کے پوئی ٹر پیج کا لنک تھا حمزہ سب کیچھ بھول کر صرف حوریہ جانگیر کی بنائی ی ہوئی ی دنیا میں گھوم تھا جہاں صرف حوریہ کے الفاظ تھے جذبات اور احساسات تھے حمزہ جیسے جیسے سب کیچھ پڑھ رہا تھا اس لڑکی کا قائی ل ہوتا جارہا تھا اتنی اعلی سوچ اتنے پاکیزہ لفظ کا چناؤ کیا گیا تھا اس کی تحریروں میں کے حمزہ خان کو اس کے لفظوں سے محبت ہونے لگی تھی

حمزہ صرف ابھی آدھا پیج ہی دیکھ پایا تھا جب نیند کی وادی میں چلا گیا تحریرے پڑھتے پڑھتے کب اس کی آنکھ لگی وہ خود بھی نہں جانتا تھا

====================

رابعہ آپ کلینکل سائی یکولوجی کا ٹوپک ایکسپلین کرے

میم فریحہ نے رابعہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

جی میم میں رابی نے ہکلاتے ہوئے پوچھا

میرے خیال میں آپ کے علاوہ تو اور کلاس میں کوئی ی رابعہ نہں ہے تو پھر میں آپ سے مخاطب ہو

آپ ایسا کریں کلینکل سائی یکلوجی کے ایم اینڈ سکوپ ایکسپلین کرے کل میں نے لیکچر دیا تھا اس بارے میں

یس میم رابعہ نے مدھم آواز میں کہا

گڈ تو اب آپ ایکسپلین کرے

رابعہ نظر جھکائے فرش کو گھورنے میں مصروف تھی

رابعہ آئی ی ٹاک ٹو یو میم فریحہ کی غصے بھری آواز کمرے میں گونجی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میم وہ مجھے اچھے

کیا وہ مجھے میم فریحہ نے رابی کی بات بیچ میں کاٹی

ٹیسٹ تم لوگ نہں دیتے ہو لیکچراز تم لوگ نہں دھیان سے سنتے ہو پریسنٹیشن والے دن تم سب غائی ب ہوتے آخر تم سب کب سیریس ہو گے میم فریحہ کا موڑ اب بگڑ چکا تھا

سوری میم رابی نے شرمندگی سے کہا

واٹ سوری

کل کلینکل سائی یکولوجی کے پورے چپٹر کا دوبارہ ٹیسٹ ہو گا اور جو اس بار ٹیسٹ کلی ی رنہں کرے گا اسے یہ سبجیکٹ چھوڑنا ہو گا لیکچراز اور میم فریحہ نے کہا اور اپنا موبائی ل اور پرس اٹھا کر کلاس سے چلی گی تو سب کی رو کی ہوئی ی سانس بحال ہوئی ی

اب تو ٹیسٹ کی اچھے سی تیار کرنی ہو گی ورنہ میم فریحہ اس بار کلاس سے نکلوا کر ہی دم لے گی رابی نے کوریڈور میں چلتے ہوئے حبہ سے کہا

Posted On Kitab Nagri

ہاں یار ویسے تو میم فریحہ بہت سویٹ ہے لیکن کبھی کبھی اٹلر بن جاتی ہے

ہاں یہ تو ہے تم نے میم کی واچ دیکھی ھمیشہ کی طرح میم کی واچ آج بھی بالکل ڈریس سے میچ تھی رابی نے کہا

ہاں یہ بات تو سارا کالج جانتا ہے کے میم فریحہ ھمیشہ ڈریس کے ساتھ کی میچنگ ریسٹ واچ ہی پہنتی ہے

ہاں جی تو یہ ہے رابی کا کالج حنیفاں بیگم ڈگری کالج جو کے بہت وسیع اور کشادہ ہے

گیٹ سے اندر انٹر ہوتے ہی بہت بڑا فرنٹ گرؤنڈ ہے جسے بڑئی ی ہی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے

فرنٹ گرونڈ کراس کرنے کے بعد کالج کا انٹری ڈور آتا ہے کالج کے تین انٹری ڈورز ہے

ایک فرنٹ انٹری ڈور ہے جو کے فرنٹ گرواںڈ میں کھلتا ہے دوسرا انٹری ڈور کالج کے بیک گرؤنڈ میں کھلتا ہے اور جب کے تیسرا انٹری ڈور کلریکل سٹاف کے بالکل ساتھ واقع ہے جو کے اؤٹ سائی یڈر پیپلز کے لیے استعمال ہوتا ہے کالج تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے کالج کی بلڈنگ بالکل سنٹر میں واقع ہے اور کالج کی بلڈنگ کی بیک سائی ڈپر بھی تین گرؤنڈز موجود ہے کالج کنٹین بھی بیک گرؤنڈ میں ہی واقع ہے تینوں گاؤنڈز کو گھاس درختوں اور پھولوں کے ساتھ انتہائی ی نفاست سے سجایا گیا ہے

کالج کی کنٹین کی چھت بالکل ایریل شیپ کی بنائی ی گی ہے اور کنٹین سے ملحقہ گرؤنڈ میں بھی جی ی ر ٹیبلز لگائے گے ہے جب کے ایک گرؤنڈ سپورٹس گرؤنڈ کے طور پر استعمال ہوتا ہے جہاں بیڈ منٹن والی بالز اور باسکٹ بالز کے لیے نیٹس لگائے گے ہے جہاں فزیکل ایجوکیشن کی لڑکیاں اپنی گیمز کی تیاری کرتی ہے جب کے ایک گرؤنڈ بالکل فری ہے تینوں گرؤنڈز میں بینچیز رکھ کر طالبہ کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا ہے کالج کے تینوں فلور بالکل صاف ستھرا رے ہے جبکے تھرڈ فلور کے دونوں سائی یڈ پر ونڈز ہے جہاں سے سڑک پر آتی جاتی گاڑیاں باآسانی نظر آتی ہے تمام کلاس روم بہت کشادہ ہے غرض یہ کے مصطفیٰ آباد میں موجود حنیفاں بیگم ڈگری کالج نفاست اور عمدگی میں اپنی مثال آپ ہے

اچھا یار جلدی چلو اگلا لیکچر میم صائی مہ کا ہے حبہ کے کہنے پر رابی نے انگلش روم کی طرف قدم بڑھائے

=======================

سونی اور ثانی صبح سے پارٹیز کی تیاریوں میں مصروف تھی حمزہ احسن اور ازمیر نے بھی ان کی کافی ہیلپ کی جبکہ منیب صبح سے کسی کام کے لیے گھر سے باہر گیا ہوا تھا

چلو بھی میں جا رہا ہو رابی کو لینے اس کا کالج آف ہونے والے ہے ازمیر نے کہا اور باہر کی جانب قدم بڑھائے

سب کام تو کمپلیٹ ہو گیا ہے اب ھم لوگ بھی تیار ہو جاتے ہے ثانیہ نے کہا تو سب اپنے رومز میں تیار ہونے چلے گی

=======================

رابی کالج سے باہر آئی ی تو اس کی نظر میرؤ کی جیپ پر پڑی

میرؤ تم رابی نے حیرت سے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

ہاں تھمیں ہی لینے آیا ہو تھمیں نیلی حویلی چلنا ہے میرے ساتھ آؤ بیٹھو میرؤ نے کہتے ساتھ جیپ سٹارٹ کی

لیکن میرؤ میں نے تو امی کو نہں بتایا کے میں واپسی پر نیلی حویلی جاؤ گی اور اگر ٹائی م پر گھر نہں پہنچی تو امی پریشان ہو گی

ٹینشن نہں لو میں پھو پھو کو بتا کر آیا ہو کے تھمیں اپنے ساتھ نیلی حویلی لے کر جا رہا ہوں ازمیر نے کہا تو رابی جیپ میں بیٹھ گی

ویسے خیریت اس ٹائی م ھم حویلی کیوں جا رہے ہے رابی نے پوچھا

سپرائی زہے تھمارے لیے ازمیر نے جواب دیا

واہ کیا سپرائی زہے بتاؤ ناں میرؤ رابی نے بچوں کی طرح میرؤ کی بازو ہلاتے ہوئے پوچھا

اچھا اگر بتادو گا تو پھر سپرائی زکیسا رہے گا

ازمیر نے سوالیہ پوچھا

سہی نہں بتاؤ میں بھی نہں تم سے بات کرتی رابی نے منہ بناتے ہوئے کہا وہ اس وقت میرؤ کو بالکل چھوٹی بچی لگ رہی تھی

میرؤ نے گاڑی نیلی حویلی کے سامنے روکی تو رابی بھاگتی ہوئی حویلی کے اندر گی

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو رابی کو اندر آتا دیکھ سب نے مشترکہ آواز میں گنگنایا

واہ یہ سپرائی ز تھا میرے لیے رابی نے خوشی سے کہا

جی بالکل دروازے سے اندر آتے میرؤ نے جواب دیا

پھر رابی نے کیک کاٹا اور سب ینگ پارٹی نے مل کر خوب انجوائے کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

====================

نقش کو آج آفس میں ایک ضروری کام تھا اس لیے وہ چاند کو یونی سے پک کرنے نہں آسکتا تھا اور یہ بات اس نے چاند کو پہلے ہی بتادی تھی تاکے وہ کیب سے گھر آجائے

چاند کافی دیر سے بس سٹینڈ پر کسی کیب یا آٹو کا ویٹ کر رہی تھی جب اس کے سامنے وائی ٹ کار آکر رکی اور گاڑی کا شیشہ نیچھے ہوا

آجائے میں آپ کو ڈراپ کردو گا نقش نے چاند کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

چاند نے بنا جواب دی ئے چہرہ دوسری جانب کر لیا وہ کسی بھی اجنبی سے مخاطب نہں ہوتی تھی اس لیے اس نے نقش کی بات کا بھی جواب نہں دیا

تبھی ایک کیب بس سٹینڈ پر آکر رکی تو چاند کیب کی طرف بڑھی گی

نقش نے زور سے اپنا ہاتھ سٹیرنگ پر مارا آخر سمجھتی کیا ہے یہ خود کو دیکھ لو گا میں اسے بھی نقش نے دل میں سوچا اور گاڑی سٹارٹ کی

Posted On Kitab Nagri

چاند کو نقش کی حرکتیں عجیب لگ رہی تھی کل بھی اس نے چاند کے سامنے گاڑی لا کر کھڑی کر دی اور آج تو حد ہی کر دی ڈائی ریکٹ ہی چاند کو مخاطب کر دیا چاند کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ ضبط کر گی

==================

چاند گھر پہنچی تو نصرت بیگم کے ساتھ مل کر لنچ کیا اور پھر اپنے روم میں آ گی اور ایف بی آن کی اور نوٹفکیشن چیک کرنے لگی حمزہ خان لائی ک یو پیج آج بھی زیادہ نوٹیفکشن حمزہ خان کے لائی ک اور کمنٹس کے تھے جس پر چاند تھوڑا حیران ہوئی ی کیونکہ دو دن سے جب بھی ایف بی آن کر رہی تھی تو زیادہ تر نوٹیفکشن حمزہ خان کے لائی کس اور کمنٹس کے ہی ہوتے تھے

لگتا ہے کوئی ی نہس ریڈر آیا ہے چاند نے دل میں سوچا اور اپنی پروفائی ل آن کر کے ڈپی چینج کی اور آج کا سٹیٹس اپڈیٹ کیا

==================

حمزہ کو پاسپورٹ کے سلسلے میں لاہور جانا تھا اور لاہور ایک رات کا سٹے بھی کرنا تھا تو اس نے ہوسٹل میں رہنے کا سوچا لیکن دادی کو زرینہ پھوپھو کے لیے کچھ ضروری چیزیں بیجھوانی تھی تو ان کے اصرار پر وہ پہلے زرینہ پھوپھو کی طرف آ گیا

اسلام علیکم پھوپھو حمزہ نے دروازے سے اندر آتے ہوئے سلام کیا

وعلیکم سلام میرا بچہ آ گیا مجھے تو جب سے بی جان نے بتایا کے حمزہ تم آ رہے ہو میں تو تب سے تمھارے آنے کا انتظار کر رہی تھی زرینہ بیگم نے حمزہ کا ماتھا چوتمے ہوئے کہا

بیٹھو بیٹا اور سناؤ گھر میں سب کیسے ہے

جی پھوپھو سب ٹھیک ہے آپ سنائے کیسے ہے سب پری پھوپھا جان حمزہ نے پوچھا

وہ سب بھی ٹھیک ہے اچھا بیٹا تم ایسا کرو فریش ہو جاؤ میں کھانا لگواتی ہو پھر ایک ساتھ کھانا کھائے گے اور میں نے تمھارا روم سیٹ کروا دیا ہے جب تک لاہور میں ہو ادھر میرے پاس ہی رو کو گے

لیکن پھوپھو میں نے تو ہوٹل میں روم بک کروا لیا ہے تو وہی رو کو گا حمزہ نے کہا

کوئی ی ضرورت نہس ہے جب ادھر اپنا گھر ہے تو تم ہوٹل میں کیوں رو کوں گے زرینہ نے ڈانٹیں ہوئے کہا

جی ٹھیک ہے پھوپھو آخر کار حمزہ کو ماننا ہی پڑا

پروین پروین زرینہ نے ملازمہ کو آواز دی

جی بیگم صاحبہ

جاؤ حمزہ بیٹے کو اس کا کمرہ دیکھاؤ

جی اچھا بیگم صاحبہ

Posted On Kitab Nagri

=====================

میرؤ رابی کو واپس جمال ہاؤس چھوڑنے جا رہا تھا

تو کیسا لگا تمھیں ہمارا آج کا سپرائیز میرؤ نے رابی سے پوچھا

بہت بہت بہت بہت اچھا رابی نے مسکراتے ہوئے کہا

ہاں جیسے تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو میرؤ نے منہ میں بڑابڑایا

کیا کہہ رہو اونچے بولو رابی نے نا سمجھی سے کہا

کچھ نہں میں کہہ رہا تھا کے بہت مزہ آیا آج از میر نے بات بدل دی ورنہ رابی کیا اعتبار ابھی بیگ اٹھا کر اس کے سر پر مار دیتی ایسی ویسی بات پر

=====================

ارشد اپنے دوست کے ساتھ ریسٹوات آیا تھا ڈنر کرنے اور اب وہ لوگ ہوٹل سے نکل کر اپنی کار کی طرف جا رہے تھے جب سامنے سے آتے لڑکی اس سے ٹکڑا گی

افف دیکھ کے نہں چل سکتے کیا عنجلی نے نے غصے سے سے کہا

دیکھے میڈیم غلطی آپ کی ہے آپ ٹکرائی ی ہے مجھ سے ارشد نے شائی ستگی سے کہا

سہی ایک تو نقصان کیا اور اوپر سے بحث بھی کر رہے ہو عنجلی نے حقارت سے کہا

دیکھیے محترمہ میں کہہ رہا ہوں ناں غلطی آپ کی ہے ارشد کو غصہ تو بہت آیا لیکن وہ ضبط کر گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دیکھیے مسٹر آپ ناں اپنی حد میں رہے

میں اپنی حد میں ہی ہو محترمہ بد تمیزی آپ کر رہی ہے اگر خدا نے آنکھیں دی ہے تو ان کا سہی استعمال بھی کر لیا کرے اور دیکھ کر چلا کرے اور شد نے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا

ایڈیٹ پتہ نہں کہا کہا سے منہ اٹھا کر آ جاتے ہے عنجلی کہتے ہوے ہوٹل کی طرف بڑھ گی

=====================

حمزہ اور زرینہ بیگم لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب پری گھر میں داخل ہوئی ی اور لاؤنج سے گزر کر اپنے کمرے میں جانے لگی

پری دیکھو حمزہ آیا ہے زرینہ بیگم کی آواز پر پری کو رو کنے پڑا

ہائے حمزہ کیسے ہو پری نے بے نیازی سے کہا

ٹھیک ہو حمزہ نے بھی مختصر جواب دیا

Posted On Kitab Nagri

پری آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ زرینہ بیگم نے کہا

سوری مما میں بہت تھک گی ہو اب ریسٹ کرؤ گی پری کہتے ہوئے اپنے روم کی جانب بڑھ گی

====================

منیب پانی پینے کیچن میں آیا تو اس کی نظر کیچن میں نوڈلز بناتی سونی پر پڑی

پیچ کلر کی فراک کے ساتھ وائٹ کیپری پہنے اور وائٹ ڈوپٹہ گلے میں ڈالے بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا جس میں سے کچھ بال نکل کر چہرہ پر آ رہے تھے انہماک سے کام کرتی سونی کو دیکھ کر منیب کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

کیا بنا رہی ہو سونیا منیب نے پانی گلاس میں ڈالتے ہوئے پوچھا

نوڈلز سوپ بنا رہی ہو سونیا نے مختصر جواب دیا سونیا اور منیب کبھی بھی آپس میں اتنے بے تکلف نہں ہوئے ایک تو منیب سونیا سے بڑا تھا اور دوسرا وہ بہت ریزو طبیعت کا مالک تھا بہت کم گو اور کم ہی کسی سے بات کیا کرتا تھا جب کے احسن اور سونیا کی بہت اچھی دوستی تھی کیونکہ احسن اور سونیا ھم عمر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ بھی تھے

رات کو ڈائی نگ ٹیبل پر زرینہ اور حمزہ بیٹھے ڈنر کر رہے تھے جب پری اپنے روم سے نک سک تیار ہو کر نکلی بلیک جینز پے سلیف لیس ٹاپ پہنے بالوں کی ہائی ی ٹیل بنائے اور پاؤ ں میں فل ہیل بلیک سینڈل پہنے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی جب کے حمزہ کو اس کی ڈریسنگ بہت نا گوار گزاری تھی

بیٹا حمزہ کو بھی ساتھ لے جاتی وہ تو ویسے بھی صبح سے گھر میں بور ہو گیا ہے زرینہ بیگم نے کہا

نہں پھوپھو میں گھر پر ہی ٹھیک ہو حمزہ نے فوراً انکار کیا

ارے بیٹا چلے جاؤ دل بہل جائے گا تمہارا

اوکے لیٹس گو حمزہ پری بے نیازی سے کہتے باہر کی جانب بڑھی اور زرینہ بیگم کے اصرار پر حمزہ کو بھی پری کے ساتھ جانا پڑا

میں ڈرائی یونگ کرتا ہو پری کو ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالتے دیکھ حمزہ نے کہا

نو تھینکس میں خود کرؤ ں گی ڈرائی یونگ پری نے کہا تو حمزہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا

سو حمزہ کیا کرتے ہو تم پری نے ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا

ہائی یر سٹڈی کے لیے امریکہ جا رہا ہو حمزہ نے مختصر جواب دیا

اوہ گڈ کیا کرنا چاہتے ہو لائی ف میں

سوفٹ وئی یر انجینیر بننا چاہتا ہو

چلو سہی ہے کم سے کم تم اس بورنگ ویلیج لائی ف سے نکل جاؤ گے پری نے طنزیہ کہا اور حمزہ کو یہ بات بہت نا گوار گزری

Posted On Kitab Nagri

ایکسکیوز می مس پریشے وہاج خان یہ آپ کس ٹون میں میرے شہر کا ذکر رہی ہے

پہلی بات وہ بورنگ ویلج بالکل نہں الحمداللہ بہت ویل آف اینڈ پروگیسٹیو سٹی ہے ہمارااور دنیا کی کوئی ایسی سہولت نہں ہے جو مصطفیٰ آباد میں دستیاب ناں ہو سو آئی نڈان لفظوں میں میرے شہر کا ذکر ناں کرنا حمزہ نے انتہائی ضبط سے جواب دیا

اوئے چیل بڈی تم تو مائنڈ ہی کر گے مجھے نہں پتہ تم اتنا پیار کرتے ہو اپنے شہر سے پری نے تمسخرانہ انداز میں کہا جس حمزہ برداشت کر گیا کیونکہ کو پری کو کیچھ سمجھنا دیوار میں سر مارنے کے برابر تھا

======================

سونی سونی کہاں ہو یار احسن پوری حویلی میں سونیا کو ڈھونڈ رہا تھا

منیب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب احسن بھی وہاں آگیا بھائی آپ نے سونی کو دیکھا ہے کیا

نہں کیا ہوا احسن نے پوچھا

ایکچوئیلی مجھے اس سے اپنی شرٹ پریس کروانی تھی

ہاں تو اس میں کونسی سی بات ہے ملازمہ کو بول دو وہ کر دے گی

نہں بھائی میری شرٹ سونی ہی پریس کرتی ہے ملازمہ نہں اتنی اچھی کرتی احسن نے کہا تب ہی سونیا ٹی لاؤنج میں داخل ہوئی

سونی کی بچی کہاں غائب تھی تم میں کب سے تھمیں آوازیں دے رہا تھا

ہاں وہ میں سارہ پھوپھو کے گھر جا رہی تھی میرو بھائی کے ساتھ تو بی بی جان کے کمرے میں انھیں بتانے گی تھی

پہلے تم میری شرٹ پریس کرو پھر کہیں جانا پلیز احسن نے التجائیہ کہا

لیکن میرو بھائی یاں ویٹ کر رہے ہے میرا گاڑی میں

کیچھ نہں ہوتا میں میرو کو ٹیکسٹ کر دیتا ہو تم چلو میرے روم سے شرٹ لے لو احسن نے سونیا کا ہاتھ پکڑا اور اس اپنے روم کی طرف لے گیا

اور منیب یہ سب دیکھ رہا تھا پتہ نہں کیوں اس کو برا لگا تھا اُحسن کا یوں سونیا پر حق جتانا اپنی بات منوانا جب کے سب اچھی طرح سونیا اور احسن کی دوستی سے واقف تھے

====]==============

مجھے اپنی پڑھائی آگے سٹارٹ کرنی ہے ڈائی نگ ٹیبل پر بیٹھے سب کھانا کھا رہے تھے جب نقش نے اپنی بات شروع کی

واہ یہ کمال کیسے ہو گیا کے نقش گوئی نکا اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کی بات کر رہا شام گوئی نکا نے طنزیہ کہا جب کے باقی گھر والے بھی حیران تھے وہ نقش جس نے اپنی مرضی سے پڑھائی چھوڑ دی تھی اور سب کے بہت کہنے پر بھی اپنی سٹڈی مکمل نہں کی وہ آج اپنی دوبارہ اپنی پڑھائی شروع کرنے کی بات کر رہا تھا

Posted On Kitab Nagri

گڈ بھائی ی کیا سوچا آپ نے کہاں ایڈمیشن لے رہے ہو پھر آپ عنجلی نے پوچھا

فلحال تو تھاری یونی میں ہی ایڈمیشن لینے کا سوچا ہے

دس از ناٹ فئی راب میری سٹڈی کمپلیٹ ہونے والی تو اب آپ یونی جانے کا سوچ رہے ہے اگر پہلے سوچ لیتے تو کتنا اچھا ہوتا ھم ایک ہی ڈیپارٹمنٹ میں ہوتے عنجلی نے کہا

نہں میں اب انگلش لٹریچر میں ایڈمیشن لینا چاہتا ہو نقش نے کہا

اور عنجلی حیرت سے نقش کی طرف دیکھنے لگ گی

واٹ بھائی ی یہ آپ کیا کہہ رہے ہے آپ کو کب سے انگلش پسند آ گی بلکے آپ تو شروع سے ہی انگلش پسند نہں تھی عنجلی نے حیرات سے کہا

ہاں بٹ اب میرا مائنڈ چینج ہو گیا ہے کیونکہ کے انگلش لٹریچر کی ڈیمانڈ بھی اور سکوپ بھی انگلش ایک انٹرنیشنل لینگوئی ج ہے سو میں نے فیصلہ کیا ہے کے میں انگلش لٹریچر میں ہی ایڈمیشن لو گا

اوکے اچھا سوچا تم نے شام گوئی نکانے بیٹے کو سراہا جبکے عنجلی کو کوئی ی اور ہی بات لگ رہی تھی لیکن کیا یہ وہ ابھی سمجھنے سے قاصر تھی

=====================

چاند بیٹا نصرت بیگم چاند کو پکارتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی ی

جی امی

چاند تمھارے ماموں کا فون آیا تھا وہ آج رات ھمیں دعوت پر بلا رہے تھے تو میں نے جانے کی حامی بھر لی تم ایسا کرو کے اپنے ابو اور بھائی ی کو بھی کال کر کے بتا دو تاکے وہ گھر جلدی آ جائے

جی ٹھیک ہے امی میں ابھی کال کر دیتی چاند نے کہتے ہوئے ارشد کا نمبر ڈائی ل کیا

=====================

سونیا اور ازمیر رابعہ کے گھر آئے تھے اور اب وہ تینوں سٹینگ ای ئی ریا میں بیٹھے فرائی ز کے ساتھ انصاف کر رہے تھے

واہ رابی تم نے تو بہت کمال کے فرائی ز بنائے ہے ازمیر نے کہا

میرؤ بھائی یاں رابی ویسے بھی بہت اچھی کوکنگ کرتی ہے اور آپ کبھی رابی کا ہاتھ کا ڈبل روٹی کا حلوہ کھا کر دیکھی ئے گا انگلیاں چاٹتے رہ جائے گے آپ سونیا نے کہا

اچھا جی مجھے تو پتہ ہی نہں تھا کے ھماری رابی شیف بھی ہے میرؤ نے مسکراتے ہوئے کہا

=====================

Posted On Kitab Nagri

پری حمزہ کو کلب لے آئی تھی حمزہ کو یہ سب کیچھ بالکل پسند نہں تھا اس نے خود زیادہ تر عرصہ لاہور میں گزرا تھا سٹڈی کی وجہ سے لیکن وہ کبھی بھی کلب یا بار نہں آیا تھا انفکیٹ وہ تو پریشے کے گھر بھی بہت کم آتا تھا اور وجہ پریشے کی بولڈ نیچر تھی حمزہ کا کہنا تھا کے پھوپھو اور پھوپھا جان نے پریشے کو بے جا آزادی دے رکھی ہے جس کی وجہ سے پریشے بہت بگڑ گی ہے اکلوتی اولاد ہونے کا ہر گز یہ مطلب نہں ہے کے آپ اپنی اولاد کی ہر جائز اور ناجائز خواہش پوری کرتے جائے لیکن دکھ کی بات یہ ہے کے زرینہ اور وہاج خان کو اس بات کا احساس ہی نہں ہے کے انھوں نے لاڈ پیار میں پری کو کتنا بگاڑ دیا ہے

چلو حمزہ ڈانس کرتے ہے پری نے فلور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

نہں پریشے مجھے نہں جانا حمزہ نے صاف انکار کیا

اوکے پریشے کہتے ساتھ فلور کی جانب بڑھ گی اور حمزہ افسوس سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا لیکن اس نے پری کو روکنا مناسب نہں سمجھا کیونکہ وہ کسی کی پرسنل لائف میں انٹر فئیر نہں کرتا تھا

==========================

چاند نے بلیو کلر کی پیروں تک آتی فراک پہنی تھی بالوں کو ہائی ٹیل میں مقید کیے لائٹ میک اپ اور نیلی آنکھوں میں کاجل ڈالے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

چاند بیٹا ذرا باہر لاؤن سے میری عینک اٹھا کر لا نا لگتا ہے میں لاؤن میں ہی بھول آئی ہو نصرت بیگم نے کہا

جی امی ابھی لائی

چاند نے کہا اور باہر لاؤن میں آ گی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نقش جو کے آج صبح سے نجانے کتنی باہر کھڑکی سے چاند کے گھر کے لاؤنج میں دیکھ چکا تھا کے شائد کہیں چاند نظر آجائے اب چاند کو لاؤنج میں آتا دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری نقش چاند کے نام سے تو واقف نہں تھا لیکن اس وقت چاند کو دیکھتے ہوئے اس کو وہ لڑکی بالکل چاند کی طرح ہی لگی تھی پتہ نہں نام کیا ہے اس کا نقش نے دل میں سوچا نقش کے دل میں پہلی بار خیال آیا چاند نصرت بیگم کا چشمہ اٹھا کر واپس اندر چلی گی اور نقش کی بے چینی میں مزید اضافہ ہو گیا نقش ابھی تک خود نہں جانتا تھا کے وہ کیونکہ چاند کا پیچھا کر رہا ہے اور انگلش لٹریچر میں ایڈمیشن کا فیصلہ بھی اس نے چاند کی وجہ سے ہی کیا تھا کیونکہ اس دن جب اس نے چاند کے سامنے گاڑی روکی تھی تو وہ اس کے ہاتھ میں انگلش لٹریچر کی کتابیں دیکھ چکا تھا

================

چاند لوگ عثمان ہاؤس پہنچے تو سب ان کا ہی انتظار کر رہے تھے

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

ماموں

وعلیکم سلام میرا بچہ میری شہزادی آئی ہے عثمان صاحب نے چاند کے سر پر دست سفقت رکھتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

کیسا ہے میرا بچہ ماموں کو تو لگتا بھول ہی گیا ہے جو اتنے عرصے سے ملنی نہں آئی ی

نہں ایسی کوئی ی بات نہں ہے ماموں آپ کو میں کیسے بھول سکتی

اگر ماموں بھتیجی کا لاڈ ختم ہو گیا ہو تو ھم بھی ادھر ہی موجود ہے کوئی ی ھمیں بھی پوچھ لے عنایہ نے منہ بناتے ہوئے کہا

تو باقی سب بھی ہنس پڑے

ارے کیسی ہو میرے کیوٹ سی کزن

عنایہ اور چاند عنایہ کے کمرے میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی جب شہریار بھی وہاں آگیا

آگی کزن کی یاد کب سے آئے ہوئے ھے پر تم تو پتہ نہں کدھر غائب ہو چاند نے شکایت کی

اور سوری یار بس تھوڑا ضروری کام تھا اس لیے لیٹ ہو گیا اچھا چلو امی تم دونوں کو ڈائی ننگ ٹیبل پر بلا رہی ہی شہریار نے کہا تو وہ تینوں نیچھے آگے اور خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا

==================

احسن اٹھ جاؤ پلیز مجھے کالج چھوڑ آؤ سونی کب سے احسن کو جگانے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ وہ اسے کالج چھوڑ آئے لیکن احسن اٹھنے کا نام ہی نہں لے رہا تھا

احسن اب تم نہں اٹھے ناں تو میں نے تم پر پانی گرا دینا ہے سونی نے دھمکی دی

کیا مسلہ ہے سونے دو احسن نے منہ تک کمفٹ اوڑھتے ہوئے کہا

احسن اٹھ جاؤ ناں پلیز اسونیا تم یہاں کیا کر رہی ہو منیب نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا

وہ ایکچوئی یلی احسن کو مجھے کالج چھوڑنے جانا ہے اور احسن اٹھ نہں رہا سونیا نے منیب کی طرف بنا دیکھتے ہوئے جواب دیا

تم اور ثانی تو میرؤ کے ساتھ جاتی ہو ناں کالج منیب نے پوچھا

جی ثانی آج چھٹی پر ہے اور میرؤ بھائی یاں کسی ضروری کام سے باہر گے ہے اس لیے احسن سے کہہ رہی تھی

چلو میں چھوڑ آتا ہو منیب نے کہا

آپ سونی نے حیرت سے کہا

کیونکہ میرے ساتھ جانے میں کوئی ی مس ئی لہ ہے کیا منیب نے تھوڑی تیز آواز میں پوچھا

نہ۔۔۔۔۔نہں سونی نے گھبرا کر جواب دیا

چلو پھر منیب نے کہہ کر باہر کی جانب قدم بڑھائے اور سونیا بھی اس کے پیچھے چل پڑی

Posted On Kitab Nagri

====================

منیب نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تو سونی گاڑی کا بیک دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھنے لگی

میڈیم میں آپ کا ڈرائیور نہں کزن ہو سو آگے بیٹھیے منیب نے کہا

تو سونی کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا پڑا

اتنی گھبرائی ی ہوئی ی کیوں میں تھمیں اغوا کر کے تھوڑی لے جارہا ہو منیب نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا اسے سونیا کو اس طرح تنگ کرنے میں مزہ آرہا تھا

نہں ایسا تو کوئی ی بات نہں ہے سونی نے نظریں جھکائے جواب دیا

لگ تو ایسا ہی رہا ہے منیب نے سونیا کو مزید تنگ کیا

اچھا بتاؤ کونسے سے سبجیکٹ رکھے ہو تم نے منیب نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے پوچھا

سائی یکولوجی اینڈ سوشیالوجی

گڈ تو سائی یکلولوجسٹ بننا چاہتی ہے آپ منیب نے کالج کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے پوچھا

جی سونی نے یک لفظی جواب دیا اور کالج کی طرف بڑھی گی

=======================

رات کو حمزہ نے آئی ی ڈی آن کی تو ایک پیج پوسٹ اس کے سامنے آئی ی جو کے بہت خوبصورت غزل تھی جو حوریہ نے پیج سٹیٹس اپڈیٹ کیا ہوا تھا

" ☕ Coffee کبھی اس پار ملنا تم"

جہاں پر خواب بوڑھے ہوں مگر تعبیر بنتی ہو

جہاں پر سات رنگوں سے مری تصویر بنتی ہو

تمہاری زلفیں خم کھائیں تو ان کو صرف میں دیکھوں

انہی خم دار زلفوں سے کوئی زنجیر بنتی ہو

وہاں پر ہاتھ باندھے مجھ کو آہ وزار ملنا تم

" کبھی اس پار ملنا تم"

Posted On Kitab Nagri

جہاں صحرا کی سُوکھن ہاتھ ملتی ہو، نمی پھوٹے

تمہارے ہونٹ روشن ہوں کہ ہر دم بس ہنسی پھوٹے

حیا اور شرم جس کی خواب میں بھی دید نہ کی ہو

تمہارے سرخ آنچل سے حیا زادی، وہی پھوٹے

کسی ایسے جہاں میں لاغر و بیمار ملنا تم

" کبھی اس پار ملنا تم "

جہاں پر بیچ لوگوں کا نہ سوگوں کا تصور ہو

تمہارا جوگ ہو مجھ کو سوجوگوں کا تصور ہو

تمہارے سر کے صدقے وارنے کی بات ہو جب بھی

بلاؤں کے تخیل میں بھی لوگوں کا تصور ہو

بھلے تم خوش بھی ہو لیکن مجھے بیزار ملنا تم

" کبھی اس پار ملنا تم "

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

جہاں پر مرشدِ عالی سے ہر فیضان ملتا ہو

کوئی مرجان مانگے تو اسے مرجان ملتا ہو

جہاں پر دکھ بڑے سکھ سے بہت ویران ہو جائیں

ہم ایسے بے کسوں کو بھی پیا سلطان ملتا ہو

مری جاں بیچ دنیا سے کبھی اس پار ملنا تم

" کبھی اس پار ملنا تم

زبردست حمزہ کے منہ سے بے اختیار نکلا اس نے سٹیٹس لائی ک کیا اور کمنٹ بھی کر دیا اور ساتھ ہی غزل اپنی آئی ڈی پے شئیر کر دی

غزل کے نیچھے حوریہ جہانگیر کا گروپ لنک دیا گیا تھا حمزہ نے لنک پے کلک کیا اور گروپ میں انٹر ہوا

Posted On Kitab Nagri

پن پوسٹ پر گروپ رولز لکھے گے تھے اور نیچھے حوریہ کا نام لکھا تھا

آخر کون ہے یہ حوریہ جہانگیر جس کے اتنے فینز ہے حمزہ نے دل میں سوچا

اس کے بعد حمزہ نے آج کی ایپسوڈ چیک کی جواب تک پوسٹ نہں ہوئی ی تھی

مطلب جادو گرنی ابھی آئی ن لائی ن نہں آئی ی تبھی ہی نیو ایپسوڈ پوسٹ نہں ہوئی ی حمزہ نے دل میں سوچا

چلو تھوڑا ویٹ کر لیتے ہے حمزہ نے سوچا اور گروپ پوسٹ چیک کرنے لگا

تقریبا ایک گھنٹہ حمزہ ویٹ کرتا رہا لیکن ایپسوڈ نہں آئی ی

مطلب حد ہے اتنا نان سریس ایٹیوڈ کب سے ویٹ کر رہا ہوا ابھی تک ایپسوڈ پوسٹ نہں ہوئی ی ایٹ لسٹ انسان گروپ میں بتا ہی دیتا ہے کے ایپسوڈ آج آئے گی بھی یا نہں حمزہ کو اب بہت غصہ آ رہا تھا

یہ آنلائی ن رائی ٹرناں ایسے ہی ہوتے ہے اب میں نے بھی نہں پڑھنا یہ ناول میں بھی فضول کے کاموں میں پڑ گیا ہو حمزہ نے کہتے ہوئے غصہ سے موبائی ل بند کر کے بیڈ پر پھٹکا اور سونے کے لیے لیٹ گیا

==================

چاند عثمان ہاؤ س سے کافی لیٹ واپس آئی ی تھی اور اب کپڑے چینج کر کے سونے کے لیے لیٹی جب اسے یاد آیا کے اس نے آج ایپسوڈ پوسٹ ہی نہں کی

او گاڈ دعوت کے چکر میں آج کی ایپسوڈ پوسٹ کرنے کا بالکل ھی میرے ذہن سے نکل گیا حوریہ نے کہتے ساتھ موبائی ل آن کیا اور جلدی سے ایپسوڈ پوسٹ کی اور لیٹ پوسٹ کرنے کی وجہ سے ایکسکیوز بھی کر لیا تھا ریڈرز سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

===================

نقش کا آج یونی میں ایڈمیشن ہو گیا تھا اور اس وقت وہ مال آیا ہوا تھا شاپنگ کرنے اسے یونی جانے کے لیے ہر چیز پرفیکٹ چاہیے تھی وہ چاہتا تھا بس کسی طرح چانداس سے بات کر لے وہ چاند کی آواز سننا چاہتا تھا اور ابھی تو اس نام بھی جانتا تھا چاند کا اس لیے وہ ہر چیز پرفیکٹ چاہتا تھا

===================

منیب کمرے میں لیٹا سونیا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا

ہائے برؤ کیا سوچ رہے ہو احسن بھی وہاں آیا اور منیب کے برابر میں لیٹتے ہوئے پوچھا

کیچھ خاص نہں تم سناؤ میرے کمرے میں کیسے آنا ہوا

کیا مطلب آپ شک کر رہے ہے مجھ پر بنا کام کے میں آپ کے کمرے میں نہں آ سکتا کیا احسن نے دکھی ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا

زیادہ ڈرامے مت کرؤ اور بتاؤ کونسی شرٹ چاہیے منیب نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

شرٹ نہں چاہیے بھائی ی احسن نے معصومیت سے جواب دیا

دیکھو احسن اگر تم میرا پرفیوم لینے آئے ہو تو عزت سے میرے کمرے سے دفع ہو جاؤ کیونکہ کے میں کل ہی سارے پرفیومز نئے لے کر آیا ہوا اور تھمیں دینے کا میں سوچ بھی نہں سکتا لاسٹ ٹائیم بھی تم نے میرا سارا پرفیوم ختم کر دیا تھا

اوہ بھائی ی پرفیوم بھی نہں چاہیے احسن نے جھنجلا کر کہا

تو پھر منیب نے ایک آئی ی برؤ اٹھا کر دیکھا

پکوڑے بھائی ی مجھے پکوڑے کھانے ہے

واٹ مطلب اب تم چاہتے ہو کے میں تمھارے لیے کیچن میں جا کر پکوڑے بناؤ مجھے تم سے یہ امید نہں تھی منیب نے دکھی ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

اوہو بھائی ی آپ کو نہں بنانے آپ کو سونیا سے بنوانے ہے احسن نے کہا

اچھا اور وہ کس خوشی میں منیب نے پوچھا

وہ اس خوشی میں کے سونیا مجھ سے ناراض ہے کیونکہ میں اس صبح کالج چھوڑنے نہں گیا اس لیے اب اگر میں اس کہو گا پکوڑے بنانے کا تو وہ بالکل نہں بنائے گی آپ بولے گے تو بنا دے گی بس اتنا سا کام کر دے میرا

احسن اٹھو میرے بستر سے منیب نے انگلی کے اشارے سے اٹھنے کا کہا

بھائی ی احسن صدمے سے چلایا

آؤٹ آؤٹ اور دوبارہ مجھے اب اپنی شکل مت دیکھانا منیب نے احسن کو کمرے سے نکلاتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

لیکن بھائی ی پکوڑے

وہ تو جا کر خود بنا لے منیب نے دروازہ بندہ کرتے ہوئے کہا

====================

حمزہ کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی تو اس نے اٹھ کر وضو کیا نماز پڑھی اور پھر لاؤن میں جا کر چہل قدمی کرنے لگا اور ساتھ ہی اپنا موبائی ل آن کیا

ایف بی آن کرتے ساتھ ہی اسے نوٹیفکیشن ملا حوریہ جانگیر پوسٹ ان ناول گروپ حمزہ حوریہ کی آئی ی ڈی فلو کر رہا تھا اس لیے حوریہ جب بھی کوئی ی پوسٹ کرتی حمزہ کو نوٹیفکشن مل جاتا حمزہ نے پوسٹ اوپن کی تو رات تقریبا بارہ بجے ایسوڈ پوسٹ کی گی تھی اوہ شکر ہے جادوگرنی کو فرصت مل گی پوسٹ کرنے کی حمزہ نے ناراضگی سے سوچا اور پھر ایپسوڈ پڑھنے لگ گیا ایپسوڈ کے نیچھے اپی لیٹ دینے کے لیے ایکسکیوز کیا گیا تھا جس پڑھ کر حمزہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری مطلب رائی ٹر صاحبہ کو احساس ہے اپنی غلطی کا اس نے دل میں سوچا اور کمنٹ ٹائی پ کرنے لگا

Posted On Kitab Nagri

آپ سوری نہں بولے ھم سمجھتے ہے ہو جاتا ہے ایسا کبھی کبھی اور پھر اس نے آج کی ایپسوڈ کے متعلق رائے دی اس کے کمنٹس دیکھ کر کوئی ی کہہ نہں سکتا تھا کے یہ وہی حمزہ ہے جو رات کو ایپسوڈ ناں آنے کی وجہ سے غصے سے پاگل ہو رہا تھا

==========================

چاند

جی بھائی ی ناشتہ کرتے ہوئے چاند نے جواب دیا

چاند میں سوچ رہا تھا کے تھمں بھی ڈرائی یونگ سکھادوں اور پھر تھمیں بھی گاڑئی ی لے دے گے اس طرح تھمیں یونی آنے جانے میں مسلہ نہں ہوا کرے گا کیوں امی ارشد نے نصرت بیگم کی رائے جاننی چاہیے

ہاں بیٹا بالکل بیٹیوں کو ھمیشہ گھر کے کاموں کے ساتھ ساتھ باہر کے کام بھی سکھانے چاہیے تاکے ضرورت پڑنے پر وہ اپنی مدد آپ کر سکے نصرت بیگم نے کہا

تو بس پھر ٹھیک ہے چاند تھمں میں آج سے ہی ڈرائی یونگ سکھاؤ گا

جی بھائی ی ٹھیک ہے چاند نے حامی بھری اور دوبارہ سے ناشتہ کرنے لگی

==========================

گڈ مارننگ گائی ز

زرینہ بیگم وہاج خان اور حمزہ ناشتہ کر رہے تھے جب پری بھی آ گئی

گڈ مارننگ بابا کی جان وہاج خان نے جواب دیا اور پری بھی ناشتہ کرنا کے لیے بیٹھ گی

پھوپھو آج مجھے واپس جانا ہے حمزہ نے کہا

کیوں بیٹا آپ کل ہی تو آئے ہو کیچھ دن روک جاؤ ھمارے ساتھ بھی وہاج نے کہا

انکل پھر کبھی آ جاؤ گا ابھی مجھ کیچھ ضروری کام ہے اس لیے واپس جانا ضروری ہے حمزہ نے شائی ستگی سے انکار کر دیا

چلو ٹھیک ہے بیٹا لیکن آتے جاتے رہا کرؤ زرینہ بیگم نے

جی ٹھیک ہے پھوپھو پریشے تم بھی کبھی آنا ھمارے مصطفی آباد میں حیران رہ جاؤ گی مصطفی آباد دیکھ کر حمزہ نے پریشے کو مخاطب کیا

شیور پریشے نے بے نیازی سے جواب دیا

==========================

Posted On Kitab Nagri

نقش کا آج یونی میں پہلا دن تھا اور وہ بہت ایکسائیٹڈ تھا وجہ اس کا پڑھائی ی میں انٹرسٹ نہیں بلکے وہ لڑکی تھی جو سامنے گھر میں رہتی تھی جو اپنا چہرہ ہمیشہ ڈھانپ کرر کھتی تھی وہ لڑکی جس کی آنکھیں ہی نقش کے دل کی ڈھڑکن تیز کردیتی تھی وہ وقت سے پہلے ہی کلاس روم میں آگیا تھا لیکن اسے ابھی تک چاند کہیں نظر نہیں آئی ی تھی کلاس ٹائی م ہونے میں تھوڑا ہی وقت تھا جب چاند کلاس میں داخل ہوئی ی اور نقش کے چہرے مسکراہٹ بکھری

چاند نقش کے برابر والی لائی ن کی سیکنڈ چی ئیر پر بیٹھی تھی جہاں سے نقش با آسانی سے چاند کو دیکھ سکتا تھا تبھی پروفیسر کلاس میں داخل ہو

گڈ مارننگ سٹوڈنٹس سو آج کس کی پریزنٹیشن ہے پروفیسر نے پوچھا

آج میری پریزینٹشن ہے سر چاند نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا

اوکے حوریہ جہانگیر آپ اپنے پریزینٹشن شروع کرے پروفیسر نے حوریہ کو نام سے مخاطب کیا

حوریہ نقش نے زیر لب نام دہرایا اور اس کے چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ ابھری

====================

حمزہ کی کیچھ دن بعد امریکہ کی فلیٹ تھی اس لیے وہ اب اپنی پیکنگ کمپلیٹ کر رہا تھا

بھیا آپ کی سب پکینگ ہو گی ناں سونی نے پوچھا

جی بھائی ی کی جان میری ساری پیکنگ ہو گی ہے

چلیں ٹھیک ہے پھر میں چاہے بنا کر لاتی ہو آپ کے لیے سونی نے کہا اور کمرے سے باہر جانے لگی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونی

جی بھائی ی سونی نے روک کر جواب دیا

جا ہی رہی ہو تو جاتے ہوئے منیب کے کمرے میں پیغام دیتی جانا کے میں اسے بلا رہا ہو حمزہ نے کہا

جی ٹھیک ہے بھائی ی

سونی نے دروازے پر دستک دی

آجائے منیب نے بلند آواز میں کہا

منیب بھائی ی آپ کو حمزہ بھائی ی بلا رہے ہے سونی نے دروازے میں ہی کھڑے ہو کر کہا اور واپس جانے لگی

سونیا جب منیب نے پکارا

جی

Posted On Kitab Nagri

سونیانے پلٹ کرجواب دیا

کیاتم میری ایک ہیلپ کرسکتی ہو

جی بولے

وہ ایکچوئی یلی میرے الماری میں سب کچھ بکھرا پڑا ہے کیاتم میری الماری سیٹ کردو گی منیب نے چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت سماتے ہوئے کہا

جی میں کردیتی ہو سونی کہتے ساتھ الماری کے ساتھ بڑھی

روکو سونیا منیب جلدی سے بولا

کیاہوا

وہ ایکچوئی یلی مجھے بہت پیاس لگی ہے کیاتم مجھے ایک گلاس پانی لادو گی منیب نے التجائی یہ کہا

جی ٹھیک ہے سونی کہہ کرکمرے سے باہر چلی گی

سونی کے جاتے ہی منیب نے جلدی سے الماری کھولی جو کے سلیقے سے سیٹ تھی اس نے جلدی سے چیزیں الٹ پٹ کی اور ساری الماری بکھیر دی

سچ تو یہ ہے کے وہ صرف سونی کو کیچھ دیر اپنے پاس روکنا چاہتا تھا اس لیے اسنے عین وقت پے بہانا بنایا تاکے سونیا روک جائے

منیب بھائی یہ لے پانی سونیانے منیب کی طرف گلاس بڑھایا

تھینکس منیب نے کہتے ساتھ گلاس ہونٹوں سے لگا کر اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا

آپ مجھے بتادے کونسی چیز کہاں رکھنی ہے میں الماری سیٹ کردیتی ہو سونی نے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ایس کرؤ تم اپنی مرضی سے الماری سیٹ کردو منیب نے کہا

جی میں سونی نے حیرت سے پوچھا

ہاں تم اپنی مرضی سے سیٹ کردو منیب نے اپنی بات دوہرائی ی

جی اچھا

سونی الماری سیٹ کرنے لگ گی اور منیب بیڈ پر بیٹھ کر فرصت سے سونی کو دیکھ رہا تھا جو کے اپنے کام میں مگن تھی

دشت میں آنکھوں سے اک بادل بنانا عشق ھے۔

یادرہنا، یادکرنا، یادآنا عشق ھے۔

کیف سے سرشار رہنا اور کہنا الاحد۔

Posted On Kitab Nagri

زخمِ دل پہ ہاتھ رکھ کے مسکرانا عشق ھے۔

ھجر کی پرچھائی بھی اس داستان سے دور ھے۔

ھاں اُسے اُسی کی خاطر بھول جانا عشق ھے۔

تند ئی یاد اذیتِ دشمنِ جان ھو مگر۔۔۔

خاکِ ہستی میں چراغِ دل جلانا عشق ھے۔

اپنے کندھوں پر مسلط بارِ غم کے باوجود۔

آدمی کا دوسروں کے غم اُٹھانا عشق ھے

عین، شین، اور قاف ماتھے پر اُبھر کر آ گیا۔

ھائے۔۔۔میرا دل۔۔پھر بھی نہ مانا۔ عشق ھے۔

عہدِ حاضر میں گزارا ھو گیا مشکل میرا۔

میں پرانا دل سے۔اور مجھ سے پرانا عشق ھے۔

ایک لمحے کی خطا پر چشمِ شبِ بیدار کا۔

روئے جانا، روئے جانا، روئے جانا عشق ھے.

ہو گی الماری سیٹ سونی نے الماری بند کرتے ہو

کہا تھینکیو سوچ سونیا منیب نے تشکر آمیز لہجے میں کہا

====================

کلاس ختم ہونے کے بعد حوریہ کیفے کی طرف جارہی تھی جب نقش بھی اس کے پیچھے آیا

مس حوریہ بات سنیے پلیز نقش نے حوریہ کو پکارا اور مجبوراحوریہ کو رو کنا پڑا

Posted On Kitab Nagri

سوری آپ کو ڈسٹرب کر رہا ہو

وہ ایکچوئی یلی مجھے آپ سے نوٹس چاہیے تھے میرا ریسنٹلی ہی ایڈمیشن ہوا ہے اس یونی میں اور ابھی میں کسی کو یہاں ٹھیک سے جانتا بھی نہں ہو آپ کے علاوہ میرا مطلب آپ ھمارے نمبرز ہے ناں اس لیے تو کیا آپ اپنے نوٹس دے سکتی ہے مجھے میں جلدی ہی واپس کر دو گا

جی یہ لیں حوریہ نے اپنے نوٹس نقش کی طرف بڑھائے

اور وہاں سے جانے لگی

تھینکس میں جلدی ہی واپس کر دو گا جب نقش دوبارہ بولا

دکھلا کے جھلک وہ چھپ ہی گئے_

جی بھر کے نظارہ ہو نہ سکا۔

اک بار ہوا دیدار ہمیں،

لیکن وہ دوبارہ ہو نہ سکا۔

تم ہم سے کھچے اور اتنا کھچے

اتنی ہی محبت بڑھتی گئ۔

تم نے تو کنارہ کر ہی لیا

پر ہم سے کنارہ ہو نہ سکا۔۔

دکھلا کے جھلک وہ چھپ ہی گئے_

جی بھر کے نظارہ ہو نہ سکا۔

کچھ آنسو تھے کچھ آہیں تھیں

کچھ درد و الم کے قصے تھے

ٹوٹے ہوئے دو دل ملتے تھے

دنیا کو گوارا ہو نہ سکا

دکھلا کے جھلک تم چھپ ہی گئے

جی بھر کے نظارہ ہو نہ سکا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اک بار ہوا جو دیدار ہمیں

لیکن وہ دوبارہ ہو نہ سکا💔🥀🥀

نقش کی نگاہوں نے دور تک حوریہ کا پیچھا کیا تھا

حوریہ نے سوچا لیا تھا کے آج اگر نقش نے اس سے ایسی ویسی کوئی ی بات کی ناں تو اچھے سے اس کا دماغ سیٹ کرے گی لیکن نقش نے خود ہی تمیز سے بات کی تو مجبوراً حوریہ کو بھی اپنے نوٹس اسے دینے پڑے

=====================

نقش نوٹس لے کر سیدھا لائبریری میں آگیا کیونکہ اس اپنے نوٹس بھی تیار کرنے تھے

اس نے حوریہ کی نوٹس فائل کھولی تو فرنٹ پیج پر بڑے حروف میں حوریہ کا مکمل نام لکھا ہوا تھا

حوریہ جہانگیر

نقش نے حوریہ کے نام پر ہاتھ رکھ کر اسے محسوس کرنا چاہا جیسے وہ صرف نام ہی نہں حوریہ خود موجود ہے

بی جان سچ میں آپ جب اس طرح سر کا مساج کرتی ہے ناں تو بہت سکون ملتا ہے از میر بی جان کے قدموں میں بیٹھا ان سے سر میں تیل کا مساج کروا رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تمھارے ابو کو بھی بہت سکون ملتا تھا اس طرح مجھ سے مساج کرواکے بی جان کہتے ہوئے ماضی کی یادوں میں کھو گی

شہباز خان اپنے ماں باپ کی اکلوتا وارث تھا ار باز خان اور مدیحہ بیگم نے اپنے بیٹے شہباز خان کی تربیت بہت اچھے انداز میں کی تھی

شہباز خان نے اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنا ایکسپورٹ کا بزنس شروع کیا جس میں اس نے بہت ترقی کی اور بہت ہی کم عمر میں شہباز خان کا بزنس عروج پر پہنچ چکا تھا اور مدیحہ بیگم نے شہباز خان کی شادی اپنی بہن کی بیٹی ہاجرہ سے کر دی شہباز خان اس شادی سے قطعی خوش نہں تھے کیونکہ وہ اپنی جیسی ہی کسی پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا جبکہ ہاجرہ سیدھی سادی اور گھریلو لڑکی تھی لیکن چونکہ خاندان میں ذات سے باہر شادی کرنے کا رواج نہں تھا اس لیے شہباز کو مجبوراً مدیحہ بیگم کی بات ماننی پڑئی ی اور ہاجرہ بیگم سے شادی کرنی پڑی

شادی بہت دھوم دھام سے کی گ ئی ی

لیکن شہناز خان نے شادی کی پہلی رات ہی ہاجرہ بیگم پر اپنی ناپسندیدگی ظاہرہ کرتے ہوئے بتا دیا کے وہ بالکل بھی اس شادی سے خوش نہں تھا

اور صرف مدیحہ بیگم کے کہنے پر اس نے یہ شادی کی تھی ہاجرہ بیگم نے تمام بات تحمل سے سنی اور صبر کر گی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہاجرہ نے اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں سے شہباز خان کو اپنا اسیر کر لیا اور شہباز خان نے جلد ہی ہاجرہ بیگم کو دل سے قبول کر لیا

Posted On Kitab Nagri

====================

ہاجرہ اور شہباز خان کے تین بیٹے اور دو بیٹاں تھی

بڑا بیٹا وقاص خان تھا جس نے شہر سے ہی تعلیم حاصل کی اور پھر شہباز خان کے ساتھ مل کر ان کا کاروبار سنبھالا اور پھر ان کی شادی ابیہ سے ہو گی دونوں ہی اپنی لائی ف میں خوش اور مطم ئی ن تھے ازمیر ابیہ اور وقاص خان کی پہلی اولاد تھی

ازمیر کی پیدائی ش پر نیلی حویلی میں بہت بڑا جشن منایا گیا تھا

نیلی حویلی شہباز خان نے بنوای تھی شہباز خان کو نیلے رنگ سے بہت انسیت تھی اس لیے انھوں نے حویلی کے سارے انٹرئی یر کا تھیم نیلے رنگ کا رکھا تھا جس کی وجہ سے یہ نیلی حویلی مشہور ہوئی ی

وقاص خان کے بعد خالد خان مدیحہ کی گود میں آیا لیکن خالد ضد اور غصے میں اپنی مثال آپ تھا خالد خان ایک بار جو ٹھان لیتا تو پھر کر کے ہی رہتا اور مدیحہ اور شہباز بیٹے کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھے

خالد خان کو یونی میں ہی ایک لڑکی مل گی جس سے خالد خان کو محبت ہو گی ماریہ بولڈ اور اوپن مائی نڈ ہونے کے ساتھ ساتھ لالچی بھی تھی اسے خالد سے نہں اس کی دولت سے محبت تھی جبکے خالد سچے دل سے ماریہ سے محبت کرتا تھا اور ماریہ کی بات جب اس نے گھر پر کی تو شہباز خان ہتھے سے ہی اُکھڑ گے کیونکہ کے خاندان میں رہتے ہوئے کسی دوسری ذات میں شادی کرنے کی اجازت نہں تھی لیکن قسمت سے ماریہ بھی خان فیملی سے ہی تعلق رکھتی تو پھر ذات والا مس ئی لہ تو ختم ہی ہو گیا اور شہباز اور مدیحہ بیٹے کی خوشی کی خاطر ماریہ کو بہو بنا لائے لیکن ماریہ اپنی بولڈ نیچر کی وجہ سے خان فیملی میں ایڈجسٹ نہں کر پا رہی تھی اور اس کا اس قدر بولڈ انداز ہاجرہ بیگم کو بالکل پسند نہں تھا اور وقت کے ساتھ ساتھ ماریہ اور خالد میں بھی دوریاں بہت بڑھ گی اور پہلے بچے حمزہ خان کی پیدائی ش پر ماریہ نے خالد سے طلاق لے کر علیحدگی اختیار کر لی

حمزہ تب بہت چھوٹا تھا اور اسے ابھی ماں کی ضرورت تھی اور خالد خان تو اپنے ہی غم میں مگن تھے حمزہ کو تو وہ بالکل ہی بھول گے تھے تب ہاجرہ بیگم نے خالد کو دوباہ شادی کے لیے راضی کیا اور اپنے بھائی ی کی بیٹی رافیعہ سے خالد کی شادی کر دی رافیعہ بہت اچھی اور وفادار بیوی ثابت ہوئی ی اور جلد ہی اس نے خالد کے دل میں اپنی جگہ بنا لی

رافیعہ بیگم نے حمزہ کو اپنی سگی اولاد سے بھی زیادہ پیار دیا اور حمزہ بھی رافیعہ بیگم سے اس قدر مانوس ہو گیا تھا کے وہ اور کسی کے پاس جاتا ہی نہں تھا شادی کی دو سال بعد خدا نے رفیعہ اور خالد کو ننھی پری سے نواز جس کا نام خالد نے سونیا رکھا سونیا کی پیدائی ش کے بعد بھی حمزہ کے لیے رفیعہ بیگم کے پیار میں کوئی ی کمی نہں آئی ی

خالد سے چھوٹی سارہ شہباز تھی خدا نے دو بیٹوں کے بعد شہباز خان کو بیٹی سے نواز تھا اس لیے وہ گھر بھر کی لاڈلی تھی شہباز خان تو اس کے لاڈ اٹھاتے نہں تھکتے تھے سارہ نے میٹرک کے بعد ہی تعلیم کو خیر آباد کہہ دیا کیونکہ سارہ کی پڑھائی ی میں اتنی دلچسپی نہں تھی سارہ کی شادی مصطفیٰ آباد میں ہی اپنی خالہ کے بیٹے جمال سے ہوئی ی جمال بہت نیک اور سلجھا ہوا لڑکا تھا اور بچپن سے ہی سارہ کو پسند کرتا تھا سارہ اور جمال کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھی بڑا بیٹا احسن دوسری بیٹی کرن اور سب سے چھوٹی بیٹی رابعہ تھی کرن اور احسن دونوں ہی شادی شدہ ہے اور اپنے گھروں میں خوش ہے جبکے رابعہ ابھی پڑھ رہی ہے

Posted On Kitab Nagri

سارہ سے چھوٹی زرینہ تھی

زرینہ سارہ کی نسبت زیادہ فیشن ایبل اور ماڈرن لڑکی تھی زرینہ نے یونیورسٹی پنجاب سے تعلیم حاصل کی زرینہ کی شادی شہباز خان نے اپنے دوست کے بیٹے وہاج خان سے کر دی جو کے لاہور میں ہی مقیم تھے زرینہ اور وہاج خان کی اکلوتی اولاد پریشے وہاج خان ہے جو کے انتہائی بگڑی ہوئی اور بولڈ لڑکی ہے

شہباز خان کے سب سے چھوٹے بیٹے وھاب خان ہے وھاب خان نے غلط صحبت کیوجہ سے غلط عادت اپنا لی تھی جس کی وجہ سے مدیحہ بیگم اور شہباز خان بہت پریشان رہتے تھے اور پھر شہباز خان نے وھاب کو ہائی یر سٹڈی کے لیے ملک سے باہر بیجھ دیا تاکے وہ اس ماحول سے دور جا سکے وھاب خان ہائی یر سٹڈی کے بعد وطن واپس لوٹا تو اس میں کافی حد تک بدلاؤ آچکا تھا وھاب خان کی شادی برادری میں ہی طاھرہ بیگم سے ہوئی جو کے گورنمنٹ ٹیچر تھی لیکن وھاب خان کو ان کا جاب کرنا پسند نہں تھا اس لیے انھوں نے جاب چھوڑ دی وھاب اور طاھرہ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے بڑا بیٹا منیب چھوٹا بیٹا احسن اور اس سے چھوٹی بیٹی ثانیہ ہے

نیلی حویلی میں ہر طرف خوشیوں کا راج تھا جب ایک دن اچانک ابیہہ اور وقاص خان ایک آکسیڈنٹ میں انتقال کر گے

نیلی حویلی والوں پر یہ خبر پہاڑ کی طرح ٹوٹی تھی جوان بیٹے کی موت کا صدمہ شہباز خان کو اندر سے توڑ گیا تھا اس وقت ازمیر صرف پانچ سال کا تھا وقاص اور ابیہہ کی وفات کے بعد خالد اور رفیعہ بیگم نے ازمیر کو اپنے بچوں کی طرح پالا اور اس کی پرورش کی

وقاص اور ماریہ کی وفات کے دو سال بعد ہی شہباز خان بھی خالق حقیقی سے جا ملے اور نیلی حویلی والوں پر ایک بار پھر غموں کا پہاڑ ٹوٹا تھا اس کٹھن وقت میں خالد اور وھاب نے مل کر سب کو سنبھالا اور حوصلہ دیا

ازمیر نے سٹڈی مکمل کرنے کے بعد فیملی بزنس جوائن کر لیا تھا حمزہ اپنی ہائی یر سٹڈی کے لیے باہر جانا چاہتا ہے وہ اک کامیاب سوفٹ وئیر انجینیر بننا چاہتا ہے

منیب اپنی سٹڈی کے لاسٹ ائیر میں ہے منیب میڈیکل کا سٹوڈنٹ ہے اور ایک کامیاب ہارٹ سرجن بننا چاہتا ہے رابعہ اور سونیا بی اے پارٹ ٹو کے لاسٹ ائیر میں ہے اور دونوں کی سائیکولوجسٹ بننا چاہتی ہے جبکے ثانی بی۔ایس۔سی کے ابھی فرسٹ ائیر میں ہے احسن بھی بی اے کے فائنل ائیر میں اور آگے ایم پولیٹکس کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

======================

ہاجرہ بیگم نے شوہر اور بیٹے کی وفات پر صبر سے کام لیا اور اپنے خاندان کو سنبھالا وہ لوگ زیادہ تکلف اٹھاتے ہے جو غموں اور دکھوں کو اپنی قسمت سمجھ کر ان سے باہر نکلنے کی کوشش نہں کرتے ہاجرہ بیگم نے خدا کے لکھے کو تسلم کرتے ہوئے صبر شکر سے کام لیا

=====================

Posted On Kitab Nagri

رفیعہ بیگم اپنے کمرے کی صفائی کر رہی تھی جب ازمیر ان کے پاس آیا

مما کیا کر رہی ہے آپ بزی تو نہں ہے ناں ازمیر نے کمرے میں آتے ہی پوچھا

نہں میرا بچہ میں بالکل مصروف نہں ہوا پنے بیٹے کے لیے میرے پاس وقت ہی وقت ہے رافیعہ بیگم نے ازمیر کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا

مما میں سوچ رہا تھا ھم ایک گیڈرنگ رکھے کیونکہ کیچھ دنوں میں تو حمزہ چلے جائے گا تو کیوں ناں اس کے جانے سے پہلے ایک چھوٹی سی گیڈرنگ ہو جائے

اور حمزہ کے جانے کا سن کا رافیعہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گے

اوہو مما آپ کیوں سیڈ ہو رہی ہے حمزہ ہی جا رہا ہے ناں میں تو ہوں ناں آپ کے پاس ازمیر نے رافیعہ بیگم کو تسلی دی

میرؤ میں نے تھمیں اور حمزہ کو کبھی خود سے دور نہں کیا اب بھی اگر حمزہ کے کیرئی یر کا سوال ناں ہوتا تو میں اُسے کبھی امریکہ جانے کی اجازت نہں دیتی رافیعہ بیگم کہتے ہوئے ایک بار پھر رو پڑی

حمزہ جو کے رافیعہ بیگم کو ڈھونڈتے ہوئے ان کے کمرے میں آیا تھا انھیں اس طرح روتے دیکھ پریشان ہو گیا تھا بھائی کیا ہوا مما کیوں رو رہی ہے

کیچھ نہں یار مما تمھارے جانے کی وجہ سے سیڈ ہے ازمیر نے جواب دیا

اوہو مما میں ھمشیہ کے لیے تھوڑی جا رہا ہوا ور پھر میں آپ سے ملنے آتا رہا کرؤں گا حمزہ نے رافیعہ بیگم کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے تسلی دی

==============-==

چاند آرام سے ریلکس ہو کر گاڑی ڈرائی یو کرؤ کیچھ نہں ہو گا میں ساتھ ہو تمھارے ارشد چاند کو ڈرائی یو نگ کرنا سکھا رہا تھا اور چاند بہت کنفیوز ہو رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

چلو آج کے لیے اتنا ہی کافی باقی کل سکھاؤ گا ارشد نے سٹیر نگ سنبھالتے ہوئے کہا تو چاند نے اثبات میں سر ہلایا

=====================

نقش آج یونی آیا تو اس کی نگاہیں حوریہ کو ہی ڈھونڈ رہی تھی لیکن حوریہ اسے کہیں نظر نہں آئی ی اس امید تھی کے حوریہ فرسٹ لیکچر تک آ جائے گی کیونکہ اتنے دنوں میں وہ یہ تو جان گیا تھا کے حوریہ لیکچر مس نہں کرتی لیکن آج فرسٹ لیکچر بھی شروع ہو گیا تھا لیکن حوریہ ابھی تک نہں آئی ی تھی نقش بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا کے شائد حوریہ آ جائے

دکھلا کے جھلک وہ چھپ ہی گئے_

جی بھر کے نظارہ ہو نہ سکا۔

اک بار ہوا دیدار ہمیں،

Posted On Kitab Nagri

لیکن وہ دوبارہ ہو نہ سکا۔

تم ہم سے کھچے اور اتنا کچھے

اتنی ہی محبت بڑھتی گئی۔

تم نے تو کنارہ کر ہی لیا

پر ہم سے کنارہ ہو نہ سکا۔۔

دکھلا کے جھلک وہ چھپ ہی گئے_

جی بھر کے نظارہ ہو نہ سکا۔

کچھ آنسو تھے کچھ آہیں تھیں

کچھ درد والم کے قصے تھے

ٹوٹے ہوئے دو دل ملتے تھے

دنیا کو گوارا ہو نہ سکا

دکھلا کے جھلک تم چھپ ہی گئے

جی بھر کے نظارہ ہو نہ سکا

اک بار ہوا جو دیدار ہمیں

لیکن وہ دوبارہ ہو نہ سکا🌹🌹♥

حوریہ کو نہیں آنا تھا تو وہ نہیں آئی اور اب نقش کا یونی میں دل نہیں لگ رہا تھا کتنی عجیب بات ہے ناں کے صرف ایک شخص کے ناں ہونے سے ھم کیچھ بھی اچھا نہیں لگتا کیچھ بھی کرنے کا دل نہیں کرتا من پسند شخص جب سامنے ناں ہو تو پھر ہر چیز ہی اداس لگتی ہے

=====================

چاند کی آنکھ صبح فجر کے وقت کھلی وہ اٹھی وضو کیا اور نماز کی نیت باندھی اور نماز ادا کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے میرا خدا وہ وحدت ہستی ہے جس کو ھمارے مانگنے سے پہلے سب پتہ ہوتا ہے کے اس کے بندے کو کیا چاہیے

یہ کائنات کا ایک غیبی اصول ہے اس کے انوکھے اسرار و رموز ہیں, نماز کی ہر رکعت میں ایک مرتبہ ہم پڑھتے ہیں

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

Posted On Kitab Nagri

بہت اہم راز چھپا ہے اِن الفاظ میں

"اللّٰہ ﷻ نے اُس کی سن لی جس نے اسکی تعریف کی"

پھر انسان پڑھتا ہے :

ربنالک الحمد

"اے ہمارے رب ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں "

جب دل سے اس بات کا اعتراف کر لیں کہ تمام تعریفیں تمام بادشاہت, اقتدار, ملکیت میرے مولا تیری, تیری رحمتیں تیری وسعتیں بے مثال, تیری شہنشاہی لازوال ہے ہم کچھ نہیں تھے, کچھ نہیں ہیں, کچھ نہیں ہونگے پر مولا تیری شان وراالوراہے تو نے "کن" کہا سب کچھ ہو گیا تو "کن" کہے گا سب کچھ ہو جائے گا بس یہی حقیقت ہے !...

اسی کیفیت میں اللّٰہ ﷻ سے باتیں کریں اسے درد بیان کریں یہاں تک کہ رقعت طاری ہو جائے آنسو بہائیں ان موتیوں کی میرے رب کے آگے بڑی قیمت ہے درد, درد نہیں رہے گا رحمت برسنے لگی گی مشکلیں حل ہو جائیں گی مایوسی, امید میں بدل جائے گی یہاں تک کے تمام خسارے نفع میں بدل دیے جائیں گے

چاند دعا مانگنے کے بعد اٹھی اور کیچن میں آگیا

آگئی امی لائیے میں آپ کی مدد کر دیتی ہو ناشتہ بنانے میں

نہیں میرا بچہ تم جا کر تیار ہو جاؤ یونی نہیں جانا کیا

امی دل نہیں کر رہا آج اس لیے چھٹی کرنے کا سوچ رہی ہو

بیٹا طبیعت تو ٹھیک ہے ناں نصرت بیگم نے فکر مندی سے پوچھا

جی امی میں بالکل ٹھیک ہو آپ بالکل فکر مت کرے چاند نے مسکرا کر جواب دیا

=====================

حمزہ کل امریکہ جا رہا تھا اس لیے آج گھر میں چھوٹی سی پارٹی رکھی گی تھی جس میں نیلی حویلی کے ہی لوگ شامل تھے

حمزہ تم ناں جب امریکہ سے واپس آؤ ناں تو میرے لیے خوب ساری چاکلیٹ لانا رابی نے بر گر کھاتے ہوئے کہا

لو جی ایک اور ندیدی آگئی یہ سونی اور ثانی کم تھی کیا جو باقی کمی تم نے پوری کر دی احسن نے فرائی ز کھاتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

احسن۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سونی رابی اور ثانی ایک ساتھ چلائی ی تھی

اچھا اب نہس کہتا بھی سچ کہنے کا تو زمانہ ہی نہس ہے

احسن کے بچے باز آ جاؤ تم سونیا نے اسے گھوری سے نوازہ

جب کے باقی سب ان کی نونک جھونک انجوائے کر رہے تھے

====================

حمزہ پارٹی سے فری ہوا تو اپنے کمرے میں آ گیا جب ازمیر بھی اس کے کمرے میں آیا

حمزہ

جی بھائی ی

آج میں تھمارے ساتھ تھمارے ہی کمرے میں سوؤں گا

جی ٹھیک ہے بھائی ی

حمزہ دیکھو یار تم مجھے سے جتنے مرضی دور رہو لیکن میرے دل کے ھمیشہ پاس ہی رہو گے ایک بات یاد رکھنا ھمیشہ چاہیے ساری دنیا تھمارے خلاف ہو جاے ازمیر خان ھمیشہ تھمارے ساتھ کھڑا ہو گا تم میری جان ہو حمزہ ازمیر نے حمزہ کو گلے لگاتے ہوے کہا

بھائی ی میں جانتا ہو یہ بات کے آپ ھمیشہ میرے ساتھ لیکن آپ اس طرح اداس کیوں ہو رہے ہیں میں کوئی ی ھمیشہ کے لیے تو نہس جا رہا ناں حمزہ نے ازمیر کا کندھا تھپتھاتے ہوئے کہا تو ازمیر مسکرا پڑا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

====================

اسلام وعلیکم پھوپھو

ارے وعلیکم سلام شہریار تم کو آج کیسے پھوپھو کی یاد آ گی

ارے پھوپھو آپ تو شرمندہ کر رہی ہے مجھے

ارے واہ بھی آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہے چاند نے شہریار کو دیکھتے ہوئے کہا

اچھا بچوں تم لوگ بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہو نصرت بیگم نے کہا اور کیچن میں چلی گی

اور سناؤ آج کیسے یاد آ گی ھماری چاند نے چی ئی رپر بیٹھتے ہوئے کہا

میڈم آپ تو ھمیشہ ہی یاد رہتی ہے مجھے شہریار نے معنی خیز انداز میں کہا تو چاند نے صرف مسکرانے پر ہی اتفاق کیا

Posted On Kitab Nagri

======================

عتیق جہانگیر کا تعلق انڈیا سے تھا ان کے آباؤ اجداد انڈیا سے ہی تعلق رکھتے تھے عتیق صاحب کے والد ایک تاجر تھے

عتیق صاحب کی شادی انیسہ بیگم سے ہوی تھی اور حارث جہانگیر ان کی اکلوتی اولاد تھی انھوں نے حارث صاحب کو بہت ہی محبت سے پالا تھا اور پھر حارث صاحب نے نصرت بیگم سے پسند کی شادی کی نصرت بیگم کا صرف ایک ہی بھائی ی ہے اور وہ ہے عثمان جہانگیر جو اپنی فیملی کے ساتھ سنگھا پور میں ہی مقیم ہے

======================

نقش کا آج سارا دن موڈ بہت ہی خراب رہا تھا چاند کا یوں اچانک یونی ناں آنا نقش کو بہت بے چین کر رہا تھا اور وہ بھی آج یونی سے جلدی واپس آگیا تھا

=====================

حمزہ کو سب ائیر پورٹ پر سی آف کرنے آے تھے اور بی جان تو حمزہ کے جانے کی وجہ سے رو رہی تھی

بی جان پلیز چپ کر جائے ناں اگر آپ اس طرح کرئے گی تو میں کیسے جا پاو گا حمزہ نے بی جان کو خود سے لگا کر تسلی دی

حمزہ جاؤ بیٹا تھماری فلیٹ کا ٹائم ہو گیا ہے خالدہ نے کہا تو حمزہ ائیر پورٹ کے اندر چلا گیا اور باقی سب حمزہ کے جانے پر اداس ہو گے تھے

======================

سونی سونی پلیز مان جاؤ ناں اب کب تک ناراض رہو گی

اچھا دیکھو اب تو میں نے کان بھی پکڑ لیے ہے احسن سونیا کو ماننے کی کوشش کر رہا تھا لیکن سونیا مان ہی نہں رہی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونیا اچھا پلیز مان جاؤ ناں میں دوبارہ ایسا کبھی نہں کرؤ گا

اچھا مان جاؤ میں تھمیں پورا ہفتے آئی س کریم کھلاؤ گا

پکا ناں وعدہ کرؤ احسن جانتا تھا آئی س کریم سونیا کی کمزوری ہے اس لیے اس نے آئی س کریم کا نام لیا تھا تا کے وہ مان جائے

ہاں بابا پکا وعدہ احسن نے سونیا کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا تو سونیا بھی مسکرا پڑی

تبھی وہاں پر منیب آگیا اور سونیا کا ہاتھ احسن کے ہاتھ میں دیکھا چکا تھا اور یہ بات منیب کو بہت بری لگی تھی اور وہ بنا کیچھ کہے کمرے میں واپس آگیا

منیب کو سمجھ نہں آرہا تھا کیوں اسے سونیا کا اس طرح احسن کے قریب ہونا اتنا برا لگ رہا تھا اضطراب تھا کے بڑھتا ہی جا رہا تھا اس کو احسن کا یوں سونیا کا ہاتھ تھامنا بہت تکلیف دے رہا تھا وہ خود کو پر سکون کرنا چاہتا تھا لیکن اسے سکون نہں مل رہا تھا پھر اس نے وضو کیا اور عشا کی نماز کی نیت باندھی جب آپ کبھی بہت الجھن میں ہوں ناں اور آپ کو کہیں بھی سکون نہں مل رہا ہو تو فورا اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤ صُرف یہ ہی وہ جگہ ہے جہاں درد چن لیے جاتے ہے اور سکون عطا کر دیا جاتا ہے

سکون □♥

Posted On Kitab Nagri

ہماری زندگی میں یہ سکون بہت ضروری ہوتا ہے اگر یہ سکون نہ ہو تو زندگی زندگی نہیں عذاب لگتی ہے

اور یہ سکون ہمارے اندر ہماری روح میں تب اترتا ہے جب ہم خدا کو یاد کرتے ہیں جب اس کا ذکر کرتے کرتے آنکھ میں آنسو آجائے،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب ہم درد بھری آواز سے "سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیم" کہتے ہیں،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب ہماری روح تڑپ کر روتے روتے "اللہ ھو اللہ ھو" پکارتی ہے،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب ہم میٹھے محمد ﷺ کا نام لیتے ہیں جب آپ ﷺ کا کوئی قصہ یاد کر کہ ان کے تصور میں کھو جاتے ہیں،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے سجدوں میں رب کی قربت کو محسوس کرتے ہیں،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہیں جب رب سے باتیں کرتے ہیں

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب میوزک کی جگہ قرآن پاک کی تلاوت سنتے ہیں

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب نماز فجر پڑھ کر جائے نماز پر بیٹھ کر رب سے بہت سی دعائیں مانگتے ہیں،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب ہمارا دل رب کا "شکر گزار" بن جاتا ہے،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب ہم دنیا کی خواہشوں کو ترک کر کہ رب کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لیتے ہیں،

یہ سکون روح میں تب اترتا ہے جب ہم اپنے رب کو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب محسوس کرتے ہیں ❤

=====================

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

حمزہ صبح ہی امریکہ پہنچا تھا اور اب اپنے اپارٹمنٹ میں ریسٹ کر رہا تھا خالد خان نے حمزہ کے لیے امریکہ میں ایک اپارٹمنٹ اور گاڑی ریج کروادی تھی تا کے حمزہ کو کوئی ی مس ئی لہ ناں ہو اور وہ دل لگا کر پڑھای کر سکے دو دن بعد اسے کی یونی سٹارٹ ہونے والی تھی اور پھر اس کی لائی ف بہت بزی ہو جانی تھی

حمزہ نے یہاں پہنچتے ہی نیلی حویلی والوں کو اپنی خیریت کی اطلاع دے دی تھی اور اب کیچھ دیر ریسٹ کرنے کے بعد اس کا ارادہ اپارٹمنٹ میں اپنا سامان سیٹ کرنے کا تھا

=====================

عنجلی آج جاب انٹرویو کے لیے آئی ی تھی اور اگلا انٹرویو اسی کا تھا

ارشد ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں مینجر تھا اور باس آج کسی وجہ سے آفس نہں آ سکے تو انھوں نے انٹرویو کی ذمیداری کال کر کے ارشد کو سونپ دی اور وہ صبح سے انٹرویو لینے میں مصروف تھا

مس عنجلی باس آپ کو انٹرویو کے لیے بلا رہے ہے

اوکے

عنجلی نے ڈور نوک کیا

کم اِن ارشد نے اجازت دی تو عنجلی آفس میں داخل ہوئی ی تو اس کی نظر ارشد پر پڑی یہ تو وہی ہوٹل والا لڑکا ہے عنجلی نے دل میں سوچا

پہچان تو ارشد بھی عنجلی کو گیا تھا لیکن اس نے ظاہر نہں کیا

اور عنجلی کا انٹرویو لیا عنجلی کنفیوز تو بہت تھی لیکن اس نے یہ بات ارشد پر ظاہر نہں کی

=====================

چاند آج دو دن بعد یونی آئی ی تھی اور اب گرؤنڈ میں بیٹھی وہ اپنے نوٹس بنا رہی تھی جب نقش اس کے پاس آیا

ہائے کیسی ہے آپ نقش نے حوریہ کو مخاطب کیا

لیکن حوریہ نے کوئی ی جواب نہں دیا

آپ پچھلے دو دن سے یونی کیوں نہں آ رہی تھی نقش نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

دیکھیے مسٹر میں یونی آو یا نہں یہ میرا پرسنل میٹر ہے اور پلیز نیکسٹ ٹائم مجھے سے بات کرنے سے اختیاط کیجئے گا میں اجنبیوں سے بات نہں کرتی حوریہ نے سخت لہجے میں جواب دیا اور وہاں سے چلی گی جب کے نقش اس دور جاتا دیکھ رہا تھا

======================

اپنا سارا سامان سیٹ کرنے کے بعد حمزہ نے موبائل پکڑا اور ایف بی آن کی اور سنہری عشق ناول کی ایپسوڈ سرچ کرنے لگا جو کے اسے جلدی ہی مل گی اور ناول پڑھتے ہوے وہ ہمیشہ کی طرح وہ اس کے الفاظ میں کھو گیا تھا اور سب کیچھ بھول کر صرف ناول کی دنیا میں گھم ہو گیا تھا

======================

منیب اور سعد پارک میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے سعد منیب کا بیسٹ فرینڈ ہے اور ایک دوسرے کے ھم راز بھی

منیب یار یہ نان سریس لوگ ہوتے ہے ناں کتنے لکی ہوتے ہے انھیں کسی کی کوئی ی فکر نہں ہوتی ناں یہ ھمیشہ اپنی زندگی میں مگن ہوتے ہے سعد نے پارک میں موجود لڑکے کو دیکھتے ہوئے کہا جو بچوں کے ساتھ مستی کرنے میں مگن تھا بنا اس بات کی پرواہ کیے کے لوگ اسے کھلیتے دیکھ کر کہا کہے گا

سعد یہ جو نان سیریس لوگ ہوتے ہے ناں یہ حقیقت میں ایسے نہں ہوتے جیسے یہ دیکھتے ہے منیب نے جواب دیا مطلب سعد نے پوچھا

مطلب یہ کے

یہ جو ”نان سیریس“ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ عجیب ہوتے ہیں۔ یہ اکثر ہنستے اور ہنساتے نظر آتے ہیں۔ بہت مرتبہ ان کی زندگی پر رشک آنے لگتا ہے۔ یوں لگتا ہے انہوں نے دکھ، غم قسم کی چیز کبھی دیکھی ہی نہیں۔ لیکن ایسا ہے نہیں... یہ سطحی دکھائی دینے والے لوگ ہوتے بڑے گہرے ہیں۔ آپ کبھی کسی ”نان سیریس“ شخص کو اعتماد میں لیجیے۔ اُسے کسی پُرسکون جگہ بٹھا کر کرید یے۔ اوّل تو وہ آپ کے سوالوں اور اس کی ذات میں آپ کی دلچسپیوں کو اپنی مسکراہٹوں میں اُڑائے گا۔

وہ اپنی عادت کے مطابق آپ کو لطیفوں، قصّوں میں اُلجھا کر دامن چھڑانے اور رسی تڑانے کی کوشش کرے گا۔ وہ یہ باور کرانے پر اصرار کرے گا کہ اس نے آپ کی بات کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ تجاہلِ عارفانہ کا سہارا لے گا۔ آپ ڈٹے رہیے۔ کچھ دیر بعد وہ آپ کے سامنے ہتھیار ڈال دے گا... وہ آپ کو ان گنت قہقہوں اور بے شمار مسکراہٹوں کے نیچے دبے وہ دُکھ نکال نکال کر دکھائے گا۔۔۔ وہ ہر زخم کی الگ داستان سنائے گا۔ وہ آپ کو زندگی کے بے شمار سبق سمجھائے گا۔ تھوڑی دیر کے لیے آپ حیران ضرور ہوں گے۔

مگر جان جائیں گے کہ زندگی کسی ایک صدمے، کسی ایک دکھ، کسی ایک محرومی کے بوجھ تلے عمر گزار دینے کا نام نہیں۔ تکلیف دہ واقعات کا سامنا کون نہیں کرتا۔ انسان کو اندر سے توڑ کر رکھ دینے والے سانحات کس کے ساتھ پیش نہیں آتے۔ لیکن زندگی اپنے چہرے کو ہر وقت دکھوں، محرومیوں، غموں کی آرٹ گیلری بنائے رکھنے کا نام نہیں۔ زندگی اپنے کو کسی ایک صدمے کی بھٹی میں جھونک دینے کا نام نہیں۔ زندگی روتے رہنے کا نام نہیں۔ یہ ”نان سیریس“ کہلائے جانے والے لوگ زندگی کے سب سے بڑے استاد ہیں۔ یہ گر کر دوبارہ ایک نئے ولولے سے اُٹھنا سکھاتے ہیں۔ یہ ٹوٹ کر بکھر جانے والے دل کی کرچیاں اکٹھی کر کر پھر سے جوڑنا سکھاتے ہیں۔ یہ سکھاتے ہیں کی غم سے مر جانے والا دل دوبارہ کیونکر جِلایا جا سکتا ہے۔

Posted On Kitab Nagri

یہ بلا کے خود دار ہوتے ہیں۔اپنے غم کو کسی کے حرفِ تسلّی کے عوض ہر گز نہیں بیچتے۔یہ ہنستے ہیں اور ٹوٹ کر ہنستے ہیں۔بے پناہ ہنستے ہیں۔ان کے قہقہے ان کے ناتوان ہو جانے والے جذبوں کو ایک نئی توانائی بخشتے ہیں۔یہی وجہ ہے یہ "نان سیریس"لوگ زندگی گھسیٹتے نہیں گزارتے ہیں۔ہاں گزارتے ہیں۔یہ کسی ایک حادثے کو کبھی اتنا سرکش نہیں ہوتے دیتے کہ وہ انہیں گزار دے!!!! ..

سمجھے یا نہں منیب نے اپنی بات کے اختیام پر پوچھا

جی میرے بھائی ی سمجھ گیا اور چل اٹھ اب کیچھ کھلا بھی دے یا صرف باتوں سے ہی پیٹ بھرے گا آج سعد کی بات پر منیب مسکرا پڑا اور اس کے لیے کیچھ کھانے کے لیے چلا گیا

نقش اپنے کمرے میں بیٹھا ایک رجسٹر پر حوریہ کا نام لکھ رہا تھا اس لگتا تھا حوریہ اسے اچھی لگتی ہے لیکن وہ اس بات سے بالکل انجان تھا کے وہ حوریہ سے پیار کرنے لگا ہے حوریہ کے پردے معصومیت اور پاکیزگی نے اسے اپنا اسیر بنالیا اور جس دن نقش پر اس بات کا انکشاف ہو گا اس دن وہ اپنے مذہب کو چنے گا یا محبت کو یہ تو وقت ہی بتاے گا

اگر جو پیار خطا ہے تو کوئی بات نہیں

قضا ہی اس کی سزا ہے تو کوئی بات نہیں

تو صرف میری ہے اس کا غرور ہے مجھ کو

اگر یہ وہم مرا ہے تو کوئی بات نہیں

معاف کرنے کی عادت نہیں ہے ویسے تو

اگر یہ تیر ترا ہے تو کوئی بات نہیں

بنا بدن کے تعلق بچا نہیں سکتے

یہی جو رستہ بچا ہے تو کوئی بات نہیں

ہاں میرے بعد کسی اور کا نہ ہو جانا

تو آج مجھ سے جدا ہے تو کوئی بات نہیں

Posted On Kitab Nagri

=====================

منیب گھر آیا تو اس کی نظر لاؤنج پر بیٹھی سونیا پر پڑی جو کے اپنے پیپر کی تیاری کر رہی تھی اور کیچھ الجھی ہوئی سی لگ رہی تھی

ہیلو کیا ہو رہا ہے منیب نے خوش اخلاقی سے پوچھا

کچھ نہں بس پیپر کی تیاری کر رہی ہو سونیا نے بنا منیب کی طرف دیکھے جواب دیا تھا

کیا ہوا کیچھ الجھی ہوئی سی لگ رہی ہو

نہں بس وہ مجھے موڈ میڈن کی سمجھ نہں آ رہی ہو کنفوز ہو جاتی ہے جب یہ سوال کرتی ہو

اوہو بس اتنی سے بات لاو میں ابھی کروا دیتا ہو منیب اپنے مزاج کے بر خلاف آج کیچھ زیادہ ہی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کر رہا تھا جس پر سونیا کو حیرات ہو رہی تھی

نہں اِٹس اوکے میں کر لو گی

ارے میں کروا دیتا ہو منیب کہتا ہوا سونیا کے ساتھ بیٹھ گیا اور منیب کا کندھا سونیا کی کندھے سے مس ہو رہا تھا تو سونیا نے تھورا پیچھے ہوا کر فاصلہ برقرار رکھا اور یہ بات منیب سے چھپی نہں اور منیب کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

=====================

چاند کو پچھلے ایک ہفتے سے بخار تھا جس کی وجہ سے ناں تو وہ کالج جا رہی تھی اور ناں ہی ایف بی پر ناول پوسٹ کر رہی تھی

نصرت بیگم بھی چاند کی صحت کو لے کر کافی ریشان تھی کیونکہ چاند کا بخار اتر ہی نہں رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ابھی بھی وہ چاند کے لیے سوپ بنا کر لائی ی تھی

چاند اٹھو بیٹا تھوڑا سوپ پی لو

مما میرا دل نہں کر رہا

بیٹا پیو گی نہں تو ٹھیک کیسے ہو گی چلو شاباش تھورا سا سوپ پی لو

نصرت بیگم کے اصرار پر چاند نے بمشکل تھوڑا سا سوپ پیا

=====================

ایک ہفتے ہو گیا تھا نقش نے حوریہ کو نہں دیکھا تھا چاند ناں تو یونی آ رہی تھی اور ناں ہی گھر کے لاون یا گارڈن میں نظر آتی تھی نقش کی بے چیناں عروج پر تھی

Posted On Kitab Nagri

اپنے اضطراب کو کم کرنے کے لیے نقش باہر دوستوں کے ساتھ گھومنے آیا تھا لیکن اس کا کہیں بھی دل نہں لگ رہا تھااور رتیک سے اس کی حالت چھپی نہں تھی وہ اس کی عدم توجہ محسوس کر رہا تھا

نقش کیا بات تو مجھے کیچھ پریشان لگ رہا ہے سب کے جانے کے بعد رتیک نے پوچھا

نہں ایسا تو کیچھ بھی نہں ہے

نقش نے مسکرا کر بات ٹالنے کی کوشش کی

کیچھ تو ہے اب تو مجھے بھی نہں بتاے گا چل بتا کیا مسلہ ہے اور رتیک کے اصرار پر نقش نے اسے شروع سے اب تک کی ساری بات بتادی اور یہ کے حوریہ اسے اچھی لگتی ہے

صرف اچھی ہی لگتی ہے یا تم اس سے پریم بھی کرنے لگے ہو

نہں ایسا تو کیچھ بھی نہں ہے نقش نے کہا

ایسا ہی ہے میرے یار صرف اچھی لگتی ہے تو پھر تو اتنا بے چین کیوں ہو اب ھمیں دنیا میں بہت سے لوگ اچھے لگتے جنہیں ھم۔جانتے بھی نہں ہوتے تو کیا ھم ان کے لیے اتنے پریشان ہوتے ہے جتنا تم حوریہ کے لیے پریشان ہو رہے ہو ایسا صرف تب ہوتا ہے جب ھم کسی سے پیار کرنے لگتے ہے تمھاری چہرے پر موجو پریشانی یہ بتانے کے لیے کافی ہے کے تم چاند سے پیار کرنے لگے ہو رتیک نے کہا

اور نقش نے اپنی بالوں میں انگلیاں پھنسالی پتہ نہں کب کیسے وہ چاند سے پیار کر بیٹھا

شائدوہ تو تب ہی چاند پر اپنا دل ہار گیا تھا جب اس نے پہلی بار اسے کھڑکی سے دیکھا تھا یا پھر شائد تب جب وہ نقاب کیے یونی کے گیٹ پر کھڑئی ی تھی نقش کو خود نہں پتہ تھا کے یہ سب کیسے ہوا تھا لیکن اگر وہ حوریہ کو ایک دن ناں دیکھے تو اس کی بے چینی عروج پر ہوتی ہے

نقش رتیک کی آواز پر نقش خیالوں کی دنیا سے باہر آیا

کیا ہوا نقش اب کیا سوچ رہے ہو رتیک نے پوچھا

رتیک حوریہ ایک مسلمان ہے نقش نے آہستہ آواز میں کہا

واٹ اور نقش کی بات پر تو رتیک اچھلا ہی پڑا

نقش کیا فضول باتیں کر رہا ہے تو ہوش میں تو ہے ناں رتیک نے کہا

میں سچ کہہ رہا ہو رتیک شی از مسلم

نقش تمھارے دماغ خراب ہو گیا ہے تم ایک مسلم لڑکی سے پیار کر بیٹھے ہو اگر انکل کو پتہ چل گیا ناں تو تمھاری جان لینے میں ذرا دیر نہں کرے گے

نقش تو اسے بھول جا اور یونی بھی چھوڑ دے

رتیک میں اسے نہں بھول سکتا نقش نے بے بسی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

نقش تھمیں اسے بھولنا ہی ہو گا وہ ہمارے دھرم کی نہں ہے اس کا دھرم اور ہے بھلائی اس میں ہے کے تو اسے بھول کر کسی اور سے شادی کر لے

رتیک میں اپنے اس دل کا کیا کرو جو یہ جانتے ہوئے بھی کے وہ کسی اور دھرم کسی اور دنیا کی لڑکی ہے اسے دیکھنے کے لیے بے قرار رہتا ہے تو ہی بتا میں اپنے دل کو کیسے سمجھاؤ جس کو حوریہ ہی بھاتی ہے جو ہر دھڑکن کے ساتھ حوریہ کا نام لیتا ہے نقش نے بے بسی سے کہا اور رتیک کو وہ اس وقت بالکل نارمل نہں لگ رہا تھا

اچھا اٹھو اور گھر جا کر آرام کرؤ ھم اس بارے میں بعد میں بات کرے گے رتیک نے نقش کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

======================

حمزہ کو امریکہ آے ہوئے ایک مہنہ ہو چکا تھا اور اس کی روٹین لائف بہت بزی جا رہی تھی لیکن حمزہ اپنی تمام تر مصروفیت کے باوجود حوریہ کا ناول پڑھنا نہں بھولتا تھا حوریہ کے لکھے گے الفاظ اسے اپنا اسیر کر لیتے تھے اور حمزہ خود کو اس کے سحر میں جکڑنے سے نہں روک پاتا تھا حمزہ نہں جانتا تھا کے وہ جس کی تحریریں پڑھتے پڑھتے اس کے عشق میں گرفتار ہو چکا ہے اس کے لفظوں نے ھمیشہ کے لیے اسے اپنے سحر میں قید کر لیا ہے وہ جب بھی ناول پڑھتا تھا سوچتا تھا کے کوئی کیسے اتنی خوبصورت سوچ کا مالک ہو سکتا ہے وہ حوریہ کو ہر جگہ فلو کر رہا تھا حوریہ کی آئی ڈی پیج گروپ وہ سب فلو کر رہا تھا وہ بلاناغہ حوریہ کی پروفائل چیک کرتا تھا اس کا سٹیٹس اس کی وال چیک کرنا تو حمزہ کی عادت بن چکی تھی

لیکن پچھلے ایک ہفتے سے ناول کی ایپسوڈ نہں آ رہی تھی پروفائل ڈپی بھی ایک ہفتے سے چینج نہں ہوئی تھی اور ناں ہی کوئی سٹیٹس اپڈیٹ ہوا تھا حمزہ ہر رات اس امید سے آئی ڈی آن کرتا ہے شائد آج حوریہ آنلائن آ جائے لیکن وہ پچھلے ایک ہفتے سے ایف بی سے غائب تھی اور یہ ہی بات حمزہ کے لیے پریشانی کا باعث بن رہی تھیا

پتہ نہں یہ جادوگرنی کیوں نہں ناول پوسٹ کر رہی حمزہ کے ذہن میں بار بار یہ ہی سوال آ رہا تھا پتہ نہں حوریہ ٹھیک بھی ہے یا نہں حمزہ کو اب حوریہ کی فکر ہو رہی تھی

میں کیوں کر رہا ہو اس کی فکر حمزہ کے دل میں یہ سوال آیا میں تو اسے جانتا بھی نہں ہو

ظاہری بات ہے ناول کی وجہ سے ہی اگر وہ ٹھیک ہوتی تو ناول پوسٹ کرتی اور پھر مجھے اتنا ویٹ نہں کرنا پڑتا حمزہ نے خود ہی اپنے سوال کا جواب تلاش کیا

اب کیسے پتہ کرؤ حوریہ کے بارے میں حمزہ نے سوچا اور پھر گروپ میں ایک پوسٹ کی

اسلام وعلیکم

فرینڈ گروپ م سنہری عشق ناول پوسٹ ہو رہا تھا اور کافی دن سے اس کی ایپسوڈ نہں پوسٹ ہو رہی کیوں

پلیز کوئی بتا سکتا ہے حوریہ جہانگیر ناول پوسٹ کیوں نہں کر رہی حمزہ نے پوسٹ کرنے کے بعد ایف بی آف کر دی اور خود کافی بنانے چلا گیا

======================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

احسن لاونج میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب سونیا لاؤنج میں داخل ہوئی جب اچانک اس کا پاؤں نیچے گرے پانی کی وجہ سے پھسلا اور اس سے پہلے کے وہ گرتی احسن نے اسے تھام لیا اور منیب جو کے ابھی گھر آیا تھا اس کی نظر میں یہ منظر ٹھہر سا گیا تھا

احسن منیب نے غصے سے پکارا

جی بھائی ی سونیا بھی سنبھل کر سیدھی کھڑی ی ہوئی

جاؤ گاڑی سے میرا سامان لے کر آؤ

منیب نے کہا تو احسن باہر کی طرف باہر گیا اور اس سے پہلے سونیا اپنے کمرے میں جاتی منیب اسے کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے کمرے میں لے آیا اور کمرے لاک کرنے کے بعد سونیا کو بازو سے کھینچ کر اپنے سامنے کیا

کیا چل رہا تھا نیچھے لاؤنج میں منیب غصے سے ڈھارا تھا

وہ میں۔۔۔۔وہ میرا پاؤں پھسل گیا تھا تو احسن نے گرنے سے بچایا منیب کے غصے سے ڈر کر سونیا نے ہکلاتے ہوئے جواب دیا لسن سونیا دوبارہ ایسا کچھ ہوا تو میں بالکل برداشت نہں کرؤں گا منیب دوبارہ غصے سے ڈھارا تھا اور سن

ونیا کا تو ذہن کی ماؤف ہو گیا تھا اسے سمجھ نہں آرہا تھا منیب کو کس بات پر اتنا غصہ آرہا تھا

میرا بازو چھوڑے منیب بھائی ی مجھے درد ہو رہا سونیا نے روتے ہوئے کہا

تو اچانک منیب کو اپنی غلطی کا احساس اور اس نے سونیا کی کلائی ی چھوڑی اس سے پہلے وہ کچھ کہتا سونیا بھاگتی ہوئی ی اس کے کمرے سے چلی گی

======================

حمزہ نے کافی بنا کر دوبارہ ایف بی آن کی تو کچھ کمنٹس آئے ہوئے تھے جن میں سب ہی پوچھ رہے تھے کے ناول کیوں نہں آرہا کسی کو بھی سہی وجہ نہں پتہ تھی حمزہ کو نئے سرے سے پریشانی نے آن گھیرا تب ہی موبائل پر ازمیر کی کال آنے لگی

ہیلو

کیسے ہو حمزہ

ٹھیک ہو بھائی ی

کیا ہوا حمزہ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو ازمیر نے اس کی آواز سن کر کہا

نہں بھائی ی بس تھوڑا تھک گیا ہوا

حمزہ مجھے تو سہی بتاؤ کیوں پریشان ہو اور جوابا حمزہ نے بھی ساری بات بتادی

حمزہ تم ایک ایسی لڑکی کے لیے پریشان ہو رہے ہو جسے تم جانتے تک نہں ہو ازمیر نے حیرت سے کہا

Posted On Kitab Nagri

پتہ نہں از میر پر مجھے بار بار حوریہ کا خیال آرہا ہے میرؤ ایسا کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ حمزہ نے بے بسی سے کہا

تمھارے کیوں کا جواب ہے میرے پاس حمزہ لیکن میں چاہتا ہو کے تم خود اس کا جواب ڈھونڈو کے کیوں ایک اجنبی لڑکی لے لیے تم اتنا فکر مند ہو غور کرؤ گے تو تھمیں خود ہی وجہ بھی پتہ چل جائے گی

اچھا اپنا خیال رکھنا از میر نے کہہ کال بند کر دی اور حمزہ کو سوچو کے ن ئ ے سمندر غرق اکیلا چھوڑ دیا

======================

سونیا اکیلی چھت پر بیٹھی آنسو بہا رہی تھی جب منیب اسے ڈھونڈتا ہوا چھت پر آیا

اور سونے کے ساتھ جھولے پر بیٹھ گیا جو مسلسل آنسو بہانے میں مصروف تھی جیسے اس سے ضروری کام اور کوئی ی ہے ہی نہں اس کے لیے

آئی ی ایم سوری سونیا ایم رئی یلی سوری منیب نے آہستہ آواز میں کہا لیکن سونیا نے تو جیسے سنا ہی نہں وہ ا بھی بھی آنسو بہانے میں مصروف تھی

سونیا پلیز چپ کر جاؤ منیب نے التجا کی

آپ نے مجھے ڈانٹا ہی کیوں سونیا نے روتے ہوئے معصومیت سے پوچھا اور منیب کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا

ایکچوئی لی وہ کسی اور بات کا غصہ تھا جو تم پے نکال دیا میں بہت شرمندہ ہو پلیز تم معاف کر دو مجھے منیب نے التجائی یہ کہا

اچھا دیکھو تم کہتی ہو تو میں کان پکڑ لیتا ہو منیب نے کہتے ہوئے کان پکڑے تو سونی روتے ہوئی ی بھی ہنس پڑی

تھینکس گارڈ تم مسکرائی ی تو سہی منیب نے بھی مسکراتے ہوئے کہا

======================

نقش نے گھر آکر خود کو کمرے میں بند کر لیا تھا اسے سمجھ نہں آرہا تھا پیار ہونے پر خوشی منائے یا پھر یہ جو دھرم کی دیوار اس کی راہ میں حائی ل ہو گی ہے اس بات کا سوگ منائے

اگر اسے حوریہ سے پیار ہو ہی گیا تو اس میں اس کی کیا غلطی ہے پیار کونسا سوچ سمجھ کر رنگ روپ یا مذہب دیکھ کر کیا جاتا ہے پیار تو بس پیار ہے ناں ہو جاتا ہے یہ دل ہے ناں جو ایک بار کسی کے نام پر ڈھرکنا سیکھ جاتا ہے ناں تو پھر اسے کوئی ی دوسرہ نام راس نہں آتا اس تو پھر وہی شخص چاہیے ہوتا ہے جس کے نام پر یہ ڈھرکتا ہے یہ تو تقدیر ہی جانتی ہے کس کی قسمت میں کون ہے کس کا پیار مکمل ہو گا اور کس کا ادھورہ رہ جائے گا

#بیگ ...

یہ دنیا ادھورے لوگوں کا قبرستان ھے

وہ لوگ جو مکمل مرے نہیں

لیکن مکمل زندہ بھی نہیں

Posted On Kitab Nagri

یہ ادھورے لوگوں کی بستی ھے

جن کی کلائیوں پہ بندھی گھڑیاں

اچھے وقتوں کی امید کھو چکی ہیں

یہ گیلے کاغذ ہیں

جن پر پہلے سے لکھی کہانیاں

اب پڑھی نہیں جا سکتیں

اور ان پہ نئی کہانیاں لکھنے کی کوشش کی جائے

تو قلم کی نوک انہیں زخم تو دیتی ھے

نئی کہانی نہیں دے سکتی

یہ ادھورا پن بھی ایک وباء ھے

کورونا جیسی

اور اب یہ آدھے انسان پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں

وہ بھی اس طرح

کہ اب ڈھونڈنے سے بھی

مکمل انسان نہیں ملتے

شاید یہ زندہ رہنے کا خراج ھے

جسے ادا کرتے کرتے انسان ادھورا رہ گیا

یا شاید انسان کے مادی ارتقاء

اور تکمیل کی خواہش کے تضاد کی آخری حد

ادھورا پن ہی ھے !!!____

=====================

عنجلی تم نے بتایا نہں تمھارا انٹرویو کیسا رہا تھا جو تم نے لاسٹ منتھ دیا تھا جاب کے لیے

انٹرویو تو اچھا ہوا تھا یار لیکن مجھے نہں لگتا مجھے وہاں جاب ملے گی

Posted On Kitab Nagri

کیوں ساشا نے پوچھا

کیوں کے یار انٹرویو اس لڑکے نے لیا تھا جو اس دن ہوٹل میں ملا تھا کڑوس کہیں کا مجھے نہں لگتا وہ مجھے جاب پر رکھے گا اس دن کے انسیڈنٹ کے بعد عنجلی نے مایوسی سے کہا

چاند بیٹا کیسی طبیعت ہے اب آپ کی حارث صاحب نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا

جی بابا اب پہلے سے بہتر ہو چاند نے نقاہٹ سے مسکراتے ہوئے جواب دیا

کہاں ٹھیک ہو چہرہ دیکھو اپنا کتنا پیلا پڑ گیا ہے نصرت بیگم نے کہا

مما آپ بالکل پریشان نہں ہو ایک بار گڑیا ٹھیک ہو جائے پھر ھم اس کا اتنا دھیان رکھے گے کے یہ دوبارہ پہلے جیسی ہو جائے گی ارشد نے نصرت بیگم کو تسلی دی

=====================

نقش نے کل سے خود کو کمرے میں بند کر رکھا تھا وہ عجیب کشمکش میں تھا ایک لڑکی جسے وہ پیار کرتا ہے وہ کسی اور مذہب کی ہے وہ کرئے بھی تو کیا کرئے

کیا وہ حوریہ کو بھول جاے اس نے ایک سکینڈ کے لیے سوچا اور اگلے ہی پل اس کے دل نے اس خیال کو رد کر دیا نہں نہں وہ حوریہ کو نہں بھول سکتا نقش نے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے پوچھا

=====================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ کل سے سوچ رہا تھا کے آخر ازمیر اسے کیا سمجھنا چاہا رہا تھا اور وہ خود بھی سمجھ نہں پا رہا تھا کے آخر اسے حوریہ جہانگیر کی اتنی فکر کیوں ہو رہی تھی

شائد وہ اچھی رائٹر ہے اس لیے اس نے خود سے کہا جب کے اس کا دل اس بات پر مطمئن نہں ہوا

ھمیں فکر تو اس کی کرتے ہے جو ھمارا اپنا ہوتا ہے جن سے ھمارا دل کا رشتہ ہوتا ہے جن سے ھم پیار کرتے ہے تو پھر حمزہ نے خود سے کہا اور مجھے حوریہ کی فکر بھی اور پرواہ بھی مطلب اور اگلی بات سوچتے ہی حمزہ کو زمین اپنے پیرؤں کے نیچے سے کسکتی ہوئی محسوس ہوئی

=====================

احسن سونیا منیب رابعہ اور ثانیہ نے پکنک کا پلین بنایا تھا اور سب نے مل کر فورٹرس جانے کا پلین بنایا اور ناشتے کے بعد سب پکنک کے لیے نکل گے

سارا دن سب نے مل کر خوب انجوئے کیا سونیا نے احسن سے فاصلہ برقرار ہی رکھا وہ بالکل بھی دوبارہ منیب کی دوبارہ ڈانٹ نہں سننا چاہتی

واپسی پر سونیا کی ایک طرف منیب جبکے دوسری طرف احسن تھا سارا دن کی مستی اور تھکاوٹ کی وجہ سے سونیا کو کب نیند آئی اسے پتہ ہی نہں چلا اور اس نے نیند میں ہونے کی وجہ سے اپنا سر احسن کے کندھے پر رکھا دیا وہ گہری نیند میں تھی جبکے منیب کو اس طرح سونیا کا سر احسن کے کندھے پر رکھنا

Posted On Kitab Nagri

بالکل پسند نہں آیا اور بہت مشکل سے اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا اور منیب نے سونیا کو کہنی سے پکڑ کر جھٹکا دیا جس سے سونیا کا سر اس کے کندھے پر آ گیا اور اس نے یہ سب ایسے کیا تھا جس سے لگے کے سونیا نے نیند میں مومنٹ کی ہے

گاڑی نیلی حویلی کے سامنے روکی تو سب گاڑی سے اتر گے او ہو سونی تو سو رہی ہے احسن نے کہا

میں جگا دیتا ہوا احسن نے سونی کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا جب منیب نے اس کا ہاتھ روک دیا

رہنے دو احسن وہ گہری نیند سو رہی ہے میں اٹھا لیتا ہوا سے منیب نے کہتے ہوئے سونی کو اٹھایا اور اس کے کمرے میں لے گیا جبکے باقی سب حیرت سے منیب کو دیکھ رہے تھے

منیب نے سونیا کو بیڈ پر لیٹانے کے بعد کمفٹ اوڑھا دیا اور پھر بیڈ کے پاس پڑے سٹول پر بیٹھ گیا اور محویت سے سونیا کو دیکھ رہا تھا

محبت دُھند کی وادی میں

لپٹا ھوا سرد موسم ھے

نِکھر جائے تو سورج ھے

برس جائے تو رِم جِھم ھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

=====================

چاند کی طبیعت اب کافی حد تک بہتر ہو گی تھی لیکن ابھی بھی وہ پوری طرح ٹھیک نہں ہوئی تھی لیکن اس نے سوچ لیا تھا وہ کل سے یونی جائے گی پہلے ہی پڑھائی کا بہت نقصان ہو چکا تھا ایک ویک سے زیادہ ہو گیا تھا یونی گے ہوئے بہت سارا کام پیڈنگ پر ہو گا اس لیے اس نے سوچ لیا تھا وہ کل لازمی یونی جائے گی

=====================

ازمیر دفتر میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب اس کے موبائل پر حمزہ کی کال آنے لگی

حمزہ کی کال اس وقت ازمیر نے ٹائم دیکھا اور حیرت سے کال اٹھائی

ہیلو حمزہ سب خیریت تو ہے ناں تم ٹھیک تو ہو ناں ازمیر نے کال اٹھاتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا

ریلکس ریلکس میرے بھائی میں بالکل ٹھیک ہو حمزہ نے ازمیر کو تسلی دیتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

شکر ہے میں توڈر ہی گیا تھا اس وقت تو امریکہ میں رات ہوتی ہے ناں تو مجھ لگا تم سو رہے ہوں گے اس لیے تمھاری کال دیکھ کر پریشان ہو گیا اچھا بتاؤ اس وقت کیوں کال کی ازمیر نے وچھا

میرؤ مجھے میرے سوال کا جواب مل گیا ہے حمزہ نے خوشی سے کہا

کس سوال کا جواب ازمیر نے پوچھا

یہ ہی کی مجھے حوریہ جہانگیر کی اتنی فکر کیوں ہو رہی ہے حمزہ نے سوال دہرایا

اوہ اچھا تو کیا جواب ملا تھمیں ازمیر نے پوچھا اور ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی کیونکہ وہ اس سوال کا جواب پہلے سے ہی جانتا تھا

کیونکہ مجھے حوریہ سے پیار ہو گیا ہے میرؤ آئی ی ایم اِن لو حمزہ نے زندگی سے بھرپور آواز میں کہا اور ازمیر کے چہرۓ کی مسکراہٹ اور گہری ہو گی اور اس نے دل ہی دل میں حمزہ کی دائی می خوشوں کی دعا مانگی تھی

فائی نلی حمزہ خالد خان پر محبت مہربان ہو ہی گی ازمیر نے کہا

میں نہیں ہوں اپنے وجود میں

مجھے جانے کس نے چرالیا

میرے ساتھ رہتا ہے اک شخص

کوئی جادو اس نے چلادیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میری روح میں وہ سما گیا

مجھے عشق کرنا سکھا دیا

میری زندگی وہ بن گیا

مجھے جینا اس نے سکھا دیا

میں خود سے بھی تھا ناآشنا

مجھے مجھ سے اس نے ملا دیا

Posted On Kitab Nagri

میری زندگی کو بدل دیا

مجھے خوش نصیب بنادیا۔۔

ہاں میرو مجھے سچ میں محبت ہوگی ہے میرا دل کرتا ہے میں پوری دنیا کو چیخ چیخ کے بتاؤ کے مجھے حوریہ جہانگیر سے محبت ہے حمزہ نے کہا

میرے بھائی ی دنیا کو بعد میں بتانا پہلے اس کو تو بتادے جس سے محبت ہوئی ی ہے از میر نے مشورہ دیا

ارے ہاں ابھی تو مجھے حوریہ کو یہ بات بتانی ہے یہ تو میں نے سوچا ہی نہں حمزہ نے کہا

ہاں تو میرے بھائی ی سوچو یہ فریضہ تھمیں کیسے سرانجام دینا ہے اپنے دل کی بات اپنے محبوب تک کیسے پہنچانی ہے تب تک میں بھی اپنا کام کرلو حمزہ نے کہااور لائی ن کٹ کر دی جبکے حمزہ تو کسی اور ہی سوچ میں گم تھا

===================

عنجلی اپنے روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب اس کے موبائی ل پر انجانے نمبر سے کال آنے لگی عنجلی نے کال پک کر لی

ہیلو

مس عنجلی بات کر رہی ہے

جی عنجلی بات کر رہی ہو

مس عنجلی آپ نے جاب کے لیے انٹرویو دیا تھا

آپ سلیکٹ ہوگی ہے کل آکر اپنا اپائی منٹ لیٹر ریسو کر لیجے گا اور پھر کال کٹ ہو گی اور جبکے عنجلی حیرت کے ساتویں سمندر میں غرق تھی اسے امید نہں تھی کے اس دن کے واقعے کے بعد وہ اکڑو انسان اسے جاب کے لیے ہائی یر کرئے گا لیکن یہ تو اس کی سوچ کے بالکل برعکس ہی ہو گیا عنجلی کو تو یقین ہی نہں آرہا تھا کے اسے اتنی بڑی ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب مل گی ہے

=================

حوریہ نے آج ایک ویک بعد فیس بک آئی ی ڈی آن کی تھی وہ جانتی تھی ناول کی اتنے دن ایپسوڈ ناں ملنے پر قہرام مچایا ہو گا ریڈرز نے اس لیے اس نے سوچا کے ریڈرز سے معذرت کر لے کے وہ اپنی بیماری کی وجہ سے اتنے دن ناول پوسٹ نہں کر سکی اور آنے والے دو دن میں نیکسٹ ایپسوڈ لازمی پوسٹ کر دے گی

پوسٹ کرنے کے بعد اس نے سارے نوٹیفکشن چیک کیے اور پوسٹ وغیرہ چیک کرنے کے بعد ایف بی بند کر دی اور آنکھیں موندے لیٹ گی

====================

Posted On Kitab Nagri

ازمیر حمزہ کو تو اس کی منزل نظر آ گی ہے بیٹا اب تم بھی اپنی منزل کی طرف دھیان دو ازمیر نے دل میں سوچا اور پھر اس کے ذہن میں رابعی خیال آتے ہی ہونٹوں پر بڑی دلنشین مسکراہٹ بکھری تھی اور وہ چابی اٹھائے پارکنگ کی طرف چل پڑا

ازمیر نے راستے میں سے ایک فلور کا بکے خریدہ اور پھر گاڑی کمال ہاؤس کے سامنے روکی

وہ گھر میں داخل ہوا تو رابعہ ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی اور ساتھ میں چاکلیٹ کھا رہی تھی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ ازمیر نے بلند آواز میں سلام کیا

اوے میرؤ وعلیکم سلام

کیسی ہو میرؤ نے بکے رابعہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

میں ٹھیک ہو میرؤ تم سناؤ کیسے ہو رابعی نے بکے تھامتے ہوئے کہا ازمیر جب بھی آتا تھا رابعہ کے لیے کچھ ناں کچھ ضرور لاتا تھا کبھی بکے کبھی چاکلیٹ کبھی آئی س کریم

میں بھی ٹھیک ہو پھوپھو کدھر ہے نظر نہں آ رہی ازمیر نے پوچھا

وہ امی پڑوس میں گی ہیں میلاد ہے پڑوس میں اس لیے

اوہ اچھا

اچھا بتائے آپ کے لیے چائے لاؤ یا جوس رابعی نے میزبانی نبھاتے ہوئے پوچھا

کچھ بھی نہں تم بیٹھ جاؤ مجھے تم سے ہی بات کرنی ہے میرؤ نے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا بات ہے میرؤ بہت سریس لگ رہے ہو رابعی نے فکرمندی سے پوچھا

ارے فکرمندی والی کوئی ی بات نہں ہے تم بیٹھ جاؤ آرام سے

تو رابی بھی میرؤ سے کچھ فاصلے پر ہی بیٹھ گی

اب بتاو کیا بات ہے رابعی نے پوچھا

رابعہ وہ میرؤ کو سمجھ نہں آ رہا تھا وہ کیسے اسے اپنے دل کی بات بتائے

رابعی وہ

ارے ازمیر تم کب آئے سارہ بیگم نے گھر داخل ہوتے ہوئے پوچھا تو ازمیر اور رابعی دونوں ہی کھڑے ہو گے اور ازمیر اپنی بات بھی مکمل ناں کر سکا

جی پھوپھو بس اب آیا ہو ازمیر نے کہا

آپ لوگ بیٹھے میں چاہے لے کر آتی ہو رابعہ نے کہا اور کیچن میں چلی گی

Posted On Kitab Nagri

====================

چاند آج یونی آئی ی تھی کیونکہ وہ مزید چھٹیاں نہں کر سکتی تھی اس اپنے سارے نوٹس بھی بنانے تھے اس لیے وہ لیکچر کے فورا بعد لائی بریری آگی تھی

نقش بھی آج دو دن بعد یونی آیا تھا اور بک واپس کرنے لائی بریری آیا تھا جب اس کی نظر چاند پر پڑی جو کے بلیک سوٹ پہنے بلیک ہی شول سے نقاب لگائے ٹیبل پر جھکے اپنے نوٹس بنا رہی تھی

حوریہ کو دیکھتے ہی نقش کی اداسی کہیں دور بھاگ گی تھی اور خود کو ایک دم ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا

اس نے بک ریک سے ایک بک اٹھائی ی اور حوریہ کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا حوریہ جو کے اپنے نوٹس بنانے میں مصروف تھی اس نے ایک نظر نقش کو دیکھا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گی جبکے نقش کی نظر صرف اور صرف حوریہ کے چہرے کے ارد گرد گھوم رہی تھی وہ اتنے دن بعد حوریہ کو دیکھ رہا تھا اس کی نظر حوریہ سے ہٹ ہی نہں رہی تھی

تیری خوشبو نہیں ملتی، تیرا لہجہ نہیں ملتا

ہمیں تو شہر میں کوئی تیرے جیسا نہیں ملتا

یہ کیسی دھند میں ہم تم سفر آغاز کر بیٹھے

تمہیں آنکھیں نہیں ملتی ہمیں چہرہ نہیں ملتا

ہر ایک تدبیر آپنی رایگاں ٹھہری محبت میں

کسی بھی خواب کو تعبیر کا رستہ نہیں ملتا

بھلا اس کے دکھوں کی رات کا کوئی مداوا ہے

وہ ماں جس کو کبھی کھویا ہوا بچہ نہیں ملتا

زمانے کو قرینے سے وہ اپنے ساتھ رکھتا ہے

مگر میرے لیے اس کو کوئی لمحہ نہیں ملتا

Posted On Kitab Nagri

مسافت میں دعائے ابران کا ساتھ دیتی ہے

جنہیں صحرا کے دامن میں کوئی دریا نہیں ملتا

جہاں ظلمت رگوں میں اپنے پنجے گاڑ دیتی ہے

اسی تاریک رستے پر دیا جلتا ہوا نہیں ملتا

نوشی گیلانی💜🌿

====================

حمزہ نے کھانا کھانے کے بعد ایف بی آن کی تو اسے حوریہ کی پوسٹ کا نوٹیفکشن ملا تو اس نے فوراً نوٹیفکشن آن کیا دل میں ایک دم خوشی کی لہر ڈورائی ی تھی کے فائنلی حوریہ آنلائن تو آئی ی

حوریہ کی پوسٹ ریڈ کر کے اس پتہ چلا کے حوریہ کی طبیعت خراب ہے اس وجہ سے وہ اتنے دن آنلائن نہں آئی ی حوریہ ٹھیک نہں اس سوچ نے ہی حمزہ کے دل کو ایک دم اداسی سے بھر دیا تھا اور اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا تھا اس نے پوسٹ پر کوئی ی کمنٹ نہں کیا اور حوریہ کی پروفائیل اوپن کی اور کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد کے حوریہ کو انباکس کرئے یا نہں اس کی پروفائیل کلوز کر دی اس طرح ڈائریکٹ انباکس مسیج کرنے سے حویہ اسے کہیں غلط ہی ناں سمجھ لیں اس لیے اس نے انباکس مسیج نہں کیا اور اب وہ سوچ رہا تھا آخر کیسے حوریہ سے بات کریں

====================

سونیا اپنے روم میں بیٹھی منیب کے بارے میں سوچ رہی تھی اسے ثانیہ نے بتایا کے کل رات منیب سونیا کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا منیب کا رویہ سونیا کی سمجھ سے باہر تھا کبھی وہ بہت ہی روڈ ہو جاتا سونیا کے ساتھ اور کبھی بہت ہی نرم دل بن جاتا اس کا رویہ سونیا کو الجھتا جا رہا تھا

احسن نے ڈور نوک کیا تو سونیا کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا

ارے احسن آجاو

کیا بات ہے سونی آج صبح سے تم اپنے کمرے میں ہی ہو باہر بھی نہں آئی ی اور ناشتہ بھی نہں کیا احسن نے پوچھا

ہاں بس وہ سر میں تھوڑا درد تھا اس لیے سونیا نے بہانہ بنایا

تو ناشتہ کر کے کوئی ی پین کلر لے لیتی

خالی پیٹ رہنے سے کونسا سر درد کم ہو جانا ہے احسن نے کہا

نہں دل نہں کر رہا ناشتہ کرنے کو سونیا نے کہا

Posted On Kitab Nagri

دل کی نہں ھمیشہ دوست کی سننی چاہیے میڈیم احسن نے کہا

اور یہ محاور کس نے ایجاد کر دیا اب سونیا نے مسکراتے ہوے پوچھا

یہ محاورہ احسن خان نے لکھا ہے اچھا چلو اب جلدی اٹھو اور ناشتہ کرتے ہے تھمارے چکر میں میں نے بھی ابھی تک ناشتہ نہں کیا احسن نے ہاتھ پکڑ کر سونیا کو اٹھایا اور دونوں کیچن کی طرف بڑھ گے

سونیا اور احسن ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے بس احسن مجھے مزید بھوک نہں ہے سونیا نے دو نوالے کھانے کے بعد پلیٹ پیچھے سر کا دی

ارے ابھی تم نے تھوڑا سا تو کھایا ہے تھوڑا اور کھا لو سونی پھر میڈیسن بھی کھانی ہے تم نے احسن نے کہا

نہں احسن مجھے نہں کھانا

کھانا تو پڑے گا احسن نے کھانے کا نوالہ سونی کی طرف بڑھایا جسے سونی کو کھانا ہی پڑا اور تب ھی منیب بھی وہاں آگیا اور احسن کے ہاتھ سے سونیا کو کھانا کھاتے دیکھ چکا تھا

ہائے گائی ز کیا ہو رہا ہے منیب نے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے پوچھا

دیکھے ناں بھائی ی سونیا کی طبیعت خراب ہے اور یہ کھانا بھی نہں کھا رہی احسن نے سونی کی شکایت کی

کھا لو سونیا احسن اتنے پیار سے کھلا رہا ہے منیب نے بظاہر تو نارمل اور ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا لیکن اس کے لہجے میں طنز واضح تھا جو کے سونیا سے چھپا نہں تھا

دیکھ لو سونیا اب تو بھائی ی نے بھی بول دیا ہے چلو جلدی جلدی یہ کھانا فنش کرؤ پھر میں تھمیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوا حسن نے کہا

احسن سونیا کو میں لے جاؤ گا ویسے بھی مجھے باہر کچھ کام سے جانا ہے اور راستے میں ہی ڈاکٹر کا کلینک ہے تو سونیا کا چیک اپ بھی ہو جائے گا

جی ٹھیک ہے بھائی ی احسن نے کہا اور دوبارہ اپنا کھانا کھانے لگا جبکے سونیا کو تو اپنی سانس روکتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی تھی وہ منیب کے ساتھ نہں جانا چاہتی تھی لیکن اس کے پاس منع کرنے کا کوئی ی جواز بھی نہں تھا وہ تو اس وقت کو کوس رہی تھی جب اس نے احسن کے سامنے سر درد کا بہانہ بنایا تھا

==================

عنجلی کا آج پہلا دن تھا آفس میں اور ہر ایمپلو کی طرف وہ بھی کچھ نروس تھی لیکن وہ خود کو بااعتماد ہی ظاہر کر رہی تھی

مس عنجلی سر ارشد آپ کو اپنے کیبن میں بلا رہے ہے ایک لڑکی نے عنجلی سے کہا تو وہ ارشد کے آفس میں آ گی

میں آئی ی کم اِن سر عنجلی نے دروازے پر دستک دیتے ہوئے پوچھا

یس ارشد نے جواب دیا

مس عنجلی آج سے آپ میرے انڈر کام کرئے گی کام کی ساری تفصیل آپ کو اعجاز صاحب سمجھا دے گے ارشد نے پاس کھڑے ہوئے آدمی کی طرف اشاہ کرتے ہوئے کہا

Posted On Kitab Nagri

اوکے سر

یہ کچھ فائی لز ہے اعجاز صاحب کی مدد سے آپ انھیں چیک کر کے اور کیلکولیشن کر کے مجھے ای میل کرئے گی ارشد نے فائی لز عنجلی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

اوکے سر

یو میں گونا ؤ ارشد نے پروفیشنل انداز میں کہا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا

====================

پری آج رات میرے گھر پارٹی ہے تو تم ضرور آنا پریشے اور دانش گرؤ نڈ میں بیٹھے ہوئے تھے جب دانش نے کہا

اف کورس پریشے نے مسکرا کر کہا

دانش بھی امیر ماں باپ کی بگڑئی اولاد تھا اور پریشے سے اس کی کافی دوستی بھی تھی ناں صرف دوستی اس کے بقول وہ پریشے سے محبت کرتا تھا جبکے پریشے صرف اسے اپنا دوست ہی سمجھتی تھی

پریشے اس وقت بلیو ٹوپ اینڈ وائی ٹ جینز پہنے پیرؤں میں ہائی ہیل پہنے جبکے ڈوپٹے کو مفلر کی طرح گلے میں لپٹا ہوا تھا

دانش کچھ دیر تک محویت سے پریشے کو دیکھتا رہا

پریشے یو آر سو بیوٹی فل دانش خمار زدہ لہجے میں بولا

آئی نو آئی ایم ویری بیوٹی فل اینڈ سویٹ گرل پریشے بے نیازی سے کہتی ہوئی اٹھی کھڑی ہوئی ی چلو کہیں لنچ کے لیے چلتے ہے پریشے نے کہا تو دانش بھی اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں گیٹ کی طرف بڑھ گے

====================

میرؤ اپنے بستر پر لیٹا آج کے دن کے بارے میں سوچ رہا تھا اس نے سوچا تھا کے آج رابعی سے اپنے دل کی بات کہہ دیں گا لیکن سارہ پھوپھو کے آنے کی وجہ سے وہ رابعی کو اپنی دل کی بات نہں بتا سکتا اتنا اچھا موقع اس کے ہاتھ سے نکل گیا

چلو خیر آج نہں تو کل میں رابی کو اپنے دل کی بات بتا ہی دوگا اس نے خود کو تسلی دی

====================

رابی چائے بناتے ہوئے میرؤ کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ جانتی تھی کے ازمیر اسے کیا کہنا چاہتا ہے اور وہ خود بھی تو ازمیر سے پیار کرتی تھی آج سے نہں تب سے اسے میرؤ سے پیار تھا جب اسے پیار کا مطلب بھی نہں پتہ تھا

====================

ہائے حوریہ کیسی ہے آپ نقش نے ہی بات کا آغاز کیا جبکہ حوریہ تو ایسے اپنے کام میں مگن تھی جیسے وہاں اس کے علاوہ کوئی اور موجود ہی نہں تھا

Posted On Kitab Nagri

الحمداللہ میں ٹھیک ہو حوریہ نے یک لفظی جواب دیا جبکے اسے کے بولے گے پہلے لفظ (الحمداللہ) کی سمجھ نہں آئی ی تھی نقش کو

کافی دن بعد آئی ی ہے آپ یونیورسٹی نقش نے آگلا سوال کیا

آپ سے مطلب حوریہ نے الٹا سوال پوچھا

آپ ہر وقت اتنے غصے میں کیوں رہتی ہے نقش نے اب کے ایک اور سوال پوچھا

جس پر حوریہ نے اس ایک گھوری سے نوازا اور اپنے نوٹس اور بیگ لے کر لائی بریری سے چلی گی

جبکے دوسری طرف نقش کا موڈ اب بہت خوشگوار تھا کیونکہ اس نے حوریہ سے جو مل لیا تھا پچھلے دنوں کا ساری اداسی ٹینشن کہیں غائب سی ہو گی تھی

میں نہیں ہوں اپنے وجود میں

مجھے جانے کس نے چرا لیا

میرے ساتھ رہتا ہے اک شخص

کوئی جادو اس نے چلا دیا

میری روح میں وہ سما گیا

مجھے عشق کرنا سکھا دیا

میری زندگی وہ بن گیا

مجھے جینا اس نے سکھا دیا

میں خود سے بھی تھا نا آشنا

مجھے مجھ سے اس نے ملا دیا

میری زندگی کو بدل دیا

Posted On Kitab Nagri

مجھے خوش نصیب بنا دیا۔۔

====================

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

حمزہ کل سے بہت بے چین تھا جب سے اسے پتہ چلا تھا کے حوریہ ٹھیک نہں ہے اسے ایک پل کو بھی چین نہں آ رہا تھا لیکن وہ سمجھ نہں پا رہا تھا کے آخر حوریہ سے کیسے بات کرئے اور آخر بہت سوچنے سمجھنے کے بعد اس نے حوریہ کو فرینڈ ریکوئی سٹ سینڈ کی

فلحال اسے حوریہ کی طبیعت کے بارے میں جاننا تھا اور اسے حوریہ سے بات کرنے کا کوئی ی اور طریقہ نظر نہں آ رہا تھا اگر وہ پوسٹ کمنٹ پر حوریہ سے بات کرنے کی کوشش کرئے گا تو سب اسے فلرٹ سمجھ گے اور حوریہ بھی اسے دوسرے لڑکوں کی طرح ہی سمجھے گی جو لڑکیوں کی پوسٹ پر ادھر ادھر کمنٹ کر رہے ہوتے ہے اس لیے نے اسے حوریہ کی پوسٹ پر کمنٹ نہں کیا جبکہ اس لیے اس نے حوریہ کو فرینڈ ریکوئی سٹ سینڈ کر دی اگر وہ ایکسپٹ کر لے گی تو ہی وہ حوریہ سے بات کرئے گا

====================

سونیا آ جاؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہو منیب نے کہا اور باہر چلا گیا

احسن پلیز مجھے منیب بھائی ی کے ساتھ کہیں نہں جانا تم منع کر دو انھیں منیب کے جاتے ہی سونیا نے احسن سے کہا

Posted On Kitab Nagri

کیوں منیب بھائی ی کے ساتھ جانے میں کیا مسلہ ہے احسن نے حیرت سے پوچھا

وہ اب میں ٹھیک ہوناں اس لیے مجھے نہں کہیں جانا سونیا نے کہا

چلی جاؤ سونیا ایک بار چیک اپ کروالو گی تو اچھا رہے گا جاؤ شاباش بھائی ی ویٹ کر رہے ہے تھمارا احسن کے اصرار پر سونیا کو جانا ہی پڑا

سونیا کے گاڑی میں بیٹھتے ہی منیب نے گاڑی سٹارٹ کر دی

جب کے سونیا نے تو گاڑی کے باہر ہی نظریں جما دی

کب سے طبیعت خراب ہے منیب نے گاڑی چلاتے ہوئے پوچھا

صبح سے سونیا نے آہستہ آواز میں جواب دیا

اچھا تو اس لیے احسن آپ کی تیاری داری کر رہا تھا آپ کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا کر منیب نے روڈ لہجے میں کہا

نہں وہ میں خود سے ہی کہا رہی تھی احسن تو بس

اٹس او کے سونیا میں نے کوئی ی صفائی ی تو نہں مانگی منیب نے سونیا کی بات بیچ میں ہی کاٹ دی دوست ہو تم دونوں اور دوستوں میں اتنی بے تکلفی تو ہوتی ہے منیب کہا تو آرام سے ہی رہا تھا لیکن اس کا لہجہ جتاتا ہوا تھا سونیا نے چپ رہنے میں ہی عافیت جانی

==========================

عنجلی فائی لزلے کر اپنے آفس میں آ گی اسے تو لگ رہا تھا ارشد سر نے اسے جاب پر اس لیے ہائی یر کیا ہے تا کے وہ عنجلی سے اس دن کی انسلٹ کا بدلہ لے سکے لیکن ارشد نے تو اس واقع کا ذکر تک نہں کیا وہ عنجلی کو بالکل پروفیشنل طریقے سے ڈیل کر رہا تھا کوئی ی بد تمیزی کوئی ی طنز نہں صرف کام کی بات کر رہا تھا عنجلی نے جیسا سوچا تھا ارشد کے بارے میں وہ بالکل اس کے برعکس نکلا تھا ارشد کی وجہ سے پہلے تو اس نے جاب جوائی ن نہ کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن اسے لگا اگر ارشد یہ سب بدلہ لینے کر رہا تو اس کے جاب جوائی ن ناں کرنے پر وہ سوچے گا کے عنجلی ڈر گی لیکن عنجلی بھی سوچ کر آئی ی تھی اینٹ کا جواب پتھر سے دے گی لیکن یہاں تو معاملہ ہی کچھ اور نکلا

==========================

چاند گھر آئی ی تو حارث صاحب اپنی فیملی سمیت آئی ے ہوے تھے

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ چاند نے سب کو مشترکہ سلام کیا

ارے وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

کیسا ہے میرا بچہ حارث صاحب نے اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے پوچھا

اب ٹھیک ہو میں ماموں آپ سنائیے آپ کی طبیعت اب کیسی ہے

میں تو بالکل ٹھیک ہو لیکن گڑیا آپ تو پہلے سے بھی بہت زیادہ ویک ہو گی ہو حارث صاحب نے فکر مندی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

ماموں جان ایسا کچھ نہں ہے صرف آپ کا وہم ہے چاند نے مسکراتے ہوئے حارث صاحب کی بات کو ٹالا

ہاں ابو مجھے تو ابھی بھی یہ بالکل مانو بلی ہی لگ رہی ہے وہ بھی ڈنگ ڈو بگ ببل والی شہریار نے بھی چاند کو تنگ کرنے کے لیے کہا تو باقی سب بھی مسکرا پڑے

اچھا تو تم خود کیا ہو ڈورے مون چاند بھی کہا پیچھے رہنے والی تھی

اوئے خبر دار مجھے ڈورے مون کہا تو شہریار نے مضنوعی غصے سے کہا

اچھا کہو گی کیا کر لو گے تم چاند نے اسے مزید چڑیا

تم بھی بالکل بندر یا ہو شہریار کہہ کر وہاں سے بھگارو کو تھمیں تو میں بتاتی ہو چاند بھی اس کے پیچھے بھاگی جب کے باقی سب کا مشرکہ قہقہ لاؤنج میں گونجا تھا

====================

منیب کلینک سے واپسی پر سونیا کو گھر لے جانے کی بجائے پارک میں لے آیا تھا

ھم یہاں کیوں آئے ہے سونیا نے پوچھا

کیوں کے میرا ابھی گھر جانے کو دل نہں کر رہا منیب نے کہا

آپ ناراض ہے کیا مجھ سے سونیا نے پوچھا

نہں ایسا کچھ نہں ہے منیب نے جواب دیا

منیب بھائی ی میں اور احسن صرف اچھے دوست ہے سونیا نے ناجانے کیوں صفائی ی دی

میں جانتا ہو سونیا تھمیں صفائی ی دینے کی ضرورت نہں ہے منیب نے کہا

تو پھر آپ ہر بار ایسے ریکٹ کیوں کرتے ہے اب کے سونیا نے سوال کیا

چلو تھمیں گھر چھوڑ ریتا ہو منیب کہہ کر گاڑی کی جانب بڑھ گیا جس کا صاف مطلب تھا کے وہ اس بات کا جواب نہں دینا چاہتا

====================

نقش آج گھر آیا تو اس کا موڈ بہت اچھا تھا

ارے وہ آج تو میرا بیٹا بہت خوش نظر آرہا ہے مناکشی بیگم نے نقش کو دیکھتے ہوئے کہا

جی اماں آپ ایسا کریں کے کھانا میرے کمرے میں بیجھوا دے نقش نے کہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا

Posted On Kitab Nagri

نقش کو آج اپنا آپ بہت ہلکا محسوس ہو رہا تھا جب جب وہ حوریہ کو دیکھتا تھا اس کو زندگی حسین لگنے لگتی تھی اور چاہے غصے سے ہی سہی حوریہ نے اس سے بات تو کی تب ہی نقش کو حوریہ کی زبان سے نکلا ہوا ہو وہ لفظ یاد آیا جس کی نقش کو سمجھ نہں آئی ی تھی تو اس نے موبائل نکالا اور اس لفظ (الحمداللہ) کے معنی پر سرچ کرنے لگا

======================

حمزہ بار بار ایف بی چیک کر رہا تھا لیکن چاند آن لائن نہں آئی ی تھی اور ناں ہی اس کی فرینڈ ریکوئسٹ ایکسیپٹ ہوئی ی تھی اور حمزہ کی بے چینی بڑھتی ہی جا رہی تھی

اُس کی نوازشوں نے تو حیران کر دیا

میں میزبان تھا مجھے مہمان کر دیا

اک نو بہارِ ناز کے ہلکے سے لمس نے

میرے تو سارے جسم کو گلدان کر دیا

کل اک نگار شہرِ سبا نے بہ لطفِ خاص

مجھ سے فقیر کو بھی سلیمان کر دیا

جینے سے اس قدر بھی لگاؤ نہ تھا مجھے

تو نے تو زندگی کو، مری جان کر دیا

قربت کے پل وہ اتنا سخی تھا کہ اس نے تو

پورا تمام عمر کا نقصان کر دیا

ناآشنائے لُطفِ تصادم کو کیا خبر

Posted On Kitab Nagri

میں نے ہوا کی زد پہ رکھا جان کر دیا

اتنے سکوں کے دن کبھی دیکھے نہ تھے فرازؔ

آسودگی نے مجھ کو پریشان کر دیا

حمزہ نے انتظار سے عاجز آکر ازمیر کو کال ملائی ی

==========================

عنجلی کا آفس میں پہلا دن بہت ہی اچھا گزرا تھا سب لوگ بہت ہی ہیلپ فل تھے عنجلی خود کو اب بہت پر سکون اور ریلکس فیل کر رہی تھی

==========================

منیب سونیا کو گیٹ پر ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا سونیا کو اب سہی معنی میں منیب کا رویہ پریشانی میں مبتلا کر رہا تھا نہ ہی وہ سونیا کو کچھ کہہ رہا تھا اور ناں ہی سونیا اس کے رویے کو سمجھ پا رہی تھی سونیا عجیب کشمکش میں مبتلا تھی

==========================

چاند تم نے روم سیٹنگ چینج کی ہے کیا کافی ڈیفرینٹ لگ رہا ہے تمہارا روم چاند عنایہ اور شہریار چاند کے روم میں موجود تھے جب شہریار نے پوچھا

ہاں ارشد بھائی ی کے ساتھ مل کر تھوڑی سیٹنگ چینج کی ہے اچھا لگ رہا ہے ناں اب روم چاند نے اشتیاق سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نقش تم پاگل ہو گیا آخر کیوں خود کو دھوکہ دے رہے تم سمجھ کیوں نہں جاتے یہ بات کے تمہارا اور حوریہ کا ساتھ ممکن نہں ہے رتیک نقش کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا جو دن بہ دن حوریہ کی طرف کھنچیتا چلا جا رہا تھا

کیوں ممکن نہں ہے میں پیار کرتا ہو اس سے اپنا بھی سکتا ہو نقش بھی اپنی ضد پے آڑا ہوا تھا

اچھا اور کیسے اپناو گے حوریہ کو ذرا یہ بھی بتا دو رتیک نے پوچھا

سیدھی سی بات ہے شادی کرو گا اس سے

اچھا اور یہ شادی ہو گی کیسے رتیک نے پوچھا اور یہ ہی وہ سوال تھا جس کا نقش کے پاس کوئی ی جواب نہں تھا

نقش دیکھ میرے یار ابھی بھی وقت ہے سنبھل جا یہ ناہو کے بعد میں تھمیں کوئی ی نقصان اٹھانا پڑے اور نقش رتیک کی بات پر سر ہلا کر رہ گیا

==========================

Posted On Kitab Nagri

عثمان صاحب کی پوری فیملی آج حارث ہاؤس ہی رو کے تھے سب نے مل کر کھانا کھایا اور پھر چائے کا دور چلا کافی دیر تک سب لوگ بیٹھے باتیں کرتے رہے ہو پھر سب اپنے اپنے رومز میں چلے گے عنایہ حوریہ کے ساتھ اس کے کمرے میں ٹھری تھی

حوریہ تمھارا ناول کہاں تک پہنچا کب تک کمپلیٹ ہو گا عنایہ نے پوچھا

کمپلیٹ کہاں ہونا ہے یار پچھلے ایک ہفتے سے کیچھ لکھا ہی نہں بخار ہی اتنا زیادہ تھا کے ناول کو تو میں یکسر بھول ہی گی حوری نے افسردگی سے کہا

ویسے حوریہ ایک بات تو ہے تم رائیٹر بہت کمال کی ہو تھمارے لفظوں میں جادو ہوتا ہے جو پڑھنے والے کو اپنے سحر میں مبتلا کر دیتا ہو

بس کرو عنایہ اور کتنا مکھن لگاؤ گی مجھے حوریہ نے ہنستے ہوے کہا

مکھن نہں لگا رہی حوریہ میں سچ کہہ رہی مجھے تو ڈر ہے کے کوئی لڑکا ناول پڑھتے پڑھتے تھمارے عشق میں ہی مبتلا نہ ہو جاے

شٹ اپ عنایہ کیسی فضول باتیں کر رہی ہو حوریہ نے کہا

ارے فضول باتیں تو ناں کہو ایسا ہو بھی سکتا ہے ناں عنایہ نے اشتیاق سے کہا

اچھا میری بہن یہ خیالی پلاو پکانا بند کرو اور لائیٹ آف کر کے سو جاو صبح نماز کے لیے بھی اٹھنا ہے حوریہ نے کہا اور آنکھیں موندے لیٹ گی

ٹھیک ہے نہں کرنا میری بات پے یقین تو نہں کرو لیکن جس دن ایسا ہو گا ناں پھر تھمیں قدر ہو گی میری کے عنایہ عثمان نے بالکل سہی پیشن گوئی کی تھی عنایہ نے بھی کہتے ہوئے لائیٹ بند کی اور سونے کے لیے لیٹ گی

=====================

ازمیر نے فیصلہ کر لیا تھا کے وہ جلد از جلد رابعہ کو اپنے دل کی بات بتادے گے اور پھر بی جان سے بات کر کے رابعی کے گھر رشتہ بیجھے گا لیکن اس سے پہلے وہ رابعہ تک اپنے دل کی بات پہنچانا چاہتا تھا لیکن کیسے یہ ابھی اسے سمجھ نہں آ رہا تھا

=====================

احسن آج کالج آیا ہوا تھا اس کو اپنی اسائمنٹ جمع کروانی تھی اور کیچھ ضروری نوٹس بھی لینے تھے

ہائے احسن کیسے ہو علیزے نے احسن کے پاس آتے ہوئے کہا

ٹھیک ہو

کہاں غائب تھے بڑے دن بعد کالج آئے ہو علیزے نے پوچھا

ہاں بس کیچھ مصروفیات کی وجہ سے نہں آ سکا احسن نے کہا

اچھا چلو سہی ہے کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو بتانا ہاں

ہیلپ تو چاہیے ایکچوئی لی مجھے سر مشتاق کے بنائے گے نوٹس چاہیے احسن نے کہا

Posted On Kitab Nagri

میرے پاس ہے ایسا کرو یہ تم رکھ لو جب اپنے بنا لو تو مجھے واپس کر دینا علیزے نے اس کی طرف اپنے نوٹس بڑھاتے ہوئے کہا

تھنکس علیزے احسن نے تشکر آمیز لہجے میں کہا تو علیزے مسکرا پڑئی ی

=====================

منیب کب سے سڑکوں پے بے مقصد گاڑی ڈورا رہا تھا اس کے اندر عجیب ہی ٹوٹ پھوٹ چل رہی تھی وہ اچھی طرح جانتا تھا احسن اور سونیا اچھے دوست ہے لیکن پھر بھی احسن جب سونیا کے پاس ہوتا تھا تو اسے برا کیوں لگتا تھا کیونکہ وہ نا چاہتے ہوے بھی سونیا پے غصہ کر گیا تھا ان سوالوں کا منیب کے پاس فلحال کوئی ی جواب نہں تھا منیب نے تھک

ہار کر گاڑی ایک سائی یڈ پر پارک کی اور سٹیر نگ کے ساتھ سر ٹکا لیا

===================

عنجلی کو آج میٹنگ کے لیے پریزنٹیشن دینی تھی یہ اس کی فسٹ پریزنٹیشن تھی اس لیے وہ کیچھ نروس ہو رہی تھی لیکن نے پریزنٹیشن بہت اچھی دی تھی اور ان کی میٹنگ بہت اچھی رہی تھی

ویل ڈن مس عنجلی آپ نے بہت اچھا کام کیا آج ارشد نے عنجلی کو سراہاتے کوئے کہا

تھنکس سر عنجلی نے جواب دیا

ویل آپ کو کوئی ی بھی پروبلیم ہو آپ مجھ سے یا اعجاز صاحب سے ڈسکس کر سکتی ہے

اوکے سر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

==================

آج سنڈے تھا اس لیے چاند اور عنایہ بھی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ بستر میں گھس گی مسلسل لیٹے رہنے کے باوجود بھی انھیں نیند نہں آئی ی تو چاند نے اپنا موبائی ل آن کر لیا اور آئی ی ڈی آن کرنے کے بعد اپنے پیج کی کیچھ سٹینگز چینج کی اس سے پہلے وہ نوٹیفکشن چیک کرتی اسے حارث صاحب نے آواز دے دی

اور حوریہ اپنا موبائی ل بیڈ پر ہی رکھ کر حارث صاحب کے کمرے میں چلی گی

عنایہ جو کے بور ہو رہی تھی اس نے حوریہ کا موبائی ل پکڑ لیا جس پر ایف بی آن تھی عنایہ ایف بی پر پوسٹ دیکھنے لگی اور پھر اس نے نوٹیفکشن اوپن کر لیا حمزہ خان سینڈ یو آ فرینڈ ریکوئی سٹ کا نوٹیفکشن دیکھ کر

کر عنایہ نے حمزہ کی پروفائی ل اوپن کی اور دیکھنے لگی

پروفائی ل پر حمزہ کی فل فیس پک موجود نہں تھی زیادہ تر ڈپی اور کور نیچر پلیس کے ہی لگائے ہوئے تھے اس نے

واہ بندہ تو کافی ویل آف اور ایجوکیٹڈ لگ رہا ہے عنایہ نے سوچا

Posted On Kitab Nagri

کر ہی دیتی ہو فرینڈ ریکوئی سٹ ایکسپٹ ورنہ حوریہ تو اسے ساری زندگی پینڈنگ میں رکھ عمر قید کی سزا دی گی عنایہ نے کیچھ دیر سوچنے کے بعد ریکوئی سٹ ایکسپٹ کر دی

حوریہ کمرے میں آئی ی تو اس کا موبائل عنایہ کے ہاتھ میں تھا

کیا کر رہی ہو میڈیم حوریہ نے پوچھا

کچھ نہں تمھاری آئی ی ڈی چیک کر رہی ہو ویسے حوریہ تمھارے تو فین بہت زیادہ ہو گے ہے ویسے بھی یار تم بہت اچھا لکھتی ہو تو تم ڈیزو کرتی ہو یہ اب عنایہ نے کہا تو حوریہ مسکرا پڑی مجھے تو لگتا ہے سب سے بڑی فین تم ہو میری جو کل رات سے میری تعریفیں کی جا رہی کو حوریہ نے عنایہ کو تنگ کرنے کے لیے کہا

ہاں جی بالکل میں آپ کی فین ہو اس میں کوئی ی شک بھی نہں عنایہ نے فخریہ انداز میں جواب دیا

====================

پریشے دانش کی پارٹی میں آئی ی ہوئی ی تھی اور اب دانش اسے اپنے سب فیملی فرینڈز سے ملا وہ رہا تھا پریشے نے بلیک جینز پے بلیک کلر کا ہی سلیف لیس ٹاپ پہننا ہوا تھا لمبے سٹریٹ بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا ہائی ی ہیل پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی

جو بھی اس کو دیکھتا تو اس کی نظر اس پر ٹھہر سی جاتی

پارٹی میں فل میوزک چل رہا تھا اور سب لوگ ڈانس اور

باتوں میں مگن تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

====================

نقش پر فلحال رتیک کی باتوں کا کوئی ی اثر نہں ہو رہا تھا وہ حوریہ کو کھونے کا سوچ بھی نہں سکتا تھا پھر اس نے کیچھ یاد آنے پر موبائل آن کیا اور (الحمداللہ) ورڈ پر ریسرچ کرنے لگا کل وہ ریسرچ کرنا چاہتا تھا لیکن نیٹ ورک کی وجہ سے ناں کر سکا اس لیے اب وہ دوبارہ ریسرچ کر رہا تھا

اللہ کا شکر ادا کرنا گوگل پر مطلب سامنے آیا تھا نقش جیسے جیسے سرچ کرتا گیا اس پر (الحمداللہ) سے متعلق بہت سی باتیں واضح ہوتی گی اس یہ پتہ چلا کے مسلمان عموماً یہ لفظ استعمال کرتے ہے کیونکہ وہ ہر دکھ تکلیف میں صبر سے کام لیتے ہے اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہے

(الحمداللہ) نقش نے زیر لب وہ لفظ دہرایا اور ایک عجیب سا احساس اس کے جسم ڈور گیا اس نے فورا موبائل بند کیا اور فریش کو نے چلا گیا

====================

سونیا اور رابعہ انگلش کا لیکچر لینے آئی ی تھی

یار سونی میم صائمہ نے اولڈ مین اینڈ سی کا ٹیسٹ لینا ہے آج اور میں نے بالکل بھی تیار نہں کی رابعہ نے کہا

تیار تو میری بھی نہں ہے رابعہ مجھے تو خود کالج آ کر ہی یاد آیا ہے اس ٹیسٹ کا سونیا نے کہا

Posted On Kitab Nagri

اب ھم کیا کرئے گے اگر میم نے ٹیسٹ لے لیا تو رابعہ نے کہا

چلو کیچھ ناں کیچھ تو کر ہی لے گے جتنا آتا ہو گا ٹیسٹ دے دے گے سونیا نے تسلی دی

====================

منیب ابھی کیچھ دیر پہلے اٹھ تھا اور فریش ہو کر اب لاؤ نج میں آیا تھا لیکن لاؤ نج بالکل خالی تھا

نسرین آپا سب کہاں ہے کوئی ی نظر نہں آ رہا اس نے صفائی ی کرتی ملازمہ سے پوچھا

بیٹا وھاب خالد صاحب اور راز میر بیٹا تو آفس گے ہے بی جان اور طاہر بیگم اپنے کمرے میں ہے اور باقی بچے اپنے اپنے کالج گے ہے

اور سونیا

منیب نے دوبارہ پوچھا

سونیا بیگم بھی کالج گی ہے نسرین نے جواب دیا اور دوبارہ کام میں لگ گی

====================

حمزہ ابھی ابھی سو کر اٹھا تھا رات کو بھی وہ لیٹ سویا تھا حمزہ کا دل کسی کام میں نہں لگ رہا تھا ابھی بھی نیند پوری ہونے کے باوجود وہ سستی سے بستر میں لیٹا رہا آج کل اس کی زندگی ایک ہی مدار میں گھوم رہی تھی اور وہ تھی حوریہ جہانگیر جس دل سے روح میں بس گی تھی لیکن پھر بھی اس کی دسترس میں نہں تھی وہ ایک ایسی لڑکی سے محبت کر بیٹھا تھا جسے وہ جانتا تک نہں تھا جسے کبھی دیکھا تک نہں تھا صرف حوریہ کی تحریروں اس کے لفظوں اس کے احساسات نے اسے حوریہ سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا تھا

====================

نقش تین دن بعد دیپاولی ہے تم نے کیا سوچا ہے اس بار دیوالی پر کیا سپیشل کرنے کا ارادہ ہے عنجلی نے جوس پیتے ہوئے نقش سے پوچھا

کیا تین دن بعد دیپاولی ہے نقش نے حیرت سے پوچھا

ہاں کیوں تھمیں نہں پتہ کے تین بعد دیپاولی ہے اب حیران ہونے کی باری عنجلی کی تھی کیونکہ دیپاولی نقش کر من پسند تہوار ہے اور ہر دیوالی پر وہ کیچھ ناں کیچھ سپیشل ضرور کرتا تھا

ہاں بس دماغ سے نکل گیا نقش نے کہا

ایسا پہلی بار ہوا ہے نقش کے تھمیں دیوالی یاد نہں ہے ورنہ ہر سال تو تم پورے گھر کو سر پر اٹھ لیتے تھے اور دیوالی کی تیاریوں میں بھر چڑھ کر حصے لیتے تھے عنجلی نے کہا

اب نقش اس کیا بتاتا کے اسے حوریہ جہانگیر کے علاوہ اب کیچھ یاد نہں رہتا حوریہ اسے کسی آسیب کی طرح چمٹ گی ہے جو اس کے دلوں دماغ سے جاتی ہی نہں ہے

Posted On Kitab Nagri

اُس کے پیار سے سیکھا تھا اُس کی ذات میں رہنا,

پھر اس کی ذات سے سیکھا_____اپنی اوقات میں رہنا

یہ چاہتیں بھی عجیب ہیں

کبھی مل کے بھی نہ پاس ہوں

کبھ-ی پاس ہو کے بھی نہ مل سکیں

کبھی یاد آئیں تو بے شمار

کبھی رو دیئے تو بے حساب

یہ دل کی حالت بھی عجیب ہے____

کبھ-ی لرزشیں، کبھی دوریاں، مجبوریاں

یہ الجھنیں بھی عجیب ہی

یہ مشکلیں بھی عجیب ہیں

وہ ہنسے تو صرف میرے لیے

وہ روئے تو صرف میرے لیے

یہ حسرتیں بھی عجیب ہیں

یہ خواہشیں بھی شدید ہیں______

=====================

منیب سونیا کے کمرے میں آ گیا تھا سونیا کے کمرے میں ہر سو سونیا کی خوشبو بکھری تھی

منیب کمرے کی ہر چیز پر سونیا کا لمس محسوس کر رہا تھا ایک کشش تھی جو اسے سونیا کی طرف مائل کرتی جا رہی تھی بیڈ پر سونیا کا ڈوپٹہ پڑا تھا منیب نے اس کا ڈوپٹہ بہت ہی پیار سے ہاتھوں میں لیا تھا اور ڈوپٹے سے آتی سونیا کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارنے لگا وہ بہت دیر تک سونیا کے کمرے میں بیٹھا رہا اور سونیا کے بارے میں سوچتا رہا تبھی اس کے نمبر پر ازمیر کی کال آئی ی

Posted On Kitab Nagri

ہیلو اس نے کال رسیو کی

منیب یار میں آفس میں تھوڑا بزی ہو کیا تم سونیا کو کالج سے پک کر لو گے میرؤ کی مصروف سی آواز اسپیکر میں ابھری

اوکے میں کر لو گا پک تم فکر نہں کرو

تھینکس یار میرؤ نے کہہ کر کال کاٹ دی جبکہ منیب اپنے کمرے میں تیار ہونے چلا گیا

===================

ناشتہ کرنے کے بعد حمزہ نے اپنے لیے کافی بنائی اور دوبارہ روم میں آگیا کافی پینے کے ساتھ ساتھ وہ موبائل یوز کر رہا تھا پہلے اس نے مسیج چیک کیے اور پھر ایف بی آن کی جہاں اس کو پہلا نوٹس ملا حور یہ جہانگیر ایکسیپٹ یور فرینڈ ریکوئسٹ اور نوٹس پڑھتے ہی حمزہ کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

آزمانے کی چیز تھا ہی نہیں

دل لگانے کی چیز تھا ہی نہیں

کاش اُس وقت یہ سمجھ ہوتی

تو گنوانے کی چیز تھا ہی نہیں

اِس میں تیرا کوئی قصور نہیں

میں منانے کی چیز تھا ہی نہیں

اُس کی تعریف ہی نہیں ممکن

وہ زمانے کی چیز تھا ہی نہیں

جی جلا کر یہ راز جانا ہوں

جی جلانے کی چیز تھا ہی نہیں

تیری چھوڑی ہوئی وراثت ہے

Posted On Kitab Nagri

غم کمانے کی چیز تھا ہی نہیں

کیسے ابرک نہ اُس کو یاد کرے

وہ بھلانے کی چیز تھا ہی نہیں

اس نے فورا فرینڈ لسٹ اوپن کی اور حوریہ کی آئی ڈی پر کللک کیا حوریہ جہانگیر ایکٹیو ٹن ہار آ گو

حمزہ نے فوراً فرینڈ لسٹ اوپن کی اور حوریہ کی آئی ڈی پر کللک کیا حوریہ جہانگیر ایکٹیو ٹن ہار آ گو

اوہ شٹ حمزہ نے اپنا ہاتھ زور سے تکیہ پے مارا کاش وہ رات کو آنلائی ن آ جاتا تو حوریہ سے بات ہو جاتی اچھا خاصا موقع گنوادیا میں نے بات کرنے کا حمزہ نے افسوس سے سوچا

====================

سونیا اور ثانیہ اکھٹے ازمیر کے ساتھ کالج آتی تھی جبکہ واپسی پر ثانیہ اکیڈمی چلی جاتی تھی کیونکہ وہ گھر پر اچھے سے پیپر کی تیاری نہں کر پاتی تھی اس لیے اس نے اکیڈمی جوائن کر لی جبکے سونیا گھر پر ہی اپنے پیپرز کی تیاری اچھی طرح کر لیتی تھی اس لیے اس نے اکیڈمی جوائن نہں کی ثانیہ کی اکیڈمی کالج کے قریب ہی تھی اس لیے وہ کالج سے ڈائیریکٹ اکیڈمی چلی جاتی تھی اپنی فرینڈز کے ساتھ اور سونیا کو ازمیر پک کر لیتا تھا کالج سے نیلی حویلی کی لڑکیوں کو ڈرائیو کے ساتھ اکیلے کہیں بھی آنے جانے کی اجازت نہں تھی اس لیے انھیں کہیں بھی جانا ہوتا تو ازمیر یا احسن کے ساتھ جاتی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونیا کالج سے باہر آئی ی تو منیب اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا سونیا کا انتظار کر رہا تھا

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ سونیا نے منیب کے قریب آکر سلام کیا

وعلیکم سلام منیب نے کہتے ہوئے سونیا کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ گاڑی میں بیٹھ گی تو منیب نے بھی ڈرائیو نگ سیٹ سنبھال لی

میرؤ بھائی یاں نہں آے آج

وہ بزی تھا تو اس نے مجھے بولا کے تھمں کالج سے پک کر لو

اچھا سونیا نے آہستہ آواز میں کہا اور گاڑی سے باہر دیکھنے لگی

لگتا ہے میرا آنا تھمیں اچھا نہں لگا منیب نے ڈرائیو نگ کرتے ہوے کہا

نہں تو ایسی تو کوئی ی بات نہں ہے سونیا نے جواب دیا

تو پھر کیسی بات ہے منیب نے برجستہ پوچھا

وہ میں میرا مطلب ہے کوئی ی بات نہں ہے سونیا ہچکچاتے ہوئے جواب دیا اور اس کی گھبراہٹ دیکھ منیب کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری

Posted On Kitab Nagri

تم اتنا گھبراتی کیوں ہو

نہں ایسا تو کیچھ نہں ہے

اچھا تو تم نہں گھبراتی مجھے سے منیب نے پوچھا

نہں سونیا نے نظر جھکاتے ہوے کہا

اچھا پکا ناں تم مجھے سے نہں گھبراتی منیب نے تصدیق چاہی

جی سونیا نے جواب دیا

چلو دیکھے گے منیب نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا

مطلب سونیا نے ناں سمجھی سے پوچھا

کیچھ نہں

منیب نے جواب دیا اور گاڑی حویلی کے سامنے روکی

تو سونیا گاڑی سے اتر کر اندار چلی گی

==================

حمزہ کل سے کتنی بار چیک کر چکا تھا لیکن حوریہ دوبارہ آنلائی ن آئی ہی نہں اور وہ کل سے حوریہ کے آنلائی ن آنے کا انتظار کر رہا تھا ابھی بھی وہ موبائی ل ہی چیک کر رہا تھا جب ازمیر کی کال آنے لگی

ہیلو کیسے ہو میرؤ حمزہ نے کال پک کرتے ہوئے پوچھا

میں ٹھیک ہو تم بتاؤ کیسے ہو اور کیا کر رہے ہو

یار حوریہ کے آنلائی ن آنے کا انتظار کر رہا ہو حمزہ نے اداسی سے کہا

مطلب ازمیر نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب یہ کے میں نے حوریہ کو فرینڈ ریکوئی سٹ سینڈ کی تھی جو کے اس نے ایکسپٹ کر لی لیکن اب وہ آنلائی ن آئے تو میں اس سے بات کرؤ

دیکھا حمزہ تم اتنی جلد بازی سے کام ناں لو تھمیں حوریہ سے بات بہت سوچ سمجھ کر کرنی ہو گی

مطلب حمزہ نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ حمزہ کے جیسا کے تم جانتے ہو آج کل فیسبک پر ٹائی م پاس کرنا فلرٹ کرنا دھوکا دینا کسی کو پرو پوز کرنا عام سی بات ہے سچ کہو تو آجکل فیس بک یوز ہی ان کاموں کے لیے ہو رہی ہر دوسرا انسان تو اپنی محبت کا یقین دلا رہا ہوتا ہے کے میرا یقین کرو میں فیک نہں ہو میں آپ سے سچ میں پیار کرتا اور پھر جب لڑکی ٹرسٹ کر لیتی ہے اس کو آپ کی عادت ہو جاتی ہے تو پھر اس کو دھوکا دیا جاتا ہے اس کو بدنام کر کے چھوڑ دیا جاتا ہے اور فیس بک پر ایسے واقعات آئے دن سننے کو ملتے ہے ایسے میں اگر تھمں حوریہ سے سچ میں پیار ہو بھی گیا ہے اور تم اس کو دل کی بات بتا بھی دو تو ایسا ناں ہو کے وہ دوسرے لڑکوں کی طرح تھمیں بھی فیک یا فلرٹ سمجھ لے اور تھمیں ان فرینڈ یا بلاک کر دے ایک اس سے تو حوریہ کے سامنے تمھارا امیج خراب ہو جاے گا اور پھر بلاک ہونے کی صورت میں تم حوریہ سے رابطہ کا جو صرف ایک وحدت ذریعہ ہے اس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھو گے

سہی کہہ رہے ہو میرؤ یہ تو میں نے سوچا ہی نہں اگر واقعی حوریہ نے بھی مجھے غلط سمجھ لیا پھر تو وہ میری کوئی ی بات ہی نہں سننے گی

اس لیے کہہ رہا کو میرے بھائی ی تم جو بھی کرو سوچ سمجھ کر کرو ایسے ڈائی ریکٹ اگر تم اِس سے اپنے پیار کا اظہار کرو گے تو ایسا ناں ہو کے وہ تم سے بدظن ہو جاے

تو میرؤ پھر میں کیا کرو کیسے بات کرو اس سے اس کیسے یقین دلاؤ گا کے میں سچ میں اس سے پیار کرتا ہو حمزہ کی آواز میں پریشانی کا عنصر نمایاں تھ اللہ پاک تمھارے لیے بہتر ہی کرئے گا فلحال تم اب حوریہ سے بات کا آغاز احتیاط اور سوچ سمجھ کر کرنا

ہاں میرؤ میں دھیان رکھو گا اس بات کا کے حوریہ میرے بارے میں کوئی ی غلط رائے ناں قائی م کرے حمزہ نے کہا

گڈ اور تھمیں ایک گڈ نیوز بھی دینی ہے مجھے از میر نے کہا

وہ کیا حمزہ نے تجسس سے پوچھا

گڈ نیوز یہ ہے کے میں نے تمھارے لیے بھابھی ڈھونڈ لی ہے

واٹ اور حمزہ تو یہ بات سن کر اچھل ہی پڑا

میرؤ تم سچ کہہ رہے کو کیا حمزہ نے حیرت سے پوچھا

ہاں بالکل سچ کہہ رہے ہو کیا

جی میں بالکل سچ کہہ رہا ہو

میرو نے کہا

کون ہے وہ کہاں رہتی ہے کیا کرتی ہے کیسی ہے تم نے مجھے پہلے کیوں نہں بتایا اس کے بارے میں حمزہ نے ایک ہی سانس میں پوچھا

صبر صبر میرے بھائی ی سانس تو لے لو از میر نے مسکراتے ہوے کہا

جلدی سے بتاو میرؤ کون ہے وہ خوش نصیب حمزہ نے بے تابی سے پوچھا

تم جانتے ہو حمزہ اسے اچھے سے میرؤ نے سسپنس مزید بڑھایا

Posted On Kitab Nagri

کیا میں جانتا ہوا سے پھر تو جلدی سے بتاو کیا نام ہے اس کا حمزہ نے کہا

رابعہ نام ہے اس کا

واٹ رابعہ مطلب ھماری رابعی مطلب ھماری پھوپھو کی بیٹی مطلب کے وہ چڑیل رابعی جو ہر ٹائم بی جان سے میری شکایت لگاتی رہتی ہے حمزہ نے صدمہ سے کہا جب کے اس کی بات پر ازمیر کا قہقہ فضا میں گونجا تھا

ہاں وہ ہی تمھاری دشمن رابعی ہی تمھاری بھابھی بنے گی ازمیر نے تصدیق کی

واہ میرے شہزادے کیا چوائس ہے تمھاری مانا کی تھوڑی مزاج کی تیز ہے پر دل کی بہت اچھی ہے حمزہ نے کہا

ہاں مجھے رابعی بہت پسند ہے میرؤ نے کہا

تم نے یہ بات اس چڑیل میرا مطلب ہے کے رابعی بھابھی کو بتائی ی حمزہ نے فورا ہی بات بدلی

نہں یار ابھی موقع ہی نہں ملا لیکن جلدی ہی بتادو گا ازمیر نے کہا

اوکے بیسٹ آف لک اور ذرا دھیان سے ایسا نہ ہو کے تمھارے پرپوز کرنے پر اس بار بی جان کو جا کر تمھاری شکایت لگا دے اور تمھارا سارا راز ان کے سامنے افشا کر دے حمزہ نے رازداری سے کہا تو میرؤ کا قہقہ ساختہ فضا میں گونجا تھا

تم کبھی نہں سدھر سکتے ازمیر نے کہا تو حمزہ مسکرا پڑا

=====================

نقش آج تم یونی نہں جاو ایک ہی تو دن رہ گیا ہے دیوالی میں ھم مل کر تیاری کر لیتے ہے میں نے بھی آج آفس سے آف لیا ہے عنجلی نے کہا

نہں عنجو میرا یونی جانا بہت ضروری ہے

کیوں ایسی کیا بات ہے کے یونی جانا لازم ہے

کیونکہ مجھے حور نقش جلدی جلدی میں پوری بات بولتا لیکن اس سے پہلے ہی اسے اپنی غلطی کا اساس ہو گیا

کیا ہوا چپ کیوں ہو گے

کیچھ نہں وہ کہہ رہا تھا کے ایسا کوئی ی ضروری کام بھی نہں ہے میں کر لیتا ہو چھٹی نقش ناں

اوکے تم جلدی سے نیچھے آجاو پھر ھم مل کر سارے دی ئی ے پینٹ کرتے ہے عنجلی کہہ کر روم سے چلی گی

تھینک گاڈ بچ گے ورنہ عنجلی کو حوریہ کے بارے میں پتہ چلا جاتا تو وہ طوفان کھڑا کر دیتی نقش نے سوچا

یونی نہں جانا مطلب آج حوریہ کو بھی نہں دیکھ پاؤ گا نقش نے اداسی سے سوچا تبھی اس باہر گلی میں ہارن کی آواز سنائی ی دی تو وہ جلدی سے کھڑکی کے پاس آیا اور باہر جھانکا جہاں حوریہ گاڑی میں بیٹھ رہی تھی حوریہ کو دیکھتے ہی نقش کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

Posted On Kitab Nagri

سفر جب تنہا کرنا ہو, تو پھر سوچا نہی کرتے

کسی کا ساتھ نہ بھی ہو, قدم روکا نہی کرتے

محبت کی عبادت میں, جدائی فرض ہوتی ہے

نماز عشق لازم ہے, قضا بلکل نہی کرتے

تم ہی سے عشق کرتے ہیں, تم ہی پہ جان دیتے ہیں

مگر تم یوں خفا ہو کر, ذرا اچھا نہی کرتے

محبت کی کتابوں میں اصول عشق ذرا پڑھ لو

حق عشق ہو ادا کرنا تو پھر سوچا نہی کرتے

اگر صحرا میں آئے ہو تو ساحر خود ہی آئے ہو

کبھی ویرانے تو چل کے شہر آیا نہی کرتے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور وہ تب تک حوریہ کی گاڑئی کو دیکھتا

رہا جب تک کے وہ نظروں سے اوجھل نہں ہو گی

====================

گڑیا کتنی دیر لگادی تم نے میں کب سے ہارن دے رہا تھا حوریہ کے گاڑی میں بیٹھے ہی ارشد نے کہا

وہ بھائی بس نقاب لگا رہی تھی اس لیے دیر ہو گی

سوری حوریہ نے کہا

واپس کتنے بجے پک کرنے آؤ تھمیں ارشد نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

دو بجے آجایے گا بھائی ی حوریہ نے کہا اور پھر یونی آنے پر گاڑی ی سے اتر کر یونی کے اندار چلی گی

حوریہ نے لیکچر اٹینڈ کیا اور پھر لائی بریری آگی وہاں سے کیچھ بکس لی اور پھر یونی گرونڈ میں آگی اور وہاں بیٹھ کر اپنے نوٹس دیکھنے لگی موسم آج صبح سے ہی خراب تھا اس وقت بھی آسمان پر گہرے کالے بادل چھائے ہوئے تھے بارش کی بھی وقت آسکتی تھی حوریہ نے اپنے سارے لیکچر اٹینڈ کیے اور دو بجے ارشد اسے پک کرنے آگیا حوریہ کے یونی سے نکل کر گاڑی تک آتے آتے بہت تیز بارش ہو چکی تھی جس سے موسم بہت ہی خوشگوار ہو گیا تھا ارشد حوریہ کو گھر ڈراپ کر کے واپس آفس چلا گیا تھا

حوریہ نے فریش ہو کر کھانا کھایا اور بارش کا موسم اسے بہت پسند تھا جس کی وجہ سے اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا اس نے موبائی ل آن کیا اور رائی ٹرپیڈ پر ناول کی ایپسوڈ لکھنے لگی جو کے اسے کمپلیٹ کر کے آج پوسٹ کرنی تھی

آج بارش ھوئی میں نے تھاما قلم

ٹھنڈی ٹھنڈی ھوا سلگا سلگا سا من

لکھنا چاہا مگر لفظ مانے نہیں

اے میرے ھمنشیں سوچ کی سر زمیں

تیری یادوں کی ایسی چلی پھر ھوا

لفظ ملنے لگے ہاتھ ہلنے لگے

یاد میں پھر تیری دل کی سوکھی زمیں

کچھ ایسے تر ھوگئی میں پھسلنے لگی

سوچ کر پھر تجھے من مچلنے لگا

دید کو تیری لے کے آنکھ روتی رہی

Posted On Kitab Nagri

دیر تک پھر جانِ جاں بارش ہوتی رہی

دیر تک پھر جانِ ِ جاں بارش ہوتی رہی

نقش اور عنجلی مل کر سارے دیئے مختلف رنگوں سے پینٹ کر رہے تھے جو کل انھیں دیوالی میں جلانے تھے گوئی نکا ہاؤس میں دیوالی خوب دھوم دھام سے منائی جاتی تھی شام گوئی نکا اپنے دھرم اور ریتی رواج کو ماننے والے انسان تھے اور کوئی بھی ریتی رواج کو تھوڑے یہ انھیں بالکل پسند نہیں تھا ہر تہوار وہ بہت ہی دھوم دھام سے مناتے تھے اور اپنے تمام رشتے داروں کو بھی دعوت بھیجتے تھے کے وہ بھی ان کی خوشیوں میں شامل ہو سکے شام گوئی نکا بہت ہی کٹھر ہندو تھے اور دھرم سے ہٹ کر کوئی کام کرنا ان کے مزاج کے خلاف تھا اپنے بچوں کو بھی انھوں نے ہمیشہ دھرم پر ڈٹے رہنے کی تربیت دی تھی شام گوئی نکا بھی دوسروں ہندوں کی طرح ذات پات کو بہت اہمیت دیتے تھے اور چھوٹی ذات کے لوگوں سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے تھے

کاش حوریہ ھم ایک دھرم کے ہوتے تو کل کی دیوالی میں تمھارے ساتھ مناتا نقش کے من میں خیال آیا

حوریہ اور نقش کے بیچ جو دھرم کی دیوار کھڑی تھی کیا نقش اسے کبھی پار کر پائے گا یہ بات تو صرف قسمت جانتی تھی اور قسمت کا لکھا کون بدل سکتا تھا اور کسی کی زندگی میں وہ غلطی بن کر کبھی بھی شامل نہ ہوں جس کے بعد آپ تا عمر خاموش بد دعاؤں کے حصار میں آجائیں۔ یہ خاموش بد دعائیں بہت اوپر تک جاتی ہیں اور پھر انسان کو مرنے دیتی ہیں اور نا ہی جینے۔ *

دوسروں کی زندگی میں شامل ہی ہونا ہے تو وہ خوبصورت احساس بن کر شامل ہوں جو ہوا کی طرح ہر وقت گھیرے رکھے۔ بہار کی طرح چلے جانے کے بعد بھی یاد آئے تو دل کو اپنی یادوں کی مہک سے معطر اور پھول کی طرح کھلا دے۔

اللہ کی قدرت کو کبھی بھی کم مت سمجھیں. وہ پلک جھپکنے میں چیزوں کو بدل سکتا ہے. جو ہو نہیں سکا یا مکمل نہیں ہوا اسی کو لے کر نہ بیٹھ جائیں. کوئی چھوٹی سے رکاوٹ آنے پر ہمت نہ ہار جایا کریں. آگے بڑھتے رہیں نتائج خود ہی بر آمد ہوتے رہیں گے یاد رکھیں، معجزات ہر روز وقوع پذیر ہوتے ہیں.

====================

میرؤ سے بات کرنے کے بعد حمزہ اب سوچ میں گھم تھا کے آخر وہ حوریہ سے بات کا آغاز کس طرح کرے جس سے وہ اسے غلط ناں سمجھے اس نے بہت سوچا لیکن فلحال اس کے ذہن میں ایسا کوئی خیال نہیں آیا

لیکن اتنا وہ سمجھ گیا تھا کے حوریہ سے بات کرتے وقت اسے بہت محتاط رہنا ہوگا

Posted On Kitab Nagri

بولتے وقت احتیاط برتیں۔ اپنے الفاظ کا چُناؤ نہایت احتیاط سے کریں۔ اچھے یا بُرے، الفاظ وہ چھوٹے بیج ہیں جو آپ کے حال اور مستقبِل پر بہت بڑا فرق ڈال سکتے ہیں۔ اپنے الفاظ، اپنے ارد گرد کے لوگوں کی زندگیوں کو خوبصورت بنانے کے لئے استعمال کریں

====================

ایپیسوڈ مکمل لکھتے لکھتے حوریہ کو کافی ٹائم لگ گیا مغرب کی اذان کی آواز پر حوریہ نے موبائل رکھا اور نماز پڑھنے کے لیے وضو کیا اور مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد لاونج میں آ گئی بارش اب تھم چکی تھی اور اب ہر طرف سرد اور ٹھنڈی ہواوں کا راج تھا حوریہ کو بہت پسند ہے یہ موسم سرد ٹھنڈا اور پر سکون سا حوریہ لاون میں رکھی چیئر پر بیٹھ گی اور اس پر سکون فضا میں چھائے سکون کو محسوس کرنے لگی

نقش جو ابھی اپنے کمرے میں آیا تھا اور اب فریش ہونے کے بعد وہ موبائل پے سٹیٹس چیک کرتے کرتے کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا اور یوں ہی نظر اٹھا کر دیکھا تو نظریں ہٹانا بھول گیا

حوریہ بلیک سوٹ پہنے اور بلیک شول کندھوں پر اوڑھے اس اداس اور پر سکون شام کا حصہ لگ رہی تھی

نقش بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہا تھا کاش یہ وقت یہ تھم جائے اس نے دل میں سوچا

کبھی جو کر سکو ایسا

تو کوشش کر کے دیکھنا۔۔۔۔۔۔

مجھے۔۔۔۔۔میری طرح چاہنا۔۔۔۔۔

فقط میری طلب کرنا۔۔۔۔۔۔

پھر مجھ سے دور ہو جانا

میں کہوں۔۔۔۔۔بھول جاؤ مجھے۔۔۔۔

تم روز دعاؤں میں مانگنا۔۔۔۔۔۔

میں تم سے ہر رشتہ توڑ لوں

تم سے ہر وہ حق چھین لوں۔۔۔۔۔

کہ تمھارے پاس اگر وہ ہو

تو نقصاں کسی کا نہ ہو پر۔۔۔۔۔۔

شاید تم جی لو۔۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

تم چپ رہ کہ ہر غم پی لو۔۔۔۔۔

اور ایسا بھی کر نا کہ۔۔۔۔۔

مگر نہیں۔۔۔۔

تم ایسا کر نہیں سکتے۔۔۔۔

میری جگہ خود کو رکھ نہیں سکتے۔۔۔۔

تم مجھے۔۔۔۔میری طرح چاہ ھی نہیں سکتے

چاند اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے احساس ہوا کے کوئی اسے دیکھ رہا ہے اس نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا لیکن اس سے پہلے اس کی نظر کھڑکی پر جاتی نقش نے کھڑکی کے آگے پردے کر دیے

وہ نہں چاہتا تھا حور یہ کو پتہ چل کے وہ اسے کھڑکی سے دیکھتا ہے ورنہ وہ لاؤن میں بیٹھنا ہی چھوڑ دے گی اس لیے وہ فوراسائیڈ پر ہو گیا

====================

سونیا کیچن میں کھانا بنا رہی تھی جب منیب کیچن میں آیا

کیا بنا رہی ہو منیب نے پوچھا

بریانی بنا رہی ہو سونیا نے مصروف انداز میں جواب دیا وہ اس وقت بلیو ڈریس زیب تن کیے ہوے تھی ڈوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا بالوں کی ڈھیلی سی چوٹیاں بنا رکھی تھی جس میں سے بال نکل کر چہرے پر آرہے تھے

سونیا پیاز کاٹ رہی تھی اور چہرے پر آرہے بال اسے تنگ کر رہے تھے

منیب نے آگے بڑھ کر سونیا کے چہرے پر آتے بال سائیڈ پر کیے تو سونیا گھبرا کر پیچھے ہٹ گی منیب نے اس کی جانب قدم بڑھاے تھے اور تو سونیا نے اپنے قدم پیچھے لینے شروع کیے اور اس سے پہلے وہ پچھلے دروازے سے ٹکڑاتی منیب نے ہاتھ بڑھا کر اس اپنی طرف کیھنچا اور سونیا کا سر اس کے سینے سے ٹکرایا سونی بہت گھبرا گی تھی

تو کیا کہہ رہی تھی تم

کیا سونیا نے ہکلاتے ہوے پوچھا

یہ کے تم میری موجودگی سے گبھراتی نہں ہو لیکن اس وقت تو مجھے بہت گھبرائی ہی لگ رہی ہو

منیب بھائی وہ سونیا کیچھ کہتی اس سے پہلے ہی منیب نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی تھی

Posted On Kitab Nagri

صرف منیب آج کے بعد سے تم مجھے صرف منیب کہو گی

لیکن وہ

لیکن ویکن کیچھ نہں ورنہ پھر نتائج کی ذمیدار تم خود ہو گی

منیب نے کہااور پھر اس کا بازو چھوڑ کر کیچن سے نکل گیا تو سونیا کی روکی ہوئی سانس بحال ہوئی

=====================

پریشے دانش کے ساتھ باہر گھومنے آئی تھی

کہاں جا رہے ہے ھم پریشے نے ببل چباتے ہوے پوچھا

سپرائی زہے تمھارے لیے دانش نے ڈرائی یونگ کرتے ہوئے جواب دیا

اورئیلی پریشے نے اشتیاق سے پوچھا

دانش پریشے کو ایک رزوٹ میں لے کر آیا تھا جو پھولوں سے سجایا گیا تھ

دانش یہ سب کیا پریشے نے حیرت سے سے پوچھا

آو تو سہی بتاتا ہو

پریشے کو چی ئر پر بیٹھنے کا کہہ دانش سامنے والے کیبن میں چلا گیااور پھر تھوڑی دیر بعد کیبن سے واپس آیا تو ہاتھ میں ایک ڈبی تھی وہ پریشے کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکااور ڈبی کھولتے ہوے بولا

پریشے آئی لو یو

ڈو یو لو می

دانش یہ سب کیا ہے

بتاو ناں پریشے تم مجھ سے پیار کرتی ہو ناں دانش نے پوچھا

نو دانش میں تم سے پیار نہں کرتی پریشے نے کہا اور باھر کی طرف بھاگ گی تھی

=====================

حوریہ نے عشا کی نماز ادا کی اور پھر ایف بی پر ناول کی ایپسوڈ پوسٹ کی اور ایف بی بند کر کے سونے کے لیے لیٹ گی

=====================

رابعی آج نیلی حویلی آئی ہوئی تھی اسے اور سونیا کو مل کر ایگزامز کی تیاری کرنی تھی اس لیے آج وہ نیلی حویلی ہی روکی تھی

Posted On Kitab Nagri

سونیا اور رابعہ سٹینگ ایریا میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھی جب میرؤ بھی آفس آگیا

ارے واہ بھی آج تو بہت پڑھائی ہو رہی ہے میرؤ نے مسکراتے ہوئے کہا

جی بھیا وہ پری یونیورسٹی پیپر ہونے والے ہے اس لیے میں اور رابعہ مل کر تیار کر رہی ہے سونیا نے جواب دیا

اچھا جی سونی مجھے ایک گلاس پانی لادو میرو نے کہا

جی ابھی لائی ی سونی کہہ کر کیچن کی طرف چلی گی

رابعہ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے دس بجے میں تھمارا چھت پر ویٹ کروگا لازمی آنا پلیز میرؤ نے التجا کی تب تک سونیا بھی کیچن سے آگی

یہ لے بھائی ی پانی سونیا نے گلاس ازمیر کی طرف بڑھایا

تھینکیو بھائی ی کی جان میرؤ نے پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا

==================

کیا بات ہے منیب تم کیچھ پریشان لگ رہے ہو سعد اور منیب ریسٹونٹ میں بیٹھے تھے جب سعد نے پوچھا

پریشان تو میں ہوں سعد لیکن کیا بات مجھے پریشان کر رہی ہے میں خود سمجھ نہں پا رہا

کیا مطلب

مطلب یہ کے اور پھر جو اِبا منیب نے سعد کو سونیا اور احسن کے بارے میں سب کیچھ بتا دیا

میں جانتا ہو سعد وہ دونوں صرف اچھے دوست ہے لیکن پھر بھی سعد احسن کا سونیا کے قریب آنا مجھے بالکل پسند نہں ہے اور میں نہں جانتا کے مجھے اچھا کیوں نہں لگتا منیب نے کہا

میرے بھائی ی یو آران لو سعد نے مسکراتے ہوئے کہا

واٹ سعد میں اس وقت بالکل مذاق کے موڑ میں نہں ہو منیب نے اسے گھوری سے نوازتے ہوئے کہا

میں مذاق نہں کر رہا منیب تھمیں سونیا سے پیار ہو گیا اس لیے تم احسن اور اس کا ساتھ رہنا پسند نہں آرہا کیونکہ تم اس کے لیے پوزیسو ہو رہے ہو

شٹ اپ سعد ایسا کیچھ نہں ہے منیب نے سعد کو ڈپٹا

ٹھیک ہے ناں مانو لیکن ایک دن تھمیں بھی احساس ہو ہی جائے گا سعد نے جتاتے ہوئے انداز میں کہا

==================

حمزہ یونی سے آیا تھا تو لاؤ نج کے صوفے پر ہی نیم داز ہو گیا آجکل پڑھائی ی کا بہت برڈن تھا پہلا سمسٹر ختم ہونے والا تھا اور ہر کوئی ی اگیزم کی تیاری میں مصروف تھا حمزہ کی بھی روٹین بہت ٹف جا رہی تھی کیچھ دیر لیٹے رہنے کے بعد وہ اٹھ اور فریش ہونے کے بعد اپنے لیے نوڈلز بنانے لگا صبح بھی وہ بنا

Posted On Kitab Nagri

ناشتہ کیے ہی چلا گیا اور اس وقت اسے شدید بھوک لگ رہی تھی اس لیے وہ نوڈلز بنا رہا تھا ایک تو نوڈلز جلدی بن جاتے ہے اور دوسرا حمزہ نوڈلز کا دیوانہ ہے اسے بہت پسند ہے نوڈلز وہ جب بھی منتھلی گروسری کرنے جاتا تھا سٹور سے پچاس سے ساٹھ پیکٹس نوڈلز کے ضرور لاتا یہ کہنا غلط نہں ہوگا کے گروسری کے نام پر وہ صرف نوڈلز یا ضرورت کی چند چیزیں ہی خرید کر لاتا تھا زیادہ تر وہ کھانا باہر سے ہی آرڈر کرتا تھا لیکن دن میں ایک بار وہ نوڈلز بنا کر ضرور کھاتا کبھی کبھار تو وہ صبح شام اور دوپہر کے کھانے میں بھی نوڈلز ہی بنا کر کھالیتا ازمیر کہتا ہوتا تھا کے نوڈلز اس کی پہلی محبت ہے اور وہ اس کی بات پر مسکرا دیتا لوگ فوڈ لور ہوتے ہے لیکن وہ صرف نوڈلز لور تھا

حمزہ نے نوڈلز کھانے کے بعد اپنا موبائل اٹھایا اور حوریہ کا لاسٹ سین چیک کیا اور پھر حوریہ کو ٹیگ کرتے ہوے اپنا سٹیٹس اپڈیٹ کیا جو کے ایک بہت ہی خوبصورت غزل تھی

کوئی فریاد ترے دل میں دبی ہو جیسے

تو نے آنکھوں سے کوئی بات کہی ہو جیسے

جاگتے جاگتے اک عمر کٹی ہو جیسے

جان باقی ہے مگر سانس رکی ہو جیسے

ہر ملاقات پہ محسوس یہی ہوتا ہے

مجھ سے کچھ تیری نظر پوچھ رہی ہو جیسے

راہ چلتے ہوئے اکثر یہ گماں ہوتا ہے

وہ نظر چھپ کے مجھے دیکھ رہی ہو جیسے

ایک لمحے میں سمٹ آیا ہے صدیوں کا سفر

زندگی تیز بہت تیز چلی ہو جیسے

اس طرح پہروں تجھے سوچتا رہتا ہوں میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

میری ہر سانس ترے نام لکھی ہو جیسے

حمزہ پہلے دیکھنا چاہتا تھا کے اپنے سٹیٹس میں حوریہ کو ٹیگ کرنے پر حوریہ کا کیا ریکشن ہو گا تا کے پھر وہ سوچ سکے کے آگے حوریہ سے کیا اور کیسے بات کرنی ہے۔

=======================

آج دیوالی تھی اور گوئی نکا ہاؤس میں بہت بڑا فنکشن رکھا گیا تھا

نقش تیار ہو کر لاون میں آیا تو رتیک بھی آیا ہوا تھا

ارے واہ بھی آج تو تم بہت ہینڈ سم لگ رہے ہو رتیک نے کہا

صرف آج لگ رہا ہو پہلے نہں لگتا کیا نقش نے سوالیہ پوچھا

نہں پہلے تو مجھے تم دیوداس ہی لگتے ہو رتیک نے مسکرا کر کہا اور نقش کا قہقہ ہال میں گونجا

اب محبت کی ہے تو ایسا حال تو ہو گا ناں

ارے کس کو کس سے محبت ہو گی کوئی ی ھمیں بھی تو بتائے عنجلی نے لاؤنج میں آتے ہوے کہا جبکے رتیک اور نقش میں نظروں کا تبادلہ ہوا تھا

وہ عنجلل ایکچوئی لی مجھے محبت ہو گی ہے رتیک نے کہا

اچھا لیکن کس سے عنجلی نے پوچھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اشورے رائے سے رتیک نے جواب دیا تو نقش اور عنجلی ہنس پڑے رتیک اکثر ایسے مذاق کرتا رہتا تھا اس لیے عنجلی کو شک نہں ہوا کے رتیک نے بات بدل دی ہے

میرو چھت پر پچھلے دس منٹ سے رابعی کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ ابھی تک نہں آئی ی تھی

تھوڑی دیر مزید گزرنے کے بعد بالآخر رابعی چھت پر آ ہی گی

رابعی کہاں رہ گی تھی میں کب سے تمھارا ویٹ کر رہا تھا میرؤ نے کہا

وہ ایکچوئی یلی میں آ ہی رہی تھی لیکن ممانی نے اپنے پاس روک لیا ابھی ہی وہ اپنے روم میں گی ہے تو میں آ گی رابعی نے وضاحت دی

اچھا بتاو ایسی کونسی ضروری بات تھی جس کے لیے تم نے مجھے چھت پر بلایا رابعی نے پوچھا

بات تو بہت ضروری ہے

اچھا وہ کیا رابعی نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

بات یہ ہے کے مجھے محبت ہو گی ہے میر و نے رابعی کے قریب ہوتے ہوے اس کے کان میں سر گوشی کی تو رابعی کی دل ڈھڑ کن تیز ہو گی پہلی بار از میر اس کے اتنے قریب آیا تھا

محبت ہو گی ہے لیکن کس سے رابعہ نے اپنی تمام ہمت مجتمع کرتے ہوے پوچھا

تم سے میرؤ نے دوبارہ اس کے کان میں سر گوشی کی اور رابعی کا چہرہ دیکھنے لگا جو نظرے جھکاے کھڑی تھی اور اس کے چہرے پر حیا کی لالی بکھر ہوئی ی تھی میرؤ نے تھوڑی سے رابعی کا چہرہ اوپر کیا

بولو رابعی کیا تھمیں میری محبت قبول ہے کیا تم زندگی بھر کے لیے میرا ہاتھ تھاموں گی

میر و مجھے جانا ہے رابعی نے کہہ کر پیچھے کی جانب قدم بڑھائے

ٹھیک ہے دو دن دے رہا ہو سوچنے کے لیے اچھے طرح سوچ لو ٹھیک دو دن بعد مجھے جواب چاہیے رابعی نے ڈھرکتے دل کے ساتھ میرؤ کی بات سنی اور پیچھے بھاگ گی کیونکہ میر و کی لو دیتی آنکھوں کے سامنے وہ زیادہ دیر کھڑی نہں رہ سکتی تھی جب کے اس کے اس طرح شرما کر بھاگنے پر میر و کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی

میر و اپنے کمرے میں آگیا اور سونے سے پہلے رابعی کو پوئی ٹری مسیج سینڈ کیا

عِشق ہو جاؤں، پیار ہو جاؤں

میں جو خوشبُوئے یار ہو جاؤں

جب بھی نِکلوں میں ڈُھونڈنے اُس کو

دُھول، مٹّی، غُبار ہو جاؤں

اُس کے وعدے کا اعتبار کرُوں

پِھر شَبِ اِنتظار ہو جاؤں

اَوڑھ لوں اُس کی یاد کی چادر

اور، خود پر نِثار ہو جاؤں

Posted On Kitab Nagri

میں ترِا موسمِ خزاں پہنوں

اور فصلِ بہار ہو جاؤں

ایک شب اُس کو، اِس طرح دیکھوں

دامنِ شب کے پار ہو جاؤں

جو ہَوا تُجھ کو چھو کے آئے میں

اُس کو چھو لوں، بہار ہو جاؤں

جِس گھڑی اُس کا آئنہ دیکھوں

اُس گھڑی، عکسِ یار ہو جاؤں

پُھول ٹانکوں لباس میں اُس کے

میں اگر دست کار ہو جاؤں

اُس کا کاجل لگا کے آنکھوں میں

مستیٔ چشمِ یار ہو جاؤں

میسج کے اینڈ پر اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے رابعی کو بتایا تھا کے وہ اس کے جواب کا بے صبری سے منتظر ہے رابعہ نے ڈھرکتے دل کے ساتھ مسیج پڑھا اور پھر سونے کے لیے لیے لیٹ گی لیکن نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی آج وہ جانتی تو پہلے سے ہی تھی کے ازمیر اسے پسند کرتا ہے لیکن آج اس کے منہ سے اقرار محبت سن کو رابعہ کے ہاتھ پیر پھول گے تھے اور وہ اتنی کنفوز ہو گی تھی کے اس کی ہمت ہی نہں ہوئی ی کے ازمیر کو جواب دے سکے

Posted On Kitab Nagri

منیب فریش ہو کر لاونج میں آیا تو باقی سب بھی ڈائی ننگ ٹیبل پر موجود تھے منیب بھی اپنی چی ئی ر پر بیٹھ گیا اور سب ناشتہ کرنے لگے

بابا میں سوچ رہا ہو کے ھم ایک نیو کار لے لیں حمزہ نے کھانا کھاتے ہوے خالد خان سے کہا

لیکن کیوں بیٹا ایسی کوئی ی خاص ضرورت نہں ہے گھر میں نیو گاڑی کی

وہ ایکچوئی لی بابا آج کل آفس ورک بہت زیادہ ہے اس لیے سونیا کو کالج سے پک کرنے کا ٹائی م نہں ملتا اس لیے سوچا رہا ہو کے نیو گاڑئی لے کر کوئی ی بھروسے والے آدمی کو ڈرائی یور رکھ لے جو سونیا اور ثانیہ کو ان کے ٹائی م پر کالج اور اکیڈمی سے پک کر لے ازمیر نے تفصیل سے جواب دیا

لیکن بیٹا ھمارے گھر کی لڑکیاں کبھی بھی ڈرائی یور کے ساتھ باھر نہں گی خالد خان نے کہا

بھائی ی جان ٹھیک کہہ رہے ہے اور ویسے بھی آجکل حالات بہت خراب ہے کسی پے بھی بھروسہ نہں کیا جا سکتا وھاب صاحب نے کہا

اور اگر سونیا اور ثانیہ کو پک کرنے کی بات ہے تو وہ منیب کر لیا کرے گا ویسے بھی آجکل منیب فری ہی ہوتا طاھرہ بیگم نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

بہو ٹھیک کہہ رہی ہے منیب کل سے تم سونیا کو کالج اور پھر بعد میں ثانیہ کو اکیڈمی سے لے آنا کر نا بیٹا تھمیں کوئی ی پریشانی تو نہں ہو گی ناں بی جان نے پوچھا

نہں بی جان مجھے کوئی ی پریشانی نہں ہے میں فری ہی ہوتا تو کر لیا کرو گا پک نو پرابلم منیب نے کھانا کھاتے ہوے کہا

لو جی یہ تو مسلہ ہی ختم ہو گیا احسن نے بھی بیچ میں اپنی ٹانگ اڑنا ضروری سمجھا

ہاں بچیاں منیب کے ساتھ آے جاے گی تو ھمیں بھی اطمینان رہے گا طاھرہ بیگم نے کہا تو باقی سب نے بھی ان کی بات سے اتفاق کیا

=====================

نقش آج وقت سے پہلے یونی آ گیا تھا کل دیوالی تھی اور کل وہ حوریہ کی ایک جھلک بھی نہں دیکھ سکا تھا اور اب وہ حوریہ کو دیکھنے کے لیے بہت بے چین تھا

اففف کہاں رہ گی حوریہ ابھی تک آئی ی کیوں نہں نقش نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوے کہا

کہیں ایسا تو نہں کے آج حوریہ آے ہی ناں

او نو پلیز گاڈ ایسا کیچھ ناں ہو نقش نے دل میں کہا اور پھر ادھر اُدھر ٹہلنے لگا وہ پچھلے ایک گھنٹے سے حوریہ کا انتظار کر رہا تھا لیکن حوریہ تھی کے آنے کا نام ہی نہں لے رہی تھی

=================

حوریہ بیٹا کیا بات ہے اتنے آرام سے کیوں ناشتہ بیٹھی ہو نصرت نے حوریہ کو دیکھتے ہوے کہا

ایکچوئی لی آج میرا فرسٹ کوئی ی لیکچر بھی نہں ہے سارے لیکچر دوپہر ٹائی م کے ہے اس لیے تھوڑا لیٹ جاو گی حوریہ نے چائے کا گھونٹ بڑھتے ہوے کہا

Posted On Kitab Nagri

لیکن ارشد تو تب تک آفس چلا جائے گا تو تم لوکل جاو گی کیا نصرت بیگم نے پوچھا

جی امی کیب سے چلی جاو گی آپ پریشان ناں ہو

اچھا بیٹا دھیان سے جانا

نصرت بیگم نے کہا اور دوبارہ کیچن میں چلی گی

حوریہ نے سکون سے ناشتہ کیا اور پھر اچھی طرح نقاب لگانے کے بعد گھر سے نکلی

کیب یونی کے سامنے روکی تو حوریہ کیب سے اتری اور یونی میں داخل ہوئی ی

نقش جو کے پچھلے دو گھنٹے سے حوریہ کا انتظار کر رہا تھا اور حوریہ کو دیکھ کر اس کی سانس میں سانس آئی ی اور وہ تب تک حوریہ کو دیکھتا رہا جب تک کے وہ کلاس روم میں نہں چلی گی

=====================

سونیا اور ثانیہ کو کالج چھوڑنے اور لے جانے کی ذمیداری منیب نے لے لی تھی اور سونیا کو یہ بات ہی پریشان کیے جا رہی تھی وہ جتنا منیب سے دور بھاگ رہی تھی قسمت اتنا ہی اسے منیب کے قریب لا رہی تھی اور اور کالج جانے میں تو پھر بھی کوئی ی مسلہ نہں تھا جبکے واپسی سونیا کو اکیلے ہی آنا ہوتا تھا اور سونیا کو منیب کے ساتھ اکیلا آنا پڑے گا یہ ہی بات اسے پریشان کر رہی تھی

=====================

ہاے حمزہ

حمزہ یونی گرونڈ میں بیٹھا اپنی اسائی منٹ بنا رہا تھا جب اس کی کلاس فیلو روزی اس کے پاس آئی ی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ہائے حمزہ نے مصروف سے انداز میں جواب دیا

حمزہ کیا تم میری مدد کر سکتے ہو

کیسی مدد حمزہ نے سوالیہ پوچھا

وہ ایکچوئی لی سر ولیم نے آج کے لیکچر میں جو تھیوری ایکسپلین کی تھی مجھے وہ بالکل سمجھ نہں آئی ی کیا تم مجھ دوبارہ ایکسپلین کر کے سمجھا دو گے روزی نے کہا

اوکے حمزہ نے کہا اور روزی کو دوبارہ سے وہ تھیوری ایکسپلین کرنے لگا جو سر ولیم نے آج کے لیکچر میں ایکسپلین کی تھی

=====================

سونیا اور ثانیہ تو کالج چلی گی تھی لیکن رابعہ نے کالج جانے سے انکار کر دیا تھا اس کا دل نہں کر رہا تھا کالج جانے کا اس لیے اس کا ارادہ نیلی حویلی سے سیدھا گھر جانے کا تو فریش ہو کر لاونج میں آئی ی تو سب خواتین لاونج میں ہی موجود تھی

Posted On Kitab Nagri

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ رابعہ نے سب کو مشترکہ سلام کیا

وعلیکم سلام رابعہ کیسی ہو بیٹا رفیعہ بیگم نے اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے پوچھا

جی میں ٹھیک ہو

بی جان کوئی ی گھر پر ہے تو پلیز مجھے گھر بیجھوادے رابعہ بی جان سے مخاطب ہوئی ی

ہاں بیٹا احسن گھر پر ہے روکو میں اسے کو بولتی ہو چھوڑ آئے گا تھمیں طاہرہ بیگم کہتے ہوئے احسن کے کمرے کی جانب بڑھی

===================

نقش اب حوریہ کے سامنے نہں جاتا تھا بلکے دور سے اسے دیکھا کرتا حوریہ اکثر خود پر کسی کی نظروں کا احساس ہوتا لیکن ارد گرد دیکھنے پر اسے کوئی ی بھی ایسا انسان نہں ملتا جو اس کی طرف متوجہ ہو

کبھی کبھی تو حوریہ کو ایک عجیب سا خوف محسوس ہوتا اسے لگتا کوئی ی مسلسل اس پے نظر رکھے ہوئے ہے لیکن پھر اسے اپنا وہم سمجھ کر ذہن سے جھٹک دیتی

رابعہ گھر آئی ی تو سارہ بیگم نماز پڑھ رہی تھی اس لیے رابعہ سیدھا اپنے کمرے میں چلی گی وہ دل ہی دل میں شکر ادا کر رہی تھی کے اس کا ازمیر سے سامنا نہں ہوا ابھی ازمیر کا سامنا کرنے کی رابعہ میں بالکل بھی ہمت نہں تھی ازمیر کی لودیتی نظریں اس کی ڈھڑکنیں بڑھادیتی تھی

======================

ازمیر کام سے فارغ ہوا تو حمزہ کا کال ملائی ی

حمزہ جو کے ٹی وہ پر میچ دیکھنے پر مگن تھا جب ازمیر کی کال دیکھ کر اس نے ٹی وی بند کیا اور ازمیر کی کال پک کی

ہیلو برو حمزہ بولا

ہاے کیا کر رہے تھے ازمیر نے پوچھا

کیچھ نہں بس میچ دیکھ رہا تھا

حوریہ سے بات ہوئی ی ازمیر نے پوچھا

نہں بھائی ی کہاں رات کو اس کو اپنے سٹیٹس میں ٹیگ کیا تھا بٹ ابھی تک اس نے سٹیٹس دیکھا ہی نہں حمزہ نے افسردگی سے کہا

دیکھ لی گے میرے بھائی ی تم ذرا صبر سے کام لو

تم بتاو تم نے رابعی چڑیل کو اپنے دل کی بات بتادی کیا حمزہ نے پوچھا

حمزہ ازمیر نے مضنوعی غصے سے اس کا نام لیا

Posted On Kitab Nagri

اچھا اچھا سوری میرا مطلب تھ کے تم نے رابعہ بھابھی کو اپنے دل کی بات بتادی کیا حمزہ نے فورا لائن بدلی

ازمیر صاحب آپ کو حارث صاحب اپنے آفس میں بلا رہے ہے

ملازم نے دروازہ نوک کرتے ہوئے کہا

اچھا حمزہ بڑے پاپا بلا رہے ہیں تم سے بعد میں بات کرتا ہو

ارے لیکن بتاتے تو جاو کے رابعی سے بات ہوئی کے نہیں حمزہ پوچھتا ہی رہ گیا جبکے ازمیر لائن کاٹ چکا تھا۔

حمزہ نے افسوس سے سر جھٹکا اور دوبارہ ٹی وی آن کر لیا

===================

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

حوریہ کو کل کے ٹیسٹ کی تیاری کرنی تھی اس لیے وہ آج رات دیر تک جاگ رہی تھی کل اس کا بہت امپورٹینٹ ٹیسٹ تھا وہ کافی دیر سے جاگ رہی تھی اور اب سے مسلسل نیند آرہی تھی تو حوریہ نے سوچا کے وہ ایک کپ کافی بنا کر پی لے تاکے وہ کچھ دیر مزید جاگ سکے حوریہ نے کافی بنائی اور روم میں آگی اس نے سوچا جب تک کافی پی رہی ہے تب تک ایف بی چیک کر لے یہ سوچتے ہوے اس نے ایف آن کی

Posted On Kitab Nagri

حمزہ خان ٹیگ یو ان آ ون پوسٹ ایف بی آن کرتے ہی جو اسے نوٹیفکشن ملا اس نے اسے حیران کر دیا تھا کیونکہ اس کی آئی ڈی میں فیملی فرینڈ کے علاوہ تو کوئی ی نہں ہے تو پھر یہ حمزہ خان اس کی آئی ڈی میں کیسے آگیا

حوریہ نے فوراً اپنی فرینڈ لسٹ چیک کیا جہاں حمزہ خان کی آئی ڈی فرینڈ لسٹ میں شو ہو رہی تھی

یہ میری فرینڈ لسٹ میں کیسے آیا حوریہ نے حیرت سے سوچا اور پھر اپنے پچھلے نوٹیفکشن چیک کرنے لگی حمزہ خان کی فرینڈ ریکوسٹ کا نوٹیفکشن تو اسے مل گیا تھا لیکن اس نے یہ ایکسپٹ کب کی یہ اس کو سمجھ نہں آ رہا تھا اس نے تو آج تک فیس بک پر دوستی نہں کی وہ بہت پوزیسو لڑکی تھی اور اس کی عزت پر کوئی ی حرف آے اسے قطعی منظور نہں تھا

اور فیسبک پر کسی لڑکے سے دوستی کا تو اس نے کبھی سوچا بھی نہں تھا کیونکہ اس کا ماننا تھا کہ

اگر مرد کسی لڑکی کو دیکھے بغیر انٹرنیٹ پر بات کرے تو لفظوں کے اثرات دل پر پڑتے ہیں، انٹرنیٹ ایک ایسی دنیاہے جہاں ایک شرابی خود کو پارسا بنا سکتاہے، زانی ایک شریف انسان بن سکتاہے،

غرض کوئی نہیں جان پاتا کہ دوسری طرف بیٹھا انسان کیسا ہے،مہنگائی کے اس دور میں جہاں شادیاں کرنا مشکل ہوتا جارہا ہے وہاں لڑکیوں اور لڑکوں میں بھی ایک تبدیلی یہ آئی کہ محبت کی ریشو میں اضافہ ہو گیا،پہلے کچھ لوگوں کو محبت ہوتی تھی لیکن اب چند ہی لوگ ہوں گے جن کی کوئی گرل فرینڈ،یا بوائے فرینڈ نہیں ہے،

انٹرنیٹ نے جہاں لوگوں کو قریب کیا وہاں فلرٹ،دھوکہ بھی زیادہ ہو گیا،اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لڑکیاں،لڑکوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر دل دے بیٹھتی ہیں اور جب دل پوری طرح بے قابو ہو جاتا ہے تو لڑکا کسی اور لڑکی کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور لڑکی محبت کو دھوکہ سمجھ کر ساری زندگی مرد کو طعنے دیتی رہتی ہے اور اپنی زندگی خراب کر دیتی ہے،

ایسا بھی ہوتا ہے کہ لڑکیاں اپنی عزت ہی گنوا بیٹھتی ہیں اور بعد میں پچھتاتی ہیں،آجکل موبائل میں ایسے سافٹ ویئرز انسٹال ہیں کہ ہر کال ریکارڈ ہو جاتی ہے،جب ہم ویڈیو کیمرے سے بات کرتے ہیں تو ویڈیو ریکارڈ ہو جاتی ہے،نوجوان لڑکیاں محبت میں اپنا سب کچھ وار دیتی ہیں اور لڑکے پھر انہیں بلیک میل کرتے پھرتے ہیں،

اس میں کوئی شک نہیں کہ غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن اگر ایسی ہی غلطیوں کا مرد ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے لڑکیوں کو مردوں کی نسبت بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے..

،یہ معاشرہ ہمیشہ عورت کو ہی قصوروار ٹھہراتا ہے،

اس لئے لڑکیوں کو اپنا تعلق سوچ سمجھ کر بنانا چاہیئے،

چاہے دوست ہو یا محبوب ہو

ایک بار عزت چلی گئی

تو پھر لوٹ کر نہں آئے گی

لیکن حوریہ کو حیرت اس بات کی تھی کے یہ شخص اس کی فرینڈ لسٹ میں آیا کیسے تبھی اس کے ذہن میں عنایہ کا خیال آیا

Posted On Kitab Nagri

ہاں کل صبح عنایہ ہی اس کی ایف بی چیک کر رہی تھی

عنایہ کی بچی اسے تو میں صبح پوچھ گی حوریہ نے سوچتے ہوئے سیل آف کیا کیونکہ اب اسے شدید نیند آرہی تھی کافی بھی اس کی نیند نہں بھاگا پائی تھی اور یہ معاملہ اس نے صبح کے لیے چھوڑ دیا تھا

==========================

نقش آج مارکیٹ سے ڈھیر سارے کارڈز خرید کر لایا تھا اس نے سوچ لیا تھا کے وہ حوریہ تک اپنے دل کی بات پہنچائے گا اور اس کے لیے وہ کارڈ کا سہارا لینا چاہتا تھا اس نے سوچا تھا کے خود حوریہ کے سامنے نہں جائے گا بلکے ان کارڈز کے ذریعے حوریہ تک اپنے دل کی بات پہنچائے گا

وہ حوریہ کا ریکشن جاننا چاہتا تھا پہلے اور پھر ہی اسے کے سامنے جا کر اظہار کرنا چاہتا تھا

اس نے کارڈز میں سے ایک وائیٹ کلر کا کارڈ سلیکٹ کیا اور کارڈ پر میسج لینگوئج مطلب کے رومن اردو میں ایک بہت ہی خوبصورت غزل لکھنے لگا

ایسا ہے کہ سب خواب مسلسل نہیں ہوتے

جو آج تو ہوتے ہیں مگر کل نہیں ہوتے

اندر کی فضاؤں کے کرشمے بھی عجب ہیں

مینہ ٹوٹ کے برسے بھی تو بادل نہیں ہوتے

کچھ مشکلیں ایسی ہیں کہ آساں نہیں ہوتیں

کچھ ایسے معمے ہیں کبھی حل نہیں ہوتے

شائستگیِ غم کے سبب آنکھوں کے صحرا

نمناک تو ہو جاتے ہیں جل تھل نہیں ہوتے

کیسے ہی تلاطم ہوں مگر قلزمِ جاں میں

کچھ یاد جزیرے ہیں کہ اوجھل نہیں ہوتے

Posted On Kitab Nagri

عشاق کے مانند کئی اہل ہوس بھی

پاگل تو نظر آتے ہیں پاگل نہیں ہوتے

سب خواہشیں پوری ہوں فراز ایسا نہیں ہے

جیسے کئی اشعار مکمل نہیں ہوتے

نقش نے کارڈ پر غزل لکھی اور پھر اسے اپنے بیگ میں رکھنے کے بعد سونے کے لیے لیٹ گیا

======================

حمزہ نے ایف بی آن کی حوریہ نے اس کا سٹیٹس دیکھ لیا تھا لیکن کوئی ری ریسپونس نہں دیا تھا اب کیا کرو حمزہ نے دل میں سوچا

صبح میرو سے بات کروگا پہلے ہی پھر ہی کوئی نیکسٹ سٹیپ لوگا حمزہ نے سوچا

======================

پریشے آج کافی دن بعد کلب آئی ی تھی

ہاے پریشے کہاغائی ب تھی مہمل نے پریشے کو دیکھتے ہوے پوچھا

بس تھوڑا بزی تھی اس لیے نہں آ سکی پریشے نے جواب دیا تب ہی اسکی نظر دانش پر پڑی تو وہ نظریں چرا گی

ہاے پری دانش نے اسے خود ہی مخاطب کر لیا

ہاے پری نے آہستہ آواز میں جواب دیا

کہاں غائی ب ہو یار ناں کوئی ی کال ناں مسیج میں نے بھی کتنی کالز کی تھمیں پر تم نے کوئی ی ریپلای ہی نہں دیا دانش بالکل نارملی پوچھ رہا تھا اس کے لہجے میں کوئی ی شکوہ کوئی ی شکایت نہں تھی جس پر پریشے کو حیرات ہوئی ی

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو دانش نے پوچھا

تم مجھ سے ناراض نہں ہو کیا پریشے نے پوچھا

واٹ میں کیوں ناراض ہو گا تم سے دانش نے انجان بنتے ہوے پوچھا

اس دن میں نے انکار کیا اس لیے کہا

Posted On Kitab Nagri

اوہ کم آن پری تم نہں پیار کرتی تھی تم نے منع کر دیا بات ختم اب کیا اتنی سی بات کے لیے ھم اپنی دوستی ختم کر دے گے دانش نے کہا

اوہ تھینکیو دانش پتہ ہے دانش مجھے اتنا گلٹی فیل ہو رہا تھا مجھے تو لگا تھا تم اب کبھی مجھ سے بات نہں کرو گے بٹ تھینکیو سو مچ تم نے اس بات کو انا کا مسلہ نہں بنایا

چلو ڈانس فلور پے چلتے ہے دانش نے کہا تو دونوں ڈانس فلور کی جانب بڑھ گے

==========================

رابعی سونے کے لیے ابھی لیٹی ہی تھی جب ازمیر کا مسیج آیا

ہاے کیسی ہو

ٹھیک ہو تم کیسے ہو رابع نے ریپلای سینڈ کیا

تمھارے بنا کیسا ہو سکتا ہو جوابی مسیج آیا

کیا کر رہے ہو رابعی نے بات بدلی

تھمیں یاد فورا ریپلای آیا جس سے صاف ظاہر تھا کے ازمیر بات بدلنے کے موڈ میں نہں تھا

کھانا کھالیا کیا رابعہ نے پوچھا

یہ تو میرے سوال کا جواب نہں جوابی پیغام موصول ہو

کیسا سوال رابعی نے پوچھا

یہ ہی کے ڈویو لو می ایک سیکنڈ سے پہلے جواب موصول ہوا تھا

مجھے نیند آرہی ہے گڈ نائیٹ رابعی نے مسیج سینڈ کر کے موبائل آف کر دیا

اور رابعی کا جواب پڑھ کر ازمیر ہاتھ ملتا رہ گیا

لگتا ہے ازمیر ابھی قسمت میں اور انتظار باقی ہے

سہی میڈیم تڑپالو جتنا تڑپانا ہے جب میرا وقت آے گا تو گن گن کے بدلے لو گا گڈ نائیٹ ازمیر نے جوابی مسیج سینڈ کیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا

==========================

مس عنجلی

جی سر

مس عنجلی آج آپ کو ارشد سر کے ساتھ سائیٹ پر جانا ہے وہاں کا سارا کام سمجھنا ہے مینجر نے عنجلی سے کہا

Posted On Kitab Nagri

اوکے سر

عنجلی نے ٹیبل سے اپنا پرس اور موبائی ل اٹھایا اور ارشد کے آفس کی جانب بڑھ

دراوزے پر پہنچ کر دستک دی

آجاے ارشد نے مصروف انداز میں کہا

یس مس عنجلی بولے ارشد نے پوچھا

سر مینجر صاحب کہہ رہے تھے کے مجھے آپ کے ساتھ سائ ٹ پر جانا ہے تو ھمیں کب چلنا ہے سر عنجلی نے پوچھا

اوہ شٹ میں تو بھول ہی گیا تھا ٹھیک ہے مس عنجلی آپ میری گاڑی میں جا کر بیٹھے میں آرہا ہو

ارشد سر آپ کی گاڑی کونسی ہے عنجلی نے جھجکتے ہوے پوچھا

پارکنگ ایریا میں بلیو کلر کی گاڑی جو لفٹ کو نر پر کھڑی ہے وہ میری گاڑی ہے ارشد نے تفصیلی جواب دیا

اوکے سر عنجلی نے جواب دیا اور آفس سے چلی گی

============-=========

حارث صاحب کی فیملی ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہے تھے

حارث آپ کو پتہ ہے حوریہ نے ڈرائی یونگ سیکھ لی اور کل ڈرائی یونگ ٹیسٹ بھی دے دیا ہے ارشد کو نصرت نے خوشی سے بتایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارے ماشاءاللہ حارث صاحب نے کہا

تو پھر کیا خیال ہے حوریہ کو اپنی گاڑی لے دے تاکے اسے یونی جانے میں کوئی ی مسلہ ناں ہو

ہاں سہی اس ویک اینڈ پر چلے گے نیو گاڑی لینے حارث صاحب نے کہا

مما بھائی ی کہاں ہے کہیں نظر نہں آرہے

بیٹا وہ آج جلدی چلا گیا تھا اس کی کوئی ی ضروری میٹنگ تھی تھمیں حارث صاحب کالج چھوڑ دے گی نصرت بیگم نے کہا

ٹھیک ہے میں کمرے سے اپنا بیگ لے کر آتی ہو بابا پھر چلتے ہے حوریہ نے کہا اور کمرے میں اپنا بیگ لینے چلی گی

=====================

سونیا اور ثانیہ جلدی چلو تھمیں دونوں کو کالج چھوڑ کر پھر مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے منیب نے کہا

اففف بھائی ی اب کیا ھم ناشتہ بھی سکون سے نہں کر سکتے میرو بھائی ی نے تو کبھی اتنی جلدی نہں مچائی ی تھی

میرو بھائی ی کی چمچی جلدی ہاتھ چلاو اور ناشتہ کر کے گاڑی میں آو میں ویٹ کر رہا ہو

Posted On Kitab Nagri

منیب نے ثانیہ کو کہا اور باھر چلا گیا

لو جی چلو سونیا جلدی سے ناشتہ کر لو ورنہ ایسا ناں ہو یہ ھمیں چھوڑ کر ہی چلے جاے ثانیہ نے کہا تو دونوں نے اپنے بیگ اٹھاے اور گاڑی میں جا کر بیٹھ گی تو منیب نے گاڑی سٹارٹ کی

واپس کتنے بجے لینے آو کالج کے سامنے گاڑی روکتے ہوے منیب نے پوچھا

بھائی ی سونیا کو دو بجے پک کرنا ہے اور مجھے پانچ بجے ثانیہ نے گاڑی سے اترتے ہوے جواب دیا

اوکے منیب کہتے ساتھ گاڑی زن سے بھاگا کر لے گیا

==================

حوریہ لابرئی یری میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب ایک لڑکی اسے کے پاس آئی ی

ایکسیوزمی کیا آپ کا نام حوریہ ہے

یس

حوریہ یہ آپ کے لیے

اس لڑکی نے ایک کارڈ اور پھول اس کی جانب بڑھایا

یہ کس نے بیجھا

یہ وہاں ایک لڑکا تھا اس نے دیا ہے لڑکی جس طرف اشارہ کر رہی تھی حوریہ نے اس جانب دیکھا وہاں کوئی ی بھی نہں تھا اور وہ لڑکی بھی ٹیبل پر کارڈ اور پھول رکھ کر جا چکی تھی

حوریہ نے کارڈ اٹھایا اور پڑھنے لگی اس پر بہت خوبصورت غزل لکھی تھی

چل ہاتھ پکڑ

سورج کی طرف اک سفر کریں

اک سفر جو تیرا میرا ہو

صرف تیرا میرا۔ بس اپنا

ہم دیکھیں چاند کی راتوں میں

یہ چاندنی کیسے بنتی ہے

اور سورج کا اس چاندنی سے کیا رشتہ ہے۔ یہ بھی دیکھیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہے رشتہ چاند کا چاندنی سے یہ بات نصاب میں پڑھتے ہیں۔

پر سورج کا اس چاندنی سے اک گہرا عجب سا رشتہ ہے

اور رشتہ بھی 'لاحاصل' کا۔

چل اس کو چھوڑ۔آ سفر کریں

چل ہاتھ پکڑ۔ہم سفر کریں۔ہم سفر کریں اس عالم میں۔

جسے عالم ارواح کہتے ہیں

زرا جا کر دیکھیں میں اور تو وہاں کس کس اور کا ساتھ بنے؟

جو اس پار ایک ہوئے پھرتے ہیں

وہاں دو ہوں گے کسی اور کے ساتھ

تکلیف ابھی تو کچھ بھی نہیں

جب عالم ارواح میں ہم تم

ملے اک دوجے سے جدا جدا

تکلیف کا عالم کیا ہو گا؟

چل ہاتھ پکڑ جا کر دیکھیں اور دیکھ بھال کر پھر سوچیں۔

کیا کرنا ہے؟

اور غزل کے نیچے یور ویل وشر لکھا تھا

یہ کون بھیج سکتا ہے حور یہ سوچ میں پڑ گی

=====================

سوری تھوڑا لیٹ ہو گیا ارشد نے گاڑی میں بیٹھے ہوے کہا

نو اٹس وکے سر عنجلی نے جواب دیا

ارشد نے ڈرائی یونگ سٹارٹ کی ٹھیک آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں سائی ٹ پر موجود تھے اور شد عنجلی کو سیٹ دیکھانے کے ساتھ سارا کام سمجھا بھی رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ سارے ورکرز سے کام کی ڈیٹیل بھی پوچھ رہا تھا اس سارے وقت میں عنجلی نے جو ایک بات نوٹ کی تھی وہ یہ کے وہ تمام ورکرز سے بہت ہی عزت اور پیار سے ہی بات کر رہا تھا عنجلی کو حیرت ہو رہی تھی کے اتنے اونچی پوسٹ پر ہونے کے باوجود وہ سب سے اتنے اچھے

Posted On Kitab Nagri

طریقے سے بات کر رہا تھا جب کے جنرلی اس نے دیکھا تھا کے اونچی سیٹ پر بیٹھے لوگ اپنے سے چھوٹی پوسٹ پر کام کرنے والوں پر کتنا رعب ڈالتے تھے انفیکٹ عنجلی کے اپنے گھر میں اس کے فادر نے کبھی بھی ملازموں کے ساتھ پیار اور عزت سے بات نہں کی تھی لیکن ارشد سب سے ہی بہت اچھے طریقے بات کر رہا تھا

مس عنجلی آپ یہاں سے سائٹ کا کام دیکھے میں ذرا اوپر کا چکر لگا کر آتا ہو ارشد نے کہا اور اوپر کی جانب چلا گیا

عنجلی نے ساری سائٹ وزٹ کر لی تھی اور کام بھی اسے سمجھ آ رہا تھا

ڈنر ٹائم ہو گیا ہے ایک لڑکے نے کہا تو سب ہاتھ ہاتھ دھو کر بینچز پر آ کر بیٹھ گے جہاں وہ سب روز بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں

ارشد سر کہاں بیٹھے گے عنجلی نے وہاں کے ایک ورکر سے پوچھا

مطلب ملازم نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب کے ارشد سر سینیئر ہے تو ان کے لیے الگ سے ٹیبل لگتا ہے کیا

نہں میڈیم ارشد سر جب بھی سائٹ پر آتے ہے تو ورکرز کے ساتھ ہی بیٹھ کر ہی کھانا کھاتے ہے

واٹ سیریسلی؟

عنجلی نے حیرت سے پوچھا

جی میڈیم ارشد سر ایسے ہی ہے غرور تکبر نام کی کوئی چیز نہں ہے ورکر عنجلی کو حیران چھوڑ کر آگے بڑھ گیا

ارشد آیا اور بنا کسی تکلف کے سب کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگا

مس عنجلی آجاے آپ بھی لینچ کرلے ارشد نے کہا

جی سر آتی ہو عنجلی نے کہا

اور پھر سب کے ساتھ مل کر کھانا کھانے لگی

=====================

حمزہ یونی سے آیا تو اس کو شدید بھوک لگی تھی اور پھر کیا تھا اس نے اپنے من پسند نوڈلز پیکٹ اٹھاے اور کیچن میں کھڑا نوڈلز بنا رہا تھا جب ازمیر کی کال آنے لگی

ہیلو بڈی کیا حال ہے حمزہ نے کال پک کرتے ہی کہا

بہت برے حال ہے بڈی ازمیر نے مضنوعی اداسی سے کہا

کیوں کیا ہوا میری جان بابا نے گھر سے نکل دیا کیا حمزہ بھی شرارت کے موڈ تھا تو اس نے ازمیر کو تنگ کرنے کے لیے کہا

Posted On Kitab Nagri

یہ ناں تمہارا خواب ہی رہے گا کے بابا کبھی مجھے گھر سے نکالے گے ازمیر نے کہا۔

ہاں ایک تم ہی تو بابا کی سگی اولاد باقی ھم سب تو سوتیلے ہے ناں جھنیں بات بات پے گھر سے نکالنے کی دھمکیاں ملتی ہے حمزہ نے باؤل میں نوڈل سوپ نکالتے ہوئے کہا

باقی سب کا تو پتہ نہں لیکن تمہارا تو مجھے لگتا ہے کے بابا نے تھمیں ایڈپٹ ہی کیا ہے کہیں سے ازمیر بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا

سہی جانے من تم بھی اپنی بھڑاس مجھ پر ہی نکالو اچھا بتاو بھابھی نے کوئی ی جواب دیا کے نہں

نہں یار کہاں میڈیم ابھی تو انتظار ہی کروا رہی ہے ازمیر نے اداسی سے کہا

لگتا ہے بروھم دونوں کے مقدر میں ابھی انتظار ہی لکھا ہے حمزہ نے کہا

مطلب حوریہ کی طرف سے بھی کوئی ی ریسپونس نہں ملا کیا ازمیر نے پوچھا

نہں

چلو پھر میری طرح آپ بھی انتظار کی آگ میں جلے جناب ازمیر کے اس طرح شاعرانہ انداز میں کہنے پر حمزہ ہنس پڑا

====================

نقش آج بہت خوش تھا آخر کار وہ اپنے احساسات کو حوریہ تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا تھا

پتہ نہں حوریہ کو کارڈ کیسا لگا ہو گا اور پتہ نہں وہ کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں نقش کے دل میں خیال آیا

====================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

منیب سونیا کو کالج سے پک کرنے آیا تھا اور پچھلے پندرہ منٹ سے وہ سونیا کا ویٹ کر رہا تھا لیکن وہ ابھی تک کالج سے باہر نہں آئی ی تھی

بالا آخر سونیا کالج سے باہر آئی ی تو منیب نے اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور اس کے بیٹھنے کے بعد خود ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالی

کہاں رہ گی تھی سونیا میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا تھا منیب نے نرمی سے پوچھا

وہ بس کلاس میں دیر ہو گی سوری

کیسا گزرا آج کا دن منیب نے پوچھا

اچھا گزرا سونیا نے مختصر جواب دیا

گڈ

آئی س کریم کھانے چلے منیب کہا

Posted On Kitab Nagri

جی سونیا نے حیرانگی سے منیب کو دیکھا

اتنا کیچھ مشکل تو نہں پوچھا

میں نے جو تم اتنا حیران ہو رہی ہو منیب نے کہا

نہں وہ میرا مطلب تھا کے اس وقت آئی س کریم کھانے جاے گے جب کے گھر میں کسی کو بتایا بھی نہں سونیا نے کہا

تو میں احسن کو ٹیکس کر دو گا اس میں کوئی ی مسلہ تو نہں ہے منیب نے

اوکے سونیا نے جواب دیا

سونیا ایک بات پوچھو منیب نے کہا

جی پوچھو

کیچھ نہں چلو آئی س کریم کھانے چلتے ہے منیب نے آئی س کریم پارلر کے سامنے گاڑی روکتے ہوے کہا

===================

عنجلی اور ارشد سائی ٹ سے وپس آ رہے تھے جب عنجلی بولی

سر اگر آپ برا ناں مانے تو ایک سوال پوچھو

جی پوچھیں

سر آپ کا ایک مقام ہے سوسائٹی میں ایک نام ہے آپ اتنی ہائی ی پوسٹ پر ہے پھر بھی آپ سب ورکرز کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے ہے کیوں؟

www.kitabnagri.com

کیوں کے ھم سب انسان ہے اس لیے

لیکن پھر بھی سر ان میں اور آپ میں فرق ہے

اچھا کیا فرق ہے

سٹیٹس ڈیفرینس کلاس ڈیفرینس کولیفکیشن ڈیفرینس

عنجلی نے کہا

دیکھیے مس عنجلی وہ لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے جاب کرتے ہو ھم لوگ بھی اپنی ضرورویات کی خاطر ہی جاب کرتے ہے تو پھر ان میں اور ھم میں کیا فرق ہے اور رہی سٹیٹس کلاس ڈیفرینس کی بات تو کیا ھماری تعلم نے ھم کبھی یہ سکھایا ہے کیا کے کوئی ی انسان چھوٹا بڑا ہو سکتا ہے نہں ناں ھم سب ایک جیسا کھانا کھاتے ہے ہر امیر غریب ایک ہی کورس اور ایک جیسی ہی کتابوں سے پڑھتے ہے جب ھم بنیادی طور پر ہی سب ایک جیسے ہے تو پھر کیسی کلاس اور کیسا سٹیٹس ڈیفرینس یہ سب بس ھمارے دماغ کا فتور ہے اور کیچھ نہں

Posted On Kitab Nagri

اور ارشد کی بات نے تو عنجلی کو لاجواب ہی کر دیا تھا

اور وہ بنا کوئی ی جواب دیا گاڑی سے باہر دیکھنے لگی

سچ بات تو یہ تھی اسے ارشد کی ساری باتیں ہی ٹھیک لگی تھی ارشد سر واقعی ایک اچھی سوچ اور اچھے دل کے مالک ہے اس نے دل ہی دل میں اعتراف کیا تھا آج سے پہلے تو اس نے کبھی اس اندا میں سوچا ہی نہں تھا جس انداز میں آج ارشد نے سوچنے پر مجبور کر دیا تھا سچ بات تو یہ تھی کے عنجلی خود بھی سوشل ڈیفرینس سٹیٹس اور کلاس ڈیفرینس کی قائل تھی لیکن آج ارشد کی سوچ کے سامنے اسے اپنی سوچ بہت چھوٹی لگ رہی]

چاند کو سمجھ نہں آ رہا تھا کے اسے یہ کارڈ اور پھول کس نے بیجھے ہے۔چاند کی تو یونی میں کوئی ی دوست بھی نہں ہے تو پھر یہ کس کا کام ہو سکتا ہے۔

"ہاے چڑیل کیا کر رہی ہو" ارشد نے کمرے میں آتے ہوے کہا۔

"کچھ نہں بھائی ی" چاند نے آہستہ آواز میں کہا۔

"کیا ہوا گڑیا تم کچھ پریشان لگ رہی ہو" ارشد نے پوچھا

اور چاند نے بیگ سے کاڈ اور پھول نکال کر ارشد کے سامنے رکھے تھے۔

"یہ کس نے دیے تھمیں" ارشد نے کارڈ اٹھاتے ہوے پوچھا اور پڑھنے لگا۔

"پتہ نہں بھائی ی کس نے بیجھے ہے"

"کیا مطلب؟" ارشد نے نا سمجھی سے پوچھا اور چاند نے جوابا ارشد کو ساری بات بتا دی۔

"اچھا تم پرشان نہں ہو گڑیا کوئی ی لڑکی تھمیں پریشان کرنے کے لیے ایسا کر رہی ہو گی اگر دوبارہ ایسا کچھ ہوا تو تم مجھے بتانا میں ہوناں تھمارے ساتھ مجھے اپنی بہن پے پورا یقین ہے اور میں ھمیشہ تھمارے ساتھ ہو" ارشد نے چاند کو اپنے ساتھ لگاتے ہوے کہا۔

"تھینکس بھائی ی کاش دنیا کے سارے بھائی ی آپ جیسے ہو جاے۔اپنی بہنوں کے بڑے بھائی ی بننے اور ان پر رعب ڈالنے کی بجاے ان کے اچھے دوست بن جاے تو لڑکیاں بھی اپنے مسلے باہر والوں کو بتانے کی بجاے اپنے گھر والوں کو بتاے گی۔لیکن ھمارے معاشرے میں ھم اپنی بیٹوں کو آزادی تو دیتے ہے۔لیکن اعتبار نہں کوئی ی بھی ایرہ غیرہ آ کر ھماری بہن بیٹی کے بارے میں کچھ بھی بول دے تو ھم اپنی بیٹی کو ہی قصوروار سمجھتے ہے بجائے اس کے کے ھم اس لڑکے کا گریبان پکڑے جو ھماری بہن کو پریشان کر رہا ھے۔ھم اپنی ہی بیٹیوں کو گھر پر بیٹھا کر ان پر پابندیاں عائد کر دیتے ہے۔خدارا اپنے بیٹیوں کو آزادی کے ساتھ ساتھ اعتماد بھی دے۔(جو بھی یہ میرا ناول پڑا رہا ہے چاہے وہ بھائی ی ہے باپ ہے یا شوہر ہے آج وہ خود سے عہد کرے کے آپ اپنی بیٹیوں کو اتنا اعتماد دے گے کے وہ اپنی ہر پروبلم آ کر آپ سے شئیر کرے تا کے وہ باھر کے مردوں کی محبت پر آپ کی محبت کو ترجیح دے۔کبھی کچھ غلط نہں کرے گی۔جب آپ کی محبت انھیں ہر محبت سے عزیز ہو گی بہنوں کو اپنے بھائیوں پر بہت مان ہوتا ہے۔ان کا مان کبھی نہں توڑنا چاہیے)میں خود ایک لڑکی ہو اور یقین جانیے میرے بھائی ی نے مجھے اتنا اعتماد اور اتنا پیار دیا ہے کے میں اپنی چھوٹی سی چھوٹی پروبلم بھی اپنے بھائی ی کو بتاتی ہو۔کوئی ی مجھے تنگ کرے پریشان کرے تو میں بلا جھجک اپنے بھائی ی کو بتاتی ہو کیونکہ مجھے پتہ ہے میرا بھائی ی مجھے جانتا ہے اور وہ ہر قدم پر میرے ساتھ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

''چلو گڑیا اب آپ سو جاو اور پریشان ہونے کی کوئی ی ضرورت نہں ہے''

''جی بھائی ی گڈ نائی ٹ ''

''گڈ نائی ٹ گڑیا''

====================

عنجلی صوفے پر لیٹی ارشد کے بارے میں سوچ رہی تھی جاب کرنے سے پہلے عنجلی کی رائے ارشد کے بارے میں کچھ اور تھی لیکن اب ارشد دن بہ دن اسے اپنی خوبیوں اور مہارتوں سے اپنا قائی ل کرتا جا رہا تھا۔

آخر کوئی ی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے۔یہ شخص سچ میں اتنا اچھا ہے یا پھر اچھا ہونے کی ایکٹنگ کرتا ہے۔عنجلی نہں جانتی تھی کے جس شخص کی طرف وہ مائی ل ہو رہی وہ ایک مسلم ہے اور اس کے نیبر میں رہتا ہے۔ایکچوئی لی اس کو اپنے مسلم نیبر سے اتنی نفرت تھی کے اس نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہں کی کے ان کی فیملی میں کون کون ہے وہ صرف حوریہ کو جانتی تھی۔وہ بھی اس نے حوریہ کو گھر سے یونی جاتے دیکھا تھا کہیں بار اور ایک بار اتفاق سے وہ اور حوریہ ایک ہی کیب سے یونی گی تو اسے پتہ چلا کے حوریہ بھی اس کی یونی میں پڑھتی ہے۔یہ تو وقت ہی جانتا تھا کے جب عنجلی پر یہ راز کھلے گا کے جس کی طرف وہ مائی ل ہے وہ ایک مسلم ہے تو اس کا ردعمل کیا ہو گا۔

====================

نقش اپنے روم میں بیٹھا کارڈ پر پوئی ٹری لکھ رہا تھا جو کل اس نے حوریہ کو بیجھنا تھا اور باقی کارڈز اور کلر پنسل ارد گرد بکھری پڑی تھی۔لیکن وہ اپنے کام میں مگن تھا تب ہی دروازے پر دستک ہوئی ی۔

''کون ہے نقش نے پوچھا؟''

''نقش دروازہ کھولو'' باہر سے شام گوئی نکا کی آواز آئی ی تھی۔تو نقش کو سہی معنوں میں زمین اپنے پیروں کے نیچے سے کسکتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی تھی

''اگر پاپا نے یہ سب دیکھ لیا تو اور انھیں حوریہ کے بارے میں پتہ چل گیا تو؟ وہ حوریہ کا جینا دشوار کر دے گے'' نقش نے سوچا

''نقش دراوزہ کھولو''

''جی آیا پاپا'' نقش نے سب کچھ سمیٹ کر جلدی جلدی الماری میں رکھا اور دروازہ کھولا۔

''اتنی دیر کیوں لگ گی دروازہ کھولنے میں'' شام گوئی نکا نے پوچھا۔

''وہ پاپا میں وش روم میں تھا''

''آے ناں آپ اندر آے ''

Posted On Kitab Nagri

"کافی دن سے تم سے ملاقات نہں ہوئی ی تو سوچا تم سے پوچھ لو آج کے تمھاری یونی کیسی جا رہی ہے"شام گوئی نکا نے کہا۔

"جی پاپا بہت اچھی جا رہی ہے"

"گڈ اگر کوئی ی مسلہ ہو تو بتانا"

"اوکے پاپا"

"چلو سہی ہے سو جاؤ تم بھی رات بہت ہو گی ہے"شام گوئی نکا کے جاتے ہی نقش نے دروازہ لوک کیا اور اپنی روکی ہوئی ی سانس بحال کی۔

"تھینک گاڈ پاپا کو شک نہں ہوا"نقش نے کہا اور الماری کھول کر ساری چیز واپس باہر نکالی اور دوبارہ کارڈ پر پوئی ٹری لکھنے لگا۔

====================

نیلی حویلی پر صبح کا سورج طلوع ہوتے ہی سب ملازم اپنے اپنے کام میں لگ گے تھے۔گھر کی خواتین کچن میں کھڑی سب کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی جب کے باقی سب اپنے اپنے کام پر جانے کے لیے تیار ہو رہے تھے۔

"گڈ مارننگ مما اینڈ چھوٹی مما"

سونیا نے کچن میں آتے ہوے کہا۔

"خوش رہو بیٹا"طاھرہ اور رافیعہ بیگم نے مشترکہ کہا۔

"چھوٹی امی کیا بنا رہی ہے آپ سونیا نے پوچھا"

"تمھاری پسند کے آلو کے پراٹھے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"واہ چھوٹی امی یو آر سو سویٹ"سونیا نے طاھرہ بیگم کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

"بھابھی آپ نے بگاڑ رکھا ہے اسے"رافیعہ بیگم نے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوے کہا۔

"اور جو تم نے ثانیہ کی ساری فرمائش پوری کرتی ہو وہ کیا ہے؟"طاھرہ بیگم نے ہنستے ہوے پوچھا۔

"دیکھا چھوٹی امی مما کو ہمارا پیار ہضم نہں ہو رہا"سونیا نے منہ بناتے ہوے کہا۔تو وہ دونوں بھی ہنس پڑی۔

"مما مما منیب طاھرہ بیگم کو پکارتے ہوئے کچن میں داخل ہوا"

"کیا ہوا منیب کیوں شور مچا رہے ہو؟"طاھرہ بیگم نے پوچھا۔

"مما میری بلیو ٹائی ی نہں مل رہی ہے "

"بیٹا وہی تو رکھی ہے تمھاری الماری میں "

"نہں مل رہی مما آپ ڈھونڈ دے"منیب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''بیٹا میں ناشتہ بنا رہی ہو سونیا ایسا کرو تم جاو اس کے کمرے میں اس کے الماری میں اس کی ٹائی پڑی ہے اسے نالائق کو نکال دو ذرا'' طاھرہ بیگم نے کہا۔

''جی چھوٹی مما'' سونیا نے کہا اور منیب کے ساتھ اس کے کمرے میں آ گی۔اس کو ٹائی نکال کر دی منیب آئی ینے کے سامنے کھڑا ہو کر ٹائی باندھنے لگا اور سونیا جو کے الماری بند کر کمرے سے جانے لگی تھی بے ساختہ اس کی نظر منیب پر پڑی۔وہ نظریں ہٹانا ہی بھول گی تھی۔

لمبی ہائیٹ وائیٹ رنگت کسرتی جسم منیب نے اس وقت بلیک پینٹ اور وائیٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور اب ٹائی باندھ رہا تھا۔ٹائی باندھنے کے بعد اس نے آئی ینے میں دیکھا تو اس کی نظریں سونیا پر پڑی جو محویت سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔منیب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری اور اس نے پلٹ کر سونیا کو دیکھا۔

''بہت پیارا لگ رہا ہو کیا؟'' منیب نے کہا تو سونیا ہوش کی دنیا میں آئی اور اس نے گھبرا کر نظروں کا زوایہ بدلا۔

''میں چلتی ہو'' سونیا منیب کے پاس سے گزر کر جانے لگی تو منیب نے اس کی کلائی تھام لی۔

''بتایا نہں سونیا کیسا لگ رہا ہوں میں؟'' منیب نے دوبارہ پوچھا۔

''اچھے لگ رہے ہو'' سونیا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

''صرف اچھا لگ رہا ہو'' منیب نے کہتے ہوے سونیا کا چہرہ ٹھوڈی سے پکڑ کر اوپر کیا۔

''بہت اچھے لگ رہے ہو'' سونیا کہتے ساتھ کمرے سے بھاگ گی اور منیب مسکرا پڑا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

==================

سونیا اپنے کمرے میں آ گی تھی اس کی دل بہت زور سے ڈھڑک رہا تھا۔آج سے پہلے اس نے کبھی منیب پر دھیان ہی نہں دیا اور آج منیب کو دیکھ کر اس کا دل بے ساختہ ڈھڑک اٹھا تھا۔

==================

ا''سلام وعلیکم پھوپھو'' ازمیر نے گھر میں داخل ہوتے ہوے سلام کیا۔

''وعلیکم سلام ازمیر کیسے ہو بیٹا؟'' سارہ بیگم نے پوچھا۔

''میں ٹھیک پھوپھو آپ سناے کیسی ہے؟'' اور رابعی کالج چلی گی کیا؟'' ازمیر نے پوچھا۔

''نہں بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے اچھا تم بیٹھو میں چاے بنا کر لاتی ہو'' سارہ بیگم نے کہا۔

''ٹھیک ہے پھوپھو میں تب تک رابعی سے مل لیتا ہو'' ازمیر کہتا ہو رابعی کے کمرے کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

رابعی اپنے کمرے کی سیٹنگ کر رہی تھی جب میر واس کے کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔ دروازہ بند کرنے کی آواز پر رابعی نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو حیران رہ گی۔

"میرؤ آپ یہاں اتنی صبح صبح؟" رابعی نے پوچھا۔

"جی میں یہاں اور اب تب تک یہاں سے تب تک نہں جاؤ گا جب تک تم میری بات کا جواب نہں دے دیتی" ازمیر نے اٹل لہجے میں کہا۔

"کس بات کا جواب؟" رابعہ نے انجان بنتے ہوئے پوچھا تو ازمیر نے اسے بازو سے کھینچ کر اپنے قریب کیا۔

"تم مجھ سے پیار کرتی ہو یا نہں؟" بتاو رابعی میں جاننا چاہتا ہو ازمیر نے اپنی بات پر زور دیتے ہوے کہا۔

رابعی نظریں جھکاے کھڑی تھی "پلیز ٹیل می رابعی ڈو یو لو می؟"

ازمیر کے اصرار پر رابعہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اورئی یلی رابعی تم سچ کہہ رہی ہو کیا؟"

"ہاں" رابعہ نے آہستہ آواز میں کہا۔

"تھینکیو سو مچ رابعی تھیکنو سو مچ" "میں آج ہی مما سے بات کروں گا ھمارے رشتے کی"

"ازمیر بیٹا آجاؤ چاۓ پی لو" سارہ بیگم نے آواز دی تو مجبوراً ازمیر کو کمرے سے جانا پڑا۔

======================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حوریہ کلاس میں آئی ی تو آج پھر اس کے ڈیسک پر ایک کارڈ اور پھول پڑا تھا حوریہ نے ارد گرد دیکھا لیکن کوئی اس کی جانب متوجہ نہں تھا۔ اس نے کارڈ اٹھا کر کھولا تھا اندر پوئی ٹری لکھی تھی۔

شب ڈھلی چاند بھی نکلے تو سہی

درد جو دل میں ہے چمکے تو سہی

ہم وہیں پر بسا لیں خود کو

وہ کبھی راہ میں روکے تو سہی

مجھے تنہائیوں کا خوف کیوں ہے

Posted On Kitab Nagri

وہ مرے پیار کو سمجھے تو سہی

وہ قیامت ہو، ستارہ ہو کہ دل

کچھ نہ کچھ ہجر میں ٹوٹے تو سہی

سب سے ہٹ کر منانا ہے اُسے

ہم سے اک بار وہ روٹھے تو سہی

اُس کی نفرت بھی محبت ہو گی

میرے بارے میں وہ سوچے تو سہی

دل اُسی وقت سنبھل جائے گا

دل کا احوال وہ پوچھے تو سہی

اُس کے قدموں میں بچھا دوں آنکھیں

میری بستی سے وہ گزرے تو سہی

میرا جسم آئینہ خانہ ٹھہرے

میری جانب کبھی دیکھے تو سہی

اُس کے سب جھوٹ بھی سچ ہیں

شرط اتنی ہے کہ، بولے تو سہی !!

اور نیچھے فورم این لکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یہ این کون ہے ؟"حوریہ نے سوچا اور تب ہی پروفیسر کلاس میں داخل ہوا تو اس نے کارڈ اور پھول جلدی سے بیگ میں رکھا اور لیکچر کی طرف متوجہ ہوئی ی۔

======================

بی جان طاھرا اور رافیعہ بیگم لاؤنج میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی۔

"بھابھی ماشاءاللہ سے اب تو ازمیر سیٹ ہو گیا ہے اب آپ نے ازمیر کی شادی کا کیا سوچا ہے ؟"طاھرہ بیگم نے کہا۔

"ہاں طاھرہ میرا بھی اب یہ ہی ارادہ ہے کے ازمیر کی شادی کر دو"

"بھابھی کوئی ی لڑکی دیکھی آپ نے میرؤ کے لیے ؟"طاھرہ نے پوچھا۔

"طاھرہ لڑکی دیکھنے کی کیا ضرورت ہے جب لڑکی گھر میں ہی موجود ہے"رافیعہ بیگم نے کہا۔

"کس کی بات کر رہی ہو رافیعہ ؟"بی جان نے پوچھا۔

"اپنی رابعی کی بی جان مجھے شروع سے ہی رابعی اپنے میرو کے لیے بہت پسند ہے"رافیعہ بیگم نے کہا۔

"بھابھی بات تو آپ کی بالکل ٹھیک ہے ویسے بھی رابعہ اور ازمیر کی جوڑی بہت پیاری لگے گی"

"بہو تم نے ازمیر کی رائے معلوم کی کیا اس بارے میں ؟"بی جان نے کہا۔

"نہں بی جان ابھی نہں"

"دیکھو بہو پہلے ازمیر کی اس بارے میں رائے لو پھر ہی ھم اس بات کو آگے بڑھائے گے"بی جان نے کہا۔

"جی ٹھیک ہے بی جان میں آج ہی ازمیر سے بات کر کے اس کی رائے معلوم کرتی ہو"رافیعہ نے کہا۔

======================

حمزہ کو کل سے بخار تھا اس لیے آج وہ یونی نہں جا سکا

اب وہ دوائی ی لے کر لیٹا ہی تھا جب ڈور بیل بجی اور اس کو مجبوراً اٹھنا ہی پڑا۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے روزی کھڑی تھی۔

"ہائے حمزہ"

"روزی تم یہاں ؟"حمزہ نے حیرات سے کہا۔

"کیا ہوا اندر نہں بلاو گے"روزی نے بلا تکلف کہا۔

"ہاں آجاؤ"حمزہ نے ایک سائی ڈ پر ہو کر اس کو اندر آنے کے لیے راستہ دیا۔

Posted On Kitab Nagri

''تم یونی نہں آے تو میں نے سوچا میں ہی تم سے ملنے آجاو''روزی نے اندار آتے ہوے کہا۔

''ہاں طبیعت ٹھیک نہں تھی اس لیے نہں آیا''

''ہاں طبیعت ٹھیک نہں تھی اس لیے نہں آیا''

''اوہ آئی ی سی ''

''بیٹھو تھمارے لیے کافی بناتا ہو''اس نے اچھا میز بان ہونے کا فرض نبھایا۔

''نہں رہنے دو تھماری طبیعت پہلے ٹھیک نہں ہے میں نے تھمیں ڈسٹرب کر دیا''روزی نے کہا۔

''اوٹس اوکے میں بنا کے لاتا ہو تم بیٹھو''حمزہ نے کہا اور کچن میں چلا گیا۔

روزی کافی پینے کے بعد کچھ دیر بیٹھی اور پھر چلی گی۔لیکن حمزہ کو روزی کا اس طرح اچانک آجانا کچھ سمجھ نہں آیا تھا۔یونی میں بھی روزی آجکل ایسے ایکٹ کرتی تھی جیسے وہ بہت اچھے دوست ہے۔لیکن جب کے حمزہ کے لیے وہ صرف اس کی کلاس فیلو تو اس سے زیادہ کچھ نہں۔

==================

ازمیر خوشی خوشی آفس آیا تھا۔اس کا بس نہں چلا رہا تھا سب کو بتائے کے اس کو اس کا پیار مل گیا ہے۔آفس آکر اس نے سب سے پہلے کال حمزہ کو کی تھی۔

''ہیلو''حمزہ نے کھانستے ہوئے کال اٹھائی ی۔

''حمزہ کیا ہوا ہے تھمیں تم ٹھیک نہں لگ رہے مجھے؟''ازمیر نے فکر مندی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''ہاں بس موسمی بخار اور زکام ہے''حمزہ نے کہا۔

''تم نے دوائی ی لی یا نہں؟''میرو نے پوچھا۔

''ہاں لی ہے تم پریشان نہں ہو اور بتاو کیسے کال کی''

''کیسے پریشان نہں ہو حمزہ تم اتنی دور بیٹھے ھم سب سے کوئی ی دھیان رکھنے والا نہں ہے تھمارا فکر تو ہو گی ناں''

''میں ٹھیک ہو یار تم بتاؤ کیسے ہو؟''اور اس وقت کیسے کال کرلی''حمزہ نے پوچھا۔

''میں بالکل ٹھیک ہو اور تھمارے لیے ایک گڈ نیوز ہے میرے پاس''

''وہ کیا؟''

''رابعہ نے ہاں کر دی''

''اورئی یلی بہت بہت مبارک ہو بڈی اب تو تم جلدی سے شادی کروالو''حمزہ نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''ہاں وہ تو میں کروا لو گا فلحال تم اپنا دھیان رکھو اور ٹائم پے میڈیسن لینا میں گھر جا کر ویڈیو چیٹ کرو گا تھمیں ''

''اوکے حمزہ نے کہا اور کال کاٹ دی''

====================

''چلے بھائی جلدی چلے آج میں پہلے ہی لیٹ ہو گی ہو''ثانیہ نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے کہا۔

''تم اکیلی آئی ہو سونیا کو تو آ لینے دو''منیب نے کہا۔

''اوہ بھائی اس نے نہں جانا آج آپ گاڑی سٹارٹ کرے''

''سونیا آج کیوں نہں جا رہی؟''منیب نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوے پوچھا۔

''پتہ نہں کہہ رہی تھی کے اس کا موڈ نہں ہے کالج جانے کا''ثانیہ نے کہا تو منیب سمجھ گیا کے صبح والی بات کے بعد سونیا اس کے سامنے آنے سے کترا رہی ہے لیکن منیب نے بھی سوچ لیا تھا آج اس کو تنگ کرنے کا کوئی ی بھی موقع ہاتھ سے نہں جانے دے گا۔

پتہ نہں کیوں آجکل اس کی سوچ کا دارومدار سونیا پر تھا اور بقول سعد کے اسے سونیا سے پیار ہو گیا ہے لیکن وہ یہ بات ماننے کو تیار نہں تھا۔

====================

حوریہ آج یونی سے جلدی آ گی تھی کیونکہ کل سے ویکینڈ سٹارٹ ہو رہا تھا اور آج اسے حارث صاحب اور ارشد کے ساتھ اپنے لیے نیو گاڑی لینے جانا تھا۔وہ بہت ایکسائیٹڈ تھی۔

''ارے واہ بھی گڑیا تو آج ھم سے بھی پہلے آ گی''حارث اور ارشد نے گھر میں داخل ہوتے ہوے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''آپ باتیں ناں بنائے بھائی ی اور جاے جلدی سے فریش ہو کر آجاے پھر ھمیں شوروم بھی تو جانا ہے ناں گاڑی خریدنے''چاند نے بےتابی سے کہا تو ارشد اور حارث ہنس پڑے۔

''لگتا ہے میری بیٹی کو بہت جلدی ہے بیٹا بس آپ پانچ منٹ دو بس ھم ابھی چینج کر کے آتے ہے''حارث صاحب نے کہا تو سب اپنے اپنے رومز میں چلے گے۔

====================

عنجلی ارشد سر کے آفس کا دروازہ نوک کر رہی تھی جب ریسیپشن پے کھڑی لڑکی نے بتایا کے ارشد سر اپنے آفس میں نہں ہے۔

''کہاں گے ارشد سر؟''عنجلی نے پوچھا۔

''وہ تو چلے گے ہے''لڑکی نے بتایا۔

''اتنی جلدی چلے گے ہے ابھی تو صرف چار بج رہے ہے؟''عنجلی نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''ہاں سر کو کوئی ضروری کام تھا اس لیے آج وہ جلدی چلیں گے ہے''لڑکی نے بتایا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گی جب کے عنجلی واپس اپنے کیبن میں آ گی۔

''وہ کیوں اتنی اداس ہو رہی ہے اگر ارشد جلدی چلا بھی گیا ہے تو عنجلی نے خود سے سوال کیا؟''

''نہں میں کیوں اداس ہونے لگے مجھے کیا وہ جب مرضی آے جب مرضی جاے''عنجلی نے کہتے ہوے اپنی پہلی بات کو رد کیا اور واپس اپنا کام کرنے لگی۔

=====================

منیب گھر آیا تو سونیا اسے لاونج میں ہی مل گی تھی وہ گھر کی باقی خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔''سونیا تم آج کالج کیوں نہں گی؟''منیب نے صوفے پر بیٹھے ہوے پوچھا۔

''وہ کل میرا امپورٹینٹ ٹیسٹ ہے تو مجھے گھر رہ کر اس کی تیاری کرنی تھی اس لیے''سونیا نے اس کی طرف دیکھے بنا جواب دیا۔

''کونسا ٹیسٹ ہے کس سبجکٹ کا؟''منیب اس وقت بالکل ایک پروفیسر کی طرح سوال پوچھ رہا تھا۔اس سے اور جب کے باقی سب خاموشی سے ان کی گفتگو کو سن رہے۔تھے گھر کی خواتین نے آج پہلی بار سونیا اور منیب کو آپس میں بات کرتے ہوے دیکھا تھا۔نہں تو سب جانتے تھے کے سونیا کی زیادہ دوستی احسن کے ساتھ ہے۔

''سائی یکولوجی کا ''

تبھی احسن بھی لانج میں آ گیا۔

''کونسا ٹوپک ہے سائی یکولوجی کا؟''

''مین، موڈ، میڈیم، سونیا نے جواب دیا''

''ارے یہ تو میتھ کے کو سچن ہوتے ہے ناں سونیا تھمیں اگر سمجھ ناں آے تو بھائی سے سمجھ لینا بھائی کا میتھ بہت اچھا ہے''احسن نے کہا اس سے کہاں زیادہ دیر چپ رہا جاتا تھا۔

''ایسا کرو سونیا تم اپنا ٹیسٹ ریوائی س کرلو اور پھر بکس لے کر میرے کمرے میں آجاو میں خود آج تمھارا ٹیسٹ لوگا مجھے اس بار تمھارے اور ثانیہ کے نائی نٹی پرسنٹ مارکس چاہیے آج ثانیہ آجائے تو اس کا بھی ٹیسٹ لیتا ہو''منیب کہتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

''اوہ ہو لگتا ہے آج سونیا تمھاری خیر نہں ہے بھائی پڑھائی کے معاملے میں بہت سخت ہے اور ان پر جب ٹیسٹ لینے کا بھوت سوار ہوتا ہے تو مجھے بھی نہں بخشتے''،احسن نے کہا۔

''چپ کر احسن کیوں ڈرا رہا ہے بچی کو''طاھرہ بیگم نے کہا۔

''بیٹا تم دے دو منیب کو ٹیسٹ تمھاری تیاری بھی اچھی ہو جاے گی اس طرح''طاھرہ بیگم نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''جی چھوٹی امی''سونیا نے کہا اور روم سے بک لینے چلی گی۔

====================

چاند حارث اور ارشد مارکیٹ آے ہوے تھے چاند کے لیے گاڑی خریدنے چاند کو تو سمجھ ہی نہں آرہا تو وہ کونسی گاڑی سلیکٹ کرے اور پھر بالا آخر اسے ایک وائٹ کلر کی کار پسند آہی گی اور سب کی مشترکہ رضامندی سے حارث صاحب نے وہ گاڑی خرید لی واپسی پر سب حوریہ کی گاڑی میں آے تھے اور ڈرائی یونگ بھی حوریہ نے ہی کی

====================

سونیا بکس لے کر منیب کے روم میں آئی تو وہ صوفے پر بیٹھا اس کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

''ٹیسٹ سٹارٹ کرے''منیب نے پوچھا۔

''جی''سونیا نے جواب دیا۔

''ایسا کرتے ہے ٹیسٹ دینے سے پہلے سزا اور جزا کا فیصلہ کر لیتے ہے''

''مطلب؟''سونیا نے پوچھا۔

''مطلب کے اگر تم نے ٹیسٹ اچھے نمبرز سے پاس کر لیا تو تم جو مانگو گی ملے گا لیکن اگر تم ٹیسٹ میں فیل ہوئی تو جو میں بولوں گا تمھیں کرنا ہو گا''منیب نے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا کرنا ہو گا مجھے سونیا نے پوچھا

وہ تو تب ہی بتاؤ گا چلو ابھی تو ٹیسٹ کرتے ہے منیب نے کہتے ہوئے سونیا کے ہاتھ سے بک لی

====================

ازمیر گھر آیا تو ڈنر کرنے کے بعد سیدھا اپنے روم میں آگیا اور اس سے پہلے وہ رابعہ کو کال ملاتا ملازمہ نے آکر بتایا کے رافیعہ بیگم اسے اپنے کمرے میں بلا رہی ازمیر فون بیڈ پر رکھ کر رافیعہ کے کمرے میں چلا گیا اور دستک دے کر اندر داخل ہو

مما آپ نے بلایا مجھے امیر نے بیڈ پر رافیعہ بیگم کے ساتھ بیٹھے ہوے پوچھا جب کے خالد صاحب صوفے پر بیٹھے تھے

جی میری جان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے رافیعہ بیگم نے کہا

جی مما بولے ازمیر ان کا ہاتھ تھامتے ہوے بولا

ازمیر میں چاہتی ہو اب تم شادی کر لو اور میں نے تمھارے لیے لڑکی بھی پسند کر لی رافیعہ بیگم نے اپنی بات کہی

Posted On Kitab Nagri

لیکن مماوہ

وہ کیا میر و میں اپنی مرضی سے لڑکی پسند نہں کر سکتی کیا میں تھماری سگی ماں نہ سہی لیکن میں نے ھمیشہ تھمیں اپنا بیٹا ہی سمجھا ہے

مما کیسی باتیں کر رہی ہے آپ آپ ہی ماں ہے میری سب کیچھ ہے دوبارہ ایسا کبھی مت کہیے گا پلیز آپ اور بابا ہی میرے ماں باپ ہے میر و نے رافیعہ بیگم کی گود میں سر رکھتے ہوے کہا آپ کا جس سے دل کرے آپ میرے شادی کر دے اور ازمیر کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر رافیعہ بیگم کے دامن میں جذب ہو گیا لیکن اس نے فوراً خود کو کمپوز کر لیا

ڈیٹس لائی یک مائے گڈ بوائے مجھے اپنے بیٹے سے یہ ہی امید تھی

او کے مما میں چلتا ہو مجھے نیند آرہی ہے ازمیر کمرے سے چلا گیا

رافیعہ بیگم آپ کو نہں لگتا آپ نے کیچھ زیادہ ہی میر و کو ایموشنل بلیک میل کیا ہے

خالد صاحب آپ نہں سمجھے گے اگر میں ایسا ناں کرتی تو وہ مجھ سے لڑکی کا نام پوچھتا تو مجھے اسے رابعی کے بارے میں بتانا پڑنا تھا جبکے میں اس کو تھوڑی سی سزا دینا چاہتی ہو کے اس نے مجھ سے چھپایا کیوں اب تک کے یہ رابعی کو پسند کرتا ہے اگر اس دن میں چھت پے ان کی باتیں ناں سنتی تو مجھے تو کبھی پتہ ہی نہں چلتا اور آپ خود سوچے اگر میں بھابھی سے ثانیہ کے لیے بات کر لیتی تو پھر ھمیں کتنی شرمندگی اٹھانی پڑتی وہ تو شکر ہے مجھے پتہ چل گیا کے میرا بیٹا رابعہ کو پسند کرتا ہے رافیعہ بیگم نے کہا

آپ کی آپ کی جانیں خالد کہتے ہوے کمرے سے چلیں گے

=====================

ازمیر کمرے میں آیا تو سیل پر رابعی کی کال آرہی تھی اس نے کال اگنور کرتے ہوے موبائل بند کر دیا اپنے بستر پر لیٹ گیا لیکن اس کی دل کی جو حالت تھی یہ وہ ہی جانتا تھا کے اپنے ماں کی پیار کی خاطر وہ کیسے رابعی کے پیار سے دستبردار ہوا تھا

وہ رافیعہ بیگم کو انکار نہں کر سکتا تھا ازمیر کے ماں باپ گزر جانے کے بعد خالد اور رافیعہ نے اسے سگے بیٹوں سے بڑھ کر پالا تھا کبھی اس کی حق تلفی نہں کی تھی تو وہ پھر کیسے اپنے محسن کے سامنے کسی اور کے پیار کو ترجیح دے سکتا تھا

اگلے دن سنڈے تھا سب بچے لیٹ سو کر اٹھے تھے سونیا اور ثانیہ ابھی لاون میں آئی ی تھی جہاں احسن اور منیب پہلے سے ہی موجود تھے

کیا بات ہے گھر میں اتنا سناٹا کیوں ہے سب بڑے کہاں ہے امی چھوٹی امی ابو بی جان کوئی ی بھی نظر نہں آرہا سونیا نے پوچھا تب تک ازمیر بھی وہاں پر آ گیا

سب بڑئے ازمیر کا رشتہ طے کرنے گے ہے احسن نے کہا

واٹ یہ کب ہوا اور ھمیں کسی نے بتایا بھی نہں ثانیہ نے کہا

ھمیں بھی ابھی پتہ چلا ہے میڈیم وہ بھی ملازمہ سے

Posted On Kitab Nagri

اچھا یہ تو بتاو میر و بھائی یاں کا رشتہ ہو کس کے ساتھ رہا ہے ثانی نے پوچھا

یہ تو ھمیں بھی نہں پتہ اب یہ تو سب آے گے تو پتہ چلے گا منیب نے کہا

میر و بھائی یاں آپ کو بھی نہں پتہ کیا سونیا نے صوفے پر گم صم بیٹھے میر و کو مخاطب کیا جو پتہ نہں کن خیالوں میں گم تھا

نہں میر و نے کہا

افففف کتنا مزہ آے گا ھماری حویلی میں پہلی شادی ہو گی کتنا انجواے کرے گے ھم سب میں تو فل انجواے کروں گی ثانی نے کہا

میں تو آج سے ہی بھنگڑے کی پریکٹس شروع کرتا ہو آخر کو میرے یار کی شادی ہے احسن نے گنگنا کر کہا تو سب ہی ہنس پڑے اور جبکہ جس کی شادی کی باتیں ہو رہی تھی وہ تو محبت نا ملنے کا سوگ منا رہا تھا

آنسو

مجھے دیکھو

کبھی کوئی بھلا ایسے بھی روتا ہے ؟

میری طرح کبھی کوئی کہیں بے چین ہوتا ہے.

کسی کو چوٹ یوں لگتی ہے کاری....

بھاری..

بیقراری کی..

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ؟

نہیں تم دیکھ پاؤ گے

مجھے تم چھوڑ جاؤ گے

مجھے یہ صاف دکھتا ہے

کہ تم واپس نہ آؤ گے...

میری نیندیں چرا کر، چین سے، تم

جا کے سو جاؤ

کسی سپنے میں کھو جاؤ

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ بھول مت جانا

کوئی تم کو بلاتا ہے

تمھاری یاد میں جاگا، سپنے بناتا ہے

بہت آنسو بہاتا ہے

جب رابعہ کو پتہ چلے گا کے پیار کے وعدے اس سے اور شادی کسی اور سے تو اس پے کیا گزرے گی۔کاش میں نے رابعی کے سامنے اپنی محبت کا اظہار ناں کیا ہوتا تو کم سے کم وہ اس تکلیف سے بچ جاتی۔ جس سے ابھی میں گزر رہا ہو از میر نے دل میں سوچا۔

==========================

سب ینگ پارٹی لاونج میں ہی بیٹھ کر بڑوں کے واپس آنے کا انتظار کر رہے تھے جب سب واپس آ ہی گے۔

"بڑی امی آپ نے ھم سب کو بتایا کیوں نہں کے آپ میرو کا رشتہ طے کر رہی ہے؟" ثانیہ نے کہا۔

"ارے میری جان شکایت چھوڑو اور منہ مٹھا کرو ھم تمھارے میرو بھائی ی کی بات پکی کر آے ہے" رافیعہ بیگم نے ثانیہ کا منہ مٹھا کرواتے ہوے کہا۔

"ارے بہو پہلے میرو کا تو منہ مٹھا کرواجس کی وجہ سے نیلی حویلی میں خوشیاں آئی ی ہے" بی جان نے کہا۔

"جی بی جان ٹھیک کہا آپ نے ابھی کرواتی ہو" رافیعہ نے کہا اور مٹھائی ی لے کر میرو کے سامنے آئی ی۔

"لو میرو کھاو رافیعہ بیگم نے مٹھائی ی میرو کے منہ کی طرف بڑھائی ی تو میرو نے زبردستی مسکراتے ہوے تھوڑی سی مٹھائی ی کھالی۔خوش رہو بیٹا اللہ تمھارا اور میری ہونے والی بہو رابعہ کمال کا ساتھ مبارک کرے رافیعہ بیگم نے کہتے ہوے سب ینگ پارٹی کے سروں پر بم پر پھوڑا تھا"

"واٹ! سب مشترکہ آواز میں بولے"

"مما کیا بولا ابھی آپ نے" میرو نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ کے اللہ تھمیں اور رابعہ کو ھمیشہ خوش رکھے"

"بڑی امی آپ نے میرو بھائی یاں کا رشتہ ھمارے رابعی سے طے کیا ہے" ثانیہ نے پوچھا تو رافیعہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مما آپ سچ کہہ رہی ہے کیا؟" میرو نے تصدیق چاہی۔

"ہاں میرے مجنوں بیٹے میں سچ کہہ رہی ہو" رافیعہ بیگم نے کہا تو میرو بے ساختہ رابعہ بیگم کے گلے لگا تھا" تھنکیو سو مچ مما تھنکیو سو مچ آپ نے مجھے زندگی کی سب سے بڑی خوشی دی" از میر نے کہا اور گلاب جامن پکڑ کر کھانے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

''اس بات پر تو ڈبل مٹھائی بنتی ہے رابعی ہماری بھابھی بنے گی کتنا مزہ آئے گا'' ثانیہ نے کہا تو سب ہنس پڑے۔ جب کے میرو کی تو خوشی ہی الگ تھی۔ محبت کرنا بہت آسان ہوتا ہے وہ تو کوئی بھی کسی سے بھی کر لیتا ہے۔ لیکن محبت پانا قسمت والوں کے مقدروں میں ہوتا ہے۔ اور از میران خوش قسمت میں سے ایک تھا کے اسے اس کی محبت ملنے جا رہی تھی۔

''میرو میرے حمزہ کو تو کال ملاو تا کے اسے بھی یہ خوشخبری تو سنادے'' ''میرا بچہ میلوں دور بیٹھا ہے اس تو سب سے پہلے بتانا چاہیے'' بی جان نے کہا۔

''جی دادو میں ابھی حمزہ بھائی کو ویڈیو کال کرتا ہو'' احسن نے کہا اور حمزہ کا کال ملانے لگا۔

''سکائی پ پر کال ملتے ہی سب حمزہ سے بات کرنے لگے اور اسے میرو اور رابعی کا رشتہ طے ہونے کی خوشخبری بھی دی'' جس سن کر باقی سب کی طرح حمزہ بھی بہت خوش ہوا۔

=====================

سب سے فارغ ہو کر میرو کمرے میں آیا تو رابعی کو کال ملائی۔

دوسری بیل پر کال اٹھالی گی ''میرو تم مجھے بتا نہں سکتے تھے کیا کے تم اپنے گھر والوں کو ہمارے رشتے کے لیے بھیج رہے ہو'' رابعہ نے کال ریسو کرتے ہی شکایت کی۔

''کیوں تھمیں خوشی نہں ہوئی کیا؟'' میرو نے پوچھا۔

''خوشی کے بچے تھمیں پتہ بھی ہے میرے ساتھ کیا ہوا ہے'' رابعی نے کہا۔

''اچھا میڈم آپ بتائے گی تو مجھے پتہ چلے گا ناں کے کیا ہوا آپ کے ساتھ؟ ''

''آج سنڈے تھا تو میں سو کر اٹھی تھی اور بنا فریش ہوئے لاؤنج میں آ گی اور لاؤنج میں سب بیٹھے ہمارے رشتے کی بات کر رہے تھے۔ پتہ نہں سب کیا سوچ رہے ہو گے میرے بارے میں بالکل کام والی ماسی لگ رہی تھی میں رابعی نے پوری بات بتائی تو میرو کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

''ہنس لو ہنس لو وقت آنے پر اس بات کا بدلہ ضرور لو گی تم سے ''

رابعی نے کہہ کر غصے سے کال کٹ کر دی جبکہ از میرا سے پکارتا ہی رہ گیا۔

=====================

سکائی پ پر سب سے بات کرنے کے بعد اب حمزہ نے از میر کا نمبرہ ملایا تا کے اسے انفرادی طور پر مبارک دے سکے لیکن از میر کا نمبر بزی جا رہا تھا۔

میرو نے رابعی کے کال بند ہونے کے بعد حمزہ کی کالز دیکھی تو فوراً حمزہ کا نمبر ڈائی ل کیا۔

''ہیلو بھائی صاحب ابھی صرف رشتہ ہی ہوا اور آپ نے ہم غریبوں کو اگنور کرنا شروع کر دیا کل کو شادی ہو جائے گی تو آپ تو ھمیں بھول ہی جائے گے حمزہ نے بھی کال ریسیو کرتے ہی نان سٹاپ بولنا شروع کر دیا''

Posted On Kitab Nagri

''بریک پر پاوں رکھ میرے بھائی کچھ مجھے بھی تو بولنے دے''ازمیر نے کہا۔

''اچھا تو بتاو کس سے بات کر رہے تھے؟''حمزہ نے پوچھا۔

''وہ میں رابعی سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

''دیکھا رابعہ سے ہی بات کر رہے تھے ناں ازمیر کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حمزہ بول پڑا''

''ایسا کچھ نہں ہے حمزہ جیسا تم سوچ رہے ہو ''

''بس بس زیادہ بہانے بنانے کی ضرورت نہں ہے بھائی کی تو کوئی ویلیو ہی نہں رہی ناں اب میں نے تو سوچا تھا بھائی کو کال کر کے مبارک باد دے دو۔لیکن یہاں تو کسی کو قدر ہی نہں ہے تو مجھے بھی نہں اب بات کرنی''حمزہ نے ازمیر کو تنگ کرنے کے بعد کال کاٹ دی۔جبکہ ازمیر اسے بھی پکارتا ہی رہے گیا لیکن وہ اس کی بات سننے بنا ہی فون کٹ کر گیا۔

''کمال ہے آج سب کی توپوں کا رخ میری طرف ہی تھا پہلی رابعہ پھر حمزہ ناراض ہو گیا کچھ نہں ہو سکتا ان دونوں کا''ازمیر نے سوچا۔

====================

رافیعہ اپنے کمرے میں لانڈری سے آے ہوے کپڑے الماری میں رکھ رہی تھی۔ازمیر نے دروازے پر دستک دی

''آجاو''رافیعہ بیگم نے کہا تو ازمیر اندر آیا۔

''ارے میرو تم آو بیٹھو''بیٹا رافیعہ بیگم کہتے ہوے خود بھی صوفے پر بیٹھ گی،تو ازمیر نیچے زمین پر رافیعہ بیگم کے قدموں میں بیٹھ گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''میرو یہاں کیوں بیٹھ گے ہو بیٹا

اٹھو اوپر بیٹھو''

''مما مجھے اپنی ماں تو یاد نہں اور ناں ہی مجھے ان سے جوڑی کوئی بات یاد ہے۔لیکن میرا دل کہتا ہے مما کے اگر وہ زندہ بھی ہوتی تو شاید مجھے آپ کے جتنا پیار ناں کر پاتی۔میں نے ماں کے روپ میں ہمیشہ آپ کو دیکھا ھے مما اور میں خوش قسمت ہو کے میں نے آپ کے ہاتھوں پرورش پائی ی۔

''تھنکیو سوچ مما مجھے اتنا پیار کرنے کے لیے تھینکس مما مجھے میرا پیار میری رابعی دینے کے لیے''ازمیر نے رافیعہ بیگم کے ہاتھ پر بوسہ دیتے ہوے کہا

۔

''پتہ ہے مما مجھے تو لگا تھا کے میں نے رابعی کو کھو دیا ہے۔لیکن میں کیسے بھول گیا کے آپ تو میرے کہنے سے پہلے ہی میری ہر بات سمجھ جایا کرتی ہے۔تو پھر میں نے کیسے سوچ لیا کے آپ کبھی مجھے میرے پیار سے دور کر سکتی ہے۔مما آپ دنیا کی بیسٹ ماں ہے۔''ازمیر نے کہا تو رافیعہ بیگم مسکرا پڑی۔

''پاگل ہو تم میرو چلو اٹھو یہاں سے اور میرے پاس بیٹھو''رافیعہ بیگم نے اسے اپنے پاس صوفے پر بٹھایا۔

''بیٹا تم اور حمزہ ہی تو میری کل دنیا ہو میری رونق ہو اور سونیا تو میری زندگی ہے تم تینوں کی خوشیاں ہی میرے لیے سب کچھ ہے تو پھر میں اپنے بیٹے کی خوشیاں اس سے جدا کیسے کر سکتی تھی''رافیعہ بیگم نے کہا تو میرو مسکرا پڑا۔

Posted On Kitab Nagri

====================

چاند آج اپنی گاڑی میں یونی آئی تھی۔ نقش حوریہ کو گاڑی سے اترتا دیکھ چکا تھا اور وہ سمجھ گیا تھا کے یہ حوریہ کی اپنی گاڑی ہے۔

حوریہ کا آج کوئی امپورٹینٹ لیکچرار نہں تھا۔وہ صرف لائی بریری سے کچھ بکس لینے آئی تھی۔اس لیے وہ ڈائی ریکٹ لائی بریری گی تھی اور لائی بریری سے بکس اشو کروا کر واپس آئی تو گاڑی کے فرنٹ شیشے پر ایک نیو کارڈ اور پھول پڑا اس کا منتظر تھا۔

حوریہ نے کارڈ اٹھایا اور پڑھنے لگی

قربتوں میں بھی جدائی کے زمانے مانگے

دل وہ بے مہر کہ رونے کے بہانے مانگے

ہم نہ ہوتے تو کسی اور کے چرچے ہوتے

خلقتِ شہر تو کہنے کو فسانے مانگے

یہی دل تھا کہ ترستا تھا مراسم کے لیئے

اب یہی ترکِ تعلق کے بہانے مانگے

اپنا یہ حال کہ جی ہار چکے لٹ بھی چکے

اور محبت وہی انداز پرانے مانگے

زندگی ہم ترے داغوں سے رہے شرمندہ

اور تو ہے کہ سدا آئینہ خانے مانگے

دل کسی حال پہ قانع ہی نہیں

مل گئے تم بھی تو کیا اور نہ جانے مانگے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

حوریہ نے کارڈ اور پھول اٹھایا اور گاڑی میں آکر بیٹھ گی اور گاڑی سٹارٹ کر دی اور نقش دور کھڑا یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

=====================

عنجلی آج آفس آئی تو اس نے ریسپیشن پے کھڑی لڑکی سے ارشد کے بارے میں پوچھا

کے وہ آفس آیا یا نہں تو اس نے بتایا کے ارشد آفس آچکا ہے۔ارشد کے نام پر عنجلی کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

اور وہ فائل اٹھا کر ارشد کے آفس کی طرف بڑھی اور دروازے پر دستک دے۔

"کم اِن"اجازت ملنے پر عنجلی اندار چلی گی ارشد لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا۔

"یس مس عنجلی"

"سر اس فائل پر آپ کے سائن چاہیے"عنجلی نے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوے کہا

"جسٹ گیو می فائیو منٹ مس عنجلی میں یہ پرینٹیشن میل کرلو پھر چیک کرتا ہو فائل"آپ پلیز بیٹھ جاے ارشد نے کہا۔

تو عنجلی چئیر پر بیٹھ گی۔

ارشد لیپ ٹاپ بند کر کے فائل پکڑنے ہی لگا تھا جب اسے کے موبائل پر کال آنے لگی اس نے نمبر دیکھا تو حوریہ کال کر رہی تھی۔

اس نے کال پک کی"ہاں گڑیا خیریت"

"بھائی مجھے آج پھر ایک کارڈ اور پھول ملا ہے سپیکر میں حوریہ کی آواز گونجی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تھمیں پریشان ہونے کی ضرورت نہں ہے گڑیا میں ہوناں تمھارے ساتھ"

"اچھا میں تھوڑا بزی ہو فری ہو کر کال کرتا ہو"ارشد نے کہہ کر فون بند کیا اور فائل دیکھنے کے بعد سگنیچر کر دیے۔

"یہ لے مس عنجلی میں نے فائل دیکھ لی اور سائن بھی کر دی ہے آپ اسے اعجاز صاحب کو دے دے"ارشد نے کہا۔

"اوکے سر"عنجلی نے کہا اور واپس اپنے کیبن میں آگی۔

"یہ گڑیا کون ہے؟""جس سے ارشد سر اتنے پیار سے بات کر رہے تھے"عنجلی نے سوچا۔

"ویسے تو ارشد سر سب سے ہی پیار سے بات کرتے ہے"اس کے دل نے جواب دیا۔

"لیکن گڑیا سے تو ارشد سر کچھ ایکسٹرا ہی پیار سے بات کر رہے تھے کہیں گڑیا ارشد سر کی کوئی گرل فرینڈ تو نہں"عنجلی کے دل میں خیال آیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے ان کی کوئی فیملی ممبر ہو"عنجلی نے خود کو تسلی دی۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن اگر فیملی ممبر تھی تو ارشد سر یہ بھی تو کہہ سکتے تھے کے وہ گھر آ کر بات کرے گا یہ کیوں کہا کے فری ہو کر بات کرے گے ؟" عنجلی کو نئی ی پریشانی لاحق ہوئی ی۔

"مجھے کیا وہ جس سے مرضی بات کرے" عنجلی نے تمام خیالوں کو ذہن سے جھٹکا اور فائی ل لے کر اعجاز صاحب کے آفس کی طرف بڑھ گیا۔

=====================

منیب اور سعد ریسٹورنٹ میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔

"واہ یہ تو بہت خوشی کی بات ہے کے میر و بھائی ی کی بات پکی ہو گی اس لحاظ تو اگلا نمبر تمھارا ہی ہے" سعد نے کھانا کھاتے ہوے کہا۔

"شٹ اپ سعد تھمیں میری شادی کے علاوہ کوئی ی بات نہں آتی کیا؟" منیب نے کہا۔

"منیب تو آخر مان کیوں نہں لیتا کے تھمیں سونیا سے پیار ہے ؟" سعد نے کہا۔

"جب ایسا کچھ ہے ہی نہں تو میں کیوں مانو؟" منیب نے کہا۔

"اور اگر میں ثابت کر دو تو کے تھمیں سونیا سے پیار ہے تو کھانے کا بل تم دوں گے" سعد نے کہا۔

"مرناں کھانے کا بل میں ویسے بھی پے کر دوگا" منیب کو پتہ تھا سعد پیسوں کے معاملے میں کتنا کنجوس ہے۔اس لیے کہا۔

"اچھا دیکھ منیب تم کچھ دن سونیا کو اگنور کر و اور پھر دیکھو تمھارا دل تھمیں کیا ریسپونس دیتا ہے "

"سعد فضول باتیں چھوڑ اور چپ چاپ کھانا کھا" منیب نے ڈپٹا تو سعد خاموش ہو کر کھانا کھانے لگا۔

=====================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ کی طبیعت اب پہلے سے بہتر تھی۔تو وہ آج یونی آ گیا تھا۔

اور ابھی لیکچر ار سے فری ہو کر کینفے آیا تھا جب روزی کی نظر اس پر پڑی۔

"ہاے حمزہ" اس نے ہاتھ کے اشارے سے حمزہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"ہاے" حمزہ بھی جینی کے ٹیبل پر ہی بیٹھ گیا

"کیسی طبیعت ہے اب تمھاری؟" جینی نے پوچھا۔

"پہلے سے بہتر ہے" حمزہ نے کہا۔

"کچھ آرڈر کرو تمھارے لیے" جینی نے کہا۔

"نہں میں بس کافی لو گا اور کچھ نہں" حمزہ نے کہا۔

"اوکے میں ابھی منگواتی ہوں" جینی نے کہا اور حمزہ کے لیے کافی کا آرڈر دیا اور پھر سٹڈی کے بارے میں ڈسکس کرنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

]==================

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

سونیا اپنے کمرے میں تھی جب منیب دستک کر کے کمرے میں داخل ہوا۔

''یہ لو تمھارا ٹیسٹ'' منیب نے اس کی طرف شیٹ بڑھاتے ہوے کہا۔جو سونیا نے فورا تھام لی اور اپنا ٹیسٹ دیکھنے لگی۔

''اوہ میں ٹیسٹ میں پاس ہو گی'' سونیا نے خوشی سے کہا۔

''ہاں تمھارا ٹیسٹ واقعی اچھا تھا اب بتاو تھمیں کیا چاہیے'' منیب نے کہا۔

''میں جو مانگو گی آپ دو گے کیا؟'' سونیا نے پوچھا۔

''بالکل میں نے زبان دی تھی تھمیں تو میں اپنی بات پوری بھی کروں گا بتاو کیا چاہیے؟'' تھمیں منیب نے کہا۔

''ابھی تو مجھے کچھ نہں چاہیے لیکن یہ ادھار رہا ضرورت پڑھنے پر آپ سے مانگ لو گی ''

''ٹھیک ہے پھر میں انتظار کروگا اس دن کا جس دن تم خود مجھ سے کچھ مانگو گی'' منیب نے کہاں اور کمرے چلا گیا۔

==================

Posted On Kitab Nagri

''رابعہ کی بچی تم نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ میر و بھائی یاں تمہیں پسند کرتے ہے''ثانیہ رابعہ سے ملنے آئی ہی تھی اور اب اس کی کلاس لگا رہی تھی کے رابعہ نے انھیں پہلے کیوں نہیں بتایا کے ازمیر اسے پسند کرتا ہے۔

''میں بس بتانے ہی والی تھی''رابعی منمنائی ی

''کب جب تمھارے اور میرؤ بھائی کی شادی ہو جاتی اور تمھارے بچے ھم خالہ خالہ کہہ کر ھماری گود میں کھیل رہے ہوتے تب بتانا تھا کیا تم نے ھمیں ؟''ثانیہ نے کہا۔

''توبہ ہے ثانی کچھ تو شرم کرو''

رابعہ نے کہا۔

''اچھا یہ سہی ہے عشق فرمائے آپ اور شرم کرے ھم کیا بات ہے محترمہ''ثانی نے کہا۔

''اچھا میری ماں غلطی ہو گی مجھ سے معافی مل سکتی ہے کیا؟''

''معافی تو ایک شرط پر مل سکتی ہے''ثانیہ نے کہا۔

''وہ کیا رابعی نے پوچھا؟''

''کے تم آئندہ ھم سے کوئی ی بات نہیں چھپاو گی ''

''اچھا بابا نہیں چھپاو گی''رابعی نے کہا تو ثانیہ بھی مسکرا پڑی۔

==================

حمزہ نے آج کافی دنوں بعد ایف بی آن کی تھی۔ایف بی آن کرتے ہی اس نے چیٹ لسٹ چیک کی تھی کے شائد حوریہ کی طرف سے کوئی ی میسج آیا ہو ۔لیکن حوریہ کی طرف ہنوز خاموشی تھی پھر اس نے لاسٹ سین چیک کیا تو اسے پتہ چلا کے وہ تو خود کہیں روز سے آنلائی ن ہی نہیں آ رہی تھی۔

''کیا کروں ٹیکسٹ کروں یا نہیں ؟''حمزہ سوچ میں پڑ گیا۔

کر ہی دیتا ہوں اور رہائے کا مسیج ٹائپ کیا لیکن سینڈ نہیں کیا کیا فائدہ اب مسیج کرنے کا ایسا کرتا ہوں جس دن آن لائی ن آئے گی اس دن ہی بات کروں گا حمزہ نے سوچا۔

نقش نے آج کا کارڈ بیگ میں رکھا اس نے سوچ لیا تھا بہت ہو گیا یہ کھیل آج وہ حوریہ سے فیس ٹو فیس بات کرے گا۔اور خود یہ کارڈ حوریہ کو دے گا اس نے آر یا پار کا فیصلہ کر لیا تھا۔

وہ یونی آیا تو حوریہ پہلے سے ہی کلاس میں موجود تھی۔ نقش کو اب کسی سہی وقت کا انتظار تھا تا کے وہ حوریہ سے بات کر سکے۔

==================

نیلی حویلی میں ہر طرف خوشیاں کا راج تھا۔سب ہی ازمیر اور رابعہ کے رشتے کو لے کر بہت خوش تھے۔

Posted On Kitab Nagri

''مما اب ھم میرو بھائی کی انگیجمنٹ کب کرے گے؟'' سب لاونج میں بیٹھے تھے جب سونیا نے پوچھا۔

''ہاں بھائی اب آگے کا کیا پلین ہے کب کرنی ہے ھمارے شیر کی منگنی؟'' خالد خان نے پوچھا۔

''بس بی جان جب کہیے گی ھم تب ہی منگنی کی رسم کرے گے'' رافیعہ بیگم نے ساری بات بی جان پر ڈال دی۔

''بی جان میں تو کہتا ہوں اس ہفتے رکھ لے کتنا مزہ آئے گا گھر میں فنکشن ہو گا'' احسن نے کہا۔

''ارے ایک ہفتے بعد کیوں بی جان ایک

دن بعد رکھتے ہے ناں انگیجمنٹ''

ثانیہ نے کہا۔

''ارے سب کو اپنی پڑی ہے کوئی میرے بھائی سے پوچھ لو کے وہ کب آسکتا ہے بی جان میں آپ کو بتا رہا ہو جب تک حمزہ نہں آئے گا میں انگیجمنٹ کرنے کا سوچ بھی نہں سکتا'' میرو نے کہا۔

''ہاں اپنی خوشی میں تو ھم حمزہ کو بھول ہی گے'' سونیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے بی جان میں آج ہی حمزہ سے بات کرتا ہو کے وہ کب تک آسکتا ہے پھر ھی ھم کوئی دن فائنل کرے گے'' خالد نے کہا تو سب نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔

===================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''یار دانش اس پری نے تجھے اتنی بری طرح ریجیکٹ کیا اور تو ابھی بھی اس سے دوستی کیے ہوئے ہے'' احد نے کہا۔

''یار تو نہں سمجھے گا ابھی تو بچہ ہے'' دانش نے خباثت سے ہنستے ہوئے کہا۔

''دانش تیرے ذہن میں چل کیا رہا ہے؟'' احد نے پوچھا۔

''بس تو دیکھ میں اس پریشے کا کرتا کیا ہوں اس کو تو میں ایسا سبق سکھاوں گا کے ساری زندگی یاد رکھے گی'' دانش نے کہا اور پھر احد اور دانش ہنسنے لگے۔

====================

حوریہ اور نقش دونوں ہی سر جیمز کا لیکچر اٹینڈ کر رہے تھے۔ نقش کا دھیان بھٹک بھٹک کر حوریہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب کے حوریہ مکمل طور پر لیکچر میں مگن تھی۔

لیکچر ختم ہوتے ہی حوریہ کلاس سے نکل کر بیک گروئنڈ میں آگی جہاں بہت ہی کم سٹوڈنٹ موجود تھے۔ وہاں رش قدرے کم تھا حوریہ اس لیے اس گرونڈ میں آئی تھی کیونکہ وہاں رش کم ہونے کے باعث شور بھی قدرے کم تھا۔ تو حوریہ نے سوچا یہاں سکون سے بیٹھ کر پڑھ لے گی۔

حوریہ نے اپنی بکس کھولی اور پڑھنے لگی جب نقش اس کے پاس آیا اور اس کے بینچ پر کارڈ اور پھول رکھ دیے۔ حوریہ کی نظر کارڈ اور پھول پر پڑی تو اس نے جھٹکے سے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے نقش کھڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حوریہ تو نقش کو دیکھ کر حیران ہی رہ گی اس کے خوابوں خیالوں میں بھی نہں تھا کے اس کو کارڈ بھیجنے والا نقش تھا۔

"یہ یہ کارڈ اور پھول آپ بھیجتے تھے مجھے ؟" حوریہ نے کمزور لہجے میں پوچھا جیسے اسے ابھی بھی یقین ناں ہو کے نقش ایسا کر سکتا ہے۔

"جی" نقش نے جواب دیا۔

"کیوں کس وجہ سے آپ نے ایسی حرکت کی ؟؟" حوریہ اب خود کو کمپوز کر چکی تھی۔

"بی کاز آئی ی لو یو حوریہ آئی ی رئی یلی لو یو"

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ مسٹر نقش آپ جانتے بھی ہے کیا کے آپ کیا کہہ رہے ہے" حوریہ نے کہا۔

"میں بالکل جانتا ہو حوریہ لیکن میں کیا کروں میں آپ کے معاملے میں بہت بے بس ہو۔ میرے دل پر زور نہں چلتا آپ کو ایک دن ناں دیکھو تو میرا دل دھڑکنا بھول جاتا ہے۔ میں نہں جانتا کب کہاں کیسے آپ میری لیے اتنی ضروری ہو گی کے میں آپ سے پیار کر بیٹھا"

"آپ اپنی فضول باتیں اپنے پاس رکھے مسٹر نقش آپ شائی د بھول رہے ہے کے آپ ایک ہندو اور میں ایک مسلم ہوں" حوریہ نے یاددہانی کروائی ی۔

"میں جانتا ہو حوریہ میں سب جانتا ہو لیکن پیار کہاں کوئی ی مذہب دھرم دیکھتا ہے یہ تو ان تمام حدود سے معبرہ ہوتا ہے" نقش نے کہا۔

"سوری پر یہ آپ کی سوچ ہے مسٹر نقش میرا مذہب میرا اسلام مجھے اس بات کی اجازت نہں دیتا کے میں ایک غیر مسلم۔ سے ایک نامحرم سے محبت کرو"

"حوریہ پلیز میری بات سنیں ھم اس مسلے کا بھی کوئی ی ناں کوئی ی حل نکال لے گے آپ ایک بار مجھے اپنے دل میں جگہ تو دے کر دیکھیے آئی ی پرومس میں آپ کا ہر موڑ پر ساتھ نبھاؤ گا" نقش نے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مسٹر آپ پلیز جاۓ یہاں سے مجھے آپ سے کوئی ی بات نہں کرنی اور ہاں دوبارہ مجھے اپنی شکل بھی مت دیکھانا اور ایک بات اپنے ذہن میں اچھی طرح ذہن نشین کر لے کے میں اپنے مذہب چھوڑنا تو بہت دور کی بات ہے میں ایسا سوچنا بھی گناہ سمجھتی ہو چاہیے میں بہت مذہبی ناں سہی میں نے بہت بار اپنے رب کو ناراض بھی کیا ہو گا لیکن میں اپنے رب کے حکم کے خلاف کبھی نہں جاؤ گی۔ حوریہ جہانگیر مر تو سکتی ہے لیکن ایک غیر مسلم سے شادی کبھی نہں کرے گی چاہے پھر تم کچھ بھی کر لو"

"لیکن حوریہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جاۓ یہاں سے جاۓ حوریہ اب کے چلائی ی تھی" اور نقش کو مجبوراً وہاں سے جانا پڑا۔

"حوریہ سر تھامے زمین پر بیٹھ گی"

"یا اللہ یہ کیسی آزمائی ش ہے۔ اللہ جی میں مانتی ہو میں نے بہت نافرمانیاں کی ہے بہت گناہ کیے ہے لیکن غیر مسلم سے محبت کا میں سوچ بھی نہں سکتی"

Posted On Kitab Nagri

"اللہ تعالی پلیز مجھے کبھی خود سے دور مت کرے گا آپکا بیجھا ہوا دین ہی میرا سب کچھ ہے اللہ جی آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیے گا" حوریہ اٹھی اور بینچ سے اپنی کتابیں سمٹنے لگی جب اس کی کارڈ پر نظر پڑی اس نے کارڈ اٹھایا اور کھول کر پڑھنے لگی۔

میرا عشق ہو۔۔۔

تیری ذات ہو۔۔۔

پھر حُسن عشق کی بات ہو۔۔۔

کبھی میں ملوں۔۔۔

کبھی تو ملے۔۔۔

کبھی ہم ملیں ملاقات ہو۔۔۔

کبھی تو ہو چُپ۔۔۔

کبھی میں ہوں چُپ۔۔۔

کبھی دونوں ہم چُپ چاپ ہوں۔۔۔

کبھی گفتگو۔۔

کبھی تذکرے۔۔۔

کوئی ذکر ہو۔۔۔

کوئی بات ہو۔۔۔

کبھی ہجر ہو تو دن کو ہو۔۔۔

کبھی وصل ہو تو وہ رات ہو۔۔۔

کبھی میں تیری کبھی تو میرا۔۔۔

کبھی اک دوجے کے ہم رہیں۔۔۔

کبھی ساتھ میں۔۔۔۔

کبھی ساتھ تو۔۔۔

کبھی اک دوجے کے ساتھ ہوں۔۔۔

Posted On Kitab Nagri

کبھی صعوبتیں۔۔۔

کبھی رنجشیں۔۔۔

کبھی دوریاں۔۔۔

کبھی قربتیں۔۔۔

کبھی الفتیں۔۔۔۔

کبھی نفرتیں۔۔۔

کبھی جیت ہو۔۔۔

کبھی ہار ہو۔۔۔

کبھی پھول ہو۔۔۔

کبھی دھول ہو۔۔۔

کبھی یاد ہو۔۔۔

کبھی بھول ہو۔۔۔

نانشیب ہوں۔۔۔

نا"اداس"ہوں۔۔۔۔

صرف تیرا عشق ہو۔۔۔۔۔۔

میری ذات ہو❤️۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حوریہ نے کارڈ پڑھنے کے بعد پھاڑ کر پھینک دیا اور اپنا بیگ لے کر گاڑی کی طرف بڑھای۔

======================

نقش یونی سے سیدھا رتیک کے پاس آیا تھا وہ بہت بکھرا ہوا لگ رہا تھا۔

"نقش تو اس وقت یہاں اس وقت تو یونی ہوتا ہے؟" رتیک نے پوچھا۔

"نقش بولو بھی کچھ کیا ہوا ہے؟" رتیک نے پوچھا تو نقش بے ساختہ رتیک کے گلے لگ گیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

"نقش کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے" "نقش بتاؤ یار رتیک بہت پریشان ہو گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

''رتیک اس نے ٹھکرا دیں مجھے یار ٹھکرا دیا مجھے ہمارے بیچ دھرم کی دیوار آ گی ہے جسے وہ کسی صورت گرانا نہیں چاہتی ہے''، نقش نے روتے ہوئے کہا۔

''نقش میں نے پہلے ہی تجھے منع کیا تھا کے مت پڑ اس لڑکی کے چکر میں لیکن تم نے میری ایک بات نہیں سننی یار اور اب دیکھ لے اس نے بھی تجھے ریجیکٹ کر دیا ابھی بھی وقت ہے میرے یار سنبھل جا بھول جا اسے''رتیک نے کہا۔

''نہیں بھول سکتا میں اسے نہیں بھول سکتا نقش چلایا تھا''ہر کوئی کہتا ہے بھول جا تجھے اس سے اچھی مل جائے گی کوئی یہ کیوں نہیں سمجھتا کے ضرورت اچھے کی نہیں بلکے اس انسان کی ہوتی ہے جس کے لیے انسان تڑپ رہا ہوتا ہے دل اس دل کو کیسے سمجھاے رتیک جو کسی کو ایک بار من میں بسا لے تو کسی اور کا نام ہی نہیں سنتا میں کیا کروں رتیک مجھے بس حوریہ چاہیے''

''نقش میری بات سن اگر تو حوریہ کے ساتھ ٹائم سپنڈ کرنا چاہتا ہے تو میرے پاس ایک آئیڈیا ہے''رتیک نے کہا۔

''کیا مطلب؟''نقش نے پوچھا۔

''مطلب اگر ون نائٹ سٹنڈ کی بات ہے تو اٹھوا لیتے ہے حوریہ کو''رتیک نے کمینگی سے کہا۔

اور نقش کا ہاتھ اٹھا تھا اور رتیک کے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ گیا تھا۔

''تم نے سوچا بھی کیسے ایسا نقش نے رتیک کو کالر سے دبوچتے ہوئے کہا''

''ہمت کیسے ہوئی تیری حوریہ کے بارے میں ایسی بات بولنے کی ''

''میں تو تیرے ہی فائدے کی بات کر رہا تھا''رتیک نے کہا

''میرا بھلا مائی فٹ وہ گنگا جل جیسی پاوتر لڑکی اور تم نے اس کے بارے میں اتنی گھٹیا بات بولی''نقش نے رتیک کو ایک اور تھپڑ جڑا۔''میں نے آج تک اسے کبھی میلی نظر سے نہیں دیکھا ہمیشہ گنگا جل کی طرح سمجھا اسے اس کی پوجا کی اور تم نے میری حوریہ کے لیے ون نائٹ سٹینڈ کا لفظ بولا بھی کیسے تجھے تو میں زندہ ہی نہیں چھوڑوں گا''نقش اب رتیک کو لاتیں رسید کر رہا تھا اور جب مار مار کر تھک گیا تو وہاں تو چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

===================

ڈرائیونگ کرتے ہوئے بھی حوریہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ رہے تھے اسے بالکل سمجھ نہیں آ رہی تھی کے اس آزمائش سے کیسے نکلے۔

حوریہ نے گھر کے سامنے گاڑی روکی اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے خود کو کمپوز کیا وہ نصرت بیگم کو کچھ بھی بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی۔

====================

حمزہ صوفے پر لیٹا کسی اور ہی دنیا میں گھم تھا جہاں حوریہ تھی اور وہ تھا۔

آسمان پر بہت زیادہ ستارے تھے اور ان ستاروں کے بیچ چمکتا ہوا چاند جس کی روشنی سمندر پر پڑ رہی تھی اور سمندر بہت ہی دلکش لگ رہا تھا وہ حوریہ کا ہاتھ تھامے ساحل سمندر کے کنارے چل رہا تھا حوریہ نے نیلے رنگ کی پیروں تک آتی فراک پہن رکھی تھی اور اس کے بال ہوا سے اڑ اڑ کر چہرے پر

Posted On Kitab Nagri

آرہے تھے۔اس سے پہلے کے حمزہ آگے کچھ سوچتا موبائل پر آتی کال نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا جو کے روزی کی تھی اس نے کال اگنور کرتے ہوئے موبائل آف کر دیا۔

"کیا حوریہ میرے خیال جیسی ہو گی؟"

"بالکل"حمزہ نے دل میں سوچا۔

"نہں وہ میرے خیالوں سے بھی زیادہ پیاری ہو گی وہ تو میری حور ہے حمزہ کی حور"حمزہ نے مسکراتے ہوئے سوچا۔

=====================

"حوریہ آج تم جلدی آ گی بیٹا؟"نصرت بیگم نے پوچھا۔

"جی امی آج یونی میں اتنا کام نہں تھا"حوریہ نے کہا۔

"چلو سہی ہے تم فریش ہو جاو میں کافی بناتی ہو تمھارے لیے"

"نہں امی میں کچھ دیر آرام کروں گی آپ ابھی چاے مت بنائے"حوریہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔

====================

"ارشد سر آپ کو باس اپنے روم میں بلا رہے ہے"پیون نے آکر بتایا تو ارشد جو کے لیپ ٹاپ پر اپنا کام کر رہا تھا لیپ ٹاپ شٹ ڈاون کر کے باس کے آفس کی جانب بڑھا اور دراوزے پر دستک دی۔

"کم آن اجازت" ملنے پر ارشد آفس میں داخل ہوا۔

"سر آپ نے بلایا؟"ارشد نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"جی ارشد آے بیٹھے"

"تھکنیو سر"ارشد نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ارشد یہ ایک پروجیکٹ کی فائل ہے اور یہ ایک بہت اہم پروجیکٹ ہے جسے اب آپ ہنیڈل کرے گے"

"جی شیور سر"

"اس پروجیکٹ سے ریلیٹڈ کچھ امپورٹنیٹ میٹنگز ہے جو کے آوٹ آف سٹی رکھی گی ہے۔جو کے آپ کو اٹینڈ کرنی ہو گی میٹنگ کی ڈیٹیل اور جس جگہ میٹنگ رکھی گی ہے۔اس جگہ کا ایڈریس اور سب تفصیل اس فائل میں موجود ہے اور میٹنگ کے لیے آپ کو آج ہی دوسری سٹی کے لیے جانا ہو گا"

"جی سر ٹھیک ہے میں آج شام ہی چلا جاو گا"

Posted On Kitab Nagri

"آپ اکیلے نہں جاے گے ارشد عنجلی انیتا اور اعجاز صاحب بھی آپ کے ساتھ جاے گے۔یہ بہت بڑا پروجیکٹ ہے اور آپ کو آٹھ دس دن لگ سکتے ہے آوٹ آف سٹی یہ تینوں آپ کے ساتھ جاے گے اور آپ کے کام میں آپ کی ہیلپ کرے گے"

"اوکے سر"

"توٹھیک ہے آپ سب کو انفارم کر دیا گیا ہے شام پانچ بجے آپ کو یہاں سے نکلنا ہے اب آپ گھر جاے اور جانے کی تیاری کرے"

"اوکے سر"

====================

چاند کو رات ہونے کا انتظار تھا اس نے سوچ لیا تھا ارشد کے گھر آتے ہی اسے نقش کے بارے میں سب کیچھ بتادے گی حوریہ بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی جب اسے ارشد کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا

یہ تو بھائی کی گاڑی کا ہارن لگتا ہے بھائی آج جلدی آگے حوریہ نے سوچا اور باہر کی جانب بڑھی

امی بھائی آگے کیا چاند نے نصرت بیگم سے پوچھا

جی بیٹا آگے ہے وہ اپنے کمرے میں گیا ہے نصرت نے کہا تو چاند ارشد کے کمرے میں چلی گی

ارشد اپنا سامان پیک کر رہا تھا

بھائی مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے چاند کہتے ہوے ارشد کے کمرے میں آئی

بھائی آپ اپنا سامان کیوں پیک کر رہے ہے آپ کہیں جا رہے ہے کیا

ہاں گڑیا آفس کے کام سے اچانک جانا پڑ رہا ہے

کب تک واپس آے گے چاند نے پوچھا

باس کا کہنا کے آٹھ سے دس دن لگ جاے گے ارشد نے کہا

اچھا چاند نے بے دلی سے کہا

تم کیا کہہ رہی تھی کیا ضروری بات کرنی تھی تمھیں ارشد سامان پیک کر کے حوریہ کی جانب متوجہ ہوا

نہں کیچھ نہں آپ خیریت سے جاے واپس آے گے تو پھر بتا گی حوریہ نے کہا

کوئی زیادہ ضروری بات ہے کیا تو ابھی بتادو ارشد نے پوچھا

ارے نہں بھی آپ پریشان نہں ہو آپ آئے گے تو پھر بات کریئے گے ابھی آپ صرف اپنے پروجیکٹ پر دھیان دیں حوریہ نے کہا

چلو پھر جلدی سے میرے لیے ایک کپ کافی بنالاو پھر مجھے جانا ہے

Posted On Kitab Nagri

اوکے بھائی ی حوریہ کہہ کر کیچن میں آ گی اور ارشد کے لیے کافی بنانے لگی

حوریہ نے یہ سوچ کر ارشد کو کیچھ نہں بتایا اگر وہ ارشد کو ابھی نقش کے بارے میں بتا دیتی تو وہ پریشان رہتا اور اپنے پروجیکٹ پر دھیان نہں دے پاتا اس لیے اس نے سوچا کے ارشد جب واپس آ جاے گا تو ہی وہ اسے نقش کے بارے میں بتاے گی

چاند نے کافی بنا کر ارشد کو دی جسے پینے کے بعد وہ گھر سے چلا گیا۔

ارشد گھر سے سیدھا آفس آیا جہاں سے اسے اعجاز انیتا اور عنجلی کو ریسیو کرنا تھا۔''آفس پارکنگ میں وہ سب پہلے ہی کھڑے ارشد کا انتظار کر رہے تھے ۔سوری اعجاز صاحب میں تھوڑا لیٹ ہو گی۔اب بتاے کب تک چلنا ہے؟''ارشد نے پوچھا۔

''جی بیٹا بس ابھی ہی نکلنا ہے''ایسا کرتے ہے انیتا میری گاڑی میں اور عنجلی آپ کی گاڑی میں بیٹھ جاے گی''

''اوکے لٹس گو''ارشد نے کہا اور سب لوگ گاڑیوں میں بیٹھ کر روانہ ہوے۔

''باس نے اتنی اچانک سب پلین بتایا کے کچھ بھی تیاری کرنے کا موقع نہں ملا''عنجلی نے ڈرائیونگ کرتے ارشد سے کہا۔

''سریسلی مجھے خود کچھ سمجھ نہں آیا''ارشد نے کہا۔

''سر ھمیں کتنے دن لگ جاے گے مصوری میں؟''عنجلی نے پوچھا۔

''کچھ نہں کہا جا سکتا مس عنجلی آٹھ دس دن لگ ہی جاے گے''

''اوہ اچھا لیکن میں نے تو اپنے گھر والوں کا دو تین دن کا کہا ہے''

''کوئی ی بات نہں مصوری پہنچ کر کنفرم ہو جاے گا ھمارا کتنے دنوں کا سٹیج ہے وہاں تو آپ اپنے گھر والوں کو دوبارہ انفارم کر دینا''ارشد نے کہا۔

''آپ کی فیملی میں کون کون ہے سر؟''عنجلی نے بے ساختہ پوچھا۔

تو ارشد نے اس کی طرف دیکھا۔

''اوہ سوری میں نے پرسنل سوال پوچھ لیا''عنجلی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

''اٹس اوکے مس عنجلی میرے کولیگ بھی میری فیملی ہے جن کے ساتھ ھم کام کرتے ہے ان کو ھمارے بارے میں جاننے کا حق بھی ہوتا ہے میری فیملی میں میری مدر ہے فادر ہے اور سسٹر ہے''

''آپ کی فیملی میں کون ہے؟''ارشد نے پوچھا۔

''میری فیملی میں مما بابا کے علاوہ دو بہنں ہے جو کے میرڈ ہے اور دو ہی بھائی ی ہے ایک میرڈ ہے اور ایک ان میرڈ ہے''عنجلی نے کہا۔

''گڈ''ارشد نے مختصر جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

=====================

چاند نے مغرب کی نماز ادا کی اور پھر کچن میں آگی اپنے لیے کافی بنائی ی اور اپنے روم میں آگی۔موبائی ل آن کر کے ناول لکھنے لگی آج اسے ایپسوڈ پوسٹ کرنی جو کے ابھی تک اس نے مکمل نہں لکھی تھی۔اس لیے ابھی جلدی جلدی ناول لکھنے لگی تا کے شام تک مکمل کر کے پوسٹ کر سکے۔

=====================

نقش سارا دن سڑکوں پر بے مقصد گھومتا رہا تھا،اور اب وہ گھر آیا تھا اور گھر آتے ہی خود کو کمرے میں قید کر لیا تھا۔

اس سمجھ نہں آ رہا تھا کے حوریہ کو کیسے سمجھاے کے وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔اس کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔

"کیا اس کے لیے اپنا دھرم چھوڑ سکتے ہو"،نقش کے دل میں خیال آیا اور نقش کچھ پل کے لیے تو سکتے میں ہی آ گیا۔

"نہں میں اپنا دھرم کیسے چھوڑ سکتا ہو اور اگر پاپا کو پتہ چل گیا تو وہ تو مجھے جان سے ہی مار دے گے"،نقش آئینے کے سامنے کھڑا خود سے ہی سوال جواب کر رہا تھا۔

"لیکن مجھے تو حوریہ کے مسلم ہونے پر کوئی ی مسلہ نہں ہے تو پھر میرے ہندو ہونے پر حوریہ کو اعتراضات کیوں ہے؟"،نقش نے سوچا۔

"کیا اگر میں اپنا دھرم چھوڑ دو تو حوریہ مجھے اپنا لیں گی؟"،نقش کے دل میں خیال آیا۔

=====================

"حمزہ نے کہا ہے کے اس منتھ اس کا یونی ورک ختم ہو رہا ہے اور نیکسٹ منتھ وہ بالکل فری ہے ہم نیکسٹ منتھ کا کوئی ی بھی دن رکھ لے وہ حمزہ کی انگیجمنٹ تک پاکستان آ جاے گا"،خالد خان نے نیلی حویلی کے افراد کو یہ خبر سنای۔

"واہ بڑی مما یہ منتھ ختم ہونے میں تو صرف چار دن ہی باقی ہے آپ جلدی سے اگلے منتھ کی ڈیٹ ڈیسائی یڈ کر لے تا کے پھر ہم انگیجمنٹ کی تیاریاں شروع کر سکے"،ثانیہ نے کہا۔

"ایسا کرتی ہو میں کل سارہ آپا کی طرف جاو گی اور ان سے مشورہ کر کے کوئی ی دن فائی نل کر کے انگیجمنٹ کی تاریخ رکھ دو گی"،رافیعہ بیگم نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے"،خالد خان بولے۔

=====================

حمزہ آج کب سے آنلائی ن بیٹھا حوریہ کا انتظار کر رہا تھا اس نے سوچ لیا تھا کے آج ہر حال میں حوریہ سے بات کر کے رہے گا وہ جانتا تھا حوریہ آج ناول پوسٹ کرنے کے لیے آنلائی ن ضرور آئے گی اس لیے وہ آج پہلے سے ہی آنلائی ن تھا۔

لیکن حوریہ ابھی تک آنلائی ن نہں آئی ی حمزہ نے سوچا جب تک حوریہ نہں آتی وہ گروپس کی پوسٹیں دیکھ لیتا ہے۔تقریبا پندرہ منٹ پوسٹیں چیک کرنے کے بعد حمزہ نے حوریہ کو ٹیگ کرتے ہوئے اپنا سٹیٹس اپڈیٹ کیا اور ایک خوبصورت غزل حوریہ کے نام لکھی۔

Posted On Kitab Nagri

چراغ مانگتے رہنے کا کچھ سبب بھی نہیں،

اندھیرا کیسے بتائیں کہ اب تو شب بھی نہیں،

میں اپنے زعم میں اک بازیافت پر خوش ہوں،

یہ واقعہ ہے کہ مجھ کو ملا وہ بھی نہیں،

جو میرے شعر میں مجھ سے زیادہ بولتا ہے،

میں اس کی بزم میں اک حرف زیر لب بھی نہیں،

اور اب تو زندگی کرنے کے سو طریقے ہیں،

ہم اس کے ہجر میں تنہا رہے تھے جب بھی نہیں،

کمال شخص تھا جس نے مجھے تباہ کیا،

خلاف اس کے یہ دل ہو سکا ہے اب بھی نہیں،

یہ دستکیں، یہ مری زندگی کی آدھی رات،

ہوا کا شور سمجھ لوں تو کچھ عجب نہیں،

یہ دکھ نہیں کہ اندھیروں سے صلح کی ہم نے،

ملال یہ ہے کہ اب صبح کی طلب بھی نہیں،

حساب دربدری تجھ سے مانگ سکتا ہے،

Posted On Kitab Nagri

غریب شہر مگر اتنا بے ادب بھی نہیں،

ہمیں بہت ہے، یہ سادات عشق کی نسبت،

کہ یہ قبیلہ کوئی ایسا کم نسب بھی نہیں،

اور غزل کے نیچھے سم ون اسپشل لکھا حوریہ کا نام لکھنے کی جسارت نہں کر سکتا تھا ابھی وہ۔

====================

ناول لکھتے لکھتے حوریہ کو کافی ٹائم ہو گیا اور اب تو اسے نیند آنی شروع ہو گی تھی۔ حوریہ نے سوچا کے پہلے جلدی سے ناول کی ایپسوڈ پوسٹ کر دے پھر سو جاے گی۔

اس نے ایف بی آن کی اور بنا نوٹیفکشن دیکھے گروپ اوپن کیا اور ایپسوڈ پوسٹ کرنے لگی۔

حمزہ جو کے کب سے حوریہ کے آنلائن آنے کا ویٹ کر رہا تھا اس آنلائن دیکھ کر

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ ٹیکسٹ سینڈ کیا۔

حوریہ نے بمشکل بند ہوتی آنکھوں سے ایپسوڈ پوسٹ کی اور ایپسوڈ پوسٹ کرتے ہی ایف بی سے لاگ آوٹ کر گی اور موبائل آف کر کے سو گی۔

حمزہ جو کے پچھلے پانچ منٹ سے حوریہ کے مسیج سین کرنے اور جواب دینے کا منتظر تھا لیکن حوریہ کے بنا مسیج سین کیے ہی آفلائن ہو جانے پر بہت مایوس ہوا۔

"یار انسان ایٹلسٹ مسیج سین کر لے ریپلائی ہی کر دیتا ہے"

"اتنی جلدی بھی کیا تھی افلائن ہونے کی" حمزہ نے ناراضگی سے سوچا۔

کیوں کے وہ جانتا تھا حوریہ اب اس دن ہی آنلائن آئے گی جس دن اسے نیکسٹ ایپسوڈ پوسٹ کرنی گی۔

"افف میرے خدایا پھر اتنا لمبا انتظار کرنا پڑے گا" حمزہ نے سوچا اور موبائل آف کر دیا۔

"محبت میں سب سے مشکل لمحات ہی انتظار کے ہوتے ہے۔ جس شخص کو دل وجان سے چاہا جاے اس کی قربت حاصل کرنے کے لیے اس سے بات کرنے کے لیے اس ملنے کے لیے انتظار کرنا سب سے زیادہ مشکل کام ہوتا ہے لیکن وہ کہتے ہاں ناں انتظار ہی پیار کا اصل امتحان ہوتا ہے۔

======================

ثانیہ کا آج کالج سے آف تھا لیکن سونیا کا آج بہت ہی امپورٹنٹ ٹیسٹ تھا۔ اس لیے اسے آج کالج لازمی جانا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

منیب اپنے کمرے میں تھا جب دروازے پر دستک ہوئی ی۔

''آ جاے منیب نے کہا تو سونیا کمرے میں آئی ی''

''منیب مجھے کالج جانا ہے تو آپ ڈراپ کر دے گے کیا کالج ؟''سونیا نے پوچھا۔

''لیکن ثانیہ تو کہہ رہی تھی کے آج کالج نہں جانا؟''منیب نے پوچھا۔

''وہ ایکچوئی لی ثانی کا آج آف ہے لیکن میرا آج ٹیسٹ ہے تو اس لیے میرا جانا لازمی ہے''سونیا نے تفصیل بتائی ی۔

''او کے میں چھوڑ آؤ گا تم تیار ہو جاو''منیب نے کہا تو سونیا کمرے سے جانے لگی۔

''سونیا''

منیب نے پکارا۔

''یہ کلر تم پر بہت سوٹ کرتا ہے بہت پیاری لگ رہی ہو''منیب نے کہا۔

''تھنکس''

سونیا نے جھجکتے ہوئے جواب دیا اور اپنے کمرے میں آ گی اور آئی ینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا تنقیدی جائی زہ لینے لگی۔

سونیا نے ریڈ کلر کا بالکل سمپل سوٹ پہنا ہوا تھا سوٹ کا ہم رنگ ڈوپٹہ دونوں کندھا پر پھیلا یا ہوا تھا۔

بالوں کی ڈھیلی سی چوٹیاں بنائی ی ہوئی ی تھی۔ جس میں سے کچھ بال نکال کر چہرہ کے ارد گرد بکھرے ہوے تھے۔سونیا کو آج سے پہلے خود پر یہ رنگ کبھی اتنا اچھا نہں لگا تھا۔ جتنا آج لگ رہا تھا منیب کی بات یاد کرتے ہوے سونیا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

=====================

ازمیر اور رافیعہ کمال ہاوس آے تھے اور اب لاونج میں بیٹھے سارہ بیگم کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔جب کے رابعہ کچن میں سب کے لیے چاے بنا رہی تھی جب ازمیر پانی پینے کا بہانہ کر کے کچن میں آیا تھا۔جب سے ان کا رشتہ ہوا تھا اسے اب رابعی سے بات کرنے کا موقع ملا تھا۔

''میرو کچھ چاہیے کیا؟''رابعہ نے میرو کو کچن میں آتے دیکھا تو پوچھا۔

''جی چاہیے''

''کیا؟''رابعہ نے پوچھا۔

''تم چاہیے ہو''میرو نے کہا۔

''میں تو آپ کی ہی ہو''رابعہ نے جواب دیا۔

''رابعہ میں بہت خوش ہو فائی نلی میرا نام تمھارے نام کے ساتھ جوڑنے جا رہا ہے''ازمیر نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھنکیو میر و ہماری محبت کو ایک نام دینے کے لیے مجھے اپنانے کے لیے" رابعہ نے کہا۔

"ارے تم کیوں تھنکیو بول رہی ہو تم بس ہمیشہ میرے ساتھ رہو مجھے اور کچھ نہں چاہیے" ازمیر نے کہا۔

"چلیں آپ جا کر بیٹھے میں چائے لے کر آتی ہو رابعہ نے کہا تو ازمیر واپس لاونج میں آگیا۔

==========================

ارشد اور اس کی ٹیم کل رات ہی مصوری پہنچے تھے اور آج صبح دس بجے اس کی میٹنگ تھی کلائنٹ کے ساتھ جو کے بہت ہی اچھی رہی اور میٹنگ کے نتائج ان کی مرضی کے مطابق تھے۔اگلی میٹنگ ایک دن بعد تھی اس لیے وہ کل تک فری تھے۔ تو انھوں نے مصوری گھومنے کا پلین بنایا لیکن اعجاز اور انیتا نے ہوٹل میں روک کر اپنی نیند پوری کرنے کا سوچا تو عنجلی اور ارشد اکیلے ہی مصوری گھومنے نکلے تھے۔

"واوہ میں نے سنا تھا کے مصوری بہت خوبصورت ہے لیکن آج دیکھ بھی لیا" عنجلی نے کہا۔

"ہاں واقعی ہی مصوری بہت خوبصورت ہے" ارشد نے بھی دل سے اعتراف کیا۔

"چلیں آئی س کریم کھاتے ہے سر" عنجلی نے آئی س کریم پارلر دیکھتے ہوے کہا تو ارشد نے بھی عنجلی کی بات مانتے ہوے اپنے قدم آئی س کریم پارلر کی جانب بڑھاے۔

==================

ازمیر اور رابعہ کی منگنی اگلے مہنے کی پانچ تاریخ کو طے پائی ی تھی اور نیلی حویلی میں جیسی افراتفری مچ گی تھی۔ہر کوئی ی اپنی تیاریوں میں مگن تھا نیلی حویلی میں یہ پہلا فنکشن تھا اور ساری ینگ پارٹی اس کے لیے سب بہت ایکسائیٹڈ تھی۔حمزہ نے بھی کال کر کے بتا دیا تھا کے اس کی فلائیٹ پانچ تاریخ کو دوپہر گیارہ بجے لینڈ کرے گی۔میرؤ اس بات کو لے اپ سٹ تھا کے حمزہ کو کچھ دن پہلے کی ٹکٹ نہں مل سکی لیکن اس بات کی خوشی تو تھی کے حمزہ اس کی منگنی میں تو شریک ہوگا۔لیکن اب وہ حمزہ کو بہت مس کر رہا تھا۔

سب اپنی اپنی تیاریاں میں مصروف تھے اسے تو کوئی ی پوچھ ہی نہں رہا تھا حمزہ ہوتا تو اس نے میر و کو خوب تنگ کرنا تھا۔ایک منٹ بھی سکون سے نہں بیٹھنا تھا اس نے۔

رابعی سے بھی ازمیر کی بات آجکل ناں ہونے کے برابر تھی۔کیونکہ وہ بھی منگنی کی تیاریوں میں بزی تھی سارا دن شاپنگ پر گزر جاتا اس کا اور رات کو تھکن کی وجہ سے جلدی سو جاتی میر و سے بات کرنے کا وقت ہی کہاں تھا رابعی کے پاس اور ازمیر کو تو لگتا تھا جیسے منگنی اس کی نہں ان سب کی ہو رہی جو سب اس قدر بزی ہے اور ایک وہ تھا فری آجکل آفس میں بھی اتنا کام نہں تھا جس میں خود کو بزی کر سکے۔

==========================

نقش آج یونی آیا تھا اور کب سے حوریہ کا انتظار کر رہا تھا لیکن حوریہ کو نہں آنا تھا سو وہ نہں آئی ی۔ نقش جانتا تھا کل جو ہوا اس کے بعد حوریہ آج یونی نہں آے گی۔لیکن پھر بھی پتہ نہں کیوں وہ حوریہ کا منتظر تھا۔اس کا بس نہں چلتا تھا اپنے خیالوں میں سے نکال کر حوریہ کو سامنے لے آے اور اس

Posted On Kitab Nagri

سے پوچھے کے کیوں کر رہی ہے وہ اس کے ساتھ ایسا؟ اتنا کیوں تڑپا رہی ہے اسے؟ آخر کیا بگاڑا ہے اس نے حوریہ کا؟ جو اسے اتنی بڑی سزا دے رہی ہے۔

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا وہ کبھی بھی حوریہ کے روبرو یہ باتیں نہں بول پاے گا۔

=====================

''میرو ایسا کرو کل تم رابعہ کو شاپنگ پر لے جانا اور اسے اس کی پسند کا ڈریس دلا دینا انگجمنٹ کے لیے''رافیعہ بیگم نے کہا

''شکر ہے امی آپ کو بھی یاد آیا کے میری بھی منگنی ہے۔ مجھ سے بھی کوئی ی راے لے لینی چاہیے۔ ورنہ تو مجھ لگ رہا تھا منگنی میری نہں احسن اور منیب کی ہے۔ جو آپ سب کو لے کر سارا دن بازوں کے چکر لگاتے ہے، اور شاپنگ کرتے ہے۔ مجھ غریب کو تو کوئی ی پوچھتا نہں ہے کے بھائی ی تھمیں بھی کچھ چاہیے یا نہں''از میر نے ساری بھڑاس نکالی جو اتنے دنوں اے اس نے اپنے دل میں جمع کر رکھ تھی۔

''اوہ میرا بیٹا تو بہت نارض لگ رہا ہے''

''ناراض تو ہو گا نا مما میری منگنی ہے اور مجھے کوئی پوچھ ہی نہں رہا''میرو نے مضنوعی غصے سے کہا۔

''اچھا بھی یہ تو واقعی ہی مجھے سے غلطی ہو گی مجھے لگا آپ کا آفس کام بہت زیادہ ہو گا اس لیے بس آپ کو ڈسٹرب نہں کیا بیٹا لیکن آج سے میں اپنے بیٹے کے ساتھ ہی شاپنگ پے جایا کرو گی''رافیعہ بیگم نے اپنے روٹھے ہوے بیٹے کو مناتے ہوے کہا۔

''جی ٹھیک ہے کاش مما حمزہ بھی یہاں ہوتا تو کتنا مزہ آتا''

''آپ نے یاد کیا اور میں آگیا ایسا ہو سکتا ہے کیا میرو بلاے اور حمزہ ناں آے''حمزہ نے گھر میں داخل ہوتے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''ارے حمزہ تم یہاں کیسے؟''میرو حمزہ کے گلے ملتے ہوے بولا نیلی حویلی کے باقی لوگ بھی لاونج میں جمع ہو گے۔

''بس دیکھ لو تم نے یاد کیا اور میں آگیا''حمزہ نے کہا اور باری باری سب سے ملنے لگا۔

''حمزہ بھائی ی میرے گفٹس لاے ہے ناں کہیں جلدی آنے کے چکر میں بھول تو نہں آے؟''ثانیہ حمزہ سے ملتے ہوے بولی۔

''لو جی ان کو تو بس اپنے گفٹس سے ہی مطلب ہے بھو کی کہیں کی''احسن نے کہا۔

''ثانیہ تم فکر ناں کرو میں تھمارے سارے گفٹس لے کر آیا ہو اور تم میری بہن کو تنگ مت کرو''حمزہ نے احسن کو کہا تو ثانیہ نے احسن کو دیکھ کر زبان نکلی۔

''حمزہ تم نے مجھے بتایا کیوں نہں یار ایئر پورٹ میں تجھے پک ہی کرنے آجاتا؟''میرو نے کہا۔

''بتا کر آتا تو پھر تھمارے چہرے پر یہ خوشی کیسے دیکھ پاتا''

''آئی ی لو یو بڈی''از میر دوبارہ حمزہ کے گلے لگا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ کچھ شرم کرلو لڑکوں ھم بڑے بھی یہاں موجود ہے یہ رومینس اپنے کمرے میں جاکر فرمائی یے گا توبہ آجکل کے لڑکوں میں تو شرم نام کو بھی نہں ہے "

"احسن نے کہا تو اس کی بات پر باقی سب بھی ہنس پڑے۔

"ہو گے ناں جیلس اب تم سب دیکھنا میرا بڈی آگیا ہے ھم دونوں مل کر کتنا انجوائے کرے گے اور تم چاروں کو اپنے کسی پلین میں شامل نہں کرے گے "ازمیر نے منیب سونیا احسن اور ثانیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھمیں پتہ ہے حمزہ اتنے دنوں سے یہ سب شاپنگ پے جارہے ہے اور مجھ سے ایک بار بھی نہں پوچھا کے ازمیر تم بھی ساتھ چلو"ازمیر نے بچوں کی طرح شکایت کی۔

"ایسا کیا میرے بھائی کے ساتھ تم لوگوں نے کوئی بات نہں اب میں آگیا ہوناں میرو تھمارے ساتھ ہونے والے ایک ایک ظلم کا حساب لوگا "حمزہ نے بڑی فلمی انداز میں کہا تو سب لوگوں کا مشترکہ قہقہ لاونج میں گونجا۔

====================

"میں نے اس بار الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے"شام گوئی نکا نے ڈائی ننگ ٹیبل پر موجود لوگوں کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا۔شام گوئی نکا کا سیاست میں انٹرسٹ تو شروع سے ہی تھا اور ان کا زیادہ تر اٹھنا بیٹھنا بھی پولٹشن لیڈر کے ساتھ ہی تھا اور اس بار سب کے کہنے پر انھوں نے اپنے حلقے میں الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا۔

"لیکن ھمارے خاندان میں سے آج تک کوئی سیاست میں نہں گیا" مناخشی گوئی نکا نے کہا۔

"ضروری تو نہں کے جو آج تک نہں ہوا وہ آگے بھی کبھی نہں ہوگا"

"لیکن پاپا پولٹکس ایک دھندل ہے جس میں ایک بار جانے والا اس کے اندر دھنستا ہی چلا جاتا ہے"نقش نے کہا۔

"یہ تو اپنی اپنی سوچ ہے بیٹا کچھ لوگ پولٹکس کو زندگی بنالیتے ہے کچھ اسے صرف پیشہ ہی سمجھتے ہے"شام گوئی نکا کے پاس ہر دلائی ل کا جواب موجود تھا۔

حٹھیک ہے جیسا آپ ٹھیک سمجھے کرلے" مناخشی نے کہا۔

"یہ میں اکیلا نہں کر سکتا مجھے تم سب کا ساتھ چاہیے ان سب میں"شام گوئی نکا نے کہا۔

"ھم آپ کے ساتھ ہے پاپا"نقش نے کہا۔

"گڈ میں یہی ایکسپٹ کر رہا تھا تم سب سے"شام گوئی نکا نے کہا اور دوبارہ کھانا کھانے لگے۔

====================

Posted On Kitab Nagri

عنجلی اس وقت ہوٹل روم میں بیٹھی ارشد کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرا رہی تھی جب انیتا بھی اس کے روم میں آئی "کیا بات ہے میڈم کسے سوچ کر مسکرایا جا رہا ہے؟" انیتا نے پوچھا

"کسی کو بھی نہں "

"سہی ناں بتاو لگتا ہے تم مجھے ابھی بھی اپنی دوست نہں سمجھتی" انیتا نے کہا۔

کچھ ہی دونوں میں انیتا اور عنجلی کی کافی گہری دوستی ہو گی تھی۔

"ایسی کوئی ی بات نہں ہے انیتا تم بہت اچھی دوست ہو میری" عنجلی نے کہا۔

"تو پھر بتاو کس کے بارے میں سوچ رہی تھی؟ انیتا نے پوچھا۔

"ارشد سر کے بارے میں" عنجلی نے کہا۔

"تم پیار کرنے لگی ہو ارشد سر سے؟" انیتا نے کہا

"نہں ایسا کچھ نہں ہے تھمیں کس نے کہہ دیا ایسا" عنجلی نے گھبرا کر جواب دیا۔

"جھوٹ مت بولو عنجلی تھماری آنکھوں میں صاف نظر آتا ہے پیار ارشد سر کے لیے جس طرح تم انھیں دیکھتی ہو ان کے ساتھ خوش رہتی ہو وہ جو کام کہہ تم دل لگا کر کرتی ہو تم مصوری بھی نہں آنا چاہتی تھی لیکن جیسے ہی تھمیں پتہ چلا کے ارشد سر بھی مصوری جا رہے ہے تم فوراً آنے کے لیے تیار ہو گی" انیتا نے کہا۔

"آئی ی تھنک انیتا یو آر رائی ٹ مجھے واقعی ہی ان سے پیار ہو گیا ہے" عنجلی نے کہا۔

"کیا یہ بات تم نے ارشد سر کو بتائی؟" انیتا نے تجسس سے پوچھا۔

"نہں یار کہاں ابھی نہں بتائی "

"تو کب بتاو گی پاگل اس سے اچھا موقع نہں ملے گا تھمیں اتنا اچھی جگہ ہے اتنا رومنٹک موسم ہے اور کیا چاہیے تھمں موقع ملتے ہی ارشد سر سے اپنے دل کی بات کہہ دو" انیتا نے مشورہ دیا۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو انیتا ٹھیک ہے میں موقع ملتے ہی ارشد سر سے بات کروگی" عنجلی نے کہا۔

==================

حمزہ کچھ دیر ریسٹ کرنے کے بعد لاونج میں آ گیا۔

"مما کیا بنا ہے کھانے میں اب تو بہت بھوک لگ گی ہے جلدی فلائی ٹ ہونے کی وجہ سے ناشتہ بھی نہں کر سکا حمزہ نے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دہائی دی "

"ارے میرا بچہ کھانا بس ریڈی ہے میں ابھی لگواتی ہو" "تھماری پسند کی سندھی بریانی بنائی ی ہے میں نے" رافیعہ بیگم نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"واہ تھنکس سویٹ ہارٹ"حمزہ نے شرارت سے کہا۔

"سدھر جاو حمزہ آجاو کھانا لگواتی ہو ٹیبل پے"رافیعہ بیگم نے کہا۔

"میرو کھانے کے بعد ھم شاپنگ پے چلیں گے اور تھماری اور اپنی میں ساری شاپنگ خود کروگا"

حمزہ نے کھانا کھاتے ہوے کہا۔

"کیا ھم سب بھی آپ کے ساتھ چلیں ھمیں بھی شاپنگ کرنی ہے"ثانی نے کہا۔

"جی نہں بالکل نہں"میرو نے دوٹوک جواب دیا۔

"پلیز میرو لے جاوناں ا"احسن نے کہا۔

"پلیز حمزہ بھائی ی اب کے سونی نے"التجا کی۔

"بڑی لے چلتے ہے ناں کوئی ی بات نہں بچوں ہے ہو گی غلطی ایک بار معاف کردو"حمزہ نے کہا۔

"چل ٹھیک ہے تو کہتا ہے تو کر دیتا ہو معاف اور لے چلیں گے ان سب کو بھی"میرو نے کہا۔

"تھنکس میرو بھائی یاں"احسن نے کہا۔

"اب تم سب جارہے ہو تو میرو رابعہ کو بھی ساتھ لے جانا اسے بھی اس کی پسند کا انگیجمنٹ ڈریس دلا دینا اور اپنا بھی لے لینا"رافیعہ بیگم نے کہا۔

"جی ٹھیک ہے مما"

"میں رابعی کو کال کر کے بتا دیتی ہو تاکے وہ ریڈی ہو جاے تم جاتے ہوے اسے پک کر لینا"رافیعہ بیگم نے کہا اور رابعہ کا کال کرنے چلی گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

========================

حوریہ لاونج کی صفائی ی کر رہی تھی اور نصرت بیگم اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی جب ڈور بیل بجی

"اس ٹائی م کون ہو سکتا ہے"چاند نے سوچا اور ڈور ہول سے باہر دیکھا جہاں پوسٹ مین کھڑا تھا تو

اس نے دروازہ کھول دیا

"جی کہیں"

"مس حوریہ جہانگیر کے نام کوری یر ہے"

"جی مجھے دیں دے"حوریہ نے کوری یر ریسیو کیا۔

"یہاں پر سائی ن کردے "

Posted On Kitab Nagri

حوریہ نے سائن کرنے کے بعد دروازہ بند کیا اور کوری یر کھولا تو اندر سے ایک کارڈ اور ایک رنگ والی ڈبی برامت ہوئی حوریہ نے پہلے کارڈ کھولا جس پر ایک خوبصورت غزل لکھی ہوئی تھی۔

ہر کوئی دل کی ہتھیلی پہ ہے صحرا رکھے

کس کو سیراب کرے وہ کسے پیاسا رکھے

عمر بھر کون نبھاتا ہے تعلق اتنا

اے. مری جان. کے دشمن. تجھے اللہ رکھے

ہم کو اچھا نہیں لگتا کوئی. ہم نام ترا

کوئی تجھ سا ہو تو پھر نام بھی تجھ سا رکھے

دل بھی پاگل ہے کہ اس شخص سے وابستہ ہے

جو کسی اور کا ہونے دے نہ اپنا رکھے

کم نہیں طمع عبادت بھی تو حرص زر سے

فقر تو وہ ہے کہ جو دین نہ دنیا رکھے

ہنس نہ اتنا بھی فقیروں کے اکیلے پن پر

جا خدا میری طرح تجھ کو بھی تنہا رکھے

یہ قناعت ہے اطاعت ہے کہ چاہت ہے

ہم تو راضی ہیں وہ جس حال میں جیسا رکھے

Posted On Kitab Nagri

اور نیچھے جلی حروف میں لکھا ہوا تھا

"پیار کی طرف سے اایک تحفہ اپنے پیار کے نام"

حوریہ نے کارڈ بند کیا اور انگوٹھی والی ڈبی کھولی جس میں ڈائی منڈر نگ جگمگا رہی تھی حوریہ نے غصے سے ڈبی بند کی اور کمرے میں لا کر دراز میں پھینک دی۔

ارشد بھائی ی کو تو ابھی کافی دن لگ جاے گے مصوری میں مجھے خود ہی اس سے دو ٹوک بات کرنی ہو گی حوریہ نے دل میں سوچا۔

====================

وہ سب گھر سے شاپنگ کے لیے نکلے تھے اور راستے میں سے رابعی کو بھی ساتھ لے لیا تھا حمزہ از میر اور رابعہ ایک گاڑی میں تھے۔ جب کے باقی سب دوسری گاڑی میں تھے۔

"کیسی ہو چڑیل میرا مطلب رابعی بھابھی" حمزہ نے رابعہ کے گاڑی میں بیٹھتے ہی کہا

"میں ٹھیک ہو بندر تم اپنا حال سناؤ چین نہں آیا امریکہ میں جو واپس آ گے" رابعہ کہاں پیچھے رہنی والی تھی۔

"میرو دیکھ رہے تم اپنی اس چھتی کو سمجھا لو کے مجھ سے عزت سے بات کرے آخر کو میں اس کا چھوٹا دیور ہو" حمزہ نے میرو سے کہا۔

"رابعہ حمزہ تم دونوں کب لڑنے سے باز آوگے" میرو نے کہا۔

"کبھی بھی نہں" دونوں نے مشترکہ آواز میں کہا اور ہنسنے لگے۔

"تم دونوں کا کچھ نہں ہو سکتا" از میر نے کہا۔

"ویسے میرو اگر تھمیں رابعی سے کوئی ی بات کرنی ہے تو کر سکتے ہے میں میوزک سن لیتا ہو نہں سنتا تم لوگوں کی باتیں" حمزہ نے ہینڈ فری لگاتے ہوے کہا۔

لیکن میرو اور رابعی نے کوئی ی بات نہں کی جب دونوں کافی دیر کچھ نہں بولے تو حمزہ ہینڈ فری اتارتے ہوے بولا "کیا ہوا تم دونوں بات کیوں نہں کر رہے ہو؟"

"کیوں کے ڈرامے باز ھم جانتے ہے تو بالکل بھی میوزک نہں سن رہا بس ھمیں پاگل بنا رہا ہے "

"واہ بڑی تم تو بہت انٹیلجنٹ ہو گے ہو میرے ساتھ رہ رہ کر" حمزہ نے میرو کا کندھا تھپتپاتے ہوے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''اٹھو ڈرامے باز مال آگیا ہے''

مال میں آتے ہی سب اپنی اپنی شاپنگ میں بزی ہو گے تھے۔

میر و اور رابعی اپنا انگیجمنٹ ڈریس سلیکٹ کر رہے تھے اور حمزہ بھی ان کی مدد کر رہا تھا۔

ثانیہ اور احسن اپنی اپنی شاپنگ کر رہے تھے۔

سونیا نے اپنے لیے ایک ڈریس سلیکٹ کیا تھا اور اسے اپنے ساتھ لگا کر شیشے میں دیکھ رہی تھی جب منیب اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور رینک سے ایک ڈریس نکالتے ہو سونیا کے سامنے کیا۔

''تم یہ ڈریس پہنو گی میرو کی انگیجمنٹ پر'' منیب نے کہا۔

''لیکن مجھے یہ ڈریس پسند ہے'' سونیا نے ہچکچاتے ہوے کہا۔

''لیکن مجھے تو یہ پسند ہے تو تم یہ ہی پہنو گے'' منیب نے کہا۔

''کیوں؟ ''

''کیوں کے میں تھمیں اس ڈریس میں دیکھنا چاہتا ہو

امید ہے تم یہ ہی پہنو گی'' منیب نے اسے ڈریس تھماتے ہوے کہا۔''اب چلو اور میرو کی انگیجمنٹ کے لیے ڈریس سلیکٹ کرنے میں میری مدد کرو م''نیب اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گیا جب کے دو آنکھوں نے یہ منظر بہت دلچسپی سے دیکھا تھا۔

=====================

عنجلی اور ارشد باہر گھومنے آئے تھے اور ان کا اردہ باہر ڈنر کرنے کا تھا عنجلی نے سوچ لیا تھا وہ آج اپنے دل کی بات ارشد کو بتا کر ہی رہے گی۔

ڈنر کرنے کے بعد وہ دونوں اب چہل قدمی کر رہے تھے اور اب چلتے ہوئے وہ ایک تالاب کے قریب آگے تھے رات کے باعث ہر طرف لائٹس جل رہی تھی اور تالاب کے پانی پر گرتی روشنیاں پانی کو بہت شفاف اور پرکشش بنا رہی تھی۔

ارشد اور عنجلی تالاب کے بالکل قریب آمنے سامنے کھڑے تھے ہر طرف ٹھنڈی ہوا کا راج تھا چاند اپنی کرنیں زمین پر بکھرتے ہوے اپنے پورے جوبن سے چمک رہا تھا۔

''ارشد سر مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے'' ارشد جو کے چاند کو دیکھ رہا تھا عنجلی کی جانب متوجہ ہوا۔

''جی بولے''

''وہ میں کہنا چاہتی ہو کے میں آپ کو پسند کرنے لگی ہو''

''واٹ! پروائے؟'' ارشد نے بے ساختہ پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بی کاز آئی ی رئی یلی لو" یو عنجلی نے کہا۔

"مس عنجلی آپ کیا کہہ رہی ہے یہ" ارشد نے حیرت نے پوچھا۔

"بالکل سچ کہہ رہی ہو میں آپ سے بہت پیار کرتی ہو"

"مس عنجلی ابھی آپ مجھے اپنے حواسوں میں نہں لگ رہی

ھمیں ہوٹل واپس چلنا چاہیے" ارشد نے کہا اور واپس پلٹنے لگا جب عنجلی نے اس کا ہاتھ تھاما

"کیا آپ مجھ سے پیار نہں کرتے" عنجلی نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

"مس عنجلی آپ واقعی مجھے اپنے حواسوں میں نہں لگ رہی واپس ہوٹل چلیں پلیز" ارشد نے اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوے کہا۔

ارشد نے کہا تو عنجلی بھی اس کے پیچھے چل پڑی راستے میں بھی ارشد نے کوئی ی بات نہں کی تو عنجلی کو ہی بولنا پڑا۔

"کیا میں خوبصورت نہں ہو ارشد سر؟" عنجلی نے دکھ سے پوچھا۔

اور ارشد نے سٹیر نگ سے نظر اٹھا کر عنجلی کی طرف دیکھا جو اس وقت بلیو جینز پے پنک کرتہ پہننے لائی ٹ براون بالوں کی ہائی ی ٹیل کیے گوری رنگت تیکھے نین نقوش سمارٹ سی لڑکی کو پہلی بار ارشد نے غور سے دیکھا تھا اور اسے کسی لحاظ سے بھی کمتر نہں لگی تھی۔

"میں نے آپ سے ایسا کب کہا مس عنجلی" ارشد نے دوبارہ سٹیر نگ کی طرف دیکھتے ہو کہا۔

"تو پھر مجھے ریجیکٹ کرنے کا کیا مطلب ہے؟"

"میں آپ کو ریجکیٹ نہں کر رہا مس عنجلی میں خدا کی بنائی ی ہوئی ی کسی چیز کو ریجیکٹ نہں کر سکتا میں بس اتنا کہہ رہا ہو کے آپ کا اور میرا ساتھ ناممکن ہے"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"سب بہانے ہے ارشد سر آپ کسی اور میں انٹرسٹڈ ہے کیا؟" عنجلی نے اندازہ لگایا۔

وہ اپنے غم میں اتنے مگن تھی کے وہ یہ بھی ناں نوٹ کر سکی کے ارشد نے خدا کی بنائی ہوئی چیز کہا ہے اگر اس وقت وہ یہ بات نوٹ کر لیتی تو شائی دوہ ارشد سے مزید کوئی ی سوال ناں کرتی اور اس کے انکار کی وجہ سمجھ جاتی۔

"ایسا کچھ نہں ہے مس عنجلی آپ کیوں نہں سمجھ رہی جیسا آپ سوچ رہی ہے ویسا نہں ہو سکتا"

"کیوں نہں ہو سکتا؟"

"کیوں کے میں آپ سے پیار نہں کرتا ہے ا" رشد نے عاجز آتے ہوے کہا اسے لگ رہا تھا کے عنجلی کو پتہ ہے کے وہ مسلمان ہے اور پھر بھی اس کے ساتھ کی خواہش کر رہی تھی اس لیے وہ اسے یہ کہہ کر ہرٹ نہں کرنا چاہتا تھا کے وہ اس سے اس لیے شادی نہں کر سکتا کے وہ ایک ہندو ہے اس لیے اس نے بات بدل دی۔

"تو پیار کا کیا ہے وہ تو شادی کے بعد بھی ہو سکتا ہے" عنجلی نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"مس عنجلی ہوٹل آگیا ہے جاکر اپنے روم میں آرام کرے" ارشد نے کہا اور خود بھی گاڑی سے اتر کر ہوٹل کی جانب بڑھا تو مجبورا عنجلی بھی اپنے کمرے میں آگی اور بیڈ پر بیٹھ کر رونے لگی محبت کی پہلی چوٹ لگ تھی ناں اس لیے درد زیادہ ہو رہا تھا اور محبت میں ریجکیشن کہاں برداشت ہوتی ہے جس سے محبت کی جائے جس کو چاہا جائے اگر وہ ہی آپ کے ساتھ چلنے سے انکاری ہو تو دل ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو جاتا ہے۔

======================

"ہائے ہنی ویلنٹائن ڈے کا کیا پلین ہے؟" عاطف دانیال کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھے ہوئے بولا۔

"پلین تو بہت بڑا ہے جانی کسی کو سبق جو سکھانا ہے" دانش نے کمینگی سے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم پریشے کی بات کر رہے؟" ہو عاطف نے پوچھا۔

"تم جانتے ہو عاطف جو چیز دانیال کو پسند آجائے تو پھر دانیال اسے حاصل کر کے ہی رہتا ہے پھر چاہے کچھ بھی کرنا پڑے اس کے لیے" دانش نے کہا اور عاطف اور دانش دونوں کا قہقہ فضا میں گونجا تھا۔

======================

حوریہ آج بالکل فری تھی اور اسے نیند بھی نہں آرہی تھی تو اس نے سوچا ایف بی آن کر کے کل پوسٹ کی گی ایپیسوڈ پر فین کا ریسپونس ہی چیک کر لے اس نے ایف بی آن کی تو اس کے سامنے حمزہ کا سٹیٹس آیا جس میں وہ ٹیگ تھی نقش کی وجہ سے وہ اس بات کو تو یکسر ہی بھول گی لیکن اب وہ سوچ رہی تھی کے کیا کرے کیا وہ اس شخص بلاک کر دے۔

"لیکن اس شخص نے ابھی تک کوئی ی بھی ایسی بات نہں کی جس کی بنا پر میں اس کو بلاک کر وہ سکتا ہے اس نے ایک رائٹر سمجھ کر مجھے ریکوسٹ کی ہو کیونکہ کے میری اکثر پوسٹ پے اس کے کمنٹ ہے تو فین تو اکثر ہی ریکوسٹ سینڈ کر دیتے ہے" حوریہ نے سوچا جبکے اس نے چیٹ لسٹ ابھی تک دیکھی ہی نہں تھی۔

"چلو اگر کوئی ی ایسی ویسی بات کرے گا تو بلاک کر دو گی" حوریہ نے سوچا اور دوبارہ پوسٹیں چیک کرنے لگی۔

======================

پریشے اپنے کمرے میں تھی جب زرینہ بیگم اس کے کمرے میں آئی ی۔

"پریشے تم اپنی پیکنگ کر لو ھم صبح مصطفی آباد جا رہے ہے تھماری نانو کے پاس نیلی حویلی"

"لیکن کیوں پریشے نے حیرت سے پوچھا؟"

"کیوں کے ازمیر تھمارے ماموں کے بڑے بیٹے کی انگجیمنٹ ہے"

Posted On Kitab Nagri

''مما پلیز مجھے کوئی انٹرسٹ نہں ہے ایسے فنکشن میں ویسے بھی تین دن بعد میرے فرینڈ کے گھر ویلنٹائن ڈے پارٹی ہے اور اگر میں آپ کے ساتھ گی آپ تو ایک ویک سے پہلے واپس آنے کا نام نہں لے گی اور میرا اس قصبے میں اتنے دن ٹھہرنے کا کوئی ارادہ نہں ہے''، پریشے نے اچھی خاصی سپیچ دے دی تھی۔

''تم میرے ساتھ چل رہی ہو پریشے تم مٹرک میں تھی جب نیلی حویلی گی تھی اس کے بعد کبھی نہں گی اچھا نہں لگتا بیٹا نانو ہر بار آپ کا پوچھتی ہے ''زرینہ نے کہا۔

''اوکے میں آپ کے ساتھ چلتی ہو لیکن ایک شرط پر آپ میرے فرینڈ کے گھر پارٹی سے پہلے واپس آجائے گی مجھے وہ پارٹی اٹینڈ کرنی ہے''

''اوکے ٹھیک ہے آجائے گے واپس تم پکینگ کر لو ھمیں صبح جلدی نکلنا ہے''

''اوکے''

====================

وہ سب شاپنگ کر کے بہت لیٹ واپس آئے تھے اور اب میر ورابعی کو واپس چھورنے جارہا تھا۔

''کل ھماری انگیجمنٹ ہے رابعہ میں نے ابھی تک تمھارے منہ سے اعتراف محبت نہں سنا''ازمیر نے کہا۔

''آپ سے پیار ہے تو یہ انگیجمنٹ کر رہی ہو ناں''رابعہ نے کہا۔

''لیکن مجھے تو تمھارے منہ سے سننا ہے''

''میر و پلیز تھوڑا جلدی گاڑی چلیں ناں امی انتظار کر رہی ہو گی''،رابعہ نے بات بدل لی۔

''بنا لو بنا لو جتنے بہانے بنانے ہے لیکن ایک بات یاد رکھنا کل ھماری انگیجمنٹ والے دن کوئی بہانہ نہں چلے گا کل تمھیں اقرار محبت کرنا ہی ہو گا ''ازمیر نے گاڑی روکتے ہوے کہا

''لیجئے میڈم آگیا آپ کا گھر''ازمیر نے کہا۔

''آپ نہں آئے گے اندر؟''رابعہ نے پوچھا۔

''نہں یار پہلے ہی بہت لیٹ ہو گیا ہو میں اب گھر چلو گا''

''اوکے دھیان سے جائی یے گا''

''اوکے سی یو سون''میر و نے کہا اور گاڑی واپسی کے راستے پر موڑ دی۔

====================

نقش کب سے ٹیرس پر ٹہل رہا تھا کے شاد حوریہ گارڈن میں نظر آ ہی جاے اور اب رات کا اندھیرا ہر طرف پھیل چکا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی حوریہ کو دیکھنے کی نقش کی خواہش بھی دم توڑ گی اور وہ تھک ہار کر چی ئی ر پر بیٹھ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"پتہ نہیں حوریہ کو میرا گفٹ پسند آیا ہوگا یا نہیں ؟""کاش کل حوریہ یونی آ جائے دو دن ہو گے کے اسے دیکھے ہوئے"،نقش نے دل میں سوچا۔

==========================

سونیا اپنے کمرے میں بیٹھی وہ ڈریس دیکھ رہی تھی جو منیب نے اس کے لیے پسند کیا تھا منیب کے بارے میں سوچتے ہوئے سونیا کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی سونیا منیب کو پسند کرنے لگی تھی اور اسے یہ بھی لگتا تھا کے منیب بھی اس سے پیار کرتا ہے۔چاہے جانے کا احساس ھمیشہ چاہنے کے احساس سے زیادہ ہوتا ہے چاہے جانے کا غرور ہی الگ ہوتا ہے کوئی آپ کو چاہے آپ کی خواہش کرے آپ کو پانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو تو غرور تو بنتا ہی ہے ناں اور سونیا بھی اس وقت کسی ایسی ہی کیفیت سے دوچار تھی یہ جانے بنا کے محبت آزمائش کے بنا کبھی نہیں ملتی اور ہر محبت کرنے والے کو اس آزمائش سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔

==========================

منیب سعد سے مسیج پر بات کرتے ہوئے اس تقید کر رہا تھا کے اسے کل ازمیر کی انگیجمنٹ میں ضرور آنا ہے اور کچھ اصرار کے بعد سعد نے آنے کی ہامی بھر لی سعد نے منیب کے موبائل میں اپنا نمبر جان کے نام سے سیو کیا ہوا تھا سعد کا کہنا تھا وہ منیب کا دوست ہونے کے ساتھ گرل فرینڈ کا کردار بھی ادا کر رہا کیونکہ منیب کو اسے ہر جگہ

اپنے ساتھ لازمی لے کے جانا ہوتا تھا اور اس بات سے چڑ کر سعد نے اپنا نمبر منیب کے موبائل میں جان کے نام سے سیو کر دیا تھا۔

اور منیب اس بات پر بہت ہنستا تھا۔

==========================

حمزہ حوریہ کے بارے میں سوچ رہا تھا پتہ نہیں وہ دن کب آئے گا حوریہ جس دن میں تھمیں اپنے روبرو دیکھ سکو گا۔بس ایک بار حوریہ جہانگیر تم مجھے مل جاو میں پھر ھمشہ تھمیں اپنے پاس رکھو گا۔

کبھی خود سے دور نہیں جانے دو گا حمزہ خود سے ہی باتیں کر رہا تھا اس نے حوریہ کو اپنے خیالوں میں امیجن کیا تھا وہ جانتا تھا حوریہ اپنے نام کی طرح خوبصورت ہوگی۔اس کا دل کہتا تھا حوریہ بہت خوبصورت اور خوب سیرت لڑکی ہوگی اس کے ناول اس بات کی گواہی تھے کے وہ ایک سچے دل اور پاکیزہ خیالات کی لڑکی ہے۔

==========================

آج کا طلوع سورج نیلی حویلی والوں کے لیے خوشیاں ہی خوشیاں لے کر آیا تھا آج رابعی اور ازمیر کی منگنی کا دن تھا ہر کوئی اپنی تیاری میں مصروف تھا۔ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔جب زرینہ بیگم اپنے شوہر اور بیٹی کے ساتھ نیلی حویلی میں داخل ہوئی جنھیں دیکھ کر نیلی حویلی کے مقیموں کے چہرے پر خوشی کی لہر ڈوری تھی۔

"کیسی ہے آپ بی جان؟"زرینہ بیگم نے گلے ملتے ہوئے پوچھا۔

سب لوگ لاونج میں ہی آ گئے تھے

Posted On Kitab Nagri

''ارے یہ پری ہے ماشاءاللہ کتنی بڑی ہو گی ہے''بی جان نے پریشے کو اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

پریشے نے اس وقت جینز اور شوٹ فراک پہن رکھی تھی اور ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔

اس کے بعد سب باری باری زرینہ بیگم اور ان کی فیملی سے ملے لیکن پریشے نے کوئی خاص گرمجوشی کا مظاہرہ نہ کیا تھا وہ سب سے بس نارملی ملی تھی۔

''سونیا پریشے کو اس کا روم دیکھا دو تھک گی ہو گی تاکے وہ فریش ہو جاے''رافیعہ بیگم نے کہا۔

''جی ٹھیک ہے مما آے پری''سونیا نے کہا تو پری اس کے ساتھ روم میں آ گی۔

''پری آپی یہ رہا آپ کا روم اور اگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا''سونیا نے خوش اخلاقی سے کہا

''پلیز ڈونٹ کال می آپی میں تم سے دو سال ہی بڑی ہو تو جسٹ کال می پریشے یا پری''پریشے نے جتاتے ہوئے کہا۔

''اوکے کچھ چاہیے ہو گا تو بتا دینا سونیا کہہ کر کمرے سے چلی گی ''

==========================

میر و حمزہ اور احسن اپنی نگرانی میں سارا کام کروا رہے تھے نیلی حویلی میں شادی کا پہلا فنکشن تھا اس لیے وہ نہں چاہتے تھے کے تیاری میں بھی کوئی بھی کمی رہے

''یار حمزہ ھماری کزن پریشے تو کافی ناک چڑھی لگ رہی ہے دیکھا نہں کیسے فارملی سب سے مل رہی تھی''احسن نے حمزہ سے کہا۔

''میرے بھائی وہ ایسی ہی ہے جب میں پھوپھو کے گھر گیا تھا تب بھی اس کا یہ ہی ایٹیوڈ تھا''حمزہ نے کہا۔

==========================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پوری حویلی کو سرخ و سفید پھولوں سے سجایا گیا تھا باہر لاون میں ہی تقریب کا انتظام کیا گیا تھا۔

مہمان آنا شروع ہو گے تھے سب بڑے تو تیار ہو کر لاون میں آ گے تھے تاکے مہمانوں کا استقبال کر سکے جب کے ینگ پارٹی ابھی تک اپنے رومز میں گھسے تیار ہونے میں مصروف تھے

سونیا نے پیروں تک آتی سفید رنگ کا گھردار فراک پہنا تھا جس پر ریڈ پرل سے ایمبرڈری کی گی تھی بالوں کو سٹیٹ کر کے کھولا چھوڑا تھا لائٹ میک کیے وہ منیب کے پسند کیے ہوئے ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی جب کے ثانیہ نے پیچ کلر کا کام والا سوٹ زیب تن کیا تھا بالوں کو کرل کیے ایک کندھے پر ڈال رکھا تھا آنکھوں میں کاجل لگاتے ہوئے آئینے میں اپنا تنقیدی جائزہ لیا

سبھی لڑکوں نے بلیک ڈنر سوٹ پہنے تھے جوان پر بہت سوٹ کر رہے تھے جبکے ازمیر نے وائٹ سوٹ پر ریڈ کلر کی واسکٹ پہن رکھی تھی بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے ہاتھ میں ریسٹ واچ پہننے وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا

''اوے ہوئے آج تو ھماری بھابھی اپنا دل تھام کر رہ جاے گی''''جب ھمارے بھائی کو دیکھے گی''حمزہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''کیسا لگ رہا ہو؟''ازمیر نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''اتنا اچھا لگ رہا کے دل کر رہا ایک پاری کر لو تھمیں''حمزہ نے آنکھ مارتے ہوے کہا۔

''حمزہ سدھر جا''

''اچھا چل نیچھے سب ویٹ کر رہے ہے''حمزہ نے کہا۔

''ویسے حمزہ لگ تو بھی کچھ کم نہں رہا لیکن افسوس ھماری بھابھی یہاں نہں ہے تھمیں دیکھنے کے لیے ا''زمیر کہا پیچھے رہنے والا تھا۔

''وہ یہاں نہں ہے تو کیا ہوا حمزہ کے دل میں تو ہے حمزہ کی روح میں بسی ہے''حمزہ نے مسکراتے ہوے کہا۔

''اوے ہوئے ھمارا لڑکا تو شاعری بھی کرنے لگا ہے ا''زمیر نے مسکراتے ہوے کہا اور دونوں نیچھے کی طرف بڑھ گے۔

====================

منیب نیچھے آیا تو اسے سونیا کہیں نظر نہں آئی ی تو وہ سونیا کے کمرے میں آ گیا جہاں سونیا آئی ینے کے سامنے کھڑی چوڑیاں پہن رہی تھی اپنی کلائی ی میں

''بہت خوبصورت لگ رہی ہو''منیب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوے کہا تو سونیا نے نظر اٹھا کر دیکھا جو کے خود بھی بلیک ڈریس میں کچھ کم نہں لگ رہا تھا۔

سونیا کا دل زور سے ڈھڑکا تھا اس نے فورا نظریں جھکالی اور دوبارہ چوڑیاں پہننے لگی جب منیب نے آگے ہاتھ بڑھا کر اس کی کلائی ی تھامی اور باقی کی چوڑیاں بھی اس کی کلائی ی میں ڈال دی سونیا منیب کی اتنی نزدیکی پر نظر نہں اٹھا پا رہی تھی

''تم نے بتایا نہں میں کیسا لگ رہا ہو''منیب نے پوچھا۔

''منیب جاے یہاں سے کوئی ی آجاے گا''

''تم بتادو میں چلا جاو گا''

''بہت اچھے لگ رہے ہے''سونیا نے نظریں جھکاتے ہوے کہا۔

''اوکے میں جا رہا ہو تم بھی جلدی سے نیچھے آجاو''منیب چلا گیا تو سونیا نے اپنی روکی ہوئی ی سانس بحال کی۔

منیب نیچھے آیا تو اس کے نمبر پر سعد کی کال آنے لگی منیب نے کال پک کی۔

''ہاں سعد آے نہں تم ابھی تک''منیب نے کال ریسیو کرتے ہی پوچھا۔

''یار تم کہاں ہو میں گیٹ کے پاس کھڑا ہو''سعد نے کہا۔

''اچھا تو وہی روک میں آتا ہو''منیب نے کال کاٹ دی اور گیٹ کی طرف بڑھا۔

Posted On Kitab Nagri

''سعد تم یہاں کیوں کھڑے ہو اندر آ جاتے یار؟'' منیب نے سعد کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

''یار منیب مجھے آکورڈ لگ رہا تو جانتا ہے میں نے کبھی اس طرح کے فیملی فنکشن اٹینڈ نہں کیے'' سعد نے کہا۔

''یار تو ایسے نروس ہو رہا جیسے کے تیری انگیجمنٹ ہو جسٹ چل اور اندر چل بہت مزہ آئے گا یہ فنکشن تیری زندگی کا یادگار ایونٹ ہو گا'' منیب کہا اور اسے لیے لاون میں آ گیا جہاں سب مہمان خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

منیب نے احسن حمزہ اور ازمیر سے سعد کا تعارف کروایا سب بہت ہی پر جوش طریقے سے سعد کو ملے تھے سعد کو بھی ان سے مل کر بہت خوشی ہو رہی تھی۔

سعد اور احسن باتیں کر رہے تھے جب احسن کی نظر سیڑھیاں اترتی پریشے پر پری جس نے سی گرین اور بلیو کلر کے کامبینشن کا لہنگا پہن رکھا تھا لہنگے کی کرتی اتنی شوٹ تھی کے بامشکل کمر ڈھانپ رہی تھی میک اپ کے نام پر اس نے صرف کاجل اور لپ اسٹک لگا رکھی تھی کانوں میں ڈائی منڈ کے ائی یر رنگ ڈالے اور ہاتھوں میں صرف پھولوں کے گاجرے پہنے وہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی سیڑھیاں اترتی پریشے سیدھا احسن کے دل میں اتر تھی۔

کاش میں تیرے حسیں ہاتھ کا کنگن ہوتا

تو بڑے پیار سے چاؤ سے بڑے مان کے ساتھ

اپنی نازک سی کلائی میں چڑھاتی مجھ کو

اور بے تابی سے فرصت کے خزاں لمحوں میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تو کسی سوچ میں ڈوبی جو گھماتی مجھ کو

میں تیرے ہاتھ کی خوشبو سے مہک سا جاتا

جب کبھی موڈ میں آکر مجھے چوما کرتی

تیرے ہونٹوں کی میں حِدّت سے دِہک سا جاتا

رات کو جب بھی نیندوں کے سفر پر جاتی

مرمریں ہاتھ کا اِک تکیہ بنایا کرتی

میں تیرے کان سے لگ کر کئی باتیں کرتا

تیری زُلفوں کو تیرے گال کو چوما کرتا

Posted On Kitab Nagri

جب بھی تو بندِ قبا کھولنے لگتی جاناں

اپنی آنکھوں کو تیرے حسن سے خیرہ کرتا

مجھ کو بے تاب سا رکھتا تیری چاہت کا نشہ

میں تیری روح کے گلشن میں مہکتا رہتا

میں تیرے جسم کے آنگن میں کھنکتا رہتا

کچھ نہیں تو یہی بے نام سا بندھن ہوتا

''سعد بھائی آپ یہاں رکے میں ایک سکنڈ آیا'' احسن نے کہا اور پریشے کی طرف بڑھا۔

''یار یہ منیب کہاں رہ گیا مجھے یہاں بلا کر جناب خود کہاں غائب ہو گے'' سعد منیب کو ڈھونڈتے ہوئے الٹے پاؤں چل رہا تھا جب وہ ثانیہ سے ٹکرا گیا۔

''اففف سوری مس آپ کو لگی تو نہیں ؟'' سعد نے معذرت کرتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں اٹس اوکے'' ثانیہ نے چہرے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا اور سعد کی نظر ثانیہ کے چہرے پر ٹھہر سی گی تھی اتنی معصومیت اور اتنی خوبصورتی سعد کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔

''ارے آپ تو منیب بھائی کے دوست ہے ناں کیا نام بتایا تھا بھائی نے آپ کا ہاں یاد آیا سعد آپ سعد ہے ناں'' ثانیہ نے کہا۔

''جی میں سعد ہو پر آپ مجھے کیسے جانتی ہے ؟'' سعد نے حیرت سے پوچھا۔

''ارے سعد تم یہاں ہو میں تھمیں وہاں ڈھونڈ رہا تھا'' منیب بھی وہاں آگیا۔

''واہ ٹڈی تم تو پوری بھوتنی لگ رہی ہو'' منیب نے ثانیہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اور آپ بھی گوسٹ ہی لگ رہے ہے'' ثانیہ بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔

''ارے سعد اس سے ملو میری بہن اور ھمارے گھر کی سب سے چھوٹی گڑیا ثانیہ'' منیب نے تفصیلی تعارف کروایا۔

سعد نے صرف مسکرانے پر اتفاق کیا۔

جب کے ثانیہ بی جان کی آواز پر ان کے پاس چلی گی

==========

Posted On Kitab Nagri

''ہائے آپ بور تو نہں ہو رہی ناں یہاں؟''احسن نے پریشے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

''اتنے بورنگ ماحول میں انجوائے کر بھی کون سکتا ہے''پریشے نے بے رخی سے کہا۔

''ارے ایسا تو نہں ناں کہیے آپ ذرا میرو بھائی یاں اور رابعی باجی کی رنگ سر منی ہو لینے دے پھر دیکھیے گا کتنا مزہ آے گا''

''چلو لیٹس سی''پریشے نے بھی بے نیازی سے کہا۔

رابعہ کو سٹیج پر لایا گیا تو رابعہ کو دیکھ کر میرو کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوی تھی

رابعہ نے پلپلم کلر کا فراک زیب تن کیا ہوا تھا جس پر گولڈن کلر کی ایمبرڈری کی گی تھی گولڈن ڈوپٹے کو سلیقے سے سر پر سیٹ کیا گیا تھا لائیٹ میک اپ کیے کانوں اور گلے میں میچنگ جیولری پہنے معصوم سی رابعی ازمیر کے دل کے تار چھیڑ گی تھی۔

''میرو رنگ پہناو رابعی کو''رافیعہ بیگم نے انگوٹھی ازمیر کی طرف بڑھاتے ہوے کہا۔

میرو نے رنگ تھامی اور رابعی کا تھ تھامتے ہوئے رنگ پہنا دی پورے لاون میں تالیوں کی آواز گونجی تھی۔

رابعہ نے ازمیر کے ہاتھ میں رنگ پہنائی ی اور دونوں ایک خوبصورت رشتے میں باندھ گے

احسن پورے فنکش میں پریشے کے ارد گرد ہی رہا جب کے منیب کی نظر سونیا کے ارد گرد ہی گھوم رہی تھی۔

''بس کر دے یار بھابھی کو نظر لگاے گا کیا''سعد نے شرارت سے کہا تو منیب نے اسے گھوری سے نوازہ۔

جب کے سعد سب سے نظر چرا کر ایک نظر ثانیہ کو دیکھ لیتا تھا جو کے پوری تقریب میں ایک پل بھی سکون سے نہں بیٹھی تھی کبھی کسی اور کبھی کسی کے ساتھ باتوں میں مگن تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

=====================

حمزہ کو اس وقت حوریہ بے پناہ یاد آئی ی تھی کاش حوریہ تم بھی آج میرے ساتھ ہوتی حمزہ نے حسرت سے سوچا۔

=====================

''بہت پیاری لگ رہی ہو ازمیر نے رابعی کے کان میں سرگوشی کی''تو رابعی نے نظریں جھکا لی

''ارے تم تو ابھی سے بلش کر گی ابھی تو تھمیں میرے سامنے اقرار محبت کرنا ہے''میرو نے اسے کل والی بات یاد دلائی ی۔

''میرو پلیز مجھ سے نہں ہو گا''رابعہ نے نے بسی سے کہا

''مس کوئی ی بہانہ نہں چلے گا اب جلدی سے وہ تین لفظ بولو جو میں سننا چاہتا ہو''ازمیر نے کہا۔

''میرو پلیز''

Posted On Kitab Nagri

''رابعی کوئی بہانہ نہیں جلدی سے بولو''اور رابعی نے دل سے دعا کی کوئی سٹیچ پر ان کے پاس آجائے لیکن کہتے ہے ناں ہر وقت قبولیت کا بھی نہیں ہوتا سب اس وقت ایک دوسرے کے ساتھ تصویرے بنانے میں مصروف تھے فی الحال ان کی طرف کوئی بھی متوجہ نہیں تھا۔

''بولو رابعی''ازمیر نے کہا۔

''آئی لو یو ازمیر''رابعی نے روک روک کے الفاظ ادا کیے جو کے بمشکل میر وسن پایا تھا۔

''آئی لو یو ٹو ڈیئر''ازمیر نے بھی فوراً جواب دیا تو رابعی مسکرا پڑی۔

======================

انگیجمنٹ کا فنکشن ختم ہوا تو سب ینگ پارٹی لاون میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب کے خواتین کچن میں سب کے لیے چائے بنا رہی تھی جب منیب بھی کچن میں آیا

''مما میرے لیے چائے پلیز کمرے میں بیجھوا دیجے گا میں فریش ہونے کے بعد ریسٹ کروگا''منیب نے کہا اور اپنے کمرے کی جانب جانے لگا جب سعد کا مسیج آیا۔

''آج فنکشن میں بہت مزہ آیا تھنکیو منیب''

''یو ویلکم جانی''منیب نے ریپلائی کیا اور موبائل بیڈ پر رکھ کر الماری سے کپڑے نکال کر چینج کرنے چلا گیا

سونیا کچن میں پانی پینے آئی تھی جب طاھرہ بیگم نے اس پکارا

''سونی یہ چائے تو ذرا منیب کے روم میں دے آو''

''اچھا چھوٹی مما''سونیا منیب کو چاہے دینے آئی تھی جب منیب کے موبائل پر مسیج آیا۔

سونیا نے چائے کا کپ رکھتے ہوے موبائل اٹھایا اور مسیج اوپن کیا

آئی لو یو جانی اور مسیج کو نٹکٹ نیم جان لکھا ہوا تھا سونیا کو اپنے پیر کے نیچے سے زمین کسکتی ہوئی محسوس ہوئی اس نے موبائل واپس رکھا اور اپنے روم میں چلی گی۔

منیب کپڑے چینج کر کے روم میں آیا تو روم میں کوئی بھی نہیں تھا جب کے ٹیبل پے چائے کا کپ رکھا ہوا تھا

''ارے مما چائے رکھ کر چلی بھی گی''منیب نے کہتے ہوے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا۔

======================

سونیا اپنے روم میں آگی تھی اور برے طریقے سے جیولری اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر پھینک رہی تھی۔آنسو مسلسل اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔اس تو لگا تھا منیب اس اسے پیار کرنے لگا ہے لیکن نہیں منیب وہاب خان بھی دوسرے لڑکوں جیسا نکلا۔

Posted On Kitab Nagri

سونیا نے اپنے آنسو بے دردی سے صاف کیے

چڑھا ہوا تھا جو دریا اُتر گیا کب کا

تمھارے چاہنے والا تو مر گیا کب کا

نہ میری روح میری ہے نہ میرا جسم میرا

تیرا وجود تو مجھ میں اُتر گیا کب کا

وہ اک شخص جو سب کو سنبھالے رکھتا تھا

تمھیں خبر ہی نہیں ہے بکھر گیا کب کا

تُو جس کے وعدوں کو دل سے لگائے بیٹھا ہے

وہ اپنی بات سے پیارے مکر گیا کب کا

====================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارشد نے ناشتہ اپنے روم میں ہی منگوا لیا تھا فی الحال وہ عنجلی کے سامنے نہں جانا چاہتا تھا۔ وہ خود کو گلٹی فیل کر رہا تھا جس کی وجہ سے عنجلی ہرٹ ہو رہی تھی لیکن اگر عنجلی مسلم ہوتی تو وہ اسے اپنا نا لیتا وہ ایسا بالکل نہں تھا کے کوئی ی لڑکی اس کے سامنے اقرار محبت کرے تو وہ اس کے پیار کا ناجائی زہ فائی دہ اٹھاے یا اسے ذلیل کرے اس کی ماں نے اسے ھیشہ عورت کی عزت کرنا سکھائی ی ہے چاہے عورت کا تعلق کسی بھی دھرم سے ہو عورت عورت ہوتی ہے اور ھمیشہ ہی قابل احترام ہوتی ہے۔ اس لیے وہ آفس میں بھی سب کے ساتھ نرمی اور پیار سے پیش آتا تھا لیکن وہ نہں جانتا تھا کے عنجلی اس کی نرمی کا اخلاق کا غلط مطلب سمجھ لے گی دروازے پر ہوتی دستک نے اسے خیالوں سے باہر نکالا۔

"آجائیے" ارشد نے کہا تو عنجلی روم میں انٹر ہوئی ارشد جس بات سے بھاگ رہا تھا وہ ہی ہوئی عنجلی خود چل کر ارشد کے پاس آ گی۔

"سر آپ ناشتہ کرنے نیچھے کیوں نہں آئے؟" عنجلی نے بات کی شروعات کی۔

"نہں میں ناشتہ اپنے روم میں ہی کروں گا"

"کیوں؟" عنجلی نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''کیونکہ میری مرضی''ارشد نے سخت لہجہ اپناتے ہوے کہا۔

''آپ مجھے سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہے کیا سر؟''عنجلی نے کہا۔

''نہں تو میں ایسا کیوں کروں گا''ارشد نے نظریں چراتے ہوے کہا۔اب وہ کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا تھا

''آپ ایسا کیوں کر رہے سر میرے ساتھ؟''

''مس عنجلی میں آپ کو کیسے سمجھاوں جو آپ چاہتی ہو وہ نہں ہو سکتا''

''کیوں نہں ہو سکتا''اب ارشد اور عنجلی آمنے سامنے کھڑے تھے۔

''کیوں کے آپ اور میں بہت الگ ہے اور آپ کا اور میرا کوئی میچ نہں ہے''ارشد نے دو ٹوک جواب دیا۔

''مطلب کے آپ کہنا چاہ رہے ہے کے میں آپ کے قابل نہں ہو؟''عنجلی نے پوچھا۔

''ہرگز یہ مطلب نہں مس عنجلی یہ بھی تو ہو سکتا ہے ناں کے میں آپ کے قابل نہ ہو''

''مجھے تو ایسا نہں لگتا سر پلیز آپ میرے ساتھ اسا نہ کرے میں بہت کمزور سی لڑکی ہو آپ کا انکار مجھے توڑ رہا''عنجلی بے بسی سے کہتی ہوا ارشد کے سینے سے لگی تھی۔

''عنجلی آپ جاے یہاں سے ارشد فورا عنجلی سے دور ہوا تھا''

''لیکن سر''

''پلیز جاے یہاں سے میں آپ کی بہت عزت کرتا ہو اور اس سے پہلے کے میرا ہاتھ اٹھ جاے آپ پر آپ جاے یہاں سے''ارشد پہلی بار چلایا تھا تو عنجلی وہاں سے چلی گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ارشد اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا تھا عنجلی کی بے قوفیاں دن بہ دن بڑھتی ہی جا رہی تھی جو کے ارشد کے لیے پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔

====================

چاند آج یونی آئی ی تھی اور یونی آتے ہی اس کی پہلی نظر نقش پر پڑی تھی حوریہ نے بھی سوچ لیا تھا کے آج وہ نقش کا سبق سکھا کر رہے گی نقش کی ان فضول حرکتوں سے وہ تنگ آ چکی تھی۔

حوریہ کیفے ٹیریا کے پاس والے گرنڈ میں بیٹھی تھی جب نقش اس کے پاس آیا

''کیسی ہو حوریہ؟''نقش نے پوچھا۔

''میں جیسی بھی ہو آپ سے مطلب؟''حوریہ نے دو ٹوک انداز میں پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

”مجھے سمجھ نہں آتی حوریہ آپ کو مجھ سے اتنی نفرت کیوں ہے صرف اس لیے کے میں ایک مسلم نہں ہندو ہو آپ بھی تو ایک مسلم ہے ناں لیکن پھر بھی ہندوستان میں رہتی ہے کیونکہ ہندوستان پاکستان سے زیادہ بہتر ملک ہے“ نقش نے کہا

”اور یہ بات آپ کیسے اتنے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہے؟“ حوریہ نے پوچھا۔

آپ نے وہ ٹوئیٹ تو پڑھی ہو گی ناں جس میں انڈیا کے بارے میں کچھ دلچسپ حقائق تھے

اقرار الحسن نے ٹوئیٹس کیں جس میں انڈیا کو پاکستان سے بہت بہتر قرار دیا اور دلیل میں تین چیزیں پیش کی۔

ایک انڈیا روپے کی قدر زیادہ ہے، دوسری وہاں کی میٹرو پاکستان کی باڑہ میں چلنے والی بسوں سے بہتر ہے اور تیسری انڈیا نے ویکسین بنالی ہے۔

نقش نے فخریہ انداز میں کہا

”لگتا ہے مسٹر نقش آپ نے اس ٹوئیٹ کی جوابی ٹوئیٹ نہں پڑھی چلیں اگر نہں پڑھی تو میں آپ کو بتا دیتی ہو

جو چیزیں اقرار کو نظر نہیں آئیں وہ میں بتاتی ہوں۔

دنیا بھر میں سب سے زیادہ غریب انڈیا میں پائے جاتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

دنیا میں سب سے زیادہ بے روزگار انڈیا میں پائے جاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ ان پڑھ بھی انڈیا میں پائے جاتے ہیں۔

انڈیا میں 2 کروڑ 40 لاکھ افراد بھوکے سوتے ہیں جو پوری دنیا کے بھوکوں کا ایک چوتھائی ہے۔

فٹ پاتھوں پر سونے والوں کی تعداد میں بھی بھارت پوری دنیا میں سر فہرست ہے۔ وہاں پورے پورے خاندان فٹ پاتھوں پر رہائش پذیر ہیں۔ پارٹیشن اور 'پردے' کیلئے موٹا پلاسٹک استعمال کرتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ جسم فروشی انڈیا میں ہوتی ہے۔

انڈیا میں جسم فروشی کرنے والی خواتین کی تعداد 26 لاکھ سے زیادہ ہے۔

جو خواتین جسم نہیں بیچتیں ان کی عزتیں لوٹ لی جاتی ہیں۔ اس لیے انڈیا کو دنیا کا "ریپ کیپٹل" بھی کہا جاتا ہے جہاں خواتین کی سب سے زیادہ عصمت دریاں ہوتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

جسم فروشی سے یاد آیا کہ جسمانی اعضاء کی فروخت میں بھی انڈیا دنیا میں نمبر ون ہے۔انڈیا میں باقاعدہ دیہاتوں کے باہر بورڈ لگے ہوتے ہیں جن پر جلی حروف میں لکھا ہوتا ہے کہ "اس گاؤں میں ہر بندے کا گردہ برائے فروخت ہے۔"

دنیا میں سب سے زیادہ خودکشیاں بھی انڈیا میں ہوتی ہیں۔

زیادہ تر کسان اور خواتین خودکشیاں کرتے ہیں۔اس وقت انڈیا میں کسانوں کا دنیا میں سب سے بڑا احتجاج بھی چل رہا ہے۔

انڈیا کو دنیا کو گندہ ترین ملک کہا جاتا ہے۔دنیا کے 20 گندے ترین شہروں میں 14 کا تعلق انڈیا سے ہے۔

انڈیا کی 70٪، جی ہاں 70٪ آبادی کے پاس بیت الخلا کی سہولت موجود نہیں اور یہ اتنا بڑا پرابلم ہے کہ بالی وڈ نے اس پر "ٹائیلٹ" نامی فلم بنائی۔

انڈیا دنیا کی واحد ریاست جہاں پیشاب کو بطور دوائی اور تبرک کثرت سے پیا جاتا ہے اور غیر ہندو اقلیتوں کو زبردستی پلایا جاتا ہے۔

اور اسی "شائننگ انڈیا" میں کم از کم دو کروڑ لوگ چوہے کھا کر پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں۔

دنیا میں سب سے زیادہ جرائم انڈیا میں ہوتے ہیں۔

انڈیا کی عدالتوں میں تین کروڑ کیسز پینڈنگ پڑے ہیں۔

بھارت میں ماؤں کے پیٹ میں بچیوں کے قتل کی شرح پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔بھارت میں بچیوں کی شادیاں کرانا دنیا میں سب سے زیادہ مشکل ہے۔بھارت میں ہر ایک گھنٹے میں جہیز کم لانے پر ایک خاتون کا قتل کیا جاتا ہے۔

لیکن بھارت دنیا کا واحد ملک جہاں گائیوں کے حقوق کا بل پاس کیا گیا ہے اور آوارہ گائیوں کی وجہ سے ہر سال سینکڑوں لوگوں کی ہلاکتیں بھی ہوتی ہیں۔

بھارت ایڈز کے پھیلاؤ میں پوری دنیا میں سر فہرست ہے۔دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ایڈز کے مریضوں کی باقاعدہ ٹرین چلتی ہے۔

انڈیا میں ڈھائی کروڑ لوگ معذور ہیں جو دنیا میں سب سے بڑی تعداد ہے۔

جب کہ انڈیا میں 48٪ بچوں ک نشونما صحیح نہیں ہوتی جو دنیا میں سب سے بڑی تعداد ہے۔

بھارت پر 560 ارب ڈالر سے زائد بیرونی قرضہ ہے جو پاکستان سے پانچ گنا زیادہ ہے۔

Posted On Kitab Nagri

کہنے کو تو انڈیا کے پاس 586ارب ڈالر کے زرمبادلہ ذخائر ہیں۔لیکن وہ درحقیقت اس کے اپنے نہیں بلکہ 8فیصد شرح سود پر بینکوں سے لی گئی رقوم ہیں۔یعنی انڈین معیشت ہوا میں کھڑی ہے۔

بھارت میں پوری دنیا میں سب سے زیادہ شورشیں چل رہی ہیں۔29میں سے 22صوبے "آزادی" مانگ رہے ہیں۔کم از کم 100پرائیویٹ لشکر بھارتی سینا کے خلاف اس وقت بھی برسرپیکار ہیں۔اگر ایک دو "اینٹیں" بھی نکل گئیں تو پوری انڈین سٹیٹ کا شیرازہ بکھر جائیگا۔

تقریباً 35یا40فیصد رقبے پر انڈین حکومت کی رٹ بری طرح سے متاثرہ اور وہاں انڈیا کا کوئی کنڑول نہیں۔

بھارت کے مختلف صوبوں میں پاکستانی پرچم لہرانا معمول بن چکا ہے بلکہ پاکستانی پرچم ان کی "چھیڑ" بن چکا ہے۔

انڈیا کو دنیا کا بدترین پڑوسی ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور خیر سے تمام پڑوسی ممالک کے ساتھ انڈیا کے تنازعات چلتے رہتے ہیں اور آئے دن سیز فائر کے معاہدے بھی۔

"کارگل" کے نتیجہ میں انڈیا کے این اے 32طیارے گرائونڈ ہوچکے ہیں جن کی مرمت کیلئے انڈیا نے یوکرین سے معاہدہ کیا ہے۔

کارگل جنگ میں ہی ان کی 200بیش قیمت بوفرز توپیں بھی تباہ ہوئیں تھیں جو انڈیا کی جدید ترین توپیں ہیں۔

انڈیا دنیا میں اسلحے کا سب سے بڑا خریدار ہے اور دنیا کی دوسری بڑی فوج رکھتا ہے۔لیکن باؤجود کوشش کے نہ اپنے جنگی جہاز بنا سکا ہے نہ ٹینک۔

اور دنیا میں سب سے زیادہ "ناکام میزائیل تجربات" بھی انڈیا میں ہوتے ہیں۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھارت کے 80فیصد پل 100سال پرانے ہیں۔

انڈیا کے بہت سے ڈیم سو سال سے زیادہ پرانے ہیں جو کسی بھی وقت ٹوٹ سکتے ہیں۔

دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ٹرین کی چھتوں پر سفر کیا جاتا ہے۔

دنیا کا سب سے ناکام ترین پوسٹ کا نظام انڈیا کا ہے۔

انڈیا میڈیا کو دنیا کا سب سے جھوٹا میڈیا کہا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ

انڈیا میں ہر سال پچاس ہزار لوگ صرف سانپ کے کاٹنے سے مرتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

کم عمر بچوں سے دنیا میں سب سے زیادہ کام انڈیا میں لیا جاتا ہے۔

اقلیتوں پر دنیا میں سب سے زیادہ حملے انڈیا میں ہوتے ہیں۔

اور دنیا میں سیاحوں کو سب سے زیادہ اندیا میں حراساں کیا جاتا ہے۔

''اس لیے مسٹر نقش اگلی بار پاکستان پر انگلی اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچیں گا کیونکہ کے چاہے میں ہندوستان میں رہتی ہو لیکن پھر بھی مجھے پاکستان اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے کیونکہ وہ میرا اسلامی ملک ہے اس لیے میرے سامنے دوبارہ میرے اسلامی مللک کو کمتر کہنے کی غلطی مت کیجئے گا'' حوریہ نے ورانںگ دی

''دیکھیے مسٹر نقش میں آپ کو پہلی اور آخری بار کہہ رہی ہو دوبارہ میرے سامنے مت آئیے گا اور ناں ہی میرے سے کوئی تعلق رکھنے کی کوشش کرے گا بہتر ہے آپ مجھے بھول کر آگے بڑھ جاے''

''یہ تو مسلہ ہے حوریہ میں آپ کو نہں بھول سکتا میں بہت کوشش کر کے دیکھ چکا ہو میں نہں بھولا پاتا آپ کو تو پھر آپ ہی بتاے میں کیا کروں؟'' نقش نے بے بسی سے کہا۔

''یہ آپ کا مسلہ ہے میرا نہں آپ پلیز میرا پیچھا چھوڑدے مجھے آپ میں کوئی انٹرسٹ نہں ہے اور آپ کا میرا کوئی میچ بھی نہں ہے آپ ایک ہندو اور میں ایک مسلم میرا مذہب مجھے قطعی یہ اجازت نہں دیتا ہے کے میں ایک غیر مسلم سے شادی کرو اور حوریہ اپنی جان تو دے سکتی ہے لیکن اپنے دین کی حکم عدولی کبھی نہں کر سکتی'' حوریہ نے کہا اور وہاں سے جانے لگی۔

''اور اگر میں آپ کا مذہب قبول کر لو تو'' نقش کے کہے گے الفاظ نے حوریہ کے قدم روک دیئے وہ پلٹی اور نقش کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی'' کیا کہا مسٹر نقش آپ؟'' نے حوریہ نے پوچھا۔

''یہ کے اگر مذہب بدلنے سے آپ مجھے مل سکتی ہے تو میں اپنا مذہب بدلنے کو تیار ہوں'' نقش نے کہا۔

''یہ ہی فرق ہے ھم مسلم میں اور تم ہندوں میں مسٹر نقش جو آپ نے واضح کر دیا''

''مطلب؟'' نقش نے ناسمجھی سے پوچھا۔

''میں آپ کو ایک واقعہ سناتی ہو''

سالوں پہلے 1 امام صاحب روزگار کیلیئے لندن پُہنچے. روازانہ گھر سے مسجد جانے کیلیئے بس پر سوار ہونا اُنکا معمول بن گیا.

Posted On Kitab Nagri

لندن پہنچنے کے ہفتوں بعد، لگے بندھے وقت اور ایک ہی روٹ پر بسوں میں سفر کرتے ہوئے کئی بار ایسا ہوا بس بھی وہی ہوتی تھی اور بس کا ڈرائیور بھی وہی ہوتا تھا۔

1 مرتبہ یہ امام بس پر سوار ہوئے، ڈرائیور کو کرایہ دیا اور باقی کے پیسے لیکر 1 نشست پر بیٹھ گئے۔ ڈرائیور کے دیئے ہوئے باقی کے پیسے جیب میں ڈالنے سے قبل دیکھے تو پتہ چلا کہ 5 پائونڈ زیادہ آ گئے ہیں۔

پہلے امام صاحب نے سوچا کہ یہ 5 پائونڈ وہ اترتے ہوئے ڈرائیور کو واپس کر دینگے کیونکہ یہ اُنکا حق نہیں بنتے۔ پھر 1 سوچ آئی کہ اتنے تھوڑے سے پیسوں کی کون پرواہ کرتا ہے. ٹرانسپورٹ کمپنی ان بسوں کی کمائی سے لاکھوں پائونڈ کماتی بھی تو ہے، ان تھوڑے سے پیسوں سے اُنکی کمائی میں کیا فرق پڑے گا؟ میں ان پیسوں کو اللہ کی طرف سے انعام سمجھ کر جیب میں ڈالتا ہوں اور چپ ہی رہتا ہوں۔

بس امام صاحب کے مطلوبہ سٹاپ پر رُکی تو امام صاحب نے اُترنے سے پہلے ڈرائیور کو 5 پائونڈ واپس کرتے ہوئے کہا؛ یہ لیجیئے، لگتا ہے آپ نے غلطی سے مجھے زیادہ دے دیئے۔

ڈرائیور نے 5 پائونڈ واپس لیتے ہوئے مُسکرا کر امام صاحب سے پوچھا؛ کیا آپ اس علاقے کی مسجد کے نئے امام ہیں؟ میں بہت عرصہ سے آپ کی مسجد میں آ کر اسلام کے بارے میں معلومات لینا چاہ رہا تھا۔ یہ 5 پائونڈ میں نے جان بوجھ کر آپکو زیادہ دیئے تھے تاکہ آپکا اس معمولی رقم کے بارے میں رویہ پرکھ سکوں۔

امام صاحب جیسے ہی بس سے نیچے اُترے، اُنہیں ایسے لگا جیسے اُنکی ٹانگوں سے جان نکل گئی ہے، گرنے سے بچنے کیلئے ایک کھمبے کا سہارا لیا، آسمان کی طرف منہ اُٹھا کر روتے ہوئے دُعا کی، یا اللہ مجھے معاف کر دینا، میں ابھی اسلام کو 5 پائونڈ میں بیچنے لگا تھا۔

بعض اوقات لوگ صرف قرآن پڑھ کر اسلام بارے میں جانتے ہیں۔

یا غیر مسلم ہم مسلمانوں کو دیکھ کر اسلام کا تصور باندھتے ہیں۔ ھمارے امام صاحب نے پانچ ہزار پاؤنڈ میں بھی اپنا ایمان نہں بیچا لیکن آپ صرف ایک پیار کی خاطر اپنا مذہب بدلنے کے لیے تیار ہو گے آپ کو کیا لگتا ہے آپ کے ایسا کرنے سے میں خوش ہو جاؤ گی آپ کو قبول کر لوگی تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے اسلام میں جبر نہں ہے میں ایسے شخص سے کبھی بھی شادی نہں کرؤ گی جو بنا سوچے سمجھے ایک لڑکی کی محبت میں اسلام قبول رہا ہے جب کے اسے ناں اسلام کے بارے میں ناں کیچھ پتہ ہے اور ناں ہی کوئی ی دلچسپی ہے جس کے لیے مسلمان ہونا صرف ایک فرضی نام ہو میں ایسا بالکل بھی نہں چاہتی جائے نقش اگر پہلے تاریخی کتابیں اٹھائے ھماری مبارک کتاب قرآن مجید کا ترجمہ پڑھے خود ریسرچ کرے کے اسلام کیا ہے اور پھر اگر دل سمجھ جائے دل اور دماغ اس بات کی گواہی دیں کے اسلام سے بڑا کوئی ی دین نہں ہے تو پھر اسلام قبول کرے گا لیکن کسی بدلہ کی عوض یا صرف کسی کو پانےِ کے لیے ایسا ناں کرئے گا کیونکہ مسلمان ہونا ایک فخر کی بات ہے

الحمد للہ ! مسلمان ہونا کتنا سُکون دیتا ہے.

نام کا مسلمان ہونا بھی کتنی بڑی نعمت ہے۔ اللہ کا احسان ہے ہم پر کہ ہمیں اُمت مسلمہ بنایا اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے کا اعزاز عطاء کیا۔

Posted On Kitab Nagri

مسلمان چاہے کتنا ہی گنہگار ہو، ہر طرح کی بُرائی کر چکا ہو۔ مگر اس کے پاس ایک انتہائی خوبصورت احساس ہوتا ہے کہ اللہ اس کے پاس ہے۔ جو اس کے لاکھوں گناہوں اور کوتاہیوں کے بعد بھی اسے معاف کر دے گا۔ اس کی بات سُنے گا، اس کا مان رکھ لے گا۔ کتنا ہی اچھا احساس ہے کہ ہم سب کے پاس ایک کامل ذات کا آسرا ہے۔ جو ہمیشہ ہمارے پاس ہی رہے گا، کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔

بے شک مسلمان ہونا زندہ ہونے سے زیادہ بڑی اور خوبصورت نعمت ہے۔

''الحمد اللہ کے میں مسلمان ہو اور خدا کرئے کے وہ دن آئے کے آپ بنا کسی غرض بنا کسی بدلے کے اسلام قبول کرے جس دن آپ رب کو پا لے گا اس دن آپ کو کسی غرض کسی بدلے کی خواہش رہے گی بھی نہں''حوریہ نے کہا اور وہاں سے چلی گی۔

حوریہ کی باتیں نقش کے دل پر گہرا اثر چھوڑ گی تھی اور یہ بات اس پر عیاں ہو گی تھی حوریہ اس سے کہیں زیادہ مضبوط ہے وہ کتنا کمزور ہے کے ایک لڑکی کے لیے اپنا دھرم چھوڑنے پر تیار ہو گیا اور وہ ایک نازک سی دیکھنے والی لڑکی کتنی مضبوط تھی کے اپنے دین کو مضبوطی سے تھامے کھڑی تھی نقش کی کسی بات پر بھی اس کے قدم ڈگمگائے نہں تھے۔

''کیا واقعی مسلمان ہونا اتنے فخر کی بات ہے کے کوئی ی بھی مسلمان کسی بھی بات کے عوض اپنا اسلام چھوڑنے کا سوچ بھی نہں سکتا میں ضرور اس مذہب پر ریسرچ کرو گا''نقش نے دل میں ارادہ کیا۔

==========================

سونیا ساری رات بخار میں تپتی رہی تھی اور اب بھی اپنے کمرے میں بے ہوش پڑی تھی جب ثانیہ اس کے کمرے میں آئی ی۔

''سونی اٹھ جا یار اور کتنا سووگی؟''ثانی نے اس کا کمفٹ کھینچتے ہوئے کہا۔

لیکن سونیا کے بے جان وجود میں کوئی ی حرکت نہں ہوئی ی''سونیا اٹھ بھی جا''ثانیہ نے اس کو بازو سے ہلانے کے لیے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھا تو ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچا جیسے اس نے آگ کو ہاتھ لگا لیا ہو وہ فوراً آگے بڑھی اور سونیا کی گال تھپتپائی''سونیا اٹھو سونیا اٹھو کیا ہوا ہے تھمیں؟''لیکن سونیا نے کوئی ی حرکت نہں کی۔

''امی امی چھوٹی امی''ثانیہ پکارتی ہوئی ی نیچھے کی طرف بھاگی تھی۔

آج سب ہی لیٹ اٹھے تھے اور اس وقت ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب ثانیہ بھاگتے ہوئے نیچھے آئی ی

''امی بڑی امی وہ سونیا کمرے میں بے ہوش پڑی ہے''ثانیہ نے نیچھے آکر سب کو بتایا۔

''اور منیب بنا کچھ سوچے سمجھے سونیا کے کمرے کی طرف بھاگا تھا اور باقی سب بھی اس کے پیچھے بھاگے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے سونیا کا سر اپنی گود میں رکھا تھا اور اس چہرہ تھپتپایا''سونیا اٹھو کیا ہوا ہے تھمیں اٹھو پلیز''

''احسن ڈاکٹر کو بلاو''منیب احسن سے مخاطب ہوا

''جی بھائی ی میں نے کال کر دی ہے''احسن نے پریشانی سے کہا وہ سب سونیا کے ارد گرد موجود تھے حمزہ سونیا کے پاس بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھاما''سونی کو تو بہت تیز بخار ہے''حمزہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

''پتہ نہں بھائی ی رات تک تو بالکل ٹھیک تھی اب پتہ نہں اچانک کیا ہو گیا میں کمرے میں آئی ی تو یہ بے ہوش تھی''ثانیہ نے بتایا۔

''تبھی ڈاکٹر آئی ی تو منیب نے سونیا کا سر تکیے پر رکھا اور سائیڈ پر ہو گیا۔

''انھیں بہت تیز بخار جس کی وجہ سے یہ بے ہوش ہو گی ہے یہ میں نے میڈیسن لکھ دی آپ انھیں ٹائم پر دوائی ی کھلا دینا کچھ دیر میں انھیں ہوش آ جاے گا''ڈاکٹر نے بتایا تو سب کی سانس میں سانس آئی ی۔

''رافیعہ جیسے ہی سونیا کو ہوش آے تو اس کی نظر اتار و اور صدقہ دو اس کا پتہ نہں کس کی نظر لگ گی میری بچی کو''بی جان نے کہا تو رافیعہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔

==========================

ارشد ابھی ہی میٹنگ سے واپس ہوٹل آیا تھا جب انیتا گھبرائی ی اس کے کمرے میں داخل ہوئی ی

''سر عنجلی نہں مل رہی''انیتا نے بتایا

''واٹ ! کہاں گی مس عنجلی ؟''ارشد نے فکر مندی سے پوچھا۔

''پتہ نہں سر وہ صبح آپ کو ناشتے کے لیے بلانے آئی ی تھی اس کے بعد سے پتہ نہں کہاں چلی گی''انیتا نے بتایا۔

''اوکے آپ پریشان ناں ہو میں دیکھتا ہو اعجاز صاحب کہاں ہے ؟''ارشد نے پوچھا۔

''سر وہ بھی عنجلی کو ڈھونڈنے گے ہے''انیتا نے بتایا تو ارشد بھی باہر کی جانب بڑھا۔

==========================

پریشے اتنی بور ہو رہی تھی ہر کوئی ی سونیا کی تیمارداری میں لگا تھا وہ تو بور ہو گی تھی یہاں پر تبھی احسن دروازے پر دستک دے کر کمرے میں آیا

''ہاے پریشے کیا کر رہی ہو ؟''

''اس سوگواریت کے ماحول میں کوئی ی کیا کر سکتا ہے''پریشے نے بے رخی سے جواب دیا۔

''آجاو میں تھمں گھما کر لاتا ہو ''

احسن نے کہا۔

''شکر ہے اس گھر میں کسی کو تو خیال آیا کے اس گھر میں کوئی ی مہمان بھی جھنیں ٹائم دینا چاہیے''

''میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہو''احسن کہتے ہوے کمرے سے چلا گیا۔

==========================

ثانیہ کچن میں سونیا کے لیے سوپ بنا رہی تھی جب منیب کچن میں آیا

Posted On Kitab Nagri

''ثانیہ ایک بات تو بتاؤ ''

''جی بھائی ی پوچھیں''

''ثانی سونیا رات تک تو بالکل ٹھیک تھی پھر اچانک اس کی اتنی طبیعت خراب کیسے ہو گی؟ منیب نے پوچھا۔

''پتہ نہں بھائی ی یہ بات میں سوچ رہی تھی سونیا کو ایک دم سے کیا ہو گیا مجھے تو خود بھی سمجھ نہں آ رہا'' ثانیہ نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

''ثانیہ بات سنو بیٹا'' تبھی طاھرہ بیگم نے ثانیہ کو آواز دی

''ثانیہ لاؤ یہ سوپ مجھے دو میں دے دوگا سونیا کو تم امی کی بات سن لو''

''بھائی ی دینا نہں ہے اسے زبردستی پلانا ہے ورنہ وہ نہں پی ئے گی'' ثانیہ نے تاکید کی۔

==================

منیب سونیا کے کمرے میں آیا تو سونیا بیڈ پے کشن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی منیب کو دیکھتے ہی اس نے نظروں کا رخ بدلا

''کیسی ہو؟'' منیب نے بیڈ پر سونیا کے قریب بیٹھتے ہو پوچھا۔

سونیا نے کوئی ی جواب نہں دیا

''چلو جلدی سے سوپ پی لو'' منیب نے سوپ کا چمچ سونیا کی طرف بڑھایا۔

''مجھے نہں پینا'' سونیا نے انکار کیا۔

''پینا تو پڑے گا چلو جلدی سے پی ئی و'' منیب کے اصرار پر سونیا نے سوپ پی لیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

سونیا نے منیب سے کوئی ی شکایت بھی نہں کی تھی اور شکایت کرتی بھی کس حق سے منیب نے تو کبھی سونیا سے اقرار محبت نہں کیا تھا نا ہی کوئی ی وعدہ کیا تھا تو پھر وہ کس حق سے شکایت کرتی۔

تیرا ظاہر نہ تیرے باطن کے مطابق نکلا

جتنا کہتا تھا نہ وہ اتنا صادق نکلا

تھا میں بھی ریاکار اپنی محبت میں مگر

وہ تو مجھ سے بھی بڑھ کر منافق نکلا

==================

Posted On Kitab Nagri

ارشد دوپہر سے عنجلی کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن اسے عنجلی کہیں نہں مل رہی تھی وہ جانتا تھا عنجلی اس کی باتوں سے ہٹ ہو کر کہیں گی لیکن صبح جو عنجلی نے کیا اس کے ساتھ سختی برتنا لازمی تھا۔

پھر کچھ یاد آنے پر ارشد نے گاڑی اس جگہ کو موڑ دی جہاں کل رات وہ اور عنجلی کھڑے باتیں کر رہے تھے اور عنجلی نے اقرار محبت کیا تھا۔

ارشد کا اندازہ سہی ثابت ہوا عنجلی وہی موجود تھی۔

"عنجلی تم یہاں اور میں نے کہاں کہاں نہں ڈھونڈا تھمیں" ارشد نے کہا۔

"تو نہں ڈھونڈتے جب آپ کو مجھ سے پیار ہی نہں ہے تو پھر یہ دیکھاوا کرنے کی کیا ضرورت ہے"، عنجلی نے بے رخی سے کہا۔

دشمن تو مرے دھیان سے آگے کی بات کر

اب تیر اور کمان سے آگے کی بات کر

لے کر لیا قبول کہ میں ہوں انا پرست

عشقا مرے بیان سے آگے کی بات کر

رہتے ہیں خیمہ ڈال کر تیرے خیال میں

اب کوٹھی یا مکان سے آگے کی بات کر

گھر بار بھی پسند ہے لڑکی بھی ہے پسند

پھر بیٹھ اطمینان سے آگے کی بات کر

رشتوں کی گانٹھ کھول کے نکلا ہوں گھر سے آج

اب تو بھی خاندان سے آگے کی بات کر

"اچھا آپ واپس چلیں پھر بات کرے گے اس بارے میں" ارشد نے کہا۔

"نہں مجھے کہیں نہں جانا"، عنجلی نے ضدی لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ تالاب کے بالکل نزدیک ایک پتھر پر بیٹھی تھی ارشد بھی اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

"مس عنجلی آپ جانتی بھی ہے کیا کے آپ کی اس نادانی کی وجہ سے ھم سب کتنے پریشان ہوئے ہے ؟"

"سب کو چھوڑے آپ صرف اپنی بات کرے آپ کو تو بہت خوشی ہوئی ہو گی کے چلو اچھا ہوا جان چھوٹ گی عنجلی سے"، عنجلی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عنجلی کی اس بات پر ارشد مسکرا پڑا تھا حیرت ہے پیار بھی مجھ سے اور اعتبار بھی مجھے پے نہں ہے" ارشد نے کہا۔

"تو آپ بھی تو مجھے سے پیار کرے ناں"، عنجلی نے کہا۔

"چلیں ٹھیک ہے میں سوچو گا اس بارے میں اب چلے اٹھے واپس چلے" ارشد نے کہا۔

"پکا ناں آپ سوچے گے عنجلی نے تصدیق چاہی"

"جی پکا" ارشد نے کھڑے ہوتے ہوے کہا۔

"پھر ٹھیک ہے چلیں"، عنجلی ارشد کا ہاتھ تھامتے ہوے کھڑی ہوئی اس بار ارشد نے اسکا ہاتھ نہں جھٹکا تھا وہ نہں چاہتا تھا عنجلی جذبات میں آکر کوئی غلط قدم اٹھاے اس لیے وہ چپ رہا اور عنجلی اس بات پے خوش تھی کے ارشد نے اس بار اس کو دھتکارا نہں تھا۔

======================

نقش کمرے میں بیٹھا تھا اور دل کو مضبوط کر کے اس نے موبائل آن کیا تھا اور پھر قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر انگلش لینگوئج میں اپنے موبائل میں ڈاؤن لوڈ کیا تھا وہ جاننا چاہتا تھا۔ حوریہ کے دین کے بارے میں اس کے اسلام کے بارے میں اس نے ارادہ کر لیا تھا وہ اسلام کے بارے میں پوری ریسرچ کر کے اور اپنا پیپر ورک کمپلیٹ کر کے ہی حوریہ سے کوئی بات کرے گا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

======================

سعد جب سے انگیجمنٹ سے واپس آیا تھا اس کے ذہن میں ثانیہ کا چہرہ گھوم رہا تھا کتنی معصوم اور کتنی پیاری ہے ثانیہ

اس کا خیال ہی سعد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر دیتا تھا۔

======================

"مما آپ نے کہا تھا کے ھم پارٹی سے پہلے واپس چلے جائے گے اور اب آپ یہاں ڈھیرے ڈال کر ہی بیٹھ گی ہے مما پلیز واپس چلے مجھے شام کو پارٹی میں جانا ہے ورنہ میرا دوست مجھ سے ناراض ہو جائے گا"

"چپ کر جاو پری ہر وقت تھمیں بس دوستوں کی پڑی رہتی ہے کبھی فیملی کو بھی ٹائم دے لیا کرو"

"مما پلیز آپ مجھے گھر جانے دے مجھے آج پارٹی اٹینڈ کرنی ہے اور ویسے بھی میں یہاں بور ہو گی ہو" پری نے ضد کی۔

"اچھا روکوں میں دیکھتی ہوا گر کوئی فری ہے تو میں بولتی ہو تھمیں پارٹی میں لے جائے گا اور پھر اپنے ساتھ نیلی حویلی واپس بھی لے آئے گا"

"واٹ مما میں کوئی چھوٹی بچی تو نہں ہو جس کے ساتھ آپ کسی کو بیجھو گی چوکیداری کے لیے" پری نے تنگ آکر کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''دیکھو پری لاہور یہاں سے بہت دور ہے میں تمھیں ہر گز اکیلے نہں جانے دو گی اگر تمھیں جانا ہے تو ٹھیک ورنہ گھر پر ہی رہو'' زرینہ نے غصہ سے کہا۔

''ٹھیک ہے مجھے جانا ہے آپ جس کے بھی ساتھ بیجھے گی میں چلی جاؤ گی'' پری نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

=====================

زرینہ بیگم نیچھے آئی ی تو خالد رافیعہ بی جان حمزہ اور منیب لاؤن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے زرینہ بھی صوفے پر بی جان کے ساتھ بیٹھ گی۔

''بھائی ی صاحب پری کو اپنی دوست کی طرف جانا ہے اس کی شائی د کوئی ی برتھ ڈے پارٹی ہے اور پری ضدی کر رہی ہے کے اسے لازمی جانا ہے تو اگر لڑکوں میں سے کوئی ی فری ہے تو پری کے ساتھ چلا جائے میں اسے اکیلے لاہور آنے جانے کی اجازت نہں دے سکتی'' زرینہ نے کہا۔

''ہاں حمزہ تو فری ہے ایسا کرو حمزہ تم پریشے کو لے جانا ہے اور پھر واپس بھی اپنے ساتھ ہی لے آنا'' خالد خان نے کہا

جو حکم بابا حمزہ نے فرمابرداری سے کہا۔

=====================

سونیا اپنے کمرے میں ہی تھی اس کا بالکل دل نہں تھا کے وہ کمرے سے باہر جائے یا کسی سے بات کرے ثانیہ نے اسے اتنا فورس کیا کے وہ باہر سب کے ساتھ آکر بیٹھے باتیں کرے لیکن وہ تھی کے مان ہی نہں رہی تھی۔

منیب بنا دستک دئی یے کمرے میں آیا تھا سونیا کھڑکی کے پاس کھڑی ڈوبتے سورج کا منظر دیکھ رہی تھی

''کیا ہوا ہے تمھیں سونیا؟'' منیب ارادہ کر کے آیا تھا کے آج وہ سونیا سے اس کے اس بدلاو کی وجہ جان کر رہے گا۔

''کچھ بھی نہں مجھے کیا ہونا ہے''

''تو پھر تم اتنا عجیب ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟''

''میں بالکل ٹھیک ہو'' سونیا نے جواب دیا۔

''لگتی تو نہں ہو ٹھیک ناں کسی سے بات کرتی ہو ناں سب کے ساتھ بیٹھتی ہو اور اب تو احسن سے بھی بات نہں کرتی آخر کیا بات ہے جو تم کسی سے شئی ر نہں کر رہی؟''

''میں نے کہا ناں میں ٹھیک ہو آپ کو میری بارے میں فکر مند ہونے کی کوئی ی ضرورت نہں ہے''

''کیوں فکر مند ناں ہو مجھے فکر ہے تمھاری؟''

''کیوں

کس حق سے آپ میری فکر کر رہے؟'' سونیا منیب کی بات مکمل ہونے سے پہلے بولی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بولے ناں چپ کیوں ہو گے کیا حق ہے آپ کا مجھ پے نہں ہے ناں کوئی جواب اس لیے بہتر ہے آپ یہاں سے چلے جائے اور دوبارہ میرے کمرے میں مت آئی یے گا جائے یہاں سے" سونیا نے کہا اور دوبارہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

کچھ بھی تھا سچ کے طرف دار ہوا کرتے تھے

تم کبھی صاحبِ کردار ہوا کرتے تھے

سنتے ہیں ایسا زمانہ بھی یہاں گزرا ہے

حق انہیں ملتا جو حق دار ہوا کرتے تھے

تجھ کو بھی زعم سا رہتا تھا مسیحائی کا

اور ہم ب ھی ترے بیمار ہوا کرتے تھے

اِک نظر روز کہیں جال بچھائے رکھتی

اور ہم روز گرفتار ہوا کرتے تھے

ہم کو معلوم تھا آنا تو نہیں تجھ کو مگر

تیرے آنے کے تو آثار ہوا کرتے تھے

عشق کرتے تھے فقط پاسِ وفا رکھنے کو

لوگ سچ مچ کے وفادار ہوا کرتے تھے

آئینہ خود بھی سنورتا تھا ہماری خاطر

ہم ترے واسطے تیار ہوا کرتے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

ہم گلِ خواب سجاتے تھے دکانِ دل میں

اور پھر خود ہی خریدار ہوا کرتے تھے

کوچۂ میر کی جانب نکل آتے تھے سبھی

وہ جو غالب کے طرف دار ہوا کرتے تھے

جن سے آوارگیٔ شب کا بھرم تھا وہ لوگ

اس بھرے شہر میں دو چار ہوا کرتے تھے

یہ جو زنداں میں تمہیں سائے نظر آتے ہیں

یہ کبھی رونقِ دربار ہوا کرتے تھے

میں سرِ دشتِ وفا اب ہوں اکیلا ورنہ

میرے ہم راہ مرے یار ہوا کرتے تھے

منیب بالکل لاجواب ہو گیا تھا منیب تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

=====================

ارشد عنجلی کے بارے میں سوچ رہا تھا رات کو جس طرح وہ بچوں کی طرح ناراض ہوئی تھی وہ بات سوچ کر ہی ارشد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی تبھی ہی دروازے پر دستک دے کر عنجلی کمرے میں داخل ہوئی تو ارشد کی نظر اس پر پڑی عنجلی نے سی گرین کلر کا کیپری کرتا پہنا ہوا تھا ڈوپٹہ کندھے پر جھول رہا تھا بالوں کی ٹیل کیے پیروں میں ہائی ہیل پہنے چہرے پر مسکراہٹ لیے وہ ارشد کو ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگی تھی وہ کسی بھی لڑکے کی آئیڈیل لائف پارٹنر ہو سکتی تھی لیکن ارشد کی نہ اور وجہ وجہ سے وہ باخوبی واقف تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا ہوا سر کن خیالوں میں کھو گے"، عنجلی نے کہا

"نہں کہیں نہں آپ بتائے کیسا آنا ہوا؟"

"وہ ایکچوئی لی ھم سوچ رہے تھے اب چونکہ کے ھم واپس جانے والے ہے تو کیوں نا جانے سے پہلے ھم سب شاپنگ کر لے تو آپ بھی ساتھ چلے گے کیا؟"، عنجلی نے کہا۔

"نہں آپ سب جائے میں ہوٹل میں ہی ٹھہرو گا" ارشد نے جواب دیا۔

"چلیں ناں پلیز بہت مزہ آئے گا چلیں ناں پلیز پلیز"، عنجلی بچوں کی طرح ضد کرنے لگی اور ایسے کرتی ہوئے وہ ارشد کو بالکل چھوٹی بچی ہی لگی تھی۔

"دیکھیے عنجلی آپ جائے میرا سچ میں بالکل دل نہں کر رہا جانے کا" ارشد نے منع کیا۔

"آپ چلے تو سہی آپ کو بوریت کا احساس نہں ہو گا"، عنجلی کے اصرار پر ارشد جانے کے لیے راضی ہو گیا۔

======================

"ہیلو ہاں عاطف سب تیاریاں مکمل ہے ناں کوئی ی غلطی نہں ہونی چاہیے" دانش نے عاطف کو کال پے کہا۔

"نہں ہو گی یار فکر نہں کرو تم بس رات کا انتظار کرو" عاطف نے ہنستے ہوئے کہا تو دانش بھی ہنس پڑا۔

======================

ازمیر ابھی کام سے فری ہوا تھا کے موبائی ل پے رابعی کی کال آنے لگی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زہے نصیب آج ھماری یاد کیسے آ گی آپ کو" ازمیر نے کال ریسیو کرتے ہی کہا۔

"جناب آپ تو منگنی کروا کر ھمیں بھول ہی گے ہے تو ھم نے سوچا ھم ہی یاد کر لے آپ کو"

رابعہ نے طنز کیا

"تھمیں میں کیسے بھول سکتا ایکچوئی لی وہ تھوڑا بزی تھا دو دن سے بس اس لیے بات نہں کر سکا لیکن ابھی فری ہو کر میں تھمیں ہی کال کرنے والا تھا"

"بس بس رہنے دیجئی ے اب وضاحت دینے کی ضرورت نہں ہے"

"اچھا یہ بتاؤ تم کل کالج جاو گی کیا؟" ازمیر نے پوچھا۔

"جی پر آپ کیوں پوچھ رہے ہے؟" رابعہ نے کہا۔

"کل میں تھمیں کالج سے پک کرنے آوگا اور پھر لنچ پر چلے گے"

"وہ تو ٹھیک ہے میرؤ لیکن میں گھر میں کیا کہو گی"

Posted On Kitab Nagri

''اس کی فکر نہں کرؤ تم میں خود ہی پھو پھو سے بات کر لوگا''از میر نے کہا۔

''چلیں ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی''رابعہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

======================

احسن صبح سے اپنے دوستوں کے ساتھ گیا ہوا تھا اور ابھی واپس آیا تھا جب ثانیہ کے زبانی اسے معلوم ہوا

ہوا کے پریشے کو پارٹی میں جانا اور حمزہ پھو پھو کے کہنے پر اس کے ساتھ جا رہا ہے۔

''کاش میں آج گھومنے ناں جاتا تو پریشے کے ساتھ لونگ ڈرائیو کا اتنا اچھا موقعہ کبھی نا گنواتا''احسن نے حسرت سے سوچا۔

======================

پریشے نے فل ریڈ میکسی پہنی تھی۔ جس کا بیک گلا بہت دیپ تھا آنکھوں میں کاجل ڈراک ریڈ لپ اسٹک لگائے کانوں میں وہی ہی ڈائی منڈائی یر رنگ پہن رکھے تھے اور گلے میں ہارٹ شیپ پینڈیٹ پہنا ہوا تھا جس میں ریڈ کلر کا نگینہ لگا ہوا تھا بالوں کو کھلا چھوڑ کر آگے کی طرف کر رکھا تھا ڈوپٹہ کو دونوں بازوں پر ڈال رکھا تھا شیشے میں اپنا آخری تنقدی جائی زہ لیتے ہوئے وہ مسکرائی تھی وہ اس وقت اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کے دیکھنے والا اپنا دل تھام کر رہ جاتا۔

حمزہ گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا پریشے کا انتظار کر رہا تھا۔

جب اس کی نظر گیٹ عبور کرتی پریشے پر پڑی پری کا ڈوپٹہ دراوزے میں اٹکا تھا جس چھڑوانے کے لیے پریشے دروازے کی طرف پلٹی تھی اور حمزہ کی نظر اسکے بیک ڈیپ گلے پر پڑی تھی گلا اتنا ڈیپ تھا کے حمزہ نے شرم سے نظریں جھکالی۔

وہ پریشے کی ایسی ڈریسنگ کے سخت خلاف تھا۔

''چلیں''پریشے نے گاڑی میں بیٹھے ہوئے کہا

''پریشے یہ تم نے کیا پہن رکھا ہے؟''حمزہ نے اپنا غصہ ضبط کرتے ہوے کہا۔

''اچھی لگ رہی ہوناں یہ ہی کہنا چاہتے ہوناں تم''پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''زہر لگ رہی ہو ایٹلسٹ گھر سے باہر نکلتے وقت ڈھنگ کے کپڑے تو پہن لیا کرو اتنے امیر باپ کی بیٹی ہو لیکن حیرت ہے کے پہننے کے لیے تھمارے پاس ڈھنگ کے کپڑے نہں ہے''

''جسٹ شٹ اپ حمزہ مزید ایک لفظ ناں کہنا پریشے چلائی ی تھی تم جیسی چھوٹی سوچ کے لوگ ہی ایسا سوچ سکتے ہے پڑھے لکھے جاہل جنھں فیشن کی کوئی ی سینس ہی نہں ہے''پریشے کو کسی نے پہلی بار اس طرح دھتکارا تھا اس کا بس نہں چل رہا تھا کے حمزہ کا سر پھاڑ دے''۔

''سوری ٹو سے مس پریشے اگر یہ فیشن ایبل اور سینس ایبل لوگوں کا طریقے کار ہے جو کے اوپن مائی نڈ ہونے کے چکر میں بے حیا ہوتے جا رہے تھے میں پڑھا لکھا جاہل ہی ٹھیک ہو کم سے کم میرے گھر کی لڑکیاں سر بازیوں بے ڈھنگ کپڑوں میں تو نہں گھومتی''حمزہ نے بھی اپنی بھڑاس نکالی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمھارے کہنے کا کیا مطلب ہے کے میں بے شرم ہو مجھے اپنی عزت کی پرواہ نہیں ہے؟" پریشے نے غصہ سے کہا۔

"جی میں بالکل یہ ہی کہنا چاہتا ہو"

"اُفف امی نے مجھے کس پاگل کے ساتھ بھیج دیا ہے سارا موڈ خراب کر دیا ہے" پریشے نے کہا۔

"کاش پھوپھو کو اتنا احساس ہوتا ہے تم بہت بگڑ چکی ہو تو آج تم اتنی ہٹ دھرم اور ضدی ناں ہوتی"

"ویل یو سٹاپ اٹ اب مزید کوئی ی بکواس ناں کرنا اور چپ چاپ گاڑی چلاؤ" پریشے نے اپنے غصہ پر قابو کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی کوئی ی شوق نہیں ہے تمھارے منہ لگنے کا" حمزہ نے کہا اور ونڈ کے پار دیکھنے لگا۔

"پریشے کا موڈ بری طرح بگڑ چکا تھا"

پریشے کے بتائے ہوئے اڈریس پر حمزہ نے گاڑی روکی تھی تو وہ ایک ہوٹل تھا جہاں باہر ویلنٹائن ڈے پارٹی کا سگنیچر بوٹ لگا ہوا تھا حمزہ کا دماغ مزید گھوما تھا۔

"تم ویلنٹائن ڈے پارٹی اٹینڈ کرنے اتنی دور سے آئی ی ہو؟" حمزہ نے پوچھا نہیں تھا بلکے وہ دھاڑا تھا۔

"تم سے مطلب؟" پریشے نے کہا اور گاڑی سے اتر گی۔

حمزہ بھی گاڑی سے اترا اور پریشے کے راستے میں کھڑا ہو گیا۔

"اب کیا تکلیف ہے؟ پریشے نے دانت پیستے ہوے پوچھا وہ یہاں پے کوئی ی تماشہ نہیں چاہتی تھی۔

حمزہ نے کچھ کہے بنا اس کے بازوں میں پڑا دوپٹہ کھینچا اور اس کے ارد گرد لپیٹ دیا "تم اس طرح جاؤ گی اندر اور اگر تم نے ڈوپٹہ ہٹایا تو میں پارٹی سے کھینچتا ہوا لے آوگا اور گھر لے جاکر تمھیں پھوپھو کے حوالے کر دوگا کے تمھاری حرکتوں پر دھیان دے"

"اب ہٹو جانے دو" پریشے نے کہا اور حمزہ کو سائیڈ پر کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی۔

=====================

حمزہ کی تو یہ سوچ سوچ کر دماغ کی رگیں پھٹنے کو تھی کے اس کے خاندان کی لڑکی اتنا گھٹیا ڈریس پہن کر وہ پارٹی اٹینڈ کرنے آئی ی تھی جس کی بنیاد ہی بے شرمی پر رکھی گی تھی اگر اس پتہ ہوتا تو وہ کبھی بھی پریشے کو یہاں لے کر ناں آتا۔

اگر حور یہ بھی ایسی ہوئی ی تو حمزہ کے دل میں خیال آیا

"نہیں نہیں میری حور یہ ایسی نہیں ہو سکتی" حمزہ نے خود کو تسلی دی۔

"لیکن اگر وہ ایسی ہوئی ی تو حمزہ خان تم کیا کرو گے؟" اسکے دل میں سوال آیا۔

میں نے نہیں مانتا کے حور یہ ایسی ہو سکتی ہے اس کے ناول اس کے الفاظ اس کی شخصیت کی عکاسی کرتے ہے۔ میں نہیں مانتا کے حور یہ ایسی ہو سکتی ہے

Posted On Kitab Nagri

حمزہ وہی گاڑی کے پاس کھڑا اپنی ہی سوچ میں گم تھا۔جب پریشے واپس آئی ی۔

''حمزہ تم بھی اندر آجاو اتنی دیر گاڑی میں کیا کروں گے''پریشے نے نارملی کہا۔

''سوری مس پریشے وہاج مجھے ایسی بے فضول پارٹی اٹینڈ کرنے کا کوئی ی شوق نہں ہے''حمزہ نے بنالحاظ کے کہا۔

''اوکے ایزیووش''پریشے نے کہا

اور اندر کی جانب بڑھ گی۔

دور کہیں اذان کی آواز گونجی تھی۔اور حمزہ مسجد کی تلاش میں چل پڑا تھا۔لاہور شہر اس وقت روشنیوں میں ڈوبا ہوا تھا رات دن کا منظر پیش کر رہی تھی سارے دن کے کام کاج سے فارغ ہو کر لوگ اب سیر و تفریح کے لیے نکلے تھے اور آج تو ہر طرف لڑکے لڑکیوں کا ہجوم تھا اور حمزہ سمجھنے سے قاصر تھا کے آخر کس طرح نوجوان لڑکیاں کے پیرنٹس انھیں رات کے اس پہر وہ بھی کسی غیر محرم کے ساتھ گھر سے نکلنے کی اجازت دے دیتے ہے آخری یہ کیسی آزادی ہے جو ھمیں اپنے مذہب سے دور کرتی جا رہی ہے آخر ھم کیوں بھول گے ہے کے ھمیں اس رب کے حضور اپنے اعمالوں کا جواب دینا ہے۔

حمزہ کو بالا آخر ایک مسجد نظر آہی گی حمزہ مسجد میں گیا وضو کیا اور نماز کی نیت باندھی۔نماز ادا کرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کو دل بہت بوجھل تھا۔حوریہ کو لے کر اس کے دل میں بہت سے وسوسے اور وہم آرہے تھے۔

اس نے تمام خیال ذہن سے جھٹکتے ہوئے دعا پر توجہ مرکوز کی۔

''میرے مالک میرے مولا تو تو دل کے حال سے واقف ہے ناں تو سب جانتا ہے وہ بھی جو ظاہر ہے اور وہ بھی جو چھپا ہوا ہے اے پاک ذات میرے پیار کو کبھی میری آزمائش نا بنانا جسے میں بنا دیکھے پیار کر بیٹھا ہو اس کو میری نظروں میں کبھی گرنے ناں دینا وہ اتنی پاکیزہ اتنی شفاف ہو کے میرا پیار معتبر ہو جائے جس کے ساتھ دل جوڑا ہے مولا اس کے ساتھ نصیب بھی جوڑ دے''حمزہ نے دعا مکمل کی اور کچھ دیر یوں ہی بیٹھا رہا۔

==========================

ارشد عنجلی انیتا اور اعجاز شاپنگ کرنے آئے تھے۔ارشد کو اپنے لیے تو کچھ نہں لینا تھا لیکن وہ سوچ رہا تھا کے گھر والوں کے لیے کچھ گفٹس لے لیں عنجلی شاپنگ کم اور ارشد کے ارد گرد زیادہ منڈلا رہی تھی۔

ارشد کو ایک بلیو کلر کی شال چاند کے لیے بہت پسند آئی ی تھی لیکن چاند کو سفید رنگ زیادہ پسند تھا اور اب وہ کنفیوز تھا کے چاند کے لیے شال وائٹ کلر میں لے یا بلیو میں کلر کی لے۔

''کیا ہوا سر؟''ارشد کو الجھن میں دیکھ کر عنجلی اس کے پاس آئی ی تھی۔

''مس عنجلی ان میں سے کونسی سی شال زیادہ پیاری ہے؟''ارشد نے اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"جو آپ کو پسند ہے وہی لے لیں سر"، عنجلی نے کہا۔

"نہں آپ بتائے آپ کو کونسی پسند ہے؟" ارشد نے پوچھا تو عنجلی کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری تھی اسے لگا ارشد وہ شال اس کو گفٹ کرنا چاہتا ہے

۔

"آئی ی تھنک سر بلیوز یادہ بیسٹ ہے"، عنجلی نے کہا۔

"ایگزیکٹلی مجھے بھی بلیو ہی پسند ہے" ارشد نے جوش سے کہا اور شال سیل مین کی طرف بڑھی

"اسے پلیز پیک کر دیجئے گا اور پلیز اچھے سے پیک کرے گا مجھے کسی کو گفٹ کرنی ہے" ارشد نے کہا۔

"یس شور سر" سیل مین نے پیشہ وارنہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

عنجلی کو بہت خوشی ہو رہی تھی کے فائی نلی ارشد نے اس کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا تھا۔لیکن وہ نہں جانتی تھی اس کی یہ خوش فہمی بہت جلدی دور ہونے والی تھی۔

ان سب نے شاپنگ کے بعد مل کر ڈنر کیا آئی س کریم کھائی اور رات گے ہوٹل واپس آئے تھے۔

=====================

ہوٹل میں اس وقت فل میوزک چل رہا تھا اور نوجوان نسل میوزک کی آواز پر جھوم رہے تھے پریشے اور دانش بھی اس وقت میوزک کی دنیا میں گم تھے جب دانش کے ہاتھ کے موجود گلاس میں سے مشروب چھلکا اور ڈرنک پری کے ڈریس پر گر گیا تھا۔

"اوہ ایم سوری پریشے تمھارا تو سارا ڈریس خراب ہو گیا ایسا کرؤ تم اوپر والے فلور پر تھرڈ روم میں جا کر اپنا ڈریس کلین کر لو" دانش نے کہا۔

"نہں اٹس اوکے میں ٹشو سے ریموو کر لیتی ہو" پریشے نے کہا۔

"ارے نہں تم ایک بار واش کر لو اگر داغ چھوٹ گیا تو بالکل اچھا نہں لگا گا" دانش نے اصرار کیا۔

"اوکے میں واش کر کے آتی ہو" پریشے نے کہا اور اوپر کی جانب بڑھ گی۔اور دانش نے آنکھ سے عاطف کو سب اوکے ہے کا اشارہ کیا تھا۔

=====================

منیب اپنے کمرے میں لیٹا تھا وہ سونیا کی باتوں سے بہت ہٹ ہوا تھا۔لیکن سونیا کی باتیں بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی۔آخر اس کا کیا حق ہے سونی پر جو وہ اس کی اتنی فکر کرتا ہے۔تب اس کے ذہن میں سعد کی آواز گونجی تھی۔"منیب تم سونیا سے پیار کرنے لگے ہو" منیب ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔

"ہاں میں سونیا سے پیار کرنے لگا ہو" منیب نے اعتراف کیا۔بالا آخر سونیا کی باتوں نے منیب کو اعتراف کرنے پر مجبور کر ہی دیا تھا۔جو بات وہ خود سے بھی چھپا رہا تھا سونیا کی تلخ باتوں نے اسے ماننے ہر مجبور کر دیا تھا۔

"یس آئی ی ایم اِن لو یس فائی نلی آئی ی ایم ان لو" منیب خوشی سے چلایا تھا۔

"اور ہوا کس سے ہے؟" احسن جو کے منیب کے چلانے پر اس کی پوری بات سن چکا تھا۔اس نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''کسی سے بھی نہں'' منیب نے کہا۔

''بھائی ی جھوٹ مت بولے میں نے خود سنا ناہے'' احسن کہاں پیچھے رہنے والا تھا'' بتاے ناں بھائی ی کون ہے وہ؟''

''کہاناں کوئی ی بھی نہں'' منیب نے نظرایں چراتے ہوے جواب دیا۔

''سہی ہے ناں بتائے میں بھی ابھی جاکر مما کو سب بتاتا ہو کے آپ کسی لڑکی کے چکر میں ہے'' احسن نے کہااور باہر کی جانب بڑھا۔

''روک جا میرے بھائی ی بتاتا ہو بتاتا ہو'' منیب نے احسن کو فوراً سے روکا۔

''اب آیاناں اونٹ پہاڑ کے نیچھے اب جلدی سے بتائے'' احسن نے کہا۔

''کیانام ہے اس کا؟''

''س۔۔۔سونیا منیب نے پورا نام لیا''

''واٹ سونیا اگر میں غلط نہں ہو تو یہ سونیا کہیں ہماری سونی تو نہں ہے ناں؟'' احسن نے کہا تو منیب نے اثبات میں سر ہلایا۔

''واٹ بھائی ی آپ سونی سے پیار کرتے ہے'' احسن چلایا تھا۔منیب نے فوراًاس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

''آہستہ بول حویلی میں کس نے سن لیاناں تو ھم دونوں ہی پٹے گے'' منیب نے کہا۔

''اوکے اوکے اب نہں اونچا بولتا لیکن آپ نے یہ بات سونیا کو بتائی ی کیا؟'' احسن نے رازداری سے پوچھا۔

''نہں مجھے خود ابھی معلوم ہوا ہے تو اس کیا بتاتا'' منیب نے کہا۔

''آپ کہے تو میں بتادیتا ہو'' احسن نے کہا۔

''تم اپنا منہ بند رکھنا تم کسی کو کچھ بھی نہں بتاؤ گے جب تک میں خود تھمیں کچھ بتانے کاناں کہو'' منیب نے تقید کی۔

''سونیا کو بھی ناں بتاؤ کیا؟'' احسن نے پوچھا۔

''کیا نہں بتانا سونیا کو؟'' ثانیہ نے کمرے میں آتے ہوے پوچھا۔

''لو جی گی بھینس پانی میں'' منیب بڑابڑیا۔

''وہ ایکچوئی لی ھم سوچ رہے ہے آئی س کریم کھانے چلے تو منیب کہہ رہا تھا کے سونی کو نہں بتاے گے اس کسی اور بہانے سے گھر سے لے جائے گے اور آئی س کریم پارلر جاکر سپرائی ز دے گے وہ خوش ہو جائے گی'' احسن کی سمجھ میں جو آیا اس نے بول دیا۔

''اوہ واوہ ھم آئی س کریم کھانے جارہے ہے میں ابھی ریڈی ہو کر آتی ہو'' ثانیہ خوشی سے کہتی ہوئی ی کمرے سے چلی گی۔

''تھنک گاڈ بچ گے ثانی نے کچھ نہں سنا'' احسن کہتا ہوا بیڈ میں گرنے کے انداز میں بیٹھا۔

==================

Posted On Kitab Nagri

حمزہ نماز پڑھنے کے بعد مسجد سے نکلا اور چہل قدمی کرتا ہوا اپنے گاڑی کے پاس واپس آگیا اور گاڑی میں بیٹھنے کی بجائے گاڑی کے بونٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا اور آتے جاتے لوگ کو دیکھ رہا تھا۔جب کسی خیال کے تحت اس نے ایف بی آن کی یہ دیکھنے کے لیے حوریہ آنلائن ہے یا نہیں ۔

======================

پریشے اپنا ڈریس واش کر کے واش روم سے باہر آئی تو دانش کمرے میں تھا۔

''ارے دانش تم اوپر کیوں آگے میں بس پیچھے آرہی تھی چلو نیچھے چلتے ہے''پریشے کہتے ہوئے دراوزے کی طرف بڑھی جب دانش نے اس ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھنچا تھا اور اپنے بازوں کے حصار میں لیا تھا۔

''دانش یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑوں مجھے؟''پریشے نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا تھا۔

''بد تمیزی ابھی میں نے کی ہی کہاں ہے پریشے وہاج آج میں تھمیں بتاوگا بد تمیزی اور زلت ہوتی کیا ہے''دانش نے کہتے ہوئے پریشے کی طرف قدم بڑھائے تو پریشے پیچھے کی جانب قدم لینے لگی اور آخرکار کھڑکی کے بالکل قریب پہنچ گی کیونکہ کھڑکی کا شیشہ بھی کھلا تھا اس ڈر تھا کے کہیں وہ گر ہی نا جائے۔

''ہاہاہا کیا ہوا ڈرلنگ روک کیوں گی؟''دانش اس کے قریب آیا اور ایک جھٹکے سے اس کے کندھوں کے گرد پڑا ہوا ڈوپٹہ کھینچا اور فضا میں اچھلا جو کے تیز ہوا کے ایک جھونکے کی بدولت کھڑکی سے باہر کی طرگ گرا تھا۔

======================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حوریہ نے چیک کیا تو خوش قسمتی سے حوریہ آنلائن تھی اس نے فورا حوریہ کو دوبارہ اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ کا ٹیکسٹ سینڈ کیا جب اس کے اوپر کچھ آکر گرا تھا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر چہرے پر گرا کپڑا اٹھایا تو وہ ایک ریڈ ڈوپٹا تھا حمزہ کو صرف دو منٹ لگے یہ جاننے میں کے وہ ڈوپٹہ پریشے کا ہے کیونکہ آگے یہ ہی ڈوپٹہ اس نے پریشے کو اوڑیا تھا۔اس نے اوپر دیکھا جہاں کھڑکی میں دو لوگوں کا سایہ نظر آرہا تھا حمزہ کی چھٹی حس نے کچھ غلط ہونے کا سگنل دیا تھا۔حمزہ نے موبائل بند کر کے جیب میں رکھا اور فورا ہوٹل کے اندار کی جانب بھاگا تھا۔

======================

حوریہ ابھی گھر کے کام سے فری ہوئی تھی اور پھر اس نے ایف بی آن کر لی اور ایپسوڈ پوسٹ کرنے کے بعد وہ پوسٹیں چیک کرنے لگی جب اس حمزہ کی طرف سے ٹیکسٹ موصول ہوا حوریہ کو حیرت ہوئی کیونکہ حمزہ کو تقریبا دو ماہ ہو گے تھے اس کی فرینڈ لسٹ میں ایڈ ہوئے لیکن یہ اس کا دوسرا ٹیکسٹ تھا۔

''ہو سکتا ہے ناول کے بارے میں کچھ پوچھ رہا ہو حوریہ نے یہ سوچتے ہوئے رپلائے کیا لیکن تب تک حمزہ آفلائن شو ہو رہا تھا۔

''عجیب انسان ہے مسیج کر کے آفلائن ہو گیا خیر مجھے کیا''حوریہ نے سوچتے ہوئے موبائل بند کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

=====================

''دانش دیکھو تم میرے قریب مت آنا اچھا نہیں ہو گا تمھارے لیے''پریشے نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے دھمکی دی۔

''اب تو سب اچھا اچھا ہی ہو گا'' دانش خباثت سے ہنسا تھا۔پریشے کو بازوں سے کھینچتے ہوئے اپنی قید میں لیا تھا اور اس کی گردن پر جھکا تھا پریشے نے اپنے آپ کو چھڑوانے کے لیے اپنے ناخن دانش کے بازوں پر گاڑھے تھے۔دانش جو کے اس حملے کے لیے بالکل تیار نہیں تھا جھٹکے سے پیچھے ہوا تو پریشے دراوزے کی جانب لپکی تھی دانش بھی اس کی جانب لپکا اور اس دروازے سے دور کھینچ کر بیڈ پر دھکا دیا''تھمیں کیا لگا پریشے وہاج تم بچ جاؤ گی میرے شکنجے سے''اور اس وقت پریشے وہاج نے آنکھیں بند ھ کر کے شدت سے اپنے رب کو یاد کیا تھا۔

=====================

حمزہ بھاگتا ہوا لیفٹ کی جانب آیا تھا لیکن لیفٹ بند تھی۔وہ ایک لمے کی تاخیر کیے بغیر سیڑھیاں کی جانب بڑھا تھا۔وہ ایک قدم میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر والے فلور پر پہنچا تھا جب اس کو روم نمبر تھری میں سے پریشے کے چلانے کی آواز تھی۔وہ آگے بڑھا اور پوری طاقت سے دراوزے کو دھکا دیا اور چوتھی کوشش میں وہ دروازے توڑنے میں کامیاب ہو گیا تھا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا خون کھول گیا تھا۔جہاں دانش پریشے پر جھکا تھا وہ آگے بڑھا اور دانش کو گریبان سے پکڑ کر پریشے سے دور کیا۔

حمزہ پریشے روتے ہوئے حمزہ کے گلے لگی تھی۔

''تمھاری ہمت کیسے ہوئی پریشے کو ہاتھ لگانے کی''حمزہ دانش کی طرف بڑھا تھا اور اس سنبھلنے کا موقع دیئے بنا اس پر لاتوں اور گھسوں کی بارش شروع کر دی ایک ہاتھ سے اس نے پریشے کے گرد حصار باندھا ہوا تھا۔جو کے اس کے سینے میں منہ چھپائے رو رہی تھی۔دانش جو کے شراب کے نشے میں تھا اس میں لڑنے کی ہمت بالکل نہیں تھی۔دیکھتے دیکھتے ہی وہاں کافی لوگ جمع ہو گے تھے اور کچھ لوگ نے تو باقاعدہ ویڈیو بنانا شروع کر دی تھی ہوٹل مینجر نے پولیس کو کال کی تھی اور پولیس نے آتے ساتھ دانش کو حمزہ کی مار سے بچاتے ہوئے گرفتار کر لیا تھا حمزہ نے پریشے کو سختی سے ہدایت دی تھی کے وہ اپنا منہ اوپر نہیں کرے گی وہ نہیں چاہتا تھا کوئی غلطی سے بھی پریشے کا چہرہ دیکھے وہ جانتا تھا اگر پریشے کا چہرہ کسی کیمرے نے کیچ کر لیا تو پھر وہ ساری زندگی کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہے گی۔

پریشے کو اس طرح وہ اپنے ساتھ لگائے گاڑی تک لایا تھا اور پھر گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر اپنی شال نکالی اور اس کے سینے سے لگی پرشے پر اچھی طرح اوڑھا دی یہاں تک کے اس کا چہرہ مکمل طور پر ڈھانپنے کے ساتھ ساتھ اس کا سارا جسم بھی چھپ گیا تھا اس نے پریشے کو ہلایا تو معلوم ہوا تو کے وہ بے ہوش ہو چکی ہے۔لیکن اس حادثے کے بعد وہ پریشے کو کسی بھی ہسپتال نہیں لے جا سکتا تھا۔ورنہ میڈیا وہاں بھی پہنچ سکتا اس وقت اسے کسی بھی حال میں پیشے کو گھر لے جانے تھا اس نے پرشے کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے سیٹ بیلٹ باندھی اور شال سے دوبارہ اس کا چہرہ اچھی طرح ڈھانپتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی سٹارٹ کی۔

عنجلی اپنے ہوٹل روم میں بیٹھی تھی جب انیتا اس کے کمرے میں آ گی۔

''ہائے عنجلی بزی تو نہیں ہو ناں؟''انیتا نے پوچھا۔

''ارے نہیں یار بالکل فری ہو بیٹھو تم''، عنجلی نے کہا تو انیتا بھی صوفے پر بیٹھ گی۔

Posted On Kitab Nagri

''اور عنجلی

پکینگ کرلی تم نے تھمیں آج شام واپسی کے لیے نکلنا ہے ناں''انیتا نے کہا۔

''ہاں یار سارا سامان پیک ہو گیا ہے ارشد سر نے بتایا تھا''عنجلی نے کہا۔

''تم نے ارشد سر کو بتایا کیا اپنی فیلنگ کے بارے میں ؟''انیتا نے تجسس سے پوچھا۔

''ہاں بتایا تھا ''

''تو پھر سر نے کیا کہا؟''

''پہلے تو بہت اوریکٹ کر گے تھے لیکن اب ٹھیک ہے انفیکٹ تھمیں پتہ ہے آج ارشد سر نے میرے لیے ایک گٹ بھی لیا ہے''عنجلی نے بتایا۔

''واہ ڈائیٹس گریٹ یار ''

''کیا گفٹ لیا انھوں نے تھمارے لیے ؟''انیتا نے تجسس سے پوچھا۔

''شال تھی بہت ہی خوبصورت تھی''عنجلی نے بتایا۔

''زبردست یار''انیتا نے ستائی ش سے کہا۔

==================

حمزہ بہت فاسٹ ڈرائی یونگ کر رہا تھا اس ہر حال میں گھر پہنچنا تھا۔اسے پری کی بہت فکر ہو رہی تھی۔جو کے بے ہوش تھی اسے سمجھ نہں آ رہا تھا کیا کرے اس نے میرو کو کال کی تھی لیکن میرؤ کال نہں اٹھا رہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ نے دوبارہ کال ملائی ی میرؤ نے اس بار تیسری بیل پر کال اٹھالی۔

''ہیلو''میرؤ کی نیند میں ڈوبی آواز سپیکر میں ابھری تھی''میرو مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے''حمزہ نے کہا۔

''حمزہ کیا ہوا تم اتنے پریشان کیوں ہو سب خیریت تو ہے ناں ؟''ازمیر کی نیند ختم ہو چکی تھی۔

''میرؤ بہت بڑا مسلہ ہو گیا ہے''حمزہ ابھی بتانے ہی لگا تھا۔جب اس کا گاڑی پر فائی رنگ ہوئی ی تھی اور فائی رنگ کی آواز میرؤ نے باخوبی سنی تھی۔

حمزہ اس سب کے لیے بالکل تیار نہں تھا اس کے ہاتھ سے فون گرا تھا اور اس نے گاڑی کی رفتا تیز کر دی تھی۔راستہ بہت سنسان تھا اور عاطف اس کا پیچھا کر رہا تھا

''حمزہ کیا ہوا ہے تھمیں حمزہ بولو کچھ ''لیکن دوسری طرف سے مکمل خاموشی تھی۔حمزہ اس وقت خود کو بچانے کے لیے بہت فاسٹ ڈرائی یونگ کر رہا تھا اور اسے دھیان نہں رہا کے موبائی ل سیٹ کے نیچھے جا گرا اس بس پریشے کو سہی سلامت گھر پہنچنا ہے۔

''حمزہ تم بول کیوں نہں رہے ؟''

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ کہاہو تم"ازمیر پوچھ رہا تھا لیکن لائن کٹ گی تھی شائد حمزہ کے موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو گی تھی میرؤ نے دوبارہ کال ملائی ی لیکن نمبر بند تھاازمیر ننگے پاؤں کمرے سے باہر بھاگا تھا۔

"بابابابا"میر و چلاتا ہوا خالد کے کمرے کی طرف بڑھا تھا اور اس کے شور سے تقریبا سب گھر والے جاگ گے تھے۔

"میر و کیا ہوا ہے تم اس طرح کیوں چلا رہے ہو؟"خالد نے کمرے سے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"بابا حمزہ خطرہ میں ہے بابا"

"حمزہ کی جان خطرے میں ہے"

"کیا کہہ رہے ہو میر و پوری بات بتاو؟"خالد خان نے فکر مندی سے پوچھا۔

"بابا حمزہ کی کال آئی ی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ بہت بڑا مسلہ ہو گیا ہے لیکن اس سے پہلے وہ کچھ بتاتا ایک دم گولی کی آواز گونجی تھی اور کال کٹ گی بابا اس پے گولی چلی بابا ہمارا حمزہ خطرہ میں ہے"میر و کی بات سن کر حویلی کے لوگوں پر موت سا سناٹا چھا گیا تھا۔

"میر و حمزہ ہے کہاں؟"وھاب نے پوچھا۔

"پتہ نہں تایا ابو میں نے دوبارہ کال کی لیکن اس کا نمبر بند آرہا تھا "

"میر و ھمیں پولیس کو انفارم کرنے چاہیے"منیب نے پریشانی سے کہا۔

"نہں حمزہ کے ساتھ پریشے بھی ہے اگر کچھ ہوا تو ھماری خاندان کی عزت پر بات آئے گی"احسن نے کہا۔

"بی جان تو اپنا دل تھام کر بیٹھ گی تھی"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"احسن ٹھیک کہہ رہا ہے ھمیں حمزہ کو خود ڈھونڈنا ہو گا""میر و جلدی چلو"خالد خان نے کہا اور حویلی کے سارے مرد حمزہ کو ڈھونڈنے چلے گے تھے ۔جب کے رافیعہ اور بی جان تو رونے لگ گی تھی سونیا اور ثانیہ سب کو تسلیاں دے رہی تھی کے حمزہ اور پریشے کو کچھ نہں ہو گا۔

عاطف مسلسل فائی رنگ کر رہا تھا۔ایک گولی حمزہ کے بازو کو چھوتے ہوئے گزر گی درد کی ایک شدید ٹھیس حمزہ کے بازوں میں اٹھی تھی لیکن اس وقت اسے صرف پریشے کی پرواہ تھی۔اس لیے اس نے گاڑی نہں روکی جب اس کی نظر گاڑی میں پڑے ہوئے کیل کے پیکٹ پر پڑی حمزہ نے ایک ہاتھ سے سٹیر نگ سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے پیکٹ میں سے کیل نکلے اور کھڑکی سے سر باہر کرتے ہوئے کیل عاطف کے راستے میں پھینک دی ئی ے۔

عاطف جب تک سمجھتا اس کی بائی یک اس کیل کے لگنے کی وجہ سے پنچر ہو چکی تھی۔اس نے غصے سے بائی یک کو ایک ٹانگ رسید کی اور حمزہ کی دور جاتی ہوئی ی گاڑی پر آخری فائی رنگ کی جو کے حمزہ کا دوسرا کندھا چھوتے ہوئے گزر گی اور درد حمزہ کی برداشت سے باہر تھا لیکن اس نے گاڑی نہں روکی اور گاڑی شاٹ کٹ والے راستے پر ڈال دی تا کے جلدی مصطفی آباد پہنچ سکے۔

"بڑے پاپا ھم حمزہ کو ڈھونڈے گے کہاں؟"

Posted On Kitab Nagri

"حمزہ بھائی ی پریشے کے ساتھ لاہور گے تھے تو ھمیں بھی وہاں چلنا چاہیے" احسن نے کہا۔

"لیکن جب حمزہ کی مجھ سے بات ہوئی ی تھی تو شاید تب وہ ڈرائی یونگ کر رہا تھا مجھے نہں لگتا اب حمزہ لاہور میں ہوگا" میر و نے کہا اس کا تو بس نہں چل رہا تھا کے کسی طرح اڑ کر حمزہ کے پاس پہنچ جاے اس کو حمزہ کی بہت فکر ہو رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے حمزہ واپس آ رہا ہو ھمیں مصطفی آباد کی آخری حدود تک جا کر دیکھنا چاہیے" وھاب خان نے کہا۔

"وھاب سہی کہہ رہا ہے ھمیں وہی دیکھنا چاہیے" خالد نے کہا تو میر و نے اس طرف گاڑی موڑ دی۔

==================

ارشد انیتا اعجاز اور عنجلی سب آج سنگھا پور واپس جا رہے تھے۔ عنجلی آج بھی ارشد کے ساتھ اس کی گاڑی میں بیٹھی تھی۔

"آپ نے کیا سوچا پھر ھمارے بارے میں؟" عنجلی نے ڈرائی یونگ کرتے ہوے ارشد سے پوچھا۔

"عنجلی آپ کو اتنی جلدی کس بات کی ہے ابھی آپ کو اپنی لائی ف اپنے کیرئی یر پر فوکس کرنا چاہیے" ارشد نے بات ٹالنا چاہی۔

"وہی تو میں سوچ رہی ہو آپ ہی تو ہے میرا فیوچر ہے" عنجلی نے کہا۔

"آپ ہر بات کو گھما پھرا کر ایک ہی نقطے پر کیوں لے آتی ہے؟" ارشد نے کہا۔

"کیوں کے اب میری ہر بات آپ سے شروع ہو کر آپ پے ہی ختم ہوتی ہے" عنجلی نے برجستہ جواب دیا۔

"مجھے کچھ ٹائی م دیں مس عنجلی ابھی تو ھم اتنے بڑے پروجیکٹ سے فری ہوے ہے ابھی کچھ ریلیکس ہوئے ہے آگے کیا کرنا ہے یہ سوچنے کے لیے کچھ وقت تو چاہیے ناں" ارشد نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ کو جتنا ٹائی م چاہے آپ لے لیں لیکن پلیز ارشد سر آپ اس بار مجھے ریجیکٹ نہں کرئی یے گا ورنہ میں ٹوٹ جاوں گی" عنجلی نے اداسی سے کہا۔

ارشد کو سمجھ نہں آ رہا تھا وہ عنجلی کو کیسے سمجھاے کے جیسا وہ چاہتی ہے ویسا نہں ہو سکتا ان دونوں میں جو ڈیفرینس ہے وہ کبھی ختم نہں ہو سکتا لیکن سچ بات تو یہ تھی کے اس کا اپنا دل بھی عنجلی کی طرف مائی ل ہو چکا تھا اسے عنجلی اچھی لگنے لگی تھی۔

❤زندگی کے جوئے میں

دل کو ہار بیٹھا ہوں

مجھ کو یہ خبر نہ تھی

کہ زندگی کی بازی میں

دل کو ہار جاؤ تو

Posted On Kitab Nagri

باقی کچھ نہیں بچتا

زندگی کے جوئے میں

دل کو ہار بیٹھا ہوں

مجھ کو یہ خبر نہ تھی

کہ زندگی کی بازی میں

دل کو ہار جاؤ تو

باقی کچھ نہیں بچتا💔

====================

سب مصطفی آباد کی آخری حدود تک حمزہ کو دیکھنے آئے تھے لیکن حمزہ کا دور دور تک کوئی ی نشان نہں تھا۔

''مجھے لگتا ہے ھمیں بنا وقت ضائی ع کیے لاہور ہی چلنا چاہیے''ازمیر نے کہا۔

تبھی خالد خان کا موبائی ل بجا تھا۔

''ایک سکنڈ گھر سے فون ہے شائی د حمزہ گھر پہنچ گیا ہو''خالد نے کہتے ہوے کال ریسو کی اور سب خالد کان کی طرف ہی متوجہ تھے۔

''ہیلو''

''کیا؟ ''

''نہں نہں ھم آرہے ہے''خالد خان نے کہتے ہوے فون بند کیا۔''ازمیر جلدی حویلی واپس چلو''خالد خان نے کال بند کرتے ہوے کہا۔

''کیا ہوا ابا حمزہ گھر آگیا کیا؟''ازمیر نے گاڑی ٹرن کرتے ہوے پوچھا۔

''نہں حمزہ گھر واپس نہں آیا بلکے بی جان کی طبیعت بہت بگڑ گی ہے جب کے گھر پے کوئی ی مرد بھی نہں ہے اس لیے ابھی حویلی واپس چلتے ہے پھر دیکھتے کیا ہوتا ہے''خالد خان نے شدید پریشانی کے عالم میں کہا۔

ایک تو جوان بیٹا اور بھتیجی کا کچھ پتہ نہں چل رہا تھا اور پھر اب بی جان کی طبیعت بھی خراب ہو گی ہے کچھ سمجھ نہں آرہا تھا کے وہ کیا کرے۔

''بی جان کا بلڈ پریشر بہت ہائی ی ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گی تھی آپ کو اب ان کا بہت زیادہ دھیان رکھنا ہو گا میں نے ان کو نیند کا انجکشن لگا دیا ہے اب یہ صبح تک ہی اٹھے گی''ڈاکٹر نے کہا۔

''جی ڈاکٹر صاحب شکریہ منیب ڈاکٹر کو باہر تک چھوڑ کر آو''وھاب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حمزہ اپنے درد پر بامشکل قابو پاتے ہوئے مصطفی آباد کی حدود میں داخل ہوا تھا اور اب وہ مزید ڈرائی یونگ کرنے کی پوزیشن میں نہں تھا اس نے سوچا کے میرو کا کال کر کے بلا لیتا ہے اس لیے وہ موبائل ڈھونڈنے لگا لیکن اسے موبائل کہیں نظر نہں آیا۔

لگتا ہے موبائل کہیں گر گیا حمزہ نے لمبا سانس لیا اور دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی جب کے اس کے کندھے اور بازوں میں شدید درد ہو رہا تھا چاہے گولی چھو کر گزری تھی لیکن زخم تو آیا تھا۔

لیکن شائد قسمت ہی خراب تھی آج حمزہ کی وہ حویلی سے ابھی بہت دور تھا جب اس کی گاڑی خراب ہو گی اس نے بہت کوشش کی کے گاڑی چل جائے لیکن گاڑی سٹارٹ نہں ہوئی ی۔ اس نے گاڑی وہی کھڑی کی پچھلے دوازہ کھول کر اپنے شدید درد کرتے کندھے کے باوجود پری کو بازوں میں اٹھایا اور حویلی کی طرف چل پڑا۔

====================

عنجلی سارے راستے ارشد سے کوئی نا کوئی بات کرتی آئی ی تھی اور ارشد بھی اس کی ہر بات کا جواب دیتا رہا۔

"مس عنجلی آپ کو کہاں ڈراپ کرنا ہے؟" ارشد نے پوچھا تو عنجلی نے ایڈریس بتایا یہ جان کر ارشد کو حیرت ہوئی ی کے عنجلی اس کی ہی نیبر ہے اور اس کو پتہ ہی نہں لیکن اس نے صرف دل میں سوچا منہ سے کچھ کہا نہں اور گاڑی گھر کے راستے پر موڑ دی۔

"آپ کل آفس آئے گے کیا؟" عنجلی نے پوچھا۔

"نہں بہت تھک گیا ہو لگتا نہں ہے کے کل آفس آپاو گا"

"چلے پھر کل میں بھی چھٹی کر لو گی"، عنجلی نے کہا۔

"کیوں؟" ارشد نے پوچھا۔

"کیوں کے آپ جو نہں آئے گے" عنجلی کی بات پر اشد نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"آپ کا کچھ نہں ہو سکتا مس عنجلی" ارشد نے کہا اور گاڑی عنجلی کے گھر کے سامنے روکی۔

"لیجئی ے میڈم آپ کا گھر آگیا"

"تھنکس سر"، عنجلی نے گاڑی سے اترتے ہوے کہا۔

"اندر آے ناں سر آپ کو کافی پلاتی ہو"، عنجلی نے کہا۔

"نہں مس عنجلی میں اب گھر جاو گا" ارشد نے کہا۔

"اوکے دھیان سے جائی یے گا"

Posted On Kitab Nagri

''مس عنجلی آپ تو ایسے کہہ رہی ہے جیسے مجھے کہیں دور جانا ہے یہ سامنے تو ہے گھر میرا'' ارشد نے کہتے ہوئے گاڑی ٹرن کی اور جہانگیر والا میں داخل ہو گیا اور عنجلی جہاں تھی وہی کی وہی کھڑی رہ گی اس لگا جیسے اس کے سر پر کسی نے پہاڑ توڑ دیا ہو ارشد سر مسلم ہے عنجلی بس اتنا ہی سوچ پائی تھی اور دھندلاتی نظروں سے جہانگیر ولا کی جانب دیکھ رہی تھی۔

=====================

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

''خالد صاحب میرا بیٹا کہاں ہے؟''

''مجھے میرا بیٹا چاہیے'' رافیعہ نے روتے ہوئے کہا

''رافیعہ پلیز ہمت سے کام لو ھم ڈھونڈ لے گے حمزہ کو'' خالد خان نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اس وقت سب لوگ لاون میں ہی جمع تھے۔

''مجھے سمجھ نہں آرہا پتہ نہں ھمارے بچوں کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہو گا؟'' زرینہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔ تبھی حمزہ چادر میں لپٹی پری کو اٹھائے گھر میں داخل ہوا اس کی اپنی سفید شرٹ خون سے لال ہو چکی تھی۔

''حمزہ بھائی'' سونیا کی نظر حمزہ پر پڑی تو وہ چلائی تھی۔

سب کی نظر گیٹ پر پڑی تھی اور سب حمزہ کی جانب بڑھے تھے حمزہ نے آگے بڑھتے ہوئی پری کو صوفے پر لیٹا

Posted On Kitab Nagri

''حمزہ کیا ہوا تھمیں اور یہ کیا حالت ہوئی ی ہے تھماری؟''میر وسب سے پہلے آگے بڑھ کر حمزہ کے گلے لگا تھا۔اور بس یہ حمزہ کی برداشت کرنے کی ہمت ختم ہو گی تھی وہ میرؤ کے بازوں میں ہی بے ہوش ہو گیا تھا ابھی تو سب پریشے کو بے ہوش دیکھ کر پریشان تھے اور اب حمزہ کو دیکھ کر ان کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گے تھے۔''حمزہ حمزہ کیا ہوا ہے تھمیں؟''

''احسن ڈاکٹر کو بلاو جلدی''میر وچلایا تھا اور حمزہ کو صوفے پر لٹیا تھا اس کے کندھے اور بازوں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔

=====================

عنجلی بمشکل گھر آئی ی تھی اور اس کی قسمت اچھی تھی کے اس وقت گھر میں کوئی ی نہں تھا وہ فوراً کمرے میں چلی گی تھی اور کمرہ لوک کر لیا تھا اسے ابھی تک یقین نہں آرہا تھا قسمت نے اس کے ساتھ کیا کھیل کھلا تھا جن نیبرز کو وہ دیکھنا بھی پسند نہں کرتی ان کے بیٹے سے پیار کر بیٹھی تھی۔

''اففف یہ مجھ سے کیا ہو گیا عنجلی گھٹنوں میں سر دی ئی ے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑھی پہلی چوٹ لگی تھی ناں محبت کی اور شدید گہری چوٹ لگی تھی کے ناں زخم بھرا جا سکتا تھا ناں کرید ا جا سکتا تھا۔

منیب نے ڈاکٹر کو کال کی تھی اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر نیلی حویلی میں موجود تھا اور حمزہ کا چیک اپ کر رہا تھا۔

''ڈاکٹر کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو؟''خالد خان کے چہرے سے پریشانی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا نوجوان بیٹا اور بھتیجی اگر اس حالت میں گھر پہنچے گے تو گھر والوں پر تو پہاڑ ٹوٹے گا ناں۔

''خالد خان صاحب آپ کے بیٹے کو دو گولیاں لگی ہے لیکن خدا کا شکر ہے گولیاں اسے صرف چھو کر گزر گی اور یہ سیدھا سیدھا پولیس کیس لیکن چونکہ میں آپ کا فیملی ڈاکٹر ہو اس لیے اس بات کو یہ ہی ختم کرے میں نے بازوں اور کندھے کی بینڈیج کر دی حمزہ کا بازوں اور کندھا کافی زخمی ہوا ہے خون بھی کافی بہا ہے اب حمزہ کو پروپر ریسٹ کی ضرورت ہے جب تک کے اس کے زخم بھر نہں جاتے''ڈاکٹر نے کہا اور اس کے بعد وہ پریشے کا چیک اپ کرنے لگے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پریشے کی حالت دیکھ کر خالد خان کی چھٹی حس کچھ غلط ہو جانے کا اشارہ دے رہی تھی۔

''ڈاکٹر صاحب کیا ہوا ہے میری بٹی کو؟''زرینہ بیگم نے روتے ہوئے پوچھا۔

''ویسے تو یہ ٹھیک ہے لیکن خوف اور صدمے کے زیر اثر بے ہوش ہو گی تھی ایسا لگا رہا جیسے انھوں نے کسی چیز کا بہت گہرا اثر لے لیا اور ابھی تک ذہنی دباو کا شکار ہے لیکن فکر کی کوئی ی بات نہں میں نے انھیں سکون آور انجکشن دیا ہے کل تک انھیں ہوش آجاے گا اب میں چلتا ہو''ڈاکٹر نے کہا۔

''بہت شکریہ وحید تم اتنی رات کو ھمارے بلانے پر آگے اور میری گزارش ہے تم سے کے یہ معاملہ تم کسی اور سے ڈسکس نہں کرو ھماری عزت کا سوال ہے''خالد خان نے التجا کی۔

''آپ بے فکر رہے خالد صاحب آپ کی عزت ھماری عزت ہے یہ بات میں یہ ہی دفن کر کے جا رہا ہو''

ڈاکٹر نے کہا۔

''بہت بہت شکریہ وحید آو میں تھمیں باہر تک چھوڑ دیتا ہو''خالد صاحب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

====================

چاند نصرت اور حارث جہانگیر ٹی وی ایریا میں بیٹھے ٹی وی پر کوئی موی دیکھنے کے ساتھ ساتھ کافی بھی پی رہے تھے۔جب ارشد لاونج میں داخل ہوا تھا

"سپرائیز"ارشد نے کہا تو سب کی نظر دروازے پر گی۔

"بھائی آپ"چاند بھاگتے ہوے ارشد کے بازوں کے ساتھ جالگی۔

"کیسی ہے میری گڑیا؟"ارشد نے کہا۔

"میں بالکل ٹھیک ہو آپ نے بتایا کیوں نہں کے آپ آج آرہے ہے؟"چاند نے کہا۔

"ارے بھائی کو بیٹھنے تو دو"نصرت بیگم نے کہا۔

"امی ابو آپ کیسے ہے؟"ارشد نصرت اور حارث سے ملتے ہوے بولا۔

"اچھا ناں پہلے میرے بھائی کو بیٹھنے تو دے آتے ہی باتوں میں لگا دیا ہے چاند نے بھی بڑوں کی طرح ہی بولی"تو سب ہی ہنس پڑے۔

====================

عنجلی مسلسل روے جارہی تھی اس کے ساتھ جو ہوا تھا۔اس نے ایسا کبھی خواب میں بھی نہں سوچا تھا۔کیوں نہں ارشد کے بارے میں جاننے کی کوشش کی اسے کچھ تو جاننا چاہیے تھا ارشد کے بارے میں اس نے کیوں نہں سوچا کے وہ ایک ملٹی نشنل کمپنی میں کام کرتی ہے جہاں مختلف دھرم کے لوگ ہے۔اس نے کیوں نہں دھیان دیا ان سب باتوں پر وہ کیسے اتنی بڑی بے قوفی کر گی۔

اور اب رونے کے علاوہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔محبت تو ہو گی ناں اور محبوب کے سامنے اقرار بھی ہو گیا تو پھر اب رونے کا کیا فائدہ یہ سب تو پہلے سوچنے کی باتیں تھی۔لیکن محبت سوچ سمجھ کر کہاں ہوتی ہے یہ تو بنا سوچے سمجھے ہو جاتی ہے یہ تو کسی سے بھی کبھی بھی ہو سکتی ہے۔

وہ دل جو محبت کر چکا ہو

دنیا میں کسی کو محبت کیوں عطا ہوتی ہے؟ یہ ہے وہ سوال جو ہم میں سے بہت کم سمجھ پاتے ہیں۔محبت صرف اسلئے نہیں ہوتی کہ کسی کو حاصل کر لیا جائے۔کسی کو حاصل کرنے کیلئے تو اور دوسرے ہزاروں معمولی راستے موجود ہیں۔نہیں جناب! اگر کسی کو یہاں محبت عطا ہوتی ہے تو اسکا ہر گز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ کسی کو حاصل کرنے کے گرد زندگی بن لی جائے۔

محبت تو وہ ضرب ہے جس کے بعد دل پہلے سا نہیں رہتا۔محبت کی بھٹی میں سمجھیں جل کر کندن ہو جاتا ہے۔ایک پارس پتھر بن جاتا ہے جس سے ٹکرا کر ہم کسی بھی شئے کو سونا بنانے پر قادر ہو جاتے ہیں۔اسی محبت کی ضرب سے دنیا کا سب سے خوبصورت آرٹ جنم لیتا ہے، بے حقیقت ساچراوہا بادشاہتیں چھین لیتا ہے،رب ملتا ہے

Posted On Kitab Nagri

محبت میں ہارنے والوں کو لگتا ہے کہ جانے والا محبوب شائد انکا سب کچھ لے گیا کہ اب نہ تو ستاروں میں روشنی باقی رہی، نہ پھولوں میں خوشبو اور نہ بلبل میں نغمہ۔پر وہ سب سے قیمتی شئے تو آپ کے پاس ہی چھوڑ گیا

""وہ دل جو محبت کر چکا ہو""

جس کے پاس یہ دل ہے وہ اس دنیا سے ہزار ہا درجے خوبصورت دنیا خود تخلیق کر سکتا ہے اگر وہ محبت کو اصل طاقت کو جان جائے۔

لیکن عنجلی محبت کی اس طاقت سے ابھی ناواقف تھی ابھی کچھ وقت لگنا تھا گرنے سنبھلنے میں ابھی تو زخم تازہ اور چوٹ گہری تھی۔

====================

نقش آجکل ہر کام چھوڑ کر اسلام پر ریسرچ کر رہا تھا اور جیسے جیسے وہ اسلام پر ریسرچ کر رہا تھا اس پر نئی ے راز کھل رہے تھے۔اس نے دیکھا جو چیزیں جو باتیں سائنس کی ریسرچ ھمیں آج بتا رہی تھی وہی باتیں آج سے ہزاروں سال پہلے قرآن بتا چکا تھا۔وہ حیران تھا کے چودہ سو سال پہلے نازل ہونے والی یہ کتاب آج کے دور کے بارے میں اتنا علم کیسے رکھتی تھی۔جس میں ہر دور ہر طرح کے لوگوں کے لیے رہنمائی موجود تھی۔اور جب اس نے سورت رحمن کا ترجمہ پڑھا تھا تو اس پر لرزہ طاری ہو گیا اس کے رونگٹے کھڑے ہو گے تھے کے خدا اپنے بندوں سے اتنی محبت کرتا ہے۔وہ ناچاہتے ہوے بھی قرآن کا موازنہ اپنی مذہبی کتاب سے کر رہا تھا۔اور اس کا دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا کے قرآن مجید جیسی مقدس کتاب ان کی مذہبی کتاب سے کروڑوں درجے بہتر ہے۔اس نے موبائل بند کر دیا اسے خوف لاحق ہوا کے وہ مزید اگر اسلام کے بارے میں ریسرچ کرے گا تو اس کا دل پھٹ جاے گا یہ سوچ کر کے وہ آج تک جس مذہب کو حقیر سمجھتا رہا اس کی تو کوئی مثال ہی نہں ہے اسلام تو اپنی مثال آپ ہے۔

====================

''بھائی آپ میرے لیے کیا لے کر آے ہے مصوری سے؟'' چاند نے اشتیاق سے پوچھا

''کچھ لانے کا موقع ہی کہاں ملا'' ارشد نے کہا۔

''واٹ آپ میرے لیے کچھ بھی نہں لائے کیا؟'' چاند حیرت سے چلائی تھی۔

''نہں'' ارشد نے کہا

''جائے اب میں آپ سے کبھی بات کروگی''

چاند نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ میری اتنی اچھی قسمت کیسے ہو گی کے اب میں آرام سے سو سکو گا کوئی تنگ کرنے والا بھی نہں ہو گا'' ارشد نے چاند کو مزید تنگ کیا۔

''آپ کا کیا مطلب ہے کے میری وجہ سے آپ کو مسلہ ہوتا ہے میں آپ کو تنگ کرتی ہو جائے اب تو میں واقعی آپ سے کبھی بات نہں کرؤ گی'' چاند نے روہانسی ہو کر کہا۔

''اففف گڑیا مذاق کر رہا ہو یار ادھر آو بیٹھو میں تمھارے لیے بہت سارے گفٹس لے کر آیا ہو'' ارشد نے کہتے ہوئے اسے گفٹس دیے۔

Posted On Kitab Nagri

''واہ بھائی یاں یہ تو بہت خوبصورت شال ہے'' چاند نے مسکراتے ہوئے کہا تو ارشد حارث اور نصرت بیگم کو ان کے گفٹس دیکھانے لگا۔

==========================

''خالد یہ کیا ہو گیا ھمارے بچوں کے ساتھ ؟'' زرینہ نے روتے ہوئے کہا۔

''آپا برا مت مانیے گا لیکن یہ سب آپ کی ڈھیل کا نتیجہ ہے بیٹیاں پر اعتماد کرنا اچھی بات ہے لیکن انھیں رات گے تک باہر رہنے کی اجازت دینا کہاں کی عقلمندی ہے آپا؟''

''بیٹیاں ایک کانچ کی مانند ہوتی ہے۔ جس پر اگر ذرا سی بھی کراش بھی آجائے ناں تو اس کی دو کوڑی کی قیمت نہں رہتی'' وہاب نے کہا زرینہ بیگم نے وہاج کو بھی فون کر دیا تھا وہ بھی بس پہنچنے والے ہوں گے نیلی حویلی کے لوگوں نے ساری رات جاگ کر گزری تھی اور اب صبح کا سورج طلوع ہو چکا تھا جب حمزہ جگا تھا تو اس نے خود کو نرم گرم بستر پر پایا کچھ پل کے لیے تو اسے کچھ یاد نہں آیا لیکن پھر جیسے ہی سب یاد آیا وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا جس کی وجہ سے اس کے کندھے اور بازوں میں درد کی لہر اٹھی تھی لیکن وہ نظرانداز کرتے ہوئے باہر کی جانب بھاگا تھا

''پریشے پریشے'' وہ پری کو پکارتا ہوا لاؤنج میں آیا تھا۔

''حمزہ تم اٹھ گے بیٹا رافیعہ بیگم آگے بڑھی''

''مما پریشے کہاں ہے؟'' حمزہ نے پوچھا اس کے چہرے پر خوف کے اثار واضح تھے۔

''بیٹا وہ اپنے کمرے میں ہے بالکل ٹھیک ہے'' رافیعہ بیگم نے اس تسلی دی۔

''تھنکس گاڈ پریشے بالکل ٹھیک ہے'' حمزہ نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے لمبا سانس لیا۔ تو رافیعہ بیگم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گی۔

''حمزہ بیٹا یہ سب کیسے ہوا تم لوگ تو پارٹی کے لیے گے تھے ناں پھر وہ لوگ کون تھے جنھوں نے تم پر گولیاں چلائی ی تھی؟'' رافیعہ بیگم نے پوچھا اور جوابا حمزہ نے پریشے سے ڈریس کو لے کر ہونے والے جھگڑے سے لے کر آخر تک سب بات بتا دی۔ وہاج صاحب بھی نیلی حویلی آچکے تھے اور پریشے کے ساتھ ہونے والے حادثے کا سن کا نیلی حویلی کے مردوں کا خون کھول اٹھا تھا۔

''حمزہ کیا پریشے کے ساتھ کچھ غلط۔۔۔۔۔۔۔۔'' خالد خان ضبط کے باعث اپنی بات مکمل نہں کر پائے تھے۔

''نہں بابا پریشے کے ساتھ کچھ غلط نہں ہوا اللہ کا شکر ہے کے میں ٹائی م پر پہنچ گیا تھا پریشے بالکل صاف دامن ہے'' حمزہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا۔

''شکر میرے اللہ'' سب نے شکر کا سانس لیا۔

تبھی منیب بھاگتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا

''بڑے پاپا بہت بڑا مسلہ ہو گیا ہے رات والے واقعے کی پوری ویڈیو کسی نے سوشل میڈیا پر وائرل کر دی ہے'' منیب نے ایک ہی سانس میں بتاتے ہوئے موبائل خالد کی طرف بڑھایا اور انھوں نے بڑے ضبط کے ساتھ پورے ویڈیو دیکھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''یااللہ یہ کیا مصیبت ہے میری بچی کی تو زندگی خراب ہو گی اب کون کرئے گا اس سے شادی؟ ''

زرینہ بیگم نے کہا۔

''پھوپھو ایسا کچھ نہں ہو گا مجھے یقین ہے اس ویڈیو میں پریشے کا چہرہ دیکھائی ی نہں دیا ہو گا کیونکہ کے میں نے پریشے کا چہرہ ڈھانپا ہوا تھا''

''اس سے کیا ہوتا ہے جب تفششیش ہو گی عدالتوں تھانے میں بات جائے گی تو سب جان ہی جائے گے پریشے کے بارے میں ھم تو کسی کو منہ دیکھانے کے قابل ہی نہں رہے گے''

''نہں ھم کیس درج نہں کرئے گے'' خالد خان نے کہا۔

''لیکن پاپا اس نے ھماری عزت پر ہاتھ ڈالا ہے ایسے کیسے چھوڑ دے'' ازمیر نے کہا۔

''ازمیر ھم اس معاملے کو اپنے طور پر حل کرئے گے ایسی عبرتناک سزا دے گے کے وہ اپنی آنے والی نسلوں کو بھی سردار خاندان سے الجھنے سے منع کرئے گا لیکن اگر بات عدالت میں گی تو انگلیاں پریشے کے کردار پر بھی اٹھے گی اور اس کے لیے زندگی جینا مشکل ہو جائے گی

==================

عنجلی روتے روتے کب سو گی پتہ ہی نہں چلا اور اب اس کی آنکھ کھلی تھی تو وہ اٹھی اور فریش ہو کر نیچھے آئی ی

''ارے عنجلی تم اٹھی گی رات کو میں آئی ی تھی تمھارے کمرے میں لیکن پھر اس لیے ڈسٹرب نہں کیا کے کہیں تم سو ہی ناں گی ہو'' منا خشی نے کہا۔

''کیسا رہا تمھارا بزنس ٹرپ؟'' نقش نے پوچھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''اچھا رہا'' عنجلی نے مختصر جواب دیا۔

''لگتا ہے آپ بہت تھک گی ہے اس لیے تو چہرہ اتنا اترا ہوا ہے'' نقش نے کہا۔

''ہاں یہ جاب میرے بس کی بات نہں ہے بہت تھکا دینے والا کام ہے اس لیے میں نے جاب چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے'' عنجلی نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

''گڈ عنجلی بیٹا میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا آپ کو جاب کرنے کی کوئی ی ضرورت نہں ہے آخر ھمارے پاس کس چیز کی کمی ہے'' شام گوئی نکا نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے اگر اس کا شوق پورا ہو گیا ہے تو کیونکہ ھم کوئی ی اچھا سا لڑکا دیکھ کر اس کے ہاتھ پیلے کر دیتے ہے'' منا خشی نے کہا

''واہ زبردست آئی یڈیا ہے امی''

''کیوں عنجلی تمھارا کیا خیال ہے؟'' نقش نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''جیسے آپ سب کو ٹھیک لگے''، عنجلی نے کہا اور ڈائی ینگ ٹیبل سے اٹھ گی۔

''لگتا ہے شرما گی''، مناخشی نے کہا

======================

پریشے کو ہوش آ گیا ہے سونیا نے آ کر بتایا تو سب پریشے کے کمرے کی طرف بڑھے پریشے تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی زرینہ بیگم نے آتے ساتھ ہی پریشے کے چہرے پر تھپڑوں کی برسات کر دی

''ھمیں یہ دن دیکھانے سے پہلے تم مر کیوں نہں گی پریشے تو مر کیوں نہں گی؟''

''کاش وہ گولیاں حمزہ کی جگہ تجھے لگ گی ہوتی''زرینہ بیگم اس مارتے ہوئے کہہ رہی تھی جب رافیعہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے روکا۔

''کیا کر رہی ہے آپا وہ پہلے ہی بیمار ہے''

''یہ نہں مرتی رافیعہ یہ ھمیں مار کر ہی مرئے گی''زرینہ نے کہا۔

''اب کیا فائی دہ زرینہ اس پچھتاوے کا جب کے غلطی سراسر تمھاری اور وہاج کی ہے تم لوگوں نے کبھی اپنی بیٹی پر دھیان نہں دیا وہ کہاں جاتی ہے کس سے ملتی ہے کیا پہنتی ہے کس سے ملتی ہے تم دونوں نے کبھی جاننے کی کوشش نہں کی''

''بیٹی کو اعتماد اور آزادی دینے کا ہر گز یہ مطلب نہں ہے کے اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو ماڈرن بنے کے چکر میں ھم لوگ بے غیرت بنتے جا رہے ہے فیشن کے نام پر ھماری بہن بیٹاں کیا پہنتی ہے ھم نے اس بات پر کبھی دھیان ہی نہں دیا ھم پاکستان میں رہتے ہے ھمارا مذہب اسلام ہے وہ اسلام جس نے عورت کو پردے کا حکم دیا لیکن بجائے ھم ان کی کو پردہ کرنا سکھائے ھم ان کو فیشن کرنا سکھا رہے ہے فیشن کے نام پر ھم بے شرمی پھیلا رہے ہے آج ھماری معاشرے کی بیٹیوں کے سروں پر ڈوپٹے تو دور کی بات ہے کندھوں پر بھی ڈوپٹے تک نہں ہوتے اور ھم سب اس چیز کے قصور وار ہے ھم کیوں بھول جاتے ہے کے ھم خدا کو کیا منہ دیکھائے گے''

''آج میں خالد خان آج اپنے گھر کی ہر عورت کو حکم دیتا ہو کہ آج کے بعد وہ پردے کے بنا نیلی حویلی سے باہر قدم نہں رکھے گی''

''گھر کی کوئی ی بھی عورت پردے کے بنا گھر سے باہر قدم نہں رکھے گے'' خالد خان نے مضبوط انداز میں اپنا فیصلہ سنایا تھا جس پر سب نے ہی سر تسلیم خم کیا تھا۔

پریشے مسلسل روئے جا رہی تھی اس سے آج تک کسی نے اونچی آواز میں بات نہں کی تھی اور ایک دم اس کی زندگی اتنے بڑئے طوفان کی زد میں آ گی تھی اسے کو تو کچھ سمجھ نہں آ رہی تھی۔

خالد خان نے آگے بڑھ کر پریشے کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

Posted On Kitab Nagri

''تم فکر نہں کرؤ تمھارے ماموں ابھی زندہ ہے وہ کبھی بھی تمھاری زندگی خراب نہں ہونے دے گے چاہے تمھاری زندگی سنوارنے کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے''

''جاو سب اپنے اپنے کمروں میں جاکر آرام کرو کل سے کوئی ایک پل کے لیے بھی نہں سویا جاکر آرام کرو اس بارے میں اب بعد میں بات ہو گی'' خالد خان نے کہا تو سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گیے جب کے ثانیہ اور سونیا اور پریشے کے پاس ہی روک گی۔ پریشے مسلسل روئے جا رہی تھی۔ پتہ ہے ھم غلطی کہاں کرتے ہے ھم ھمیشہ ایک دوسرے کو یقین دلاتے ہے کے ھم ان سے بہت پیار کرتے ہے ان پر بہت یقین کرتے ہے ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھتے ہے لیکن جس وقت ھمارے اپنوں کو ھمارے اعتبار کی ضرورت ہوتی ہے ناں ھم ان کا اعتبار نہں کرتے ھم انھیں دہرائے پر کھڑا چھوڑ کر اپنے قدم واپس کھینچ لیتے ہے۔ تو کہاں گیا وہ اعتبار جس کے آپ دعوی کرتے تھے۔ مجھے بتائے یہ اعتبار کی کونسی قسم ہے کے جب اگلے انسان کو آپ کے اعتبار کی ضرورت ہوتی ہے تب آپ ہی سب اسے بے اعتبار کر کے آگے بڑھ جاتے ہے۔ جیسے اب پرشے کے ساتھ ہوا تھا ساری عمر تو زرینہ بیگم اور وہاج نے اسے لاڈ سے پالا تھا ہر طرح کی آزادی دی تھی لیکن آج جب اعتبار کی پیار کی ضرورت تھی پریشے کو تو اس کے ماں باپ ہی اس کے ساتھ نہں تھے۔ انھوں نے اپنی بیٹی کا اعتبار نہں کیا تھا کے ان کی بیٹی آزاد خیال تو ہوسکتی ہے لیکن بدکردار نہں اور وہ ہی ماموں جن کو پریشے نے کبھی کوئی اہمیت ہی نہں دی تھی۔ آج انھوں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔ حمزہ جس کو وہ اپنا کھڑوس اور بدتمیز کزن سمجھتی تھی اس نے پریشے کی عزت بچانے کے لیے اپنی جان تک کی پرواہ نہں کی تھی وہ خود سامنے آگیا تھا۔ لیکن پریشے کی ایک جھلک بھی اس نے کسی کے موبائل میں نہں آنے دی تھی۔ پریشے کے دل میں حمزہ کے لیے جو احساس پیدا ہوا تھا وہ صرف اس احسان کا بدلہ نہں تھا جو حمزہ نے اس پر کیا بلکے یہ تشکر کے احساس سے بڑھ کر کوئی اور احساس تھا یہ محبت کا احساس تھا تو آخر پریشے وہاج کے دل میں محبت کی پہلی کونپل پھوٹی تھی

۔پریشے کو اس وقت حمزہ خان سے بڑھ کر کوئی پیارا نہں لگا تھا۔ وہ اس کا محافظ تھا اس کا محسن تھا اور اگر پریشے کا دل حمزہ کے لیے ڈھڑکا تھا تو اس میں غلط ہی کیا تھا۔ لیکن فلحال وہ اس جذبے کو صرف اس احسان کا بدلہ ہی سمجھ رہی تھی جو حمزہ نے اس پر کیا تھا۔

====================

حمزہ اپنے کمرے میں آگیا تھا ازمیر بھی اس کے ہی پیچھے ہی آیا تھا

حمزہ ازمیر اس کے گلے لگا تھا

''حمزہ تو جانتا بھی ہے کیا میں کتنا پریشان ہو گیا تھا تمھارے لیے؟''

''میں ڈر گیا تھا حمزہ اگر تھمیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا؟''

''لیکن آئی ایم پراوڈ آف یو حمزہ تم نے ھماری خاندان کی عزت بچانے کے لیے اپنی جان تک کی بھی پرواہ نہں کی'' ازمیر نے کہا۔

''اوہو میرؤ تم تو سینٹی ہوگے بڑی میں اب ٹھیک ہو'' حمزہ نے کہا۔

''کیا کرنے لگے تھے؟'' میرؤ نے اس کے ہاتھ میں شرٹ دیکھ کر کہا۔

''یار شرٹ چینج کرنی ہے لیکن وہ کندھے کے زخم کی وجہ سے مشکل ہو رہی ہے چینج کرنے میں'' حمزہ نے کہا

Posted On Kitab Nagri

''لاؤ میں مدد کر دیتا ہو''میرو نے شرٹ پکڑتے ہوئے کہا۔

جب کے حمزہ نے حیرت سے ازمیر کو دیکھ رہا تھا۔

''کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ ہے ہو؟ ''

''وہ ناں مجھے شرم آئے گی ناں تو تم پہلے آنکھوں بند کرؤ''حمزہ نے شرارت نے کہا۔

''حمزہ سدھر جاؤ''ازمیر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

=====================

احسن نے کمرے میں آتے ہی زور سے اپنا ہاتھ دیوار پر مارا تھا۔اس کا بس نہں چل رہا تھا دانش اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کا قتل کر دیتا اس کی ہمت بھی کیسے ہوئی ی میری پریشے کو ہاتھ لگانے کی اس نے ڈرائی سنگ پر پڑی ساری چیزیں ہاتھ مار کر گرادی تھی۔

=====================

عنجلی ڈائی ننگ ٹیبل سے اٹھ کر چھت پر آگی تھی کمرے میں اس گھٹن ہو رہی تھی۔اس لیے وہ واپس کمرے میں نہں گی عنجلی لاشعوری طور پر سامنے گھر کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں گارڈن میں کوئی ی بھی نہں تھا۔بہت سناٹا تھا اور پھر اچانک ایک لڑکی باہر آئی ی تھی اسے نے وہی چادر لے رکھی تھی جو ارشد نے مصوری سے خریدی تھی عنجلی کو پہچاننے میں زیادہ دیر نہں لگی تھی کے یہ وہ لڑکی تھی جو اس کی یونی میں بھی پڑھتی تھی وہ شال چاند کو لیے دیکھ کر عنجلی کے دل میں ایک طوفان اٹھا تھا اور اس کی یہ آخری امید بھی دم توڑ گی تھی کے شاہد ارشد کو بھی اس سے محبت ہو گی تھی۔ تبھی ہی ارشد بھی گارڈن میں آیا اور اس کے ہاتھ میں کافی کے دو مگ تھے۔اس نے ایک مگ حوریہ کی طرف بڑھایا اور پھر خود بھی چی ئر پر بیٹھ کر اس سے باتیں کرنے لگا۔جب اسے محسوس ہوا کے وہ مسلسل کسی کے نظروں کی حصار میں ہے۔تو اس نے نظر اٹھا کر سامنے ٹیرس کی طرف دیکھا جہاں عنجلی کھڑی اس کو ہی دیکھ رہی تھی۔

عنجلی جو کے غیر ارادی طور پر ارشد کو مسلسل دیکھ رہی تھی ارشد کے اس طرح دیکھنے پر ہوش میں آئی ی اور فوراً ٹیرس سے نیچھے کی طرف بھاگی تھی اور ارشد کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔اسے لگا کے عنجلی شرما گی ہے۔

=====================

''بھائی ی مجھے آپ کو کچھ بتانا بھی ہے''چاند نے کافی پیتے ہوئے کہا۔

''کیا؟''ارشد نے سوالیہ پوچھا اور جوابا چاند نے نقش سے متعلق اسے تمام حقیقت بتادی۔

''چاند تم ایٹلسٹ یہ بات مجھے کال پر ہی بتادیتی تم اکیلی ہی پریشان رہی اتنے دن''ارشد نے فکر مندی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے سوچا تھا آپ واپس آجائے تو پھر آپ کو تسلی سے بتاؤ گی" چاند نے کہا۔

"دوبارہ تو اس نے تم سے رابطہ کرنے کی کوشش تو نہں کی ناں؟" ارشد نے پوچھا۔

"نہں بھائی ی اس کے بعد سے تو انفیکٹ وہ یونی میں بھی نظر نہں آیا مجھے لگتا ہے اس کی عقل ٹھکانے آگی ہو گی" حوریہ نے بتایا۔

"لیکن حوریہ آئندہ وہ کچھ بھی کرے تم نے سب سے پہلے مجھے بتانا ہے اور تھمیں بہت محتاط رہنا ہو گا ایسے لوگ بہت جنونی ہوتے ہے کچھ بھی کر سکتے ہے" ارشد نے تقید کی

"انفکیٹ تھمیں اب جب بھی یونی جانا ہو مجھے بتانا میں پک اینڈ ڈراپ کر دو گا احتیاط لازم ہے" ارشد نے کہا

"جی بھائی ی ٹھیک ہے ویسے بھی اب تو یونی آف ہے ایگزامز شروع ہونے والے ہے تو گھر پر ہی تیاری کرنی ہوتی ہے" چاند نے کہا۔

"میرا خیال ہے ھمیں بابا کو بھی اس بارے میں بتا دینا چاہیے" ارشد نے کہا۔

"جی بھائی ی آپ ٹھیک کہہ رہے ھمیں مما بابا کو بھی سب کچھ بتا دینا چاہیے" حوریہ نے بھی ارشد کی بات سے اتفاق کیا۔

======================

میرؤ نے ساری بات سارہ اور رابعہ کو بتائی ی تو تو وہ بھی حویلی آگی تھی۔

"آپا یہ سب کیسے ہو گیا؟" سارہ نے زرینہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"سارہ دیکھو کیا ہو گیا میری بچی کی تو زندگی خراب ہو گی ہے ھم کیا منہ دیکھائے گے لوگوں کو" زرینہ بیگم مسلسل ایک ہی بات کیے جا رہی تھی اور وہاج خان بھی اپنا سر تھام کر بیٹھے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپا کیا ہو گیا ہے آپ ہمت سے کام لے کیوں ایسی باتیں کر رہی ہے آپ؟" رافیعہ بیگم نے کہا۔

احسن کے علاوہ تقریبا سب لوگ ہی لاؤن میں موجود تھے احسن دوپہر کا گھر سے نکلا ہوا تھا اور ابھی تک گھر واپس نہں آیا تھا۔

"رافیعہ تم خود ہی بتاؤ اب کون کرے گا میری بیٹی سے شادی؟ میری بچی کو تو زندگی خراب ہو گی ناں پاک دامن ہوتے ہوئے بھی بدنامی اس کا مقدر ٹھہری، کون کرے گا اس کی پاک دامنی

کا یقین؟" زرینہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

"کون کرے گا پریشے سے شادی" زرینہ بیگم مسلسل ایک بات ہی کہہ رہی تھی۔

"حمزہ کرے گا" خالد خان نے کہا تو گویا لاؤن میں موجود سب لوگوں کو سانپ سونگھ گیا اور حمزہ کا تو رنگ ہی پھیکا پڑ گیا تھا۔

"خالد یہ آپ کیا کہہ رہے ہے؟" رافیعہ بیگم ہمت کرتی ہوئی ی بولی۔

Posted On Kitab Nagri

''میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں کوئی جاننے نا جانے حمزہ تو جانتا ہے ناں کے پریشے بے قصور ہے یہ گواہ ہے اس کی بے گناہی کا اور مجھے یقین ہے میرا بیٹا اتنا کم ظرف نہں ہے کے ایک لڑکی کو برباد ہونے کے لیے چھوڑ دے'' خالد خان نے کہا۔

''وہاج بھائی میں آپ سے اپنے بیٹے حمزہ خان کے لیے آپ کی بیٹی پریشے کا ہاتھ مانگتا ہوں کیا آپ کو یہ رشتہ قبول ہے؟''

خالد خان نے کہا تو وہاج اٹھ کر خالد کے گلے لگا تھا

''خالد آپ نے ھماری ساری پریشانی ہی دور کر دی بھلا حمزہ سے بہتر ھماری پریشے کے لیے کون ہو سکتا ہے؟'' وہاج نے کہا۔

''ہاں خالد ھمیں پریشے کے لیے حمزہ کا رشتہ منظور ہے'' زرینہ بیگم نے بھی نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

حمزہ کچھ بولنے ہی لگا تھا جب رافیعہ بیگم نے آنکھ کے اشارے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا تو حمزہ کو مجبوراً چپ رہنا پڑا اور میرؤ حمزہ کی حالت سے باخبر تھا وہ تو واحد گواہ تھا حمزہ کی محبت کا اس کی تڑپ کا۔

''رافیعہ بیگم جائے اور مٹھائی لا کر سب کا منہ میٹھا کروائے'' خالد خان نے کہا۔

''جی ابھی لائی''

رافیعہ بیگم کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھی تھی

جب کے حمزہ اپنے کمرے میں آ گیا تھا باقی سب کے چہرؤں پر سکون اور خوشی کی رمک لہرائی تھی جیسے غم کے بادل چھٹنے کے بعد سورج کی پہلی کرن نصیب ہوئی ہو جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہں تھا۔

====================

میرؤ بھی حمزہ کے پیچھے آیا تھا اسے ڈر تھا کے حمزہ کوئی انتہائی قدم ناں اٹھا لے

''حمزہ'' میرؤ نے پکارا۔

''میرؤ بابا ایسا کیسے کر سکتے ہے میرے ساتھ؟''

''میرے سے پوچھے بنا مجھے کیسے کسی کے ساتھ باندھ سکتے ہے'' حمزہ اس وقت حواسوں میں نہں لگ رہا تھا۔

''حمزہ میرے بھائی تم ریلیکس ہو جاؤ میں بات کروں گا بابا سے ھم مل کر سمجھاے گے بابا کو تم فکر نہں کرو'' میرو نے اسے تسلی دی۔

''میرؤ میں صرف حوریہ سے پیار کرتا ہوں اس کے علاوہ کسی کا تصویر بھی نہں کر سکتا میرؤ تم تو جانتے ہو ناں میں حوریہ سے کتنا پیار کرتا ہوں''

''ہاں حمزہ میں سب جانتا ہوں تم فکر نہں کرو میں ہر مشکل میں تمھارے ساتھ ہوں تم بس ریلیکس ہو جاؤ'' میرؤ نے کہا۔

''آپ بات کرئے گے ناں بابا سے'' حمزہ نے امید سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''ہاں میں کروں گا بلکے آج ہی کروں گا تم ادھر بیٹھو اور پانی پیو''ازمیر نے اس کی طرف پانی کا گلاس بڑھایا جو وہ ایک ہی سانس میں پی گیا اب اگر آپ کسی سے اس کی زندگی چھینے گے تو اگلے انسان کو سانس لینے میں دشواری تو ہو گی ناں۔

=====================

''خالد آپ نے اتنا بڑا فیصلہ ھم سے پوچھے بنا کیسے کر لیا؟ ایٹلسٹ حمزہ سے تو پوچھ لیتے آخر کو زندگی تو اس نے گزارنی ہے''رافیعہ بیگم نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

''میرا بیٹا ہے اسے پالا پڑھایا لکھایا کیا مجھے اتنا بھی حق نہں ہے کے اس کے لیے کوئی فیصلہ کر سکو؟''خالد نے کہا۔

''خالد آپ سمجھ نہں رہے ھمارا جوان بیٹا ہے اس کی رضامندگی بھی تو ضروری ہے ناں''رافیعہ بیگم نے بے بسی سے کہا۔

''رافیعہ مجھے اپنے بیٹے اور تمھاری تربیت پر مکمل بھروسہ ہے حمزہ کبھی میرا مان نہں توڑے گا خالد خان کہہ کر کمرے سے چلے گے جیکے سارا بوجھ رافیعہ بیگم کے کندھوں پر ڈال گے تھے اب بات ان کی تربیت پر جو آ گی تھی۔

====================

پریشے کو تو سمجھ ہی نہں آ رہا تھا کیا رد عمل دے وہ لڑکی جس نے کبھی جوتا بھی کسی کی مرضی کا نہں پہنا تھا آج اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ اسے سے پوچھ بغیر ہی کر دیا گیا تھا۔ پریشے کے تو جیسے احساسات ہی مر گے تھے اس کچھ بھی نہں محسوس ہو رہا تھا اچھا برا وہ کچھ بھی نہں محسوس کر رہی تھی۔

=====================

''تھنکس گاڈ سونی ساری پریشانی ختم ہو گی ورنہ دو دن سے گھر میں اتنا ٹینشن والا ماحول تھا کے کچھ سمجھ ہی نہں آ رہا تھا کے اب کیا ہو گا''ثانیہ نے مٹھائی کھاتے ہوے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''ہاں یار شکر ہے اب بھائی اور پریشے کی شادی ہو جاے گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا''سونیا نے کہا۔

تبھی احسن گھر میں داخل ہوا۔

''گھر میں اتنا ٹینشن والا ماحول چل رہا اور تم دونوں مٹھائی کھا رہی ہو''احسن نے انھیں مٹھائی کھاتے دیکھ کر کہا۔

''فاریو کائنڈ انفارمیشن سب ٹینشن ختم ہو چکی ہے۔ لیکن آپ بتائے آپ کہاں سے آ رہے ہے واپس؟ دوپہر سے آپ غائب ہے''ثانیہ نے پوچھا۔

''ہاں کچھ کام سے گیا تھا تم بتاؤ کس خوشی میں مٹھائی کھائی جا رہی ہے؟''احسن نے کہا۔

''پہلے آپ کھائیں پھر بتاتی ہو''ثانیہ نے کہا تو احسن نے گلاب جامن پکڑ کر منہ میں ڈالا

''اب بتاو''احسن نے مٹھائی کھاتے ہوئے پوچھا۔

''پریشے اور حمزہ بھائی کا رشتہ طے ہو گیا ہے''ثانیہ نے گویا احسن کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ثانیہ نے گویا احسن کے سر پر بم بھوڑا تھا۔ مٹھائی اس کے گلے میں اٹک گی تھی اور اس کو زبردست اچھو تا لگ گیا تھا۔

ثانیہ فوراً کچن سے پانی لینے بھاگی تھی سونیا اس کی پیٹھ سہلا رہی تھی۔

"احسن پانی پیو" ثانیہ نے اس کے منہ سے پانی کا گلاس لگایا تو کہیں جا کر احسن کا سانس بحال ہوا وہ سب کچھ نظر انداز کر کے منیب کے کمرے میں آ گیا تھا
۔

"احسن کیا ہوا تم اتنا لمبا لمبا سانس کیوں لے رہے ہو؟" منیب فوراً اس کی طرف بڑھا تھا۔

"بھائی کیا یہ سچ ہے کے پریشے اور حمزہ کا رشتہ طے ہو گیا ہے؟" احسن نے بے یقینی سے پوچھا۔

"ہاں یار خالد تایا نے یہ فیصلہ لیا ہے کے وہ پریشے اور حمزہ کی شادی کروا دے گے" منیب نے اس کے شک کو یقین کا لبادہ اوڑھا دیا تھا۔

احسن وہی سر تھام کر بیٹھ گیا تھا۔

"احسن کیا ہوا ہے تھمیں کچھ بتاو تو سہی اتنے پریشان کیوں ہو؟" منیب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی میں پریشے سے پیار کرتا ہو" احسن نے آہستہ آواز میں کہا۔

"واٹ اور یہ بات تم مجھے اب بتا رہے ہو احسن تم نے مجھے پہلے کیوں نہں بتایا؟"

"بھائی پلیز کچھ کرے میں پریشے کو نہں کھو سکتا بھائی میں اس سے بہت پیار کرتا ہو" احسن رو دینے کو تھا۔

"احسن تم فکر نہں کرو ھم امی ابو سے بات کرے گے وہ بات کرے گے خالد انکل سے تم ریلکس ہو جاو" منیب نے اسے تسلی دی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

==================

خالد خان سٹڈی میں تھے جب میرو نوک کر کے سٹڈی میں آیا تھا۔

"میرو آو بیٹھو" خالد نے کہا تو میرؤ سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" میرو نے کہا۔

"ہاں بولو بیٹا میں سن رہا ہو"

"بابا آپ پلیز مجھے غلط نہں سمجھیے گا" میرو کو سمجھ نہں آ رہا تھے کے کیسے بات کرے۔

"میرو وضاحت نہں دو سیدھی بات کرو"

"بابا آپ کو نہں لگتا کیا کے آپ کو ایک بار حمزہ سے بات کر لینی چاہیے تھی پریشے کے بارے میں"

"کیوں میرو تھمیں لگتا ہے کیا میں تم لوگوں کے بارے میں غلط فیصلہ کرو گا؟" خالد نے پوچھا۔

"نہں بابا میں تو ایسا کبھی سوچ بھی نہں سکتا" میرو صوفے سے اٹھ کر خالد کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر تمھارے کہنے کا کیا مطلب تھا میرو؟"

"بابا میں بس اتنا کہہ رہا تھا ایک بار حمزہ کی رضامندی جان لیتے تو اچھا ہوتا آخری اس کی ساری زندگی کا سوال ہے" میرو نے وضاحت دی۔

"میرو تم اور حمزہ میرے بیٹے ہو میں نے منیب اور احسن کو بھی ہمیشہ بیٹوں کی طرح ہی ٹریٹ کیا ہے اور انھیں بھی اپنے بیٹے ہی سمجھتا ہو لیکن شرعی اور قانونی طور پر میں صرف تمھارے اور حمزہ کے لیے فیصلہ لے سکتا ہو کیوں کے میں تم دونوں کا سرپرست ہو جبکے منیب اور احسن کے سرپرست وہاب بھائی ہے اس لیے میں ان کے لیے کوئی بھی فیصلہ نہں کر سکتا اور خدا کی قسم میرو اگر تم رابعی سے منسوب نہں ہوتے تو میں پریشے کو تم سے منسوب کرنے میں ایک سیکنڈ نہں لگاتا لیکن میں ایک بہن کا زخم بھرنے کے لیے دوسری بہن کو زخم نہں دے سکتا تھا اس لیے میں نے پریشے کو حمزہ سے منسوب کر دیا اور اب میرا فیصلہ اٹل ہے میں اپنے فیصلے سے ایک انچ بھی پیچھے نہں ہٹو گا" خالد خان نے مضبوط لہجے میں کہا، تو از میر لاجواب ہو گیا تھا۔اس کے پاس کہنے کو اور کچھ بچا نہں تھا وہ جانتا ہے خالد خان ایک بار جو فیصلہ کر لے تو پھر اس سے پیچھے نہں ہٹتا تھا۔

==================

ارشد آج آفس آیا تھا اور آتے ہی ٹیبل پر پڑی فائی ل چیک کرنے لگا۔اس کے بعد اس کو نیکسٹ میٹنگ کے لیے پریزینٹیشن بنانے تھی۔ جس کو کمپلیٹ کرنے میں تقریباً اسے دو گھنٹے لگ گے اپنا کام کمپلیٹ کر کے اس نے آنکھیں موند کر چی ئر کے ساتھ سر ٹیکا یا جب اسے عنجلی کی یاد آئی ی

۔اس حیرت ہوئی ی اسے آفس آئے تین گھنٹے ہو چکے تھے اور عنجلی ایک بار بھی اس کے کمرے میں نہں آئی ی ورنہ عام روٹین میں تو وہ ایک گھنٹے میں دو بار ارشد کے آفس کا چکر لگا لیا کرتی تھی اور جب ارشد آفس میں داخل ہوتا تو اسے گڈ مارننگ بھی وش ضرور کرتی تھی۔آج تو ارشد نے اسے آفس آتے ہوے بھی نہں دیکھا اب ارشد کو سچ میں حیرت ہو رہی تھی اس نے انٹر کام اٹھایا اور اعجاز صاحب کو اپنے آفس میں بلایا تھا۔

"جی سر آپ نے بلایا؟" اعجاز نے آفس میں آتے ہوے پوچھا

"جی اعجاز صاحب مجھے بتاۓ وہ امریکہ والے پروجیکٹ کا کیا بنا؟"

"سر ان کی کنسائی منٹ ہم نے بیھجھ دی اور کل تک باقی سامان بھی ایکسپوٹ ہو جاے گا"

"گڈ آپ ایسا کرے مس عنجلی سے بولے کے مجھے اس پروجیکٹ کی ساری ڈیٹیل ای میل کر دے" ارشد نے لیپ ٹاپ دوبارہ کھولتے ہوے کہا۔

"لیکن سر مس عنجلی تو آج نہں آئی ی"

"لیکن کیوں؟" ارشد نے پوچھا۔

"ایکچوئی لی سر وہ مس عنجلی

آج صبح آئی ی تھی اور وہ ریزائی ن لیٹر دے کر چلی گی تھی" اعجاز صاحب نے بتایا۔

"واٹ ریزائی ن کر دیا ایسے کیسے ریزائی ن کر دیا انھوں نے کوئی ی وجہ بتائی ی کیا ریزائی ن کرنے کی؟" ارشد نے پریشانی سے پوچھا۔

"وہ کہہ رہی تھی کے وہ شادی کر رہی ہے اس لیے وہ مزید جاب نہں کر سکتی" اعجاز صاحب نے وہی بتایا جو عنجلی انھیں بتا کر گی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوکے آپ جا سکتے ہے" ارشد نے کہا تو اعجاز صاحب چلے گے۔

ارشد کو کچھ سمجھ نہں آ رہی تھی کے عنجلی نے ریزائن کیوں کیا؟

"اور اعجاز صاحب کیا کہہ رہے تھے اس کی شادی ہو رہی ہے ایسے کیسے وہ شادی کر سکتی ہے وہ؟" ارشد نے بے چینی سے سوچا اور عنجلی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

=====================

حارث جہانگیر کمرے میں بیٹھے اپنے آفس کا کام کر رہا تھا جب نصرت بیگم کمرے میں آئی ی۔

"حارث صاحب مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے"

"جی بولے بیگم میں سن رہا ہو"

"حارث میں سوچ رہی ہو اب ہمیں ارشد کی شادی کر دینی چاہیے

"خیال تو نیک ہے لیکن پہلے آپ ارشد سے تو پوچھ لے وہ کیا کہتا ہے" حارث نے کہا۔

"اس سے بھی میں پوچھ لو گی اور آپ کو پتہ ہے کیا میں نے ارشد کے لیے لڑکی بھی ڈھونڈلی ہے" نصرت نے خوشی سے بتایا۔

"کیا آپ نے لڑکی بھی ڈھونڈلی کون ہے وہ؟" حارث نے تجسس سے پوچھا۔

"ھماری عنایہ مجھے ارشد کے لیے بہت پسند ہے" نصرت بیگم نے کہا۔

"خیال تو برا نہں ہے لیکن پھر بھی آپ ارشد سے اس کی مرضی ضرور جان لیجئی ے گا پھر ہی کوئی ی عملی قدم اٹھائی یے گا" حارث صاحب نے تقید کی تھی

"جی بہتر"

=====================

عنجلی اپنے روم میں بیٹھی تھی جب اس کے موبائی ل پر ارشد کی کال آنے لگی تھی کچھ دیر سوچنے کے بعد عنجلی نے کال ریسیو کر لی تھی۔

"ہیلو"

"کیسی ہے مس عنجلی آپ؟" ارشد نے پوچھا۔

"کال کس لیے کی ہے؟" عنجلی نے بے رخی سے پوچھا ارشد کو اس کا رویہ بہت عجیب لگا تھا۔

"اعجاز بتا رہا تھا کے آپ نے ریزائن کر دیا ہے کیا؟"

"میں ریزائن کی وجہ جان سکتا ہو کیا؟" ارشد نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے اعجاز سر کو وجہ بھی بتا دی تھی بہتر ہے آپ ان سے ہی پوچھ لے"، عنجلی نے دوٹوک کہا۔

"میں آپ کے منہ سے جاننا چاہتا ہوں وجہ" ارشد نے بھی اسی کے انداز میں پوچھا۔

"میں شادی کر رہی ہو اس لیے مزید جاب نہں کر سکتی"، عنجلی نے دل پر پتھر رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"اور آپ جو کہتی تھی کے آپ کو مجھ سے پیار ہے اس پیار کا کیا ہوا؟" ارشد نے افسوس سے پوچھا۔

"وہ پیار اس دن ہی مر گیا تھا ارشد سر جس دن مجھے آپ کے مسلمان ہونے کا پتہ چلا تھا اگر مجھے پہلے آپ کی اصلیت پتہ چل جاتی تو میں آپ سے پیار تو کی بات ہے آپ کی شکل بھی نہں دیکھتی اب مجھے صرف آپ سے نفرت ہے اب صرف اور صرف نفرت ہے۔ عنجلی نے کہا تو ارشد نے بنا کچھ کہے کال کاٹ دی وہ کہتا بھی تو کیا یہ بتاتا کے وہ بھی اسے پسند کرنے لگا ہے چاہتوں کے بدلوں میں چاہت نا ملنا کا بھی غم ہے بجا ہے مگر کبھی نا چاہے جانے کا غم زیادہ ہے مجھے یہ نھیں سمجھ آتی یہاں اکثریت کا غم غم جاناں کیوں ہے۔

""" میں نفرتوں کا بوجھ اٹھا اٹھا کے تھک گیا ہوں کیوں نا اب

سامان محبت کیا جائے اور جب انسان اس دنیا سے جاتا ہے لوگ تبھی محبت کرتے ہیں لوگ جو ہمارے وجود کے بار سے تھکے ہوئے ہیں کیوں نا ان کے سروں پر سے بوجھ ہٹا لیا جائے کیا ایسا نھیں ہو سکتا کہ ہمارا وقت آجائے کیوں میرے دل کی دھڑکنیں بوجھ مثل ہیں کیوں جن کے بغیر زندگی ناممکن ہوتی ہے انکا قرب نصیب نھیں ہوتا کیا ایسا نھیں ہو سکتا انسان جسے مانگتا ہے وہ اسے دے دیا جائے خیر اب تو جان بھی جان پر بوجھ بن گئی ہے خیر بوجھ اتار دینا مناسب ہوتا ہے اور کیا کوئی اس دکھ کو سمجھ سکتا ہے وہ ایک جسکی آواز سکون حیات ہو اور وہ دور جانے پر بابضد ہو اور اسے روکنے کی تمام تر کاوشیں بے سود ہوں۔ میں اکثر ہی کہتا ہوں یہ وقتی اور فرصتوں کی محتاج محبتیں حقیقی وبال ہیں وہ میری خاموشی سمجھنے والی اگر حقیقت سے منھ موڑ جائے تو کیا ہوگا۔۔؟ کسی کا انتخاب کرنا نا کرنا آپ کا اختیار ہے مگر کسی کے جذبات کے بے قدری ضروری تو نھیں اور اس نے جانے ہوئے الوداع بھی نھیں کیا کوئی تو سمجھاؤ اسکو میں اگر چپ ہو گیا تو۔۔؟ اس کے اس رویے سے میں بکھر گیا تو اور اگر میں اس غم کی شدت سے بدل گیا تو اور اگر میں کھو گیا کہیں خود سے بھی تو پھر جس طرح سب بدل جاتے ہیں کیا تم بھی بدل جاؤ گی میں تمہیں کہہ نھیں سکتا لیکن میں تمہارے بغیر رہ نھیں سکتا یار کوئی مر بھی سکتا ہے میں محبتوں سے بیزار لڑکا سب کو آج کل کے ظاہری ڈھونگ سے بچانے والا اگر تم سے اظہار کر رہا ہوں تو مطلب کچھ تو ہے نا

وہ جانتا تھا اس محبت کا انجام یہ ہی ہوگا اس لیے وہ عنجلی کو سمجھاتا تھا کے وہ اسے پانے کی خواہش نا کرے۔

عنجلی نے فون بند کر بیڈ پر پھٹکا اور پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی اس نے کہہ تو دیا ارشد سے کے اب وہ اس سے محبت نہں نفرت کرتی ہے۔ لیکن یہ بات تو اس کا دل جانتا تھا ناں جو آج بھی ارشد سے محبت کرتا تھا ارشد کی حقیقت جان لینے کے باوجود اس کے دل میں ارشد کی محبت ختم نہں ہوئی تھی لیکن عنجلی مجبور تھی ان کے بیچ جو مذہب کی دیوار آ گی تھی اسے وہ چاہ کر بھی ختم نہں کر سکتی تھی

"محبت کم نہیں ہوتی۔۔۔۔۔"!

Posted On Kitab Nagri

کوئی کتنا جتن کر لے

محبت کم نہیں ہوتی

زمانہ اِس کے آگے آہنی دیوار بن جائے

اور اُس کا ہاتھ اِک تلوار بن جائے

محبت ڈر نہیں سکتی ڈرانے سے

نہیں مٹتی مٹانے سے

محبت کی نہیں بنتی زمانے سے

یہ اپنی جان دے کر بھی کبھی بے دم نہیں ہوتی

کوئی کتنا جتن کر لے

محبت کم نہیں ہوتی۔۔۔

کبھی یہ ہیر کا جوبن

کبھی رانجھا کی وَنجلی ہے

کبھی خاروں بھرا رستہ

کبھی یہ پھول جنگلی ہے

کبھی شیریں کی بے تابی

کبھی فرہاد کا تیشہ

یہ کچھ کچھ شہد جیسی ہے

مزا ہے اس میں سَم جیسا

جُنوں ہے قیس کا

لیلیٰ کی یہ وارفتگی بھی ہے

خودی کا بھید اس میں ہے

محبت بے خودی بھی ہے

Posted On Kitab Nagri

محبت ہے خدا جیسی

خدائی اس میں شامل ہے

ستارہ مت کہو اِس کو

محبت ماہِ کامل ہے

اور!

اس کی لو کبھی مدھم نہیں ہوتی

کوئی کتنا جتن کر لے

" محبت کم نہیں ہوتی"!

اور ارشد تو ویسے بھی اس سے پیار نہں کرتا تھا وہ ہی اس کے پیچھے پڑی تھی۔ لیکن اب اس نے بھی ہر وہ راستہ چھوڑ دیا تھا۔ جو اسے ارشد تک لے جاتا تھا کتنی خواہش تھی ناں عنجلی کی کے کسی روز وہ آفس سے چھٹی کرئے اور ارشد اسے آفس میں ناں پا کر پریشانی سے کال کر کے اس کے ناں آنے کی وجہ پوچھے اور آج جب ایسا ہوا تو ساری خواہشیں ہی مر چکی تھی۔

=====================

ازمیر کمرے میں آیا تو حمزہ بے چینی سے اس کی طرف بڑھا۔

''کیا ہوا میرؤ بابا مان گے ناں تم نے منا لیا ناں انھیں؟'' حمزہ نے آس سے پوچھا۔

''حمزہ بابا نہں ماننے وہ اپنے فیصلے سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہں ہے'' ازمیر نے اس سچ بتا دیا۔

''میرؤ بابا ایسا کیسے کر سکتے ہے میرے ساتھ انھیں میری خوشی کی کوئی پرواہ نہں ہے کیا؟'' حمزہ نے دکھ سے کہا۔

''ایسی بات نہں ہے حمزہ بس اس وقت انھیں پریشے کا دکھ تمھاری خوشی سے بڑا لگ رہا ہے ورنہ تم جانتے ہو انھوں نے ھمیشہ ھماری ہر بات مانی ہے''

''لیکن میرؤ میں حوریہ کے علاوہ کسی سے شادی نہں کر سکتا یہ بات کوئی کیوں نہں سمجھتا'' حمزہ نے کہا۔

''اب تو ایک ہی راستہ ہے حمزہ'' میرؤ نے کہا۔

''وہ کیا؟'' حمزہ نے پوچھا۔

''اب مما ہی بابا کو منا سکتی ہے اب ھمیں ان سے بات کرنی چاہیے'' میرؤ نے کہا۔

''سہی کہہ رہے میرؤ ھم ابھی جا کر مما سے بات کرتے ہے'' حمزہ نے کہا اور دونوں رافیعہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھائے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

=====================

مما بابا آپ نے ھمیں بلایا

[

"جی مما آپ نے ھمیں بلایا" منیب اور احسن نے طاہرہ بیگم کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بیٹھو بیٹاں مجھے اور تمھارے بابا کو تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے "

"کیا ہوا مما خیریت تو ہے ناں؟" احسن نے صوفے پر بیٹھے ہوئے پوچھا۔

"دیکھو بیٹا جو کچھ بھی پریشے کے ساتھ ہوا وہ بہت غلط تھا اس لیے ھم نے سوچا ہے کے خالد بھائی ی کے ساتھ ساتھ ھم بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے" وہاب نے کہا۔

"کیا مطلب بابا ھم سمجھے نہں؟" احسن نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"بیٹا ھم چاہتے ہے کے اب تم دونوں کی بھی شادی کر دی جائے" طاہرہ بیگم نے کہا۔

"لیکن مما اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی تو ھماری سٹڈی بھی کمپلیٹ نہں ہوئی ی" منیب نے کہا۔

"سٹڈی بھی ہو ہی جائے گی کمپلیٹ لیکن ھم چاہتے تم دونوں اب شادی کر لو"

"احسن میں نے تمھارے لیے ھمشہ سونیا کو ہی سوچا ہے اور سچ تو یہ ہے کے مجھے سونیا پسند بھی بہت ہے میں اسے اپنی بہو بنانا چاہتی ہو" طاھرہ بیگم نے کہا ۔

"مما یہ آپ کیا کہہ رہی ہے ایسا نہں ہو سکتا" احسن نے فوراً انکار کیا۔

"کیوں نہں ہو سکتا؟ تم اور سونیا تو اتنے اچھے دوست ہو ایک دوسرے کو جانتے ہو تو تھمیں کیا مسلہ ہے؟" طاھرہ بیگم نے پوچھا۔

"کیوں کے مما میں سونیا سے میں شادی کرنا چاہتا ہو" منیب نے کہا تو طاہرہ اور وہاب حیران رہ گے۔

"لیکن منیب بیٹا تمھارے اور سونیا کے مزاج میں بہت فرق ہے یہ کیسے ممکن ہے؟" طاہرہ بیگم نے کہا۔

"مما فرق تو ہر انسان کی نیچر میں ہوتا ہے اس میں کوئی ی بڑی بات تو نہں ہے میں سونیا کو پسند کرتا ہو اس سے شادی کرنا چاہتا ہو" منیب نے صاف لفظوں میں اپنی پسند کا اظہار کیا۔

"ٹھیک ہے طاہرہ بیگم کیا فرق پڑتا ہے سونیا کی شادی احسن سے ہو یا منیب سے بہو تو وہ ہماری ہی بنے گی" وہاب نے کہا۔

"اور تم بھی کسی کو پسند کرتے ہو کیا؟" طاھرہ بیگم نے احسن سے پوچھا۔

"جی" احسن نے مختصر جواب دیا۔

Posted On Kitab Nagri

''کون ہے وہ'' طاہرہ نے پوچھا۔

''پریشے'' احسن نے یک لفظی جواب دیا۔

''اور تم یہ بات ھمیں اب بتا رہے ہو جب کے وہ حمزہ سے منسوب کی جا رہی ہے'' وہاب نے کہا۔

''مجھے نہں پتہ تھا یہ سب کچھ اتنے جلدی ہو جائے گا آپ پلیز خالد تایا سے بات کرے اس بارے میں'' احسن نے التجا کی تھی۔

''تمھارا دماغ تو نہں خراب ہو گیا احسن میں کیا اپنے بھائی ی سے یہ جا کر کہو کے میں اس کی بہو کو اپنی بہو بنانا چاہتا ہو جب کے حمزہ بھی مجھے اپنے بیٹوں کی طرح عزیز ہے''

''لیکن بابا میں پریشے سے شادی کرنا چاہتا ہو'' احسن نے زور دیتے ہوئے کہا۔

''احسن تم بھول جاؤ پریشے کو میں کبھی بھی خالد بھائی ی سے اس بارے میں بات نہں کرؤں گا وہ بھائی ی جس نے مجھے باپ کی طرح پالا مجھے کبھی کسی چیز کی کمی نہں ہونے دی تم دونوں کو سگے بیٹا جیسا پیار دیا اور تمھارے لیے میں ان کے مقابل کھڑا ہو جاؤ ایسا کبھی نہں ہو گا'' وہاب نے غصے سے کہا۔

''لیکن بابا''

''لیکن ویکن کچھ نہں منیب میں نے جو کچھ کہہ دیا وہ ہی میرا آخری فیصلہ ہے تم دونوں جا سکتے ہو اور طاہرہ ھم آج ہی خالد بھائی ی سے سونیا اور منیب کے لیے بات کرے گے'' وہاب نے کہا۔

تو احسن اور منیب کمرے سے چلے گے۔

==================

میرؤ اور حمزہ رافیعہ کے کمرے میں آئے تھے۔

''ارے میرؤ حمزہ آؤ آؤ بیٹھو'' رافیعہ بیگم نے انھیں دیکھتے ہوئے کہا۔

''مما پلیز آپ بابا کو سمجھائے ناں میں پریشے سے شادی نہں کر سکتا پلیز مما'' حمزہ نے رافیعہ بیگم کے قدموں میں بیٹھے ہوئے کہا۔

''حمزہ اٹھو بیٹا صوفے پر بیٹھو اٹھو شاباش'' رافیعہ نے اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھایا۔

''مما میں پریشے سے شادی نہں کرنا چاہتا آپ بابا کو سمجھائے ناں'' حمزہ نے دوبارہ کہا۔

''حمزہ تمھارے کہنے سے پہلے میں خالد سے بات کر چکی ہو لیکن وہ اپنا فیصلہ بدلنے کے لیے تیار نہں ہے تم اچھی طرح جانتے ہو تمھارے بابا اپنی زبان سے کبھی پیچھے نہں ہٹتے چاہے پھر کچھ بھی ہو جائے'' رافیعہ بیگم نے پوری بات بتائی ی۔

''لیکن مما میں پریشے سے پیار نہں کرتا'' حمزہ نے بے بسی سے کہا۔

''بیٹا آخر کیا کمی ہے پریشے میں پڑھی لکھی ہے خوبصورت ہے اور رہی پیار کی بات تو پیار تو شادی کے بعد ہو ہی جاتا ہے''

Posted On Kitab Nagri

''مما میں نہں کر سکتا پریشے سے شادی پلیز آپ سمجھیے اس بات کو ''

''حمزہ کہیں تم اس لیے انکار تو نہں کر رہے کے پریشے کے ساتھ اس رات حادثہ پیش آیا تھا'' رافیعہ بیگم نے پوچھا۔

''نہں مما ایسا تو بالکل بھی نہں ہے میں جانتا ہو پریشے کا کوئی ی قصور نہں ہے'' حمزہ نے کہا۔

''تو پھر کیا وجہ ہے حمزہ جو تم اس رشتے سے انکار کر رہے ہو؟'' رافیعہ نے پوچھا۔

''میں کسی اور سے پیار کرتا ہو مما'' حمزہ نے کہا

''حمزہ تم نے پہلے کبھی ذکر کیوں نہں کیا اور کون ہے وہ؟'' رافیعہ بیگم نے پوچھا تو جواباً حمزہ نے انھیں ساری بات بتا دی۔

''دیکھو حمزہ میں تو یہ ہی کہوں گی کے تمھارا پیار یک طرفہ ہے تم نے اس لڑکی کو دیکھا نہں جانتے نہں ہو اس کو تمھارے بارے میں کچھ نہں پتہ ہو سکتا ہے یہ صرف وقتی جذبہ ہو اگر تم خود کو تھوڑی سپیس دو گے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا'' رافیعہ نے کہا۔

''نہں مما یہ وقتی جذبہ نہں ہے میں حوریہ سے سچے دل سے محبت کرتا ہو'' حمزہ نے کہا۔

''لیکن حمزہ تمھارے بابا آؤٹ آف کاسٹ شادی کے لیے کبھی نہں ماننے گے وہ تمھاری شادی پریشے سے کروانے کا فیصلہ کر چکے ہے جو کے بدلنا ناممکن ہے'' رافیعہ نے اسے حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔

''سوری حمزہ مجھے معاف کر دو میں تمھاری لیے کچھ نہں کر سکی میں ماں ہونے کا فرض نہں ادا کر پائی ی تمھارے لیے کچھ نہں کر سکی'' رافیعہ بیگم نے روتے ہوئے کہا۔

''نہں مما آپ ایسا نہں کہے آپ دنیا کی بیسٹ مما ہے''

حمزہ نے انھیں اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

''ہاں مما حمزہ ٹھیک کہہ رہا ہے آپ کی کوئی ی غلطی نہں ہے آپ نے ہمیشہ ہماری سائیڈ لی ہے'' میرؤ نے بھی کہا۔

''میں خود بابا سے بات کرتا ہو'' حمزہ نے کہا۔

''ہاں تم بات کر لو شائد بابا تمھاری بات مان لیں'' میرؤ نے اسے امید دلائی ی۔

==================

''عنجلی کو دیکھنے کچھ لوگ رات کو آ رہے ہے عنجلی کو بتا دینا کے ریڈی رہے'' شام گوئی نکا نے کہا۔

''آپ سچ کہہ رہے ہے کیا کون لوگ ہے لڑکا کیا کرتا ہے؟'' منا کشی نے پوچھا۔

''میرے بزنس پارٹنر ہے ناں شرما جی ان کا بیٹا ہے اچھا سینس ایبل لڑکا ہے ہماری عنجلی کو بہت خوش رکھے گا'' شام گوئی نکا نے کہا۔

''یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے میں ابھی عنجلی کو بتا کر آتی ہو'' منا کشی خوشی سے کہتے ہوئے کمرے سے چلی گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

عنجلی کمرے میں بیٹھی کوئی ی بک پڑھ رہی تھی وہ خود کو مصروف رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی تا کے ارشد کو یاد ناں کرے۔

''عنجلی بیٹا کیا کر رہی ہو؟'' مناخشی نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا۔

''کچھ خاص نہں ماں آپ بتائے؟'' عنجلی نے کہا۔

''میں تھمیں یہ بتانے آئی ی ہو شام میں تیار رہنا کیونکہ کے کچھ لوگ تھمیں دیکھنے آرہے ہے'' مناخشی نے خوشی سے بتایا جبکے عنجلی کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑا تھا۔

''کون لوگ ہے وہ؟'' عنجلی نے سہمے لہجے میں پوچھا۔

''ارے بیٹا گھبرؤ نہں تھمارے بابا کے دوست ہے اچھے لوگ ہے تم بس شام کو اچھے سے تیار ہو جانا سمجھی گی ناں'' مناخشی نے کہا تو عنجلی نے اثبات سر ہلادیا۔

مناخشی کے جاتے ہی عنجلی کے آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اس شخص کے نام کا جس کی محبت نے اسے آج اس مقام پر لا کھڑا کر دیا تھا۔

====================

''بھائی ی پاپا سمجھ کیوں نہں رہے میں پریشے سے محبت کرتا ہو'' احسن نے بے بسی سے کہا۔

''احسن غلطی تھماری بھی ہے تھمیں پہلے ہی ھمیں اپنے احساسات کے متعلق بتادینا چاہیے تھا'' منیب نے کہا۔

''اب تو کچھ نہں ہو سکتا میرے بھائی ی'' منیب نے بے بسی سے کہا۔

''بھائی ی کچھ کرئے پلیز پلیز کچھ کرئے اگر پریشے مجھے ناں ملی تو میں کسی سے بھی شادی نہں کرؤں گا'' احسن رو دینے کو تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

====================

ارشد گھر آیا تو بہت تھکا ہوا تھا ہوا تھا جسمانی تھکاوٹ سے زیادہ تو ذہنی تھکاوٹ کا شکار تھا وہ اور اس ذہنی اذیت سے چھٹکارا پانا اسے ناممکن لگ رہا تھا۔

''بھائی ی آپ کب آئے؟'' چاند نے پوچھا۔

''بس ابھی آیا ہو ایک کپ کافی پلا دو پلیز''

''جی میں ابھی لائی ی'' چاند کہہ کر کچن میں کافی بنانے چلی گی۔

ارشد ابھی کافی پی ہی رہا تھا جب حارث اور نصرت بیگم بھی لاؤن میں آگیے۔

''ہاں بھی کیسا رہا آج کا دن؟'' حارث نے پوچھا۔

''اچھا تھا بابا'' ارشد نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے جواب دیا۔

''ارشد ھم نے تھمارے لیے ایک فیصلہ لیا ہے'' نصرت بیگم نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ نے میرے لیے اچھا ہی فیصلہ لے گی"

"برخودار پہلے سن تو لو فیصلہ کیا ہے؟" حارث نے کہا

"بابا مجھے آپ دونوں پے پورا یقین ہے آپ نے کچھ اچھا ہی سوچا ہو گا" ارشد نے یقین سے کہا۔

"بیٹا ھم نے سوچا ہے تمھاری شادی کر دے" نصرت بیگم نے کہا۔

"اوہ واؤ بھائی ی کی شادی ہو گی لیکن کس سے؟" چاند نے پوچھا جبکہ ارشد کی حالت عنجلی سے کچھ مختلف نہں تھی۔

"عنایہ" سے نصرت نے جواب دیا۔

"مما آپ سچ کہہ رہی ہے کیا عنایہ میری بھابھی بنے گی؟" چاند نے خوشی سے پوچھا۔

"ہاں اگر تمھارے بھائی ی کو کوئی ی اعتراض نہں ہوا تو" نصرت نے کہا۔

"کیوں بیٹا تمھارا کیا خیال ہے؟" حارث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"جی بابا جیسے آپ کو گوں کی خوشی مجھے کوئی ی اعتراض نہں ہے" ارشد نے دل پے پتھر رکھتے ہوئے جواب دیا۔

"مما اب تو بھائی ی بھی مان گے آپ جلدی سے ماموں سے بات کرئے ناں" چاند نے بے تابی سے کہا تو نصرت اور حارث مسکرا پڑے۔

"میں فریش ہو کر آتا ہو" ارشد کہہ کر کمرے میں آ گیا ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گیا تھا اس لڑکی کے نام کا جو اس کے دل میں محبت جگا کر بیچ راستے میں چھوڑ گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

====================

"بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے" اگلے روز خالد اپنے آفس میں بیٹے کام کر رہے تھے جب حمزہ نے آفس میں آتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو "

"بابا میں پریشے سے شادی نہں کرنا چاہتا" حمزہ نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہں کر سکتے وجہ؟" خالد نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ میں پہلے سٹڈی کمپلیٹ کر کے سیٹل ہونا چاہتا ہو" حمزہ نے جواز پیش کیا۔

"ٹھیک ابھی صرف انگیجمنٹ کرئے گے شادی جب تم کہو گے تب ہی ہو گی" خالد نے دوٹوک الفاظ میں کہا۔

"لیکن بابا میں ابھی کسی سے بھی منسوب نہں ہونا چاہتا" حمزہ نے کہا

"لیکن میں تھمیں منسوب کر چکا ہو حمزہ اور اب اس پر اور بات کرنے کا کوئی ی فائی دہ نہں تم جا سکتے ہوئے" خالد خان نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا اور آفس سے نکلتے ہوئے حمزہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اس لڑکی کے لیے جسے پانے سے پہلے ہی وہ کھو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

آنسو

مجھے دیکھو

کبھی کوئی بھلا ایسے بھی روتا ہے؟

میری طرح کبھی کوئی کہیں بے چین ہوتا ہے.

کسی کو چوٹ یوں لگتی ہے کاری....

بھاری..

بیقراری کی..

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے؟

نہیں تم دیکھ پاؤ گے

مجھے تم چھوڑ جاؤ گے

مجھے یہ صاف دکھتا ہے

کہ تم واپس نہ آؤ گے...

میری نیندیں چرا کر، چین سے، تم

جا کے سو جاؤ

کسی سپنے میں کھو جاؤ

مگر یہ بھول مت جانا

کوئی تم کو بلاتا ہے

تمھاری یاد میں جاگا ہوا، سپنے بناتا ہے

بہت آنسو بہاتا ہے۔

شام کو سب بڑے لاؤنج میں بیٹھے تھے جب طاھرہ بیگم اور وہاب بھی وہاں آ گیے۔

"خالد بھائی جی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" وہاب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''ہاں بولو وہاب کیا ہوا سب خیریت تو ہے ناں؟'' خالد نے پوچھا۔

''وہاب بھائی ی ھم چاہتے ہے سونیا کو آپ ھماری بیٹی بنادے ھم منیب کے لیے سونیا کا ہاتھ مانگنے آئے ہے'' طاہرہ بیگم نے کہا تو پل بھر کے لیے لاؤن میں خاموشی چھا گی۔

''وہاب سونیا پہلے بھی تھماری بیٹی ہے ھمیں بھلے تھمارے فیصلے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے'' خالد خان نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب مسکرا پڑے۔

''تو بس پھر طے ہو گیا ٹھیک ایک مہنے بعد میرؤ اور رابعی کی شادی ہو گی اور ان کی شادی سے ایک ہفتہ پہلے حمزہ اور پریشے سونی اور منیب کی منگنی ہو گی اور منگنی کے بعد حمزہ تو امریکہ واپس چلا جائے گا لیکن پریشے اب مستقیل نیلی حویلی میں ہی رہے گی اور نیلی حویلی کے طور طریقے سیکھے گی'' خالد خان نے حتمی فیصلہ سنایا تھا۔ جس سے سب نے ہی اتفاق کیا اور لاؤنج سے گزرتے ہوئے احسن نے تمام باتیں باخوبی سن لی تھی اور اس کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اس لڑکی کے نام کا جسے وقت اور حالات نے اس سے چھین لیا تھا۔

==================

پریشے اپنے روم میں بیٹھی تھی جب زرینہ اور وہاج اس کے کمرے میں آئے تھے۔

پریشے نے ان کے آنے پر کوئی ی ریسپونس نہں دیا تھا۔

''پریشے بیٹا کیسی ہو؟'' وہاج نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تھا

کیا حالت ہو گی تھی ان کی بیٹی کی جس بیٹی کو انہوں نے کبھی کانٹا نہں چھبنے دیا تھا حالات نے اسے طوفانوں کی زد میں لا کھڑا کیا تھا۔

''ٹھیک ہو بابا''

''پریشے ایک مہنیے بعد ھم نے تھماری منگنی حمزہ سے طے کردی ہے تھمیں کوئی ی اعتراض تو نہں ہے؟'' زرینہ بیگم نے بے لچک لہجے میں پوچھا تھا۔

''نہں مجھے کوئی ی اعتراض نہں ہے'' پریشے نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''بیٹا ھمیں غلط مت سمجھنا ھم جو کر رہے ہے تھماری بہتری کے لیے کر رہے ہے'' وہاج نے کہا اور پھر کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ کمرے سے چلے گے اور پریشے کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اس گناہ کے لیے جو اس نے کیا ہی نہں تھا۔

خالد خان اور رافیعہ سونیا کے کمرے میں آئے تھے جو اپنے کمرے میں بیٹھی پیپرز کی تیاری کر رہی تھی.

''مما بابا آپ آئی یے ناں بیٹھے'' سونیا نے بیڈ سے کتابیں سمیٹ ہوئے کہا۔ تو

خالد خان سونیا کے پاس بیٹھ گیے اور رافیعہ بیگم صوفے پر بیٹھ گی۔

''پیپرز کی کیسی تیاری ہے میری بیٹی کی؟'' خالد خان نے پوچھا تھا

''اچھی تیار ہے پاپا ان شاءاللہ

Posted On Kitab Nagri

اس بار بھی اچھے مارکس لے کر آپ کا نام روشن کرؤ گی''

'' ان شاءاللہ'' خالد خان نے سونی کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

''سونیا تم میرا مان ہو بیٹا کبھی میرا مان نہں توڑنا'' خالد خان نے اسے خود کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

''بابا میں آپ کو دکھ دینے کا سوچ بھی نہں سکتی'' سونیا نے کہا۔

''بیٹا ھم اگر تمھارے لیے کوئی ی فیصلہ لیں گے تو اس میں تمھاری بہتری ہی ہو گی ماں باپ کبھی اپنی اولا کا برا نہں چاہتے'' خالد خان نے وضاحت دی۔

''جی بابا میں جانتی ہو آپ میرے لیے کچھ غلط کر ہی نہں سکتے'' سونیا نے مان سے کہا۔

''بس بیٹا پھر اس حق سے ھم نے آپ کا رشتہ طے کر دیا ہے'' خالد خان نے کہا۔ سونیا کچھ پل کے لیے خاموشی ہو گی تھی۔

''کیا ہوا سونیا؟'' خالد نے پوچھا۔

''بابا آپ نے جو بھی فیصلہ کیا ہے بہتر ہی کیا ہو گا'' سونیا نے اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے کہا ایک پل کے لیے اسے منیب شدت سے یاد آیا تھا لیکن دوسرے ہی پل اس کی بے وفائی ی یاد کرتے ہوئے اس نے خود کو سنبھال لیا تھا۔

''پوچھو گی نہں کیا کے وہ کون ہے جس کو ھم نے تمھارے لیے چنا ہے؟'' رافیعہ بیگم نے کہا۔

''مما میرے بابا کا کوئی ی بھی فیصلہ غلط نہں ہو سکتا بابا نے جس کے ساتھ بھی کیا ہے یقین ہے مجھے وہ ایک اچھا انسان ہو گا'' سونیا نے اعتماد سے کہا۔

''لیکن بیٹا پھر بھی یہ جاننا آپ کا حق ہے کے ھم نے آپ کا رشتہ منیب وہاب خان سے طے کر دیا ہے'' خالد خان نے کہا تو سونیا نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

'' تھمیں کوئی ی اعتراض تو نہں ہے ناں؟'' رافیعہ نے پوچھا تو سونیا نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

''مجھے میری بیٹی سے یہ ہی امید تھی'' خالد خان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''چلو بیٹا اب آپ پڑھو اب ھم چلتے ہے'' خالد خان اور رافیعہ بیگم سونیا کو حیرات کے سمندر میں غرق چھوڑ کر چلے گے۔

''منیب کیسے رشتہ بھیج سکتا ہے؟ وہ تو کسی اور سے پیار کرتا ہے'' سونیا نے سوچا۔

''یقیناً چھوٹی مما اور پاپا نے اسے مجبور کیا ہو گا لیکن میں منیب سے بات کرؤ گی کے وہ اس رشتے سے صاف انکار کر دے اچھا بیٹا بننے کے چکر میں وہ میری زندگی کیوں خراب کر رہا ہے؟'' سونیا نے سوچا۔

====================

''رافیعہ تم کمرے میں چلو میں آتا ہو'' خالد نے سونیا کے کمرے سے نکلنے کے بعد رافیعہ سے کہا اور خود پریشے کے کمرے کی طرف آ گے۔

دروازے پر دستک دی۔

Posted On Kitab Nagri

''آ جائیے'' اندر سے پریشے کی آواز آئی ی تو خالد خان اندر داخل ہوئے ان کی پریشے پر نظر پڑی تو ان کا دل کٹ گیا تھا روئی ی ہوئی ی آنکھیں زرد رنگت اور آنکھوں کے نیچھے حلقے پڑے ہوئے تھے وہ چلتے ہوئے پریشے کے قریب آئے

''پریشے بیٹا کیسی ہو؟'' خالد نے پوچھا۔

''ٹھیک ہو ماموں'' پریشے نے نظر جھکائے ہوئے کہا۔

''پریشے مجھے تم پے پورا یقین ہے میں جانتا ہو میرا خون کبھی غلط کام نہں کر سکتا'' خالد نے کہا تو پریشے نے خالد کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو اُمڈ آئے اور وہ خالد خان کے سینے لگی کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔

''ماموں میرا خدا گواہ ہے میں جتنی مرضی آزاد خیال سہی لیکن اتنا گھٹیا کام کرنے کا سوچ بھی نہں سکتی'' پریشے نے روتے ہوئے ہیچکیوں کے درمیان اٹک اٹک کر کہا تھا۔

''بس میرا بیٹا بس میں جانتا ہو سب کچھ اور میرا تم سے وعدہ ہے میں ان کو ایسی عبرت ناک سزا دو گا کے ان کی نسلیں یاد رکھے گی یہ ایک ماموں کا نہں ایک باپ کا ایک بیٹی سے وعدہ ہے'' خالد خان نے اس کا سر تھپتپاتے ہوئے کہا۔

''پریشے دیکھو بیٹا میں نے تمھارے لیے جو فیصلہ لیا ہے اس میں ہی تمھاری بھلائی ی ہے میرا بیٹا حمزہ دل کا بہت اچھا ہے وہ تھمیں بہت خوش رکھے گا اور اس واقعہ کا تھمیں کبھی طنعہ نہں دے گا۔ یہ ہی سوچ کے میں نے اس کو تمھارے لیے چنا ہے کے جو تمھاری عزت بچانے کے لیے جان کی بازی لگا سکتا ہے وہ تمھاری حفاظت کے لیے کچھ بھی کرئے گا صرف وہی ہے جو تھمں معاشرے میں تمھارا اصلی مقام دلا سکتا ہے۔

پریشے آج سے میں تمھارا سرپرست ہو تھمیں جو بھی مسلہ ہو وہ تم نے مجھ سے شئیر کرنا ہے تم واپس لاہور نہں جاؤ گی اب مستقیل حویلی میں رہو گی اور میں تمھارا مصطفی آباد کی یونیورسٹی میں ہی ایڈمیشن کروا دو گا تھمیں کبھی کوئی ی تکلیف نہں ہو گی۔ یہاں آج سے تم بس میری بیٹی ہو میری پریشے ہو میں چاہتا ہو بیٹا تم پڑھائی ی کے ساتھ ساتھ گھریلو کام بھی سیکھو جو ہر لڑکی کی اصل پہچان ہوتے ہے۔ سٹڈی کمپلیٹ کرنے کے بعد بے شک تم جاب کرؤ تھمیں کوئی ی اعتراض نہں ہے۔ لیکن بیٹا گھریلو کام بھی آنے چاہیے اس لیے تم پڑھائی ی کے ساتھ ساتھ باقی کام بھی سیکھو باقی جیسا تھمیں ٹھیک لگے بیٹا کوئی ی زور زبردستی نہں ہے'' خالد نے کہا۔

''ماموں تھینکیو سو مچ آپ نہں جانتے آپ نے میرے دل سے کتنا بڑا بوجھ اتار دیا ہے میری پاک دامنی کا یقین کر کے آپ جیسا چاہتے ہے میں ویسا ہی کرؤں گی کبھی آپ کو کسی طرح کی شکایت کا موقع نہں دو گی میرا وعدہ ہے آپ سے تھینکیو سو مچ میرا اعتبار کرنے کے لیے کاش آپ ہی میرے سگے باپ ہوتے'' پریشے نے کہا۔

''میں اب بھی تمھارا بابا ہو اور تم میری بیٹی تم بھی آج سے سونیا کی طرح مجھے بابا ہی کہو گی کیونکہ تم آج سے صرف اور صرف بیٹی ہو''

''تھینکیو سو مچ خالد بابا'' پریشے نے خالد خان کے سینے سے لگتے ہوئے کہا۔

''چلو شاباش اب جلدی سے اٹھو اور منہ ہاتھ دھو کر فریش ہو جاؤ اور پھر ھم باپ بیٹی باہر آئس کریم کھانے چلے گے'' خالد نے کہا۔

''جی بس میں ابھی فریش ہو کر آئی ی'' پریشے نے کہا اور فریش ہونے چلی گی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

=====================

پریشے اور خالد خان نیچھے آئے تو سب لاؤ ن میں ہی موجود تھے سب کی نظر پریشے اور خالد پر پڑی

''خالد آپ کہیں جا رہے ہے کیا؟''رافیعہ نے پوچھا۔

''جی لیکن اس سے پہلے میں آپ سب سے کچھ کہنا چاہتا ہو آج سے پریشے سونیا اور ثانیہ تینوں صرف میری بیٹیاں ہے اور ان کے متعلق فیصلے کرنے کے سارے اختیار صرف مجھے ہے اس لیے میری بیٹیوں کے بارے میں کوئی ی بات ہو تو وہ ڈائی ریکٹ مجھ سے کرے ئے اور پریشے کو اب اس رات کا طنعہ کوئی ی نہں دے گا اور ناں ہی کوئی ی اس حادثے کا ذکر کرے ئے گا پریشے بھی اتنی ہے معتبر ہے جتنی کے سونیا اور ثانیہ ہے میں اپنی دو بیٹوں کے رشتے تو طے کر چکا اور جلدی ہی اپنی تیسری بیٹی ثانیہ کے لیے بھی بہترین رشتے کا انتخاب کر کے اس کو بھی منسوب کر دو گا وہاب تھمیں کوئی ی اعتراض تو نہں میرے فیصلے سے''خالد نے ثانیہ کے باپ وہاب خان کو مخاطب کیا تھا۔

''بھائی ی صاحب جب وہ بیٹی ہی آپ کی ہے تو پھر میں کون ہوتا ہو اعتراض کرنے والا آپ جہاں چاہے اس کا رشتہ کر دے''وہاب نے سعادت مندی سے کہا۔

''گڈ سونیا ثانیہ جاؤ جلدی سے تیار ہو کر آؤ آج ھم باہر آئی س کریم کھانے چلے گے''خالد خان نے کہا۔

''جی بابا''دونوں نے مشترکہ کہا تھا۔

''میں بھی چلو کیا ساتھ ؟''رافیعہ بیگم نے کہا۔

''جی نہں بیگم آج صرف میں اپنی بیٹیوں کے ساتھ جاؤ گا''خالد خان نے کہا تو سب مسکرا پڑے ئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

=====================

عنجلی نے لائی ٹ پنک کلر کا سوٹ پہننا تھا لائی ٹ سا میک اپ کیا تھا لیکن وہ بہت نروس لگ رہی تھی۔

''عنجلی بیٹا مہمان آ گے ہے تم چاہے لے کر آ جانا''مناخشی بیگم نے کہا۔

''مما میں ان کو پسند تو آ جاؤ گی ناں ؟''عنجلی نے پوچھا۔

''ہاں بیٹا کیوں نہں آؤ گی پسند میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری وہ انکار کر ہی نہں سکتے''مناخشی نے کہا اور کچن سے چلی گی۔

==============

حارث صاحب عنایہ اور ارشد کی بات پکی کر کے لوٹے تھے اور چاند بے صبری سے ان کی آمد کی منتظر تھی۔

''کیا ہوا عنایہ اور بھائی ی کا رشتہ ہو گیا ناں ؟''حارث اور نصرت بیگم کے گھر لوٹتے ہی چاند نے تابی سے پوچھا تھا۔

''ہاں بھی ہو گیا بلکے سنڈے کو منگنی رکھی ہے''نصرت بیگم نے کہا۔

''واقعی مما آپ سچ کہہ رہی ہے پھر تو بہت مزہ آئے گا بھائی ی کی منگنی ہے میں تو خوب شاپنگ کرؤ گی''چاند نے ایکسائی ٹمنٹ سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

==================

عنجلی چائے لے کر آئی ی

''مسز شرمایہ ھماری بیٹی ہے عنجلی''مناخشی نے تعارف کروایا۔

''آپ کی بیٹی تو واقعی بہت خوبصورت ہے''سندس نے اسے اپنے پاس بیٹھاتے ہوئے کہا اور اس سے باتیں کرنے لگی

''بیٹا جاؤ ویر کو ھمارا گھر دیکھا کر لاؤ''مناخشی نے کچھ دیر بعد کہا تو عنجلی اور ویر کو ساتھ لیے گھر دیکھانے چلی گی۔

''تو مس عنجلی کیا کرتی ہے آپ؟''ویر نے گھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جی پہلے جاب کرتی تھی پر آجکل گھر پر ہی ہوتی ہو''عنجلی نے جواب دیا۔

''گڈ اور کیا کیا شوق ہے آپ کے ویر جان پہچان بڑھانے کی خاطر بولا تھا''

==================

آج کی رات سب بے بہت بھاری تھی حمزہ اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا اس نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام رکھا تھا اس نے خواب میں بھی نہں سوچا تھا کے وہ اتنا بے بس ہو جائے گا کے وہ اپنا پیار حاصل نہں کر سکے گا۔

-==================

احسن اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا لیکن نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ جب محبوب بچھڑ جائے تو پھر نیند کہاں آتی ہے ابھی تو اس نے جانا ہی تھا پیار کو اور اس کی دل کی دنیا بسنے سے پہلے اجڑ گی۔

==================

منیب احسن کے لیے اداس بھی تھا لیکن سونیا کے ملنے جانے کی خوشی بھی تھی آخر کار سونیا اس سے منسوب ہونے جا رہی تھی۔

==================

سونیا بے چینی سے اپنے کمرے میں ٹہل رہی تھی وہ ہر گز ایسے شخص سے شادی نہں کرنا چاہتی تھی جس کے دل میں پہلے سے ہی کوئی ی اور موجود ہو اس نے منیب سے اس بارے میں بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

==================

عنجلی ان لوگوں کو بہت پسند آئی ی تھی اور عنجلی کے گھر والوں کو بھی ویر بہت پسند آیا تھا اور وہ لوگ جلدی ہی منگنی کرنا چاہتے تھے۔ کیوں کے پھر ویر کو دو سال کے لیے بزنس کے سلسلے میں باہر جانا تھا اور واپس آتے ہی ویر اور عنجلی کی شادی ہو جانی تھی۔

==================

Posted On Kitab Nagri

عنایہ جیسی اچھی لڑکی کا ساتھ پا کر بھی ارشد کر بھی کچھ خاص خوشی محسوس نہں ہو رہی تھی اور دل جس کے ساتھ کا طلب گار تھا وہ تو کب کا اپنا راستہ بدل چکی تھی۔

اسے تعلق ختم کیے کتنے دن گزرتے جا رہے تھے لیکن کہیں بھی ایسی کوئی بات میری نظروں سے نہیں گزری جس سے لگے کہ اسے ایک پل بھی میری یاد آئی ہو گی۔ وہ عورت ہے تو کیا وہ بھول سکتی ہے اتنی جلدی ساری باتیں؟

کیا کسی لمحہ کے ہزارویں حصے میں میری جھلک نظر نہیں آئی ہو گی؟

کیا کوئی انسان اتنا بے حس ہو سکتا ہے جس سے روز بات ہو اسے بھول جائے؟

کیا نئے لوگوں کے آنے سے پرانے لوگ پیچھے چھوٹ جاتے ہیں؟

اس کی بے رخی مجھے یہ بات سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ میں کیا ہوں اسکی نظر میں، میں کیا تھا اسکی نظر میں؟

جو مجھے کہتی تھی تم خاص ہو، کیا خاص لوگ میری طرح ہوتے ہے جنھیں لوگ اک وقت کے بعد بھول جاتے ہیں یا یہ کہوں کہ بے زار ہو جاتے ہیں؟

مجھے افسوس ہے ہر اس شخص پہ جو کسی کے وقت سے کھیلتا ہے اور آگے بڑھ جاتا ہے یہ دیکھے بغیر کہ پیچھے رہ

جانے والا کس اذیت سے گزرتا ہے!!

ارشد نے دل میں سوچا

سانسیں باقی ہیں تو مولا مجھے ہمت دے دے

میرے بھٹکے ہوئے ایام ہیں مہلت دے دے

میری اس راہ پہ گزری ہے جو مجنوں کی طرح

اب کہ سلجھے ہوئے بچے کی سی صحبت دے دے

میرے اجداد نے تاریخ جہاں پر لکھی

رہتی دنیا میں وہاں مجھ کو بھی شہرت دے دے

Posted On Kitab Nagri

مثلِ بدروح ترا عشق ہے قابض مجھ پر

یار تو چھوڑ دے مجھ کو یا اجازت دے دے

اے محبت کہ تُو رکھتی ہے کرشماتی طرز

آخری سانسیں گرفتار کو راحت دے دے

====================

''بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''ارشد نے حارث کے پاس بیٹھے ہوئے کہا۔

''ہاں بولو بیٹا خیریت؟''حارث نے فکر مندی سے کہا اور پھر ارشد نے نقش سے متعلق سب کچھ بتا دیا تھا حارث تو پریشان ہو گے تھے آخر بیٹی کا معاملہ تھا پریشان ہونا تو بنتا تھا۔

''بابا آپ فکر نہں کرے اب وہ لڑکا چاند کو تنگ نہں کرتا اور اگر اب کرے گا بھی تو ہم کوئی ی عملی قدم اٹھائے گے''ارشد نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے اللہ نگہبان ہے میری بیٹی کا لیکن اختیاط لازم ہے بیٹا''

حارث نے کہا۔

''جی بابا میں نے حوریہ کو بھی کہا ہے کے وہ محتاط رہے اور اگر وہ لڑکا ایسا ویسا کچھ بھی کرنے کی کوشش کرے تو سب سے پہلے ھمیں بتائے''ارشد نے کہا

۔

''اچھا کیا اور تم خود بھی محتاط رہنا''حارث صاحب نے تقید کی۔

''جی بابا ٹھیک ہے''ارشد نے کہا اور واپس کمرے میں آگیا۔

=====================

''میرؤ میں یہ منگنی نہں کر سکتا چاہے کچھ بھی ہو جائے''ازمیر اور حمزہ کمرے میں موجود تھے جب حمزہ نے کہا۔

''تو اور تم کیا کرؤ گے''ازمیر نے کہا۔

''کچھ بھی کرؤ گا لیکن یہ منگنی قطعی نہں کروں گا''حمزہ نے مضبوط لہجے میں کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''ٹھیک ہے نہں کرؤ لیکن پھر تم اتنا یاد رکھنا حمزہ خان تمھارا مجھ سے اور اس حویلی سے کوئی ی رشتہ نہں رہے گا'' خالد خان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔''تو حمزہ اور میر و فوراً کھڑے ہو گے یاد رکھنا حمزہ تمھارا کوئی ی بھی غلط قدم تھمیں ھم سے ھمیشہ کے لیے دور کر دے گا اگر تم نے پریشے کو زمانے کے سامنے رسوا کیا تو ھم تمھاری کبھی شکل نہں دیکھے

''اگر تم پریشے سے کوئی ی رشتہ نہں بنانا چاہتے تو پھر ھم سے بھی تمھارا کوئی ی رشتہ نہں رہے گا'' خالد خان نے سخت لہجے میں کہا اور کمرے سے نکلے گے۔

جب کے حمزہ دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام کر بیٹھ گیا اور از میر کو تو سمجھ ہی نہں آ رہا تھا وہ کس کا ساتھ دے۔

==================

منیب اپنے کمرے میں تھا جب دروازے پر دستک ہوئی ی

''آ جائے'' منیب نے لیپ ٹاپ پر اسائی منٹ بناتے ہوئے جواب دیا۔

سونیا دروازہ کھول کر اندر آئی ی تو منیب نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو بلیک شیفون کا بلیک سوٹ پہنے بالوں کی پونی بنائے سادگی میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔ منیب اسے پہلی بار بلیک کلر میں دیکھ رہا تھا اور اس کی گوری رنگت پر یچ بھی بہت رہا تھا یہ رنگ وہ نظر جھکائے کھڑی ہاتھوں کو مسل رہی تھی جس سے صاف پتہ چل رہا تھا وہ نروس ہے۔

''کچھ کہنا ہے کیا سونیا؟'' منیب نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے نرمی سے پوچھا۔

''میں یہ کہنا چاہتی ہو کے آپ اس شادی سے منع کر دے'' سونیا نے نظریں جھکائے ہوئے جواب دیا۔

منیب بیڈ سے اٹھا اور اس کے مقابل آ کھڑا ہوا۔

''کیا کہا تم نے اب دوبارہ کہنا'' منیب نے کہتے ہوئے ایک قدم اور بڑھایا تو سونیا نے اپنے قدم پیچھنے کو بڑھانے لگی یہاں تک کے وہ دیوار سے جہاں لگی اور منیب نے اس کے دونوں طرف دیوار پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی فرار کی راہیں مسدس کی تھی۔

''میں نے پوچھا کیا کہا تم نے منییب اب کے دھاڑا تھا'' پہلے والی نرمی کا اب کہیں شائیبہ تک ناں تھا۔

''میں آپ سے شادی نہں کرنی چاہتی'' سونیا نے اٹکاتے ہوئے جواب دیا وہ بہت ڈر گی تھی منیب کے لہجے سے۔

منیب نے تھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر کیا اس کے لمس میں کہیں بھی نرمی کا عنصر نہں تھا سونیا کو اپنی جان نکتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی منیب نے سونیا کی تھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر کیا تو سونیا نے منیب کی آنکھوں میں دیکھا جو اس وقت غصے کی وجہ سے لال انگارہ ہو رہی تھی۔

''اب میری آنکھوں میں دیکھ کر بولو جو بھی بولنا ہے'' منیب نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

''میں آپ سے شادی نہں کرنا چاہتی'' سونیا نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہہ دیا اگر آج کمزور پڑھ جاتی تو دوبارہ شاید کبھی بول نہں پاتی۔

''آج تو کہہ دیا ہے سونیا دوبارہ مت کہنا ورنہ حلق سے زبان کھینچ لو گا'' منیب کے الفاظ کی سختی سونیا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''میں تمھارے ساتھ کسی بھی طرح کی سختی نہں کرنا چاہتا اس لیے دوبارا ایسی بات کرنے سے پہلے سو بار سوچ لینا''

''لیکن میں جب آپ سے شادی ہی نہں کرنا چاہتی تو پھر میں کیوں آپ سے انگیجمنٹ کرؤ اگر آپ منع نہں کریئے گے تو میں خود ابو کو منع کردو گی''

سونیا نے اپنے ڈر پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''منیب نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھ سے زور سے پکڑا تھا اس کے لمس میں اتنی سختی تھی کے سونیا کو اپنے جبڑے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے تھے''

''خبردار خبردار تم نے بڑے ابو یا کسی اور کے سامنے یہ بات کی تو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہں ہوگا تمھارے لیے'' منیب نے کہا۔

درد کی شدت سے سونیا کے آنکھوں سے آنسو نکلے آئے تھے۔

سونیا کے آنسو دیکھ کر منیب کسی حد تک اپنا غصہ کنڑول کر گیا تھا اور اس نے سونیا کا چہرہ چھوڑتے ہوئے لمبا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا تھا وہ سونیا کے اتنا قریب کھڑا تھا کے اس کی سانسوں کی تپس سونیا کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی۔

''دیکھو سونیا ہمارے گھر والوں نے یہ رشتہ طے کیا ہے اور مجھے کوئی اعتراض نہں ہے اس رشتے پر اور تھمیں بھی نہں ہونا چاہیے''

''میں کوئی روبوٹ نہں ہو جو آپ کے کہنے پر چلو'' سونیا نے روتے ہوئے کہا۔

''ہاں تم روبوٹ نہں ہو تم ایک جیتی جاگتی انسان ہو اور اس سے پہلے کے میں اپنا ضبط کھودو بہتر ہے کے تم ابھی یہاں سے چلی جاؤ اور یہ فضول کی باتیں اپنے دماغ سے نکال دو'' منیب کہتے ہوئے پیچھے ہٹا اور سونیا بھاگتے ہوئے کمرے سے چلی گی۔

منیب نے ٹیبل پر پڑا ہوا کانچ کا گلاس اٹھا کر زور سے دیوار پر مارا تھا۔

==================

سونیا اپنے کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی اسے سمجھ نہں آرہا تھا جب منیب اس سے پیار ہی نہں کرتا تھا تو پھر شادی کیوں کر رہا تھا شاید منیب کے لیے عورت ذات ایک کھلونا ہے جس سے دل بھر جائے اسے چھوڑ دیا سونیا نے حقارت سے سوچا۔

==================

حوریہ حارث صاحب کے کمرے میں آئی تھی

''بابا جانی آپ نے بلایا کیا؟'' حوریہ نے کمرے میں آتے ہوئے کہا

''جی میرا بچہ ادھر آؤ میرے پاس'' حارث نے ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا اور اسے اپنے پاس بیٹھا لیا۔

''پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟'' میری بیٹی کی حارث صاحب نے پوچھا۔

''جی بابا بہت اچھی جا رہی ہے'' حوریہ نے جواب دیا۔

''حوریہ مجھے ارشد نے اس لڑکے کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے بیٹا تھمیں پریشان ہونے کی بالکل بھی ضرورت نہں ہے ھم سب تمھارے ساتھ ہے'' حارث صاحب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"بابا مجھے سمجھ نہں آرہا کیا یہ کوئی آزمائش ہے یا پھر کوئی امتحان؟" حوریہ نے کہا۔

"پریشان نہں ہو بیٹا جو بھی بات ہو سامنے آ ہی جائے گی آخر کوئی کب تک اپنا اصل چھپا سکتا ہے اور سچ کبھی نہں چھپتا بیٹا جو جیسا ہے ایک نا ایک دن سب کچھ پتہ ہی چل جاتا ہے"

"پر بابا وہ کیسے؟" حوریہ نے پوچھا۔

"بیٹا اللہ جس چاہے عزت دے اور جسے چاہے زلت دے اب میں تھمیں ایک بہت واقعہ سناتا ہو"

*حضرت قطبؒ کا عرصہ ہوش و بے خودی تین دن اور تین راتوں پر محیط تھا *!

اس دوران آپؒ نے ساری نمازیں ادا کیں یہ اس امر کی روشن دلیل ہے کہ دنیا کا کوئی بھی باہوش بزرگ کسی بھی عالم میں نماز ترک نہیں کر سکتا حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بلاشبہ ان صوفیائے کرام میں سے تھے جو آخری سانس تک فرض و سنت کی تکمیل کے لیئے پوری قوت کے ساتھ جدوجہد کرتے رہے بالا آخر ۱۴ ربیع الاول کو آپؒ ہوش میں آئے اور اپنے ایمان کی گواہی دی_____

"اے اللہ تو علیم و خبیر بھی ہے اور بصیر بھی کے میں نے تیرے سوا کسی کی پرستش نہیں کی تو شاہد ہے کے میں تیرا بندہ حقیر ہوں اور تیرے حبیب رسالتِ مآب

ﷺ کا ادنہ غُلام_____یہی نسبت میرا سرمائیہ آخرت ہے اسی نسبت کے صدقے میں قطب الدینؒ کے گناہوں کو بخش دے کے تیری رحمت عالم پناہ ہے______

یہ کہتے کہتے حضرت قطب دنیا سے رخصت ہو گئے!!!!__

جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو کہرام مچ گیا!

کسی نے پکار کر کہا !

اے خاکِ دلّی! قطب کا ماتم کر !

کے اب کے تو ایسی اجڑی ہے کے پھر اس شان کا بسانے والا کوئی دوسرا نہیں آئے گا !

بے شک یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ دہلی کی خاک میں بڑے صوفی قلندر اور درویش محو خاک ہیں مگر ان میں کوئی بھی حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے درجے کو نہیں پہنچتا!!!_____

جب آپ کا جنازہ تیار ہوا ایک بڑے میدان میں لایا گیا بے پناہ لوگ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے آئے ہوئے تھے___انسانوں کا ایک سمندر تھا جو حد نگاہ تک نظر آتا

تھا!

Posted On Kitab Nagri

جب نماز جنازہ پڑھنے کا وقت آیا ایک آدمی آگے بڑھا اور کہنے لگا کہ میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کا وکیل ہوں___حضرت نے ایک وصیت کی تھی میں اس مجمعے تک وہ وصیت پہنچانا چاہتا ہوں! مجمعے پر سناٹا چھا گیا وکیل نے پکار کر کہا!

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ وہ شخص پڑھائے جس کے اندر چار خوبیاں ہوں!____

زندگی میں اس کی تکبیر اولی کبھی قضا نہ ہوئی ہو___

اس کی تہجد کی نماز کبھی قضا نہ ہوئی ہو___

اس نے غیر محرم پر کبھی بھی بری نظر نہ ڈالی ہو____

اتنا عبادت گزار ہو کہ اس نے عصر کی سنتیں بھی کبھی نہ چھوڑی ہوں____

جس شخص میں یہ چار خوبیاں ہوں وہ میرا جنازہ پڑھائے!____

جب یہ بات سنائی گئی تو مجمعے پر ایسا سناٹا چھایا کہ جیسے مجمعے کو سانپ سونگھ گیا ہو! کافی دیر گزر گئی کوئی نہ آگے بڑھا!

آخر کار ایک شخص روتے ہوئے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے جنازے کے قریب آئے___جنازہ سے چادر اٹھائی اور کہا!

حضرت! آپ خود تو فوت ہو گئے مگر میرا راز فاش کر دیا!

اس کے بعد بھرے مجمعے کے سامنے قسم اٹھائی کہ میرے اندر یہ چاروں خوبیاں موجود ہیں یہ شخص وقت کا بادشاہ شمس الدین التمش تھے____

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تو بیٹا اللہ تو دلوں کے حالوں سے واقف ہے وہ جو بھی کرے گا بہتر کرے گا وہ کبھی اپنے بندوں کو اکیلا نہیں چھوڑتا بس تم نے ایمان کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا" حارث صاحب نے اسے تسلی دی۔

"تھینکیو بابا آپ کی باتوں سے مجھے بہت سکون ملا ہے"

"بیٹی باپ کو شکریہ نہیں کہتی چھلی چلو آؤ کھانا کھانے چلے تمھاری ماں بلا رہی ہے" حارث صاحب نے کہا اور دونوں ڈائی ننگ روم کی طرف چل پڑے۔

====================

ارشد اور عنایہ کی منگنی کا فنکشن حارث ہاؤس میں ہی رکھا گیا تھا اور صرف گھر کے ہی لوگ اس فنکشن میں شامل تھے۔

لاؤن کو اچھی طرح سجایا گیا تھا چاند نے گرین کلر کا کرتہ کیپری پہنا تھا کندھوں پر ڈوپٹہ پھیلائے سر پر سیٹ کر رکھا تھا اور چہرے پر نقاب لگایا تھا

Posted On Kitab Nagri

ارشد نے بلیو کرتہ پاجامہ پہن رکھا تھا بظاہر تو وہ بہت پیارا الگ رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں بہت ویران تھی

عنایہ نے ٹی پنک کام والی فراک پہنی تھی ڈوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیے نک سک سے تیار عنایہ کوئی گڑیا ہی معلوم ہو رہی تھی۔

=====================

”عنجلی میں نے چھت پے کپڑے سوکھنے ڈالے تھے تم ذرا اتار تو

لاؤ“ منا خشی نے کہا۔

”اچھا ماں میں اتار لاتی ہو“ عجلی نے کہا اور چھت سے کپڑے اتارنے آگی جب اس کی نظر سامنے گھر کے لاؤن میں پڑی جہاں انگیجمنٹ کا فنکشن چل رہا تھا۔

=====================

”چلو بھی بچوں ایک دوسرے کو انگوٹھی پہناو“ حارث نے کہا۔

تو نصرت نے ارشد کی طرف انگوٹھی بڑھائی جو اس نے افسردہ دل کے ساتھ پکڑی اور عنایہ کی انگلی میں ڈال دی اور سامنے چھت پر کھڑی عنجلی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہے تھے۔

پھر عنایہ نے انگوٹھی ارشد کے ہاتھ میں ڈالی تو سب نے تالیاں بجائی اور ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے جب ارشد نے خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے نظر اٹھا کر اوپر دیکھا اور وہ بالکل سامنے کھڑی تھی۔اور اسے ہی دیکھ رہی تھی اس کی آنکھوں میں نمی تھی یا صرف ارشد کا وہم تھا لیکن ارشد کو لگا جیسے وہ رو رہی ہو۔

عنجلی بنا پلک جھپکے ارشد کو دیکھ رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شاعر: جاوید مہدی

ہاتھوں پہ رکھ کر خاک سا اڑا دوں تجھ کو

جی تو کرتا ہے میں بھی بھلا دوں تجھ کو

تو اتنا خوش نہ ہو میرا دل توڑ کر

تیرے ساتھ بھی یہی ہو گا میں بتا دوں تجھ کو

Posted On Kitab Nagri

اک حسرت ہے کہ تو مجھے پھر سے ملے

لیکن اب کی بار میں دغا دوں تجھ کو

پہلے دل دیا اور پھر جاں بھی دے دی

میں اس سے زیادہ اور کیا دوں تجھ کو

تو یقیناً تھک جائے گا وار کرتے کرتے

میرے قاتل ٹھہر، میں آسرا دوں تجھ کو

مجھ سے فلکی ستاروں کی فرمائش نہ کر

وہ مانگ کہ جو میں لا دوں تجھ کو

مجھ میں مسیحائی کا فن نہیں ہے ورنہ

تو پتھر بھی تو پگھلا دوں تجھ کو

بہتر ہو گا تو بھی تحفے موڑ دے واپس

میں بھی سارے خط بھجوا دوں تجھ کو

رات پھر ایک نئی غزل کہی ہے میں نے

ہے دکھی، کہو تو سنا دوں تجھ کو؟

ارشد کے دیکھنے پر عنجلی سامنے سے ہٹ گی اور بھاگتی ہوئی ی اپنے کمرے میں آ گی اور کپڑے بھی وہ سیڑھیاں پر ہی چھوڑ آئی ی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

عنجلی کمرے میں آتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی اسے تو لگا وہ ارشد سے اب نفرت کرنے لگی ہے لیکن پھر اسے اتنی تکلیف کیوں ہو رہی تھی اسے ؟ارشد آج کسی اور کا ہو گیا تھا یہ بات اسے کیوں درد میں مبتلا کر رہی تھی ؟وہ تکیے میں منہ چھپائے پھر سے رونے لگی۔

==========================

نیلی حویلی میں زور و شوروں سے منگنی اور شادی کی تیار کر چل رہی تھی لیکن جن کے لیے یہ سب ہو رہا تھا ان کو تو جیسے کوئی ی دلچسپی ہی نہں تھی۔ وہ تو نا جانے کونسا سوگ منا رہے تھے۔میرؤ حمزہ کی وجہ سے پریشان تھا حمزہ کو حوریہ سے جدائی ی کا غم ستا رہا تھا۔

منیب سونیا کے بدلے رواےی کی وجہ سے پریشان تھا۔سونیا کو محبت میں ملی بے وفائی ی کا دکھ تھا۔احسن کو محبت لوٹ جانے کا دکھ تھا۔پریشے کو دوستی میں ملی بے اعتباری کا دکھ تھا۔

ہر کوئی ی اپنے ہی دکھ میں مگن تھا۔ایک دوسرے کو سمجھانے کے لیے کسی کے پاس کوئی ی الفاظ نہں تھے۔

رافیعہ بیگم کو حمزہ کے لیے دکھ تھا ان سے حمزہ کا دکھ نہں دیکھا جا رہا تھا تو طاہرہ بیگم کو احسن کا دکھ کھائے جا رہا تھا نیلی حویلوں میں اتنی تیاریوں کے باوجود بھی سناٹا چھایا ہوا تھا ہر کوئی ی ایک دوسرے سے منہ چھپائے پھر رہا تھا کے کہیں ان کی آنکھوں سے ان کے درد ناں عیاں ہو جائے

بالا آخر حمزہ اور پریشے کی انگیجمنٹ کا دن تھا۔آج پریشے اور حمزہ کی منیب اور سونیا کی انگیجمنٹ کا دن تھا۔اور وہ چاروں ہی اپنے اندر ایک جنگ لڑ رہے تھے خاص طور پر حمزہ وہ کسی طور پر یہ منگنی نہں کرنا چاہتا تھا۔لیکن خالد خان کے فیصلے نے اس کے پیروں کو بیڑیاں ڈال دی تھی۔وہ اپنا پیار بچانے کے لیے باقی رشتوں کو نہں چھوڑ سکتا تھا لیکن مشکل یہ تھی کے اس کا دل اپنے پیار سے بھی دستبردار ہونے کو تیار نہں تھا۔

نیلی حویلی کو دولہن کی طرح سجایا گیا تھا۔سجاوٹ میں پنک پھولوں کے ساتھ ساتھ لائی ٹنگ کا استعمال کیا گیا تھا۔خالد خان آج بہت خوش تھے آخر حمزہ ان کے کہنے پر رشتہ کے لیے مان گیا تھا۔

پریشے اپنے کمرے میں بیٹھی نا جانے کن سوچوں میں گم تھی جب ثانیہ اس کا ڈریس لے کر کمرے میں آئی ی تھی۔

پری بھابھی یہ لے بڑی امی نے آپ کا انگیجمنٹ ڈریس اور باقی سب چیزیں بیجھی ہے آپ جلدی سے تیار ہو جاؤ میں بھی بس تیار ہونے جا رہی ہو"ثانیہ نے کہا اور جب پریشے نے اس پکارا تھا۔

"ثانیہ"

"جی پریشے آپی"ثانیہ نے مڑ کر پریشے کو دیکھا۔

"ثانیہ کیا تم کچھ دیر میرے پاس بیٹھ سکتی ہو مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے"پریشے نے کہا۔

"کیا ہوا پریشے آپی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں؟"ثانیہ نے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہوں میں"

"ثانیہ تم سے ایک بات پوچھو تو تم بتاؤ گی کیا؟"

Posted On Kitab Nagri

''ہاں ناں پوچھے پری بھابی''

ثانیہ کہا۔

''ثانی کیا حمزہ اس منگنی سے خوشی ہے یا اس کے ساتھ بھی زبردستی کی جارہی ہے پلیز سچ بتانا؟'' پریشے نے التجا کی۔

''ظاہر بات ہے پریشے بھابھی بھائی ی خوش ہے تو آپ سے منگنی کر رہے ہے ناں''

''شاید آپ حمزہ بھائی ی کو جانتی نہں ان کی مرضی کے خلاف ان سے کوئی ی کام نہں کروایا جاسکتا چاہے کچھ بھی ہو جائے اور اگر بھائی ی آپ سے منگنی کر رہے ہے تو اس کا صاف مطلب ہے کے وہ اس منگنی سے خوش اب آپ بھی بے فکر ہو جائے اور جلدی سے تیار ہو جائے مجھے ابھی سونی کو بھی اس کا ڈریس دینے جانا ہے'' ثانیہ نے کہا تو سونیا بھی ہلکا سا مسکرا پڑی اور ثانیہ بھی کمرے سے چلی گی۔

====================

''بھابھی دیکھ رہی ہے ان بچوں کی لاپرواہی آج منگنی ہے لیکن کسی کو کوئی ی ہوش نہں ہے کے اپنے اپنے ڈریس ہی لے لیں بیچاری ثانیہ ہی سب کی چیزیں ان کے کمروں میں پہنچا رہی ہے پتہ نہں ان بچوں کو کیا ہو گیا اپنی انگیجمنٹ کے لیے ایک بار بھی وہ شاپنگ پر نہں گے سب چیزیں آپ میں اور ثانی ہی لے کر آئے اور جن کی انگیجمنٹ ان کو تو جیسے کوئی ی دلچسپی ہی نہں ہے؟'' طاہرہ بیگم رافیعہ کے سامنے گلہ کر رہی تھی۔

''لگتا ہے طاہرہ ہماری بچوں کی خوشیاں کو کسی کی نظر لگ گی ہے ہمارے ہنستے کھیلتے بچے کیسے مرجھا کر رہے گے ہے'' رافیعہ بیگم نے افسردگی سے کہا۔

''مما میں پریشے آپی کو ان کا ڈریس دے آئی ی ہو'' ثانیہ نے لاؤن میں آتے ہوئے کہا۔

''بیٹا یہ ڈریس بس سونیا کے کمرے میں دے دو اور پھر جا کر تم بھی ریڈی ہو جاؤ'' طاہرہ بیگم نے شاپنگ بیگ ثانیہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''اوکے مما اب اور آپ بھی بڑی مما جا کر جلدی سے تیار ہو جائے تھوڑی دیر ہیں مہمان بھی آنا شروع ہو جائے گے'' ثانیہ نے کہا اور سونیا کے کمرے کی طرف بڑھی۔

ثانیہ سونیا کے کمرے کی طرف جارہی تھی جب منیب نے اسے پکارا تھا۔

''جی بھائی ی'' ثانیہ نے پلٹ کر اسے دیکھا

''کہاں جارہی ہو'' منیب نے پوچھا۔

''وہ بھائی ی میں سونیا کا انگیجمنٹ ڈریس اور باقی چیزیں اسے دینے جارہی ہو''

''ثانیہ لاؤ میں سونیا کو دے دوگا'' منیب نے بیگ کی طرف ہاتھ بڑھایا تو ثانیہ نے فورا بیگ پیچھے کیا تھا۔

''ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ اگر میں یہ بیگ آپ کو دے دوگی تو بدلے میں مجھے کیا ملے گا؟'' ثانیہ نے کہا۔

''بہت ہی لالچی بلی ہو تم بولو کیا چاہیے تھمیں؟'' منیب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''فلحال تو کچھ نہں چاہیے لیکن جب کچھ چاہیے ہو گا تو بتادوگی یہ میرا آپ کی طرف ادھار رہا'' ثانیہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''اوکے میم بندہ آپ کا تابعدار ہے'' منیب نے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے سر کو خم کیا تو ثانیہ نے مسکراتے ہوئے بیگ منیب کی طرف بڑھایا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھی گی۔

==================

سونیا اپنے بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیے مسلسل رو رہی تھی کیا عجیب بات تھی ناں وہ اپنی محبت کو پا کر بھی ناخوش تھی۔ کیونکہ اسے لگتا تھا کے منیب کسی اور سے پیار کرتا ہے۔ پیار پانے سے زیادہ اہم اپنے محبوب کے دل میں اپنے لیے پیار دیکھنا ہوتا ہے فرض کرے آپ اپنا پیار پا بھی لے لیکن اس کے دل میں آپ کے لیے کوئی ی جگہ نہں ہے وہ کسی اور سے پیار کرتا ہو تو کیا آپ اس انسان کے ساتھ کبھی خوش رہ پائے گے کبھی بھی نہں اس لیے جب بھی اپنے پیار پانے کی دعا میں مانگے تو اس کے دل میں اپنے لیے محبت اور عزت کی بھی دعا مانگے اس کے تاحیات ساتھ رہنے کی دعا بھی مانگے۔ اگر محبوب مل جائے اور آپ سے پیار بھی کرتا ہو لیکن آپ اس پانے کے بعد بھی کھو دے تو؟

ھم لوگ کیا کہتے ہے کیا دعا منگتے ہے یہ ہی ناں کے یا اللہ مجھے میرا پیار دے دے یا پھر یا اللہ مجھے میرا پیار ملا دے اور ھماری دعا قبولیت کا درجہ پا بھی لے لیکن ذرا سوچیے آپ نے پیار پا بھی لیا لیکن خدانخواستہ کسی حادثے کی وجہ سے آپ اپنا پیار کھو دے۔ تو کیا آپ خدا سے شکایت کر سکتے ہے کے اس نے آپ کو آپ کا پیار نہں دیا؟ نہں ناں آپ کیسے شکوہ کرے گے آپ نے پیار مانگا اس پاک ذات نے دے دیا لیکن تاحیات کا ساتھ تو نہں مانگا تھا ناں صرف پیار مانگا تھا اس لیے آئندہ آپ جب بھی کبھی اپنے پیار کے لیے دعا مانگو ناں تو اپنے پیار کا تاحیات کا ساتھ مانگنا اس کے دل میں اپنے لیے پیار اور عزت کی دعا مانگنا اس کے ساتھ ہمیشہ خوش رہنے کی دعا مانگنا وہ آپ کا سکون بنے اور آپ پنے فیصلے پر کبھی ناں پچھتاؤ اس بات کی دعا مانگنا

منیب کمرے میں داخل ہوا تو سونیا نے سر اٹھا کر منیب کو دیکھا رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی منیب فوراً اس کی طرف بڑھا تھا۔

''سونیا کیا ہوا ہے؟'' منیب نے اس کے قریب بیٹھے ہوئے کہا

''کچھ نہں ہوا آپ کیا لینے آئے ہے میرے کمرے میں'' سونیا نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

''پلیز بتاؤ سونیا کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو؟'' منیب نے پیار سے پوچھا

''مجھے آپ سے شادی نہں کرنی منیب'' سونیا نے روتے ہوئے کہا۔

''لیکن سونیا مجھ میں کیا خرابی ہے آخر تم کیوں ایسا کر رہی ہو میرے ساتھ؟'' منیب نے بے بسی سے پوچھا لیکن اس کا لہجہ بہت نرم تھا۔

''کیوں کے آپ مجھ سے نہں کیسی اور سے پیار کرتے ہے'' سونیا اس ہچکیوں کے درمیان کہا۔

''واٹ یہ کیا فضول بکواس ہے اور یہ سب کس نے کہا تم سے'' منیب کو تو گویا سکتہ ہی ہو گیا تھا وہ سوچ بھی نہں سکتا تھا کے سونیا اس سے اس وجہ سے دور ہو رہی ہے کیونکہ اسے ایسا لگتا کے منیب کسی اور سے پیار کرتا ہے۔

''بولو سونیا تھمیں کس نے کہا کے میں کس اور سے پیار کرتا ہو؟''

''کسی نے نہں کہا میں نے خود دیکھا ہے آپ کے موبائل پر اس لڑکی کے مسیجز'' سونیا نے کہا۔

''کس لڑکی کے مسیجز؟'' منیب نے حیرت سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہں ہے آپ جانتے ہے میں کس کی بات کر رہی ہو''سونیا کے رونے میں مزید تیزی آئی ی تھی۔

منیب نے سونیا کو بازوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا تھا۔

''مجھے نہں پتہ تم کس کی بات کر رہی ہو سونیا؟اور مجھے جاننا بھی نہں ہے یہ فضول باتیں تمھارے ذہن میں کیسے آئی ی لیکن ایک بات میں کلی ئر کر دو میں صرف تم سے اور تم سے پیار کرتا ہو''آخر کار منیب نے اقرار کر ہی دیا تھا۔اور سونیا تو کچھ پل کے لیے خاموشی سے اس کا چہرہ ہی دیکھتی رہی تھی

''آپ سچ کہہ رہے ہے کیا؟''سونیا نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

''میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں میں صرف تم سے پیار کرتا ہو''منیب نے سونیا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے کہا تھا۔

''آپ میرا دل رکھنے کے لیے تو نہں کہہ رہے ناں؟سونیا نے پوچھا۔

''نہں میری جان تم سچ میں میرے دل میں ہو''اس لیے کہہ رہا ہو۔

''دیکھو سونیا میں بار بار تھمیں اپنے محبت کا یقین نہں دلاؤ گا ناں ہی بار بار اپنی صفائی یاں پیش کرؤ آج تھمیں صاف لفظوں میں بتا رہا ہو منیب خان تم سے بہت محبت کرتا ہے دوبارہ میری محبت پر شک کرنے کی غلطی نہں کرنا''منیب نے اپنی پیشانی سونیا کی پیشانی کے ساتھ ٹھکاتے ہوئے کہا تو سونیا کچھ ہی پل بعد منیب سے دور ہو گی تھی

''آپ جائے اب کوئی ی آجائے گا تو آپ کو یہاں دیکھ کر سوال پوچھے گے کیا آپ کیا کر رہے ہے یہاں؟''سونیا نے اس کی قربت سے گھبراتے ہوئے کہا تو منیب نے دوبارہ سے کھینچ کر اپنے قریب کیا

''منیب کیا کر رہے ہے چھوڑے مجھے پلیز''سونیا نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

''میڈم میں نے تو اپنی دل کی بات آپ کو بتادی لیکن آپ نے ابھی تک اپنے دل کی بات نہں بتائی ی مجھے''منیب نے کہا

''منیب ابھی جائے پلیز مجھے تیار ہونا ہے''

''ٹھیک ہے آج تو جارہا ہے لیکن تمھارا اقرار سننے دوبارہ ضرور آؤ گا''منیب نے اس کا ناک دباتے ہوئے کہا اور کمرے سے چلا گیا تو سونیا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھری تھی پہلے والی اداسی کا کہں شائبہ تک ناں تھا۔

==================

نصرت بیگم نماز پڑھ رہی تھی جب حوریہ ان کے کمرے میں آئی ی اور ان کے نماز مکمل ہونے کا انتظار کرنے لگی نصرت نماز سے فارغ ہوئی ی تو چاند کے پاس صوفے پر بیٹھ گی اور چاند نے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گی تھی۔

''نماز پڑھی لی میری بیٹی نے؟''نصرت بیگم نے پوچھا۔

''امی ایک بات بتائے صبر اور عبادت کا آپس میں کیا تعلق ہے؟''چاند نے پوچھا تو نصرت بیگم بولی۔

Posted On Kitab Nagri

''وہ عبادت جوانسان کو اجر عظیم دیں کیا اس کی مدت محدود یا مخصوص ہونی چاہیے؟ کیا جب تک انسان کی زندگی ہے، اسے عبادات کا موقعہ نہیں ملنا چاہیے۔ صبر فرض عبادت نہیں ہے، لیکن یہ "قرب عبادت" ہے۔ صبر اختیار کرنے والے کو اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ اللہ اس کا حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اللہ نے کہا کہ وہ صابر کے ساتھ ہے۔۔ نماز میں ہم اللہ کے سامنے ہیں، صبر میں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمت دیتا ہے، حوصلہ بڑھاتا ہے، جب انسان تھکنے لگتا ہے تو اپنی رحمت سے اس کا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔ اور یہ صبر کرنے والے ہی ہیں جو کسی صورت گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ حساب کتاب میں ان کا پلڑا ہر طرف سے بھاری رہے گا۔ وہ عزت و تکریم میں ہو، اجر عظیم میں یا پھر جنت کے درجات میں۔

اور بیٹا یہ دنیا ہے ناں دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے"

کیا بھلا قید خانے بھی حسین ہوا کرتے ہیں...؟

قید خانوں میں تو بس مشقتیں ہوا کرتی ہیں، خواہشات پر جبر ہوتا ہے، ہر ہر قدم پر صبر ہوتا ہے، بے بسی ہوتی ہے، من مرضیاں نہیں ہوتیں، ازادی نہیں ہوتی، اسانی نہیں ہوتی، "بس ازادی کی امید ہوتی ہے"،

کہ ایک دن انا ہے جب اذیتوں اور پابندیوں کا یہ دور ختم ہو گا اور ہمیشہ کے لئے فکر و عمل کی ازادی ملے گی، جب دل و روح کے سارے زخم بھر جائیں گے، ساری تھکن راحت میں بدل جائے گی ❤..

وہ دن جب یہ روح اسمان کی بلندیوں میں ازادی سے اڑے گی، اپنے رب کو سلام کرے گی، سبز پرندوں کی صورت میں جنت میں گھومے پھرے گی... ان شاءاللہ ✿

انسان کو بس اس دنیا میں رہتے اپنے رب کو یاد رکھنا چاہیے عبادت کو فرض سمجھ کر اور صبر کا دامن ہاتھ میں تھام کر شکر سے کام لینا چاہیے سمجھی کچھ کے نہں؟'' نصرت بیگم نے پوچھا۔

''جی امی سمجھ گی'' چاند نے مسکرا کر کہا۔

====================

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

"یہ نقش کہاں غائب ہوتا ہے آجکل نظر ہی نہں آتا؟"شام گوئی نکا نے کہا۔

"پتہ نہں سارا سارا دن کیا ڈھونڈتا رہتا اب تو اس کا زیادہ تر وقت لائبریری اور موبائل پے ہی گزرتا ہے؟"منا خشی بیگم نے کہا۔

"آئی تھنک مما بھائی کی ایگزمز ہونے والے ہے اس لیے وہ اپنے نوٹس بنانے میں بزی ہوتے ہوگے"عنجلی نے کہا۔

"شرما جی کا فون آیا تھا وہ اس سنڈے انگیجمنٹ کرنا چاہ رہے ہے"شام گوئی نکا نے کہا تو عنجلی کا نوالہ گلے میں ہی اٹک گیا۔

"اتنی جلدی بھی کیا ہے ڈیڈ؟"اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں جب بات طے ہو ہی گی ہے تو پھر دیر کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے اگر وہ چاہتے ہے تو ٹھیک ہے اس سنڈے کو ہم سنگھائی کر لیتے ہے"منا خشی نے کہا۔

"ہاں سہی کہہ رہی ہو میں آج ہی انھیں کال کر کے سنگھائی کا کہہ دیتا ہو"شام گوئی نکا نے اپنا کھانا ختم کرتے ہوئے کہا اور عنجلی کو اپنا دل بجھاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بِکھری پڑی ھے محبّت، میرے وجود میں ❤

ھو سکے تو اُسے، ترتیب دے

وہ جو 'م' ھے، وہ 'میں' ھوں

وہ جو 'ت' ھے، وہ 'تُم' ھو

وہ جو 'ح' سے حائل، دوریاں

وہ اب 'ب' سے ھوتی، برداشت نہیں

تُجھے! عِشق کا واسطہ

میری محبّت نِکھار دے ✨ ❤ !

Posted On Kitab Nagri

====================

''بھائی ی آپ عنایہ کی طرف سے چلے گے کیا حوریہ نے کمرے میں آتے ہوئے پوچھا؟''

''بھائی ی آپ میرے ساتھ ماموں کے گھر چلے گے کیا مجھے عنایہ سے ملنے جانا ہے''حوریہ نے کمرے میں آتے ہوئے کہا

''نہں چاند میرا دل نہں ہے تم پلیز امی کے ساتھ چلی جاؤ''ارشد نے کہا۔

''ارے بھی دنیا کا پہلا انسان دیکھ رہی ہو جس کا منگتر سے ملنے کا دل نہں ہے کہیں آپ کی اور عنایہ کی کوئی ی لڑائی ی تو نہں ہوئی ی ناں؟''حوریہ نے تجسس سے پوچھا۔

''ھم بات ہی نہں کرتے تو لڑائی ی کیسے ہو گی میڈم؟''ارشد نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔

''واٹ آپ عنایہ سے بات نہں کرتے کیا؟''حوریہ نے سوالیہ پوچھا۔

''نہں''ارشد نے کہا۔

''پر کیوں''چاند نے پوچھا

''کیوں کے میں شادی سے پہلے لڑکا اور لڑکی کے بات کرنے کے حق میں نہں ہو''ارشد نے کہا۔

''پر بھائی ی وہ تو آپ کی منگتر ہے اب''چاند نے کہا۔

''منگتر ہے محرم تو نہں ناں یہ کہاں لکھا ہے جو آپ کا منگتر بن جائے اس سے بات کرنے کا لائی سن مل جاتا ہے گرل فرینڈ ہو یا فیونسی ہو۔وہ نا محرم ہی ہے اسلام میں کہیں نہں لکھا کے جس سے آپ کی شادی ہونے والی ہو آپ اس سے مل سکتے ہو یا بات کر سکتے ہو۔وہ تب تک آپ کے لیے غیر محرم ہے جب تک کے وہ آپ کا محرم ناں بن جائے۔''

''حوریہ تم نے دیکھا ہو گا اکثر لڑکا لڑکی منگنی کے فوراً بعد کال پر ٹیکسٹ پر بات کرنے شروع ہو جاتے ہے ایک دوسرے کو جاننے کے تجسس میں وہ ساری ساری رات ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہے لیکن درحقیقت وہ اپنی آنے والی زندگی کے لیے مشکلات پیدا کر رہے ہوتے ہے۔یہ انسان کی فطرت ہے حوریہ کے انسان جس چیز کے بارے میں جان لیتا ہے اس میں سے پھر اس کی دلچسپی ختم ہونے لگتی ہے۔جب ایک لڑکا کسی لڑکی کو شادی سے پہلے ہی مکمل طور پر جان لیتا ہے ناں تو مرد کی فطرت ہے وہ جس عورت کے بارے میں جان لے ناں پھر اس کی اس عورت کے متعلق دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔اسے وہ بھی باقی عام عورتوں کی طرح لگنے لگتی ہے پھر کیا نتیجہ ہوتا ہے وہ بے فضول سی کسی بات کو بنیاد بنا کر آپ سے اپنا رشتہ ختم کر دیتا ہے اور کسے ن ئی ے شکار کی تلاش میں نکل پڑتا ہے۔ھم اکثر دیکھتے ہے کچھ لوگ محبت کی منگنی کرتے ہے ان کی محبت کے چرچے جگہ جگہ ہو رہے ہوتے ہے کے وہ ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہے۔لیکن پھر کچھ ہی عرصے بعد ان کے بریک اپ کی خبر ملتی ہے جانتی ہو ایسا کیوں ہوتا ہے؟''
ارشد نے سوالیہ پوچھا تو چاند نے نفی میں سر ہلایا۔

Posted On Kitab Nagri

ایسا اس لیے ہوتا ہے حور یہ کیونکہ وہ ایک دوسرے کو جان چکے ہوتے ہے۔ایک دوسرے کو ایموشنلی نہں بلکے فزیکلی بھی جان چکے ہوتے ہے۔وہ محبت میں ہر حد پار کر چکے ہوتے ہے۔یہ وہ لوگ ہوتے ہے جن کے نزدیک محبت میں سب کچھ جائی ز ہوتا ہے اور پھر جب وہ ایک دوسرے کو اتنے اچھی طرح جان لیتے ہے تو پھر وہ ایک دوسرے کے لیے ایک کھلی بوتل کی مانند ہوتے ہے جس کی کوئی ی ویلیو نہں ہوتی۔پھر ان کو ایک دوسرے میں کوئی ی دلچسپی نہں رہتی اور پھر کیا ہوتا ہے وہ ایک دوسرے سے دوری کے بہانے تلاش کرتے ہے۔آخر کار ان میں سے کوئی ی ایک دوسرے کو چھوڑ دیتا ہے اور مرد عموماً ایسا کرنے میں پہل کرتے ہے۔میں یہ نہں کہتا کے سارے مرد ایسے ہوتے ہے نہں سارے مرد ایک جیسے نہں ہوتے کچھ مرد بہت مخلص ہوتے ہے وہ ایک بار جس کا ہاتھ تھام لے اسے مرتے دم تک نہں چھورتے ان کے لیے محبت ایک تسبیح کے دانے کی طرح ہوتے جس میں دو کے علاوہ کسی تیسرے کی گنجائی ش نہں ہوتی لیکن ایسے مرد بہت کم ہوتے ہے۔عمومی مرد جب جان لیتے ہے تو چھوڑ دیتے ہے۔پھر عورت جتنا مرضی روئے گڑ گرائے وہ نہں روکتے وہ عورت کو بد کرادری کا سرٹیفکیٹ دے کر

آگے بڑھ جاتے ہے۔اور ھم جیسے لوگ جب ان کے بریک اپ کی نیوز سنتے ہے تو حیران ہوتے ہے کے انھیں کیا ہوا؟ یہ تو ایک دوسرے سے بہت پیار کرتے تھے۔لیکن ھم یہ نہں جانتے کے شاید وہ ایک دوسرے کو مکمل جان چکے تھے۔اس لیے وہ ایک دوسرے کو چھوڑ چکے ہے۔کبھی بھی کسی کے لیے کھلی کتاب ناں بناؤ کے لوگ آپ کو بنا پڑھے ہی پھاڑ دے۔ہمیشہ دوسروں کو لیے ایگ گہرا راز بنو جسے جاننے کے لیے لوگ جان کی بازی لگا دے۔قدر بھی ان کی ہوتی ہے جو اپنی ذات کو ایک راز کی طرح رکھتے ہے۔ہر کوئی ی ان کو جاننے کی کوشش میں ان کے پیچھے بھاگتا ہے اور جو خود کو کھولی کتاب کی طرح سب پر عیاں کر دے لوگ اس کو فضول سمجھ کر چھوڑ دیتے ہے۔ہنستے ہوے کی ہنسی اور روتے ہوئے کے آنسو کی وجہ جاننے کی کوشش تو سب ہی کرتے ہے۔لیکن جیسے ہی ھمیں وہ وجہ معلوم ہو جاتی ہے ھماری دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔پہلی بار تو آپ کسی کے غم کی وجہ جاننے کے لیے اس کے ہمدرد بن جاتے ہو۔لیکن اگر وہ ہی انسان آپ کے سامنے اس بات کو لے کر بار بار روئے گا تو آپ کی دلچسپی کی جگہ چڑچڑاپن لے گا ۔کیونکہ انسان ایک بات کو بار بار سن کر اکتا جاتا ہے۔اسے ہمیشہ کچھ نیا اور منفرد چاہیے ہوتا ہے اور ایک دوسرے کو جان لینے کے بعد آپ کو وہ منفرد لگنے والا انسان بھی عام انسانوں کی طرح لگنے لگتا ہے" بات کے اختتام پر ارشد نے ایک لمبی سانس لی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"زبردست بھائی ی میں نے تو کبھی اس طرح سوچا ہی نہں آپ نے تو میرے سوچنے کا انداز ہی بدل دیا ہے" چاند نے سراہتے ہوئے کہا تو ارشد مسکرا پڑا۔

==================

ازمیر حمزہ کے کمرے میں آیا تھا

"حمزہ تم ابھی تک تیار نہں ہوئے یار سب مہمان آنے شروع ہو گے ہے اور بابا بار بار تمھارا پوچھ رہے ہے" حمزہ کی حالت دیکھ کر میرؤ کا دل دکھا تھا ایسا لگتا تھا جسے وہ پوری رات ایک پل کے لیے بھی نہں سویا تھا اس کی آنکھیں غم کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی۔

"اب کوئی ی مرنے کے لیے بھی تیار ہوتا ہے کیا بھلا؟" حمزہ نے کھوئے کھوئے لہجے میں کہا تو میرؤ تڑپ کے اس کے قریب آیا

"حمزہ ایسی باتیں کیوں کر رہا ہے یار؟"

"تو اور کیا کرو میرو کیسے سمجھاؤ اپنے دل کو جو حوریہ کے علاوہ اور اس کے لیے مانتا ہی نہں ہے"

Posted On Kitab Nagri

"تم فکر نہ کرو حمزہ سب ٹھیک ہو جائے گا چلو اٹھو اور تیار ہو جاؤ اس سے پہلے کے بابا تمھیں خود بلانے آجائے" میر و نے اسے زبردستی کپڑے چینج کرنے بھیجا تھا۔

==========================

منیب گرے تھری پیس پہنے بالوں کو جیل کی مدد سے سیٹ کیے کلائی میں ریسٹ واچ پہنے اپنے کوٹ کے بٹن لگا رہا تھا خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی جب احسن اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"ماشاءاللہ میرا بھائی تو بالکل شہزادہ لگ رہا ہے لیکن میری دوست بھی کچھ کم نہیں لگ رہی ہو گی اور اس سے پیاری لڑکی تمھیں اور کہیں ملے گی بھی نہیں" احسن مسلسل بولی جارہا تھا اور منیب بس اسے دیکھی جارہا تھا جو اس کی خوشی میں خوش ہونے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔ اس نے وائٹ ڈریس پہن رکھا تھا بالوں کو سیٹ کیے اپنے مخصوص پرفیوم لگائے اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ ہر دیکھنے والے انسان کو ایک خوبصورت اور زندگی سے بھرپور نوجوان لگ رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں اس کی آنکھیں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ پتہ نہیں کیوں اس کی آنکھوں کے کنارے بار بار بھیگ رہے تھے۔ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو اس نے کتنی بار پیچھے دھکیلا تھا وہ ابھی منیب کے سامنے مسلسل ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔ جب منیب نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا

"تم ٹھیک ہو ناں؟" احسن منیب نے فکر مندی سے پوچھا۔

"ہاں میں ٹھیک ہو مجھے کیا ہونا ہے؟" احسن نے ہنستے ہوئے بات ٹالی۔

"کیا تم یہ سب کچھ فیس کر لو گے؟" منیب نے پوچھا۔

"ہاں میں کر لوں گا" احسن نے خود کو مضبوط ظاہر کرتے ہوئے جواب دیا لیکن وہ نہیں جانتا تھا آنے والے لمحات اس کی سوچ سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہو گے۔ اس کے لیے دکھ یہ نہیں ہوتا کے خود کو کمرے میں بند کر لینا روتے رہنا ہر ایک کے سامنے اپنی تکلیف کا رونا رونا اپنے ساتھ ہوئی زیادتی کو زندگی مان کر روتے ہوئے زندگی گزار دینا دکھ تو یہ ہوتا ہے کے اپنے دکھ پر آپ رونے کی بجائے ہنسنا شروع کر دو ہر اس بات پر ہنسو جس پر دنیا آپ سے رونے کی توقع کرتی ہو ہنستے ہنستے سب کچھ سہہ جانا اور زبان سے کچھ ناں کہنا ہی اذیت کی آخری حد ہوتی جہاں انسان اگر بکھرے ناں تو پھر موت کے علاوہ اس کوئی نہیں سمیت سکتا۔

منیب نے آگے بڑھ کر احسن کو گلے لگایا۔

"آئی ایم پراؤڈ آف یو احسن آئی ایم سو پراؤڈ آف یو"

==========================

پریشے آئینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی پریشے نے سکن کلر کی لونگ فراک پہنی تھی جس پر ریڈ کلر کی ایمبرڈری کی گی تھی اور ساتھ میں ریڈ ہی ڈوپٹہ تھا جو پریشے نے کندھے پر ٹکاتے ہوئے اس کا ایک پلو سر پر سیٹ کیا تھا۔ اس نے بہت زیادہ میک اپ نہیں کیا تھا اس کے حسن کو ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں تھی وہ تو سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی تھی سر پر ڈوپٹہ اوڑھنے کے باعث اس نے بالوں کو جوڑے میں قید کر رکھا تھا پیروں

Posted On Kitab Nagri

میں ریڈ ہیل پہننے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔جب رابعہ اس کے کمرے میں آئی جس نے پیچ کلر کا کام والا ڈریس پہنا ہوا تھا بالوں کو کھلے چھوڑے نک سک سی تیار رابعہ آج میرو کے ہوش ارانے کا مکمل ارادہ رکھتی تھی۔

"ماشاءاللہ پریشے یو لکنگ سو بیوٹیفل حمزہ بھائی تو آج تمہیں دیکھتے ہی دل تھام لے گے" رابعہ نے اسے چھڑتے ہوئے کہا۔

"ویسی رابعہ بھابھی آپ بھی کچھ کم نہں لگ رہی تو میرؤ بھائی یاں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" پریشے نے بھی مسکرا کر کہا تو رابعہ شرما گی۔

======================

سونیا نے سی گرین گھیر دار فراک زیب تن کی تھی جس پر ملٹی ایمبرڈری کی گی تھی جبکہ ڈوپٹہ اس کا بھی ریڈ ہی تھا۔نک سک سی تیار سونیا نے آئی یئے میں اپنا تنقیدی جائی زہ لیا اور منیب کا خیال آتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گی تھی۔من پسند شخص میں اللہ نے بڑی شفار کھی ہے اس کا صرف خیال ہی آپ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر دیتا ہے۔

======================

حمزہ نے بلیو ٹو پیس پہنا تھا۔اس کے چہرے پر خوشی کی کوئی رمک نہں تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صرف ایک روبوٹ ہے۔جو دوسروں کے کہنے پر اپنی زندگی چلا رہا ہے۔ماں باپ کے فیصلے غلط نہں ہوتے لیکن ماں باپ کے کچھ فیصلوں سے اولاد ہنسنا بھول جاتی ہے۔ماں باپ پتہ نہں کیوں اپنی ضد اور انا میں اتنے آگے نکل جاتے ہے کے انھیں اولاد کی خوشی نظر ہی نہں آتی۔کبھی اپنی جھوٹی انا بچانے کے خاطر کبھی اپنی پرانی دشمنی نبھانے کی خاطر ھم کیوں اپنی اولاد کی خوشیاں داؤ پر لگا دیتے ہے؟ مانا کے اولاد ہر جگہ سہی نہں ہوتی وہ بہت سے فیصلے غلط کر جاتی ہے۔لیکن اولاد ہر جگہ غلط ہو یہ بھی تو ضروری نہں ناں اگر آپ کا بچہ آپ سے کہہ رہا ہے کے وہ کسی کو پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو کیا والدین کا فرض نہں ہے کے وہ ایک بار اس شخص سے ملے اس جانچے کے آخر اس میں ایسی کیا خاص بات ہے کے ان کا بچہ اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا خواہش مند ہے؟ کیا پتہ آپ کی اولاد اپنی جگہ سہی ہو وہ شخص جسے وہ پسند کرتا ہے وہ واقعی ہی اس کے معیار کے مطابق ہو اور اگر بالفرض اگر وہ شخص نہں بھی اس قابل ہو تو کم سے کم آپ کے پاس اپنی اولاد کو بتانے کے لیے کوئی مناسب وجہ تو ہو گی کے آپ نے کس بنا پر اس کی پسند کو ریجیکٹ کیا ہے۔لیکن صرف اور صرف خاندان کی عزت اور جھوٹی انا کی خاطر اولاد کو زندگی بھر کے لیے غم کی آگ میں جھونک دینا کہاں کا انصاف ہے۔

ہم خوابوں کے بیوپاری تھے

پر اس میں ہوا نقصان بڑا

کچھ بخت میں ڈھیروں کالک تھی

کچھ اب کے غضب کا کال پڑا

ہم راکھ لیے ہیں جھولی میں

اور سر پہ ہے ساہوکار کھڑا

Posted On Kitab Nagri

یاں بوند نہیں ہے ڈیوے میں

وہ باج بیاج کی بات کرے

ہم بانجھ زمین کو تکتے ہیں

وہ ڈھور اناج کی بات کرے

ہم کچھ دن کی مہلت مانگیں

وہ آج ہی آج کی بات کرے

جب دھرتی صحرا صحرا تھی

ہم دریا دریا روئے تھے

جب ہاتھ کی ریکھائیں چپ تھیں

اور سر سنگیت میں سوئے تھے

تب ہم نے جیون کھیتی میں

کچھ خواب انوکھے بوئے تھے

کچھ خواب سجل مسکانوں کے

کچھ بول کبت دیوانوں کے

کچھ لفظ جنہیں معنی نہ ملے

کچھ گیت شکستہ جانوں کے

کچھ نیر وفا کی شمعوں کے

کچھ پر پاگل پروانوں کے

پر اپنی گھائل آنکھوں سے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

خوش ہو کے لہو چھڑکا یا تھا

ماٹی میں ماس کی کھاد بھری

اور نس نس کو زخمایا تھا

اور بھول گئے پچھلی رت میں

کیا کھویا تھا کیا پایا تھا

ہر بار گگن نے وہم دیا

اب کے برکھا جب آئے گی

ہر بیج سے کونپل پھوٹے گی

اور ہر کونپل پھل لائے گی

سر پر چھایا چھتری ہو گی

اور دھوپ گھٹا بن جائے گی

جب فصل کٹی تو کیا دیکھا

کچھ درد کے ٹوٹے گجرے تھے

کچھ زخمی خواب تھے کانٹوں پر

کچھ خاکستر سے کجرے تھے

اور دور افق کے ساگر میں

کچھ ڈولتے ڈوبتے بجرے تھے

اب پاؤں کھڑاؤں دھول بھری

اور جسم پہ جوگ کا چولا ہے

سب سنگی ساتھی بھید بھرے

Posted On Kitab Nagri

کوئی ماسہ ہے کوئی تولا ہے

اس تاک میں یہ اس گھات میں وہ

ہر اور ٹھگوں کا ٹولا ہے

اب گھاٹ نہ گھر دہلیز نہ در

اب پاس رہا ہے کیا بابا

بس تن کی گٹھری باقی ہے

جا یہ بھی تو لے جا بابا

ہم بستی چھوڑے جاتے ہیں

تو اپنا قرض چکا بابا

==================

ثانیہ نے بلیو کلر کا کرتہ کیپری پہن رکھا تھا جس پر سلور کلر کا کام کیا گیا تھا۔ڈوپٹے کو دونوں بازوں پر رکھا ہوا تھا۔ بالوں کو کھولا چھوڑے وہ نک سک سی تیار ہوئے طاہرہ بیگم کے ساتھ انٹری ڈور پر کھڑی سب مہمانوں کو ویلکم کر رہی تھی۔جب بی جان نے طاہرہ بیگم کی آواز دی۔

''ثانیہ تم ادھر ہی رہنا میں بی جان کی بات کر سن کر آتی ہو'' طاہرہ نے کہا اور بی جان کی طرف بڑھ گی۔

ثانی وہاں کھڑی سب مہمانوں کو ویلکم کر رہی تھی جب سعد کی انٹری ہوئی ی اور انٹری ڈور پر کھڑی ثانیہ کو دیکھ کر اس کا دل بے اختیار ڈھڑ کا تھا۔

انٹری ڈور پر کھڑی ثانیہ کو دیکھ کر اس کا دل بے اختیار ڈھڑ کا تھا۔

''اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ'' سعد نے ثانیہ کے پاس روکتے ہوئے کہا۔

''وَعَلَيْكُم السَّلَام وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُه'' ثانیہ نے جواب دیا۔

''کیسی ہے آپ؟'' سعد نے پوچھا۔

''میں ٹھیک ہو آپ کیسے ہے سعد؟'' ثانیہ نے بھی پوچھا۔

''اب تو پہلے سے بھی زیادہ ٹھیک ہو'' سعد نے ذو معنی جواب دیا۔

''کیا مطلب میں سمجھی نہں؟'' ثانیہ نے کہا۔

''میرا مطلب تھا کے میں بالکل ٹھیک ہو منیب کہاں ہے؟'' سعد نے بات بدلی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''جی منیب بھائی ی اپنے روم میں ہے آپ بھی وہی چلیں جائے''ثانیہ نے کہا۔

''اوکے بٹ مجھے منیب کے روم کا معلوم نہں ہے''سعد نے کہا۔

''چلیں ٹھیک ہے آئے میں آپ کو منیب بھائی ی کے روم میں چھوڑ آتی ہو''ثانیہ نے کہا اور اس کے ساتھ چل پڑی۔

''ویسے مس ثانیہ یو لکنگ سو گورجی ئی س''سعد نے چلتے چلتے اچانک کہا تو ثانیہ جھنپ گی۔

''تھنکیو''ثانیہ نے نظروں کا رخ بدلتے ہوئے جواب دیا اور منیب کے کمرے کے پاس روک گی۔

''یہ منیب بھائی ی کا روم ہے آپ اندار چلے جائے''ثانیہ نے کہا اور خود واپس چلی گی لیکن اسے اپنی پست پر سعد کی نظر محسوس ہو رہی تھی۔ثانیہ کے جانے کے بعد سعد دستک دے کر اندار آیا تو منیب اور احسن نے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

''یہ سہی ہے بھی سب مہمان آچکے ہے مہمان خصوصی ابھی تک اپنے کمرے میں ہی تشریف فرما ہے''سعد نے منیب کے گلے لگتے ہوئے کہا اور پھر احسن سے ملا تھا۔

''تو کب آیا؟''منیب نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بس ابھی آیا اور اب بھائی ی صاحب آپ بھی نیچھے آنے کی زحمت کر لے منگنی میری نہں آپ کی ہے اس لیے آپ کی شرکت زیادہ ضروری ہے''سعد نے کہا تو وہ تینوں نیچھے کی طرف چلے گے۔

==========================

رابعی پریشے کی کمرے سے نکل کر کوریڈور سے گزر رہی تھی جب کسی نے اسے بازوں سے کھینچ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور اس سے پہلے وہ چلاتی ازمیر نے اس کے منہ پے ہاتھ رکھا دیا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''میں ہو رابعی چلانا مت''ازمیر نے منہ سے ہاتھ ہٹائے کہا۔

''یہ کیا حرکت تھی میرو میں ڈر گی تھی کے پتہ نہں کون ہے؟''رابعی نے ناراضگی سے کہا۔

''کسی کی اتنی ہمت نہں ہے کے ازمیر خان کی منگتر کو چھو سکے''میرو نے اس کے چہرے کو نظروں میں بڑھتے ہوئے کہا۔

''اور آپ کی اس حرکت کی وجہ جان سکتی ہو کیا؟''رابعہ نے کہا۔

''تو اور کیا کرتا تھمیں تو میرے خیال ہی نہں ہے کب سے آئی ہو لیکن مجھے سے ملنے کی ایک بار بھی کوشش نہں کی جیسے میں تو کچھ ہو ہی ناں تھمارے لیے''میرو نے ناراضگی سے کہا۔

''ایسی بات نہں ہے آپ جانتے تو ہے سب کے ہوتے ہوئے میں آپ سے کیسے ملنے آسکتی تھی سوری''رابعی نے کان پکڑتے ہوئے کہا۔

''تھماری سزا اب یہ ہی کے تم ایسی ہی میرے سامنے کھڑی رہو بس''میرو نے کہا۔

''نہں میرو مجھے جانے دیں ممانی جان مجھے بلا رہی تھی''رابعی نے التجائی یہ کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

''نہں تم نہں جاؤ گی اور اگر گی تو میں تو ناراض ہو جاؤ گا'' میرؤ نے دھمکی دی تھی۔

''اچھا ٹھیک نہں جاتی بس اب خوش ہے'' رابعی نے کہا۔

''ہاں اب ٹھیک ہے رابعی تم بہت پیاری لگ رہی ہو'' میرؤ نے اس کے چہرے پر آئے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

وہ اس وقت رابعی کے بہت قریب کھڑا تھا اور رابعہ کو اپنی ڈھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی ی تھی اس کا چہرہ انار کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

''اومائے گاڈ رابعی تم بلش کرتی ہوئی ی کتنی پیاری لگتی ہو'' میرونے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک منٹ روکو" میرؤ نے کہتے ہوئے جیب میں سے فون نکالا اور اس کی تصویر لی تھی۔

''اچھا اب میں جاؤ پلیز'' رابعہ نے التجائی یہ کہا۔

''اوکے ٹھیک ہے'' میرؤ نے اسے مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے جانے کی اجازت دے دی۔

====================

حمزہ اور منیب سٹیج پر موجود تھے جب سونیا اور پریشے کو سٹیج پر لایا گیا۔ منیب کی نظریں تو مسلسل سونیا پر جمی تھی وہ لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی کے منیب کا دل کیا کے اسے دیکھی جائے منیب کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے سونیا نے اپنی نظریں مزید جھکا لے تھی۔

''دیکھ لے دیکھ لے بھائی ی اب تو تیرے پاس دیکھنے کا پرمٹ بھی موجود ہے'' سعد نے اس کے کان میں سرگوشی کی تو منیب نے کھینچ کے بازوں کی کہنی اس کے پیٹ میں ماری تھی۔

''اُفف ظالم لڑکے کیوں اپنی منگنی پے تو میرا قتل کرنا چاہتا ہے'' سعد نے دہائی ی دی جب سعد کے ساتھ کھڑا احسن تو جیسے پریشے پر سے نظریں ہٹانا ہی بھول گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پریشے خوبصورت تو پہلے بھی تھی لیکن آج تو وہ چاند کا ٹکرا الگ رہی تھی لیکن یہ چاند کسی اور کے آنگن کا ہے یہ سوچ کر احسن کے دل کی ڈھرکنیں مدھم پڑ رہی تھی۔

جبکے کے دوسری طرف حمزہ نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر پریشے کو نہں دیکھا تھا جب دل میں کوئی ی اور ہو تو پھر نظرؤں کو بھی اس کے علاوہ کسی اور کی طلب نہں رہتی پریشے بہت خوبصورت سہی لیکن حمزہ کی حوریہ کبھی نہں بن سکتی وہ حسن کا دیوانہ تھا بھی کب وہ تو ان الفاظ ان احساسات کا دیوانہ تھا جو حوریہ کے قلم سے کاغذ پر نہں بلکے حمزہ خان کی روح پر اترے تھے اور وہ بنا دیکھے اس لڑکی سے عشق کر بیٹھا جس کی تحریریں حمزہ کی روح حمزہ کے ذہن پر اثر رکھتی تھی۔

پریشے اور سونیا کو منیب اور حمزہ کے برابر میں لا کر بیٹھا یا گیا کیسا عجیب اتفاق تھا ایک پریشے کو پا کر ناخوش تھا تو دوسرا پریشے کو کھو کر ناخوش تھا پانے والا خوش تھا نا گنوانے والا خوش تھا۔

Posted On Kitab Nagri

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں

کسی کام میں جو نہ آسکے میں وہ ایک مشت غبار ہوں

نہ دوائے درد جگر ہوں میں نہ کسی کی میٹھی نظر ہوں میں

نہ ادھر ہوں میں نہ ادھر ہوں میں نہ شکیب ہوں نہ قرار ہوں

مرا وقت مجھ سے بچھڑ گیا مرا رنگ روپ بگڑ گیا

جو خزاں سے باغ اجڑ گیا میں اسی کی فصل بہار ہوں

پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں کوئی چار پھول چڑھائے کیوں

کوئی آکے شمع جلائے کیوں میں وہ بیکسی کا مزار ہوں

نہ میں لاگ ہوں نہ لگاؤ ہوں نہ سہاگ ہوں نہ سبھاؤ ہوں

جو بگڑ گیا وہ بناؤ ہوں جو نہیں رہا وہ سنگار ہوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں نہیں ہوں نغمۂ جاں فزا مجھے سن کے کوئی کرے گا کیا

میں بڑے بروگ کی ہوں صدا میں بڑے دکھی کی پکار ہوں

نہ میں مضطرؔ ان کا حبیب ہوں نہ میں مضطرؔ ان کا رقیب ہوں

جو بگڑ گیا وہ نصیب ہوں جو اجڑ گیا وہ دیار ہوں

"منگنی کی رسم شروع کریۓ بھابھی" طاہرہ نے کہا تو پہلے منیب اور سونیا کی منگنی کی رسم شروع کی گی سونیا اور منیب نے ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی ی تو سارا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم بہت پیاری لگ رہی ہو" منیب نے سونیا کے کان میں سرگوشی کی تو وہ مسکرا پڑی۔

اور اب حمزہ اور پریشے کی رسم تھی پریشے نے صرف ایک پل کے لیے نظر اٹھا کر دیکھا حمزہ کو دیکھا اس کا دل ایک الگ ہی انداز میں ڈھڑکا تھا اس نے فورا نظریں جھکالی تھی۔

رافعیہ بیگم نے حمزہ کی طرف انگوٹھی بڑھائی تھی اور حمزہ تو جیسے یہاں ناں ہوتے ہوئے بھی یہاں ہی نہں تھا۔حمزہ نے انگوٹھی نہں پکڑی تھی۔جب کافی دیر کھڑے رہنے کے بعد حمزہ نے انگوٹھی نہں تھامی تو سب کے چہروں کی چمک پھیکی پڑی تھی۔ازمیر جو کے حمزہ کے ساتھ کھڑا تھا اس نے حمزہ کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

"حمزہ انگوٹھی پہنا و پریشے کو پلیز سب دیکھ رہے ہے"،لیکن حمزہ نے کوئی ردعمل نہں دیا اس کے ذہن میں تو بس ایک ہی نام گونج رہا تھا اور وہ تھا حوریہ جہانگیر۔وہ کیسے حوریہ کی جگہ کسی اور کو دے سکتا تھا

تب ہی پاس کھڑے خالد خان نے اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے دباؤ ڈالا اور حمزہ نے ناچاہتے ہوئے بھی انگوٹھی اٹھائی اور پریشے کے ہاتھ میں انگوٹھی ڈال دی ایک پل کے لیے حمزہ خالد کا ہاتھ کانپا تھا لیکن وہ مجبور تھا اپنے باپ کی دی ہوئی قسم کے سامنے حمزہ کے انگوٹھی ڈالتے ہی سب کی روکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔اور اب زرینہ بیگم نے پریشے کی طرف انگوٹھی بڑھائی جسے اس نے ہچکچاتے ہوئے حمزہ کے ہاتھ میں ڈال دی اور احسن کے دل میں درد کی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

پریشے کے انگوٹھی پہناتے ہی ایک بار پھر پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا اور سب ایک دوسرے کو مبارک باد دے رہے تھے کسی کا دھیان بھی احسن پر نہں گیا جس کی سانس اکھڑ رہی تھی۔

سعد منیب کو مبارک باد دے کر احسن کی طرف پلٹا تھا۔جب احسن پر نظر پڑتے ہی وہ پریشان ہو گیا جس کا رنگ پیلا پڑ رہا تھا اور اس سے پہلے سعد اس سے کچھ پوچھتا احسن بے ہوش ہو کر دھرم کی آواز سے زمین پر گر گیا اور پورے ہال میں ایک پل کے لیے سناٹا چھا گیا تھا۔سعد منیب اور باقی سب احسن کی طرف بڑھے تھے۔

"احسن میرے بھائی کیا ہوئے تھمیں؟" منیب نے اس کا چہرہ تھپتپایا لیکن اس کی سانس مدھم پڑتی جارہی تھی۔ازمیر نے فورا ڈاکٹر کو کال کی تھی سب کے چہروں پر خوشی کی جگہ پریشانی نے لے لی تھی۔

ڈاکٹر احسن کا چیک اپ کر رہا تھا جب کے باقی سب کمرے سے باہر کھڑے تھے۔

"صبح تک تو احسن ٹھیک تھا منیب پھر اچانک اسے کیا ہو گیا؟" خالد نے منیب سے پوچھا۔

"پتہ نہں بڑے ابو اچانک اسے کیا ہو گیا؟" منیب نے پریشانی سے کہا تب ہی ڈاکٹر باہر آیا ڈاکٹر تھا۔

ڈاکٹر صاحب کیا ہوا میرے بیٹے کو؟" وہاب نے پریشانی سے پوچھا

"ابھی کچھ کہا نہں جا سکتا ایسے لگتا ہے جیسے اسے کوگہرا صدمہ پہنچا ہے جسے وہ برداشت نہں کر پایا اور دوسری بات ان کے دل کی ڈھڑکن بہت مدھم تھی اگر آپ وقت پر مجھے ناں بلاتے تو کچھ بھی ہو سکتا تھا لیکن ابھی فلحال وہ ٹھیک ہے لیکن آپ کو جلد سے جلد انھیں ہسپتال لے کر آنا ہو گا۔تاکے ھم

Posted On Kitab Nagri

ان کے سارے ٹیسٹ کر کے مسئلے کا پتہ لگا سکے۔ابھی انھیں میں نے سکون آور انجکشن دے دیا ہے اب ان کی طبیعت بہتر ہے لیکن آپ انھیں کل لازمی ہسپتال لانا ہو گا" ڈاکٹر کہہ کر چلے گئے جب کے باقی سب تو اس کی کنڈیشن کے بارے میں سن کر ہی پریشان ہو گئے تھے۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں مہمانوں سے معذرت کر کے رخصت کر دینا چاہیے" میرؤ نے کہا۔

"نہیں ایسے اچھا نہیں لگتا سب لوگ باہر آؤ اور کھانا کھلا کر جلدی فنکشن ختم کر دیتے ورنہ لوگ اس بات کو پتہ نہیں کیا رنگ دے گے" خالد نے کہا۔

"آپ سب جائے میں احسن کے پاس رو کتی ہو" رافیعہ نے کہا۔

"نہیں بڑی مما میں احسن کے پاس روکوں گا" منیب نے کہا۔

"نہیں منیب تمھارا اس وقت مہمانوں میں ہونا زیادہ ضروری ہے جیسے ہی فنکشن ختم ہو گا تم احسن کے پاس آجانا ابھی سب باہر چلو" خالد نے کہا اور پھر رافیعہ اور طاھرہ بیگم کے علاوہ سب باہر آ گئے۔

احسن کی حالت دیکھ کر طاھرہ بیگم کا دل کٹ گیا تھا وہ احسن کو دیکھ کر مسلسل رو رہی تھی۔

"طاھرہ چپ کرؤ دیکھو تم ایسا کرؤ گی تو احسن کو کون سنبھالے گا" رافیعہ بیگم نے انھیں تسلی دی تھی۔

حمزہ نے پورے فنکشن میں جبراً بھی مسکرانے کی کوشش نہیں کی تھی اور فنکشن ختم ہوتے ہی وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

کمرے کی ہر چیز اس نے تہس نہس کر دی تھی لیکن اس کا درد کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔وہ کیسے اپنی حوریہ کی جگہ کسی اور کو دے سکتا اس کے دل میں اگر کوئی لڑکی بستی تھی۔تو وہ صرف حوریہ تھی یہ منگنی اس نے دباؤ میں کی تھی وہ ہاتھ میں آئی ہر چیز اٹھ کر دیوار پر مار رہا تھا لیکن اس کا درد کسی طور پر کم نہیں ہو رہا تھا۔

تبھی ازمیر کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"حمزہ یہ کیا کر رہے ہو پلیز سنبھالو خود کو"

"لالہ یہ سب کیسے میرے ساتھ اتنی بڑئی زیادتی کر سکتے ہے۔لالہ میں حوریہ کی جگہ کیسے کسی اور کو دو گا میں مر تو سکتا ہو لیکن حوریہ سے بے وفائی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ازمیر نے آگے بڑھ کر حمزہ کو گلے لگایا جو اس وقت ضبط کی انتہا پر کھڑا تھا۔ازمیر نے سوچ لیا تھا وہ حوریہ کو ڈھونڈ کر لائے گا چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنے بھائی کو یوں گھٹ گھٹ کے مرتے نہیں دیکھ سکتا آخر کون ہے یہ حوریہ جہانگیر جسے اس کے بھائی نے کبھی دیکھا بھی نہیں لیکن پھر بھی پور پور اس کے عشق میں مبتلا ہے؟۔

=====================

منیب فنکشن کے فوراً بعد احسن کے کمرے میں آیا تھا۔احسن کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا منیب اپنے اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا وہ اپنے بھائی کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتا تھ۔اوہ چپ چاپ احسن کے پاس بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"منیب بیٹا جاؤ تم اپنے کمرے میں تم بھی تھوڑا آرام کر لو تھک گے ہو گے تم بھی" رافیعہ بیگم نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''نہں بڑی مما میں احسن کے پاس روکتا ہو آپ جائے''احسن نے کہا

''نہں بیٹا میں کہہ رہی ہو ناں تم جا کر آرام کر لو میں ادھر ہو''رافیعہ کے اصرار پر منیب چلا گیا۔

اور رافیعہ بیگم احسن کے پاس بیٹھ گی جب پریشے کمرے میں آئی ی ابھی وہ فنکشن والے ڈریس میں ہی تھی اس نے چینج نہں کیا تھا۔

''ممانی آپ کو چھوٹی ممانی کچن میں بلا رہی ہے''پریشے نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

''اچھا لیکن میں احسن کو اکیلا چھوڑ کر نہں جا سکتی''رافیعہ نے کہا۔

''ممانی آپ جائے میں یہاں روک جاتی ہو''پریشے نے کہا۔

''لیکن پریشے تم بھی تو تھک گی ہو گی ناں؟''رافیعہ بیگم نے کہا۔

''کوئی ی بات نہں ممانی میں ادھر ہی ہو آپ چلی جائی یں چھوٹی ممانی کے پاس''پریشے نے کہا تو رافیعہ بیگم چلی گی۔۔

رافیعہ بیگم چلی گی تو پریشے احسن کے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گی اور احسن کو دیکھنے لگی۔ جس کا رنگ پیلا زرد ہوا پڑا تھا۔ جیسے صدیوں کا بیمار ہو پریشے کو وہ دن یاد آیا جس دن احسن اسے پورا گاؤں گھمانے لے کر گیا تھا۔ کتنا خوش تھا وہ اس دن ایک ہنستا بستا اور زندگی سے بھرپور نوجوان تھا۔ جس کے لبوں سے مسکراہٹ جدا ہی نہں ہو رہی تھی۔ ایک احسن ہی تو تھا جو اسے کمپنی دیتا تھا اور اس کو گھمانے لے جاتا تھا

انفیکٹ احسن سے تو اس کی تھوڑی بہت دوستی بھی ہو گی تھی لیکن پھر پریشے کے ساتھ وہ حادثہ ہو گیا اور اس کے لیے زندگی کے معنی ہی بدل گے تھے پریشے احسن کو دیکھتے ہوئے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب احسن نے آنکھیں کھولی تو پریشے اس کے قریب ہوئی ی۔

''احسن تم ٹھیک ہو کیا اب؟''پریشے نے اس پر جھکتے ہوئے پوچھا اور احسن پریشے کو خود پر جھکا دیکھ کر کچھ بول ہی نہں پایا اور اٹھ کر بیٹھنے کی کوشش کی تو پریشے نے اٹھ کر بیٹھنے میں اس کی مدد کی تو وہ تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

''احسن تم ٹھیک ہو ناں؟''پریشے نے فکرمندی سے پوچھا اور اس کے پاس ہی بیٹھ گی۔

''ہاں میں ٹھیک ہو''احسن نے مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے جواب دیا جب کے اس کے آنکھوں کے کنارے بھیگ چکے تھے۔

''احسن تھمیں ایسے اچانک کیا ہو گیا تھا؟''

''ڈاکٹر کا کہنا ہے کے تم نے کسی چیز کی بہت ٹینشن لی ہے''''بتاؤ کس چیز کی ٹینشن لی ہے تم نے؟''

''تم کسی اور کی ہونے جا رہی ہو اس بات کی''احسن نے آہستہ آواز میں کہا۔

''واٹ؟''پریشے نے حیرت سے کہا۔

''میرا مطلب ہے کے اب تم کزن سے بھابھی بن گی اب اتنا بڑا صدمہ میرے جیسے کمزور دل کا بندہ کیسے برداشت کر سکتا ہے''احسن نے نقاہٹ سے مسکراتے ہوئے بات مذاق میں ڈال دی تھی۔ لیکن بولا اس نے سچ ہی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

پریشے بھی مسکرا پڑی۔

"احسن تم بھی ناں کبھی نہں سدھر سکتے"

"پریشے بہت پیاری لگ رہی ہو" احسن نے کمزور آواز میں کہا۔

"تھنکیو" پریشے نے تشکرانہ لہجے میں کہا۔

"اور منگنی بہت بہت مبارک ہو" احسن نے کس دل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے یہ وہ ہی جانتا تھا لیکن رسمیں دنیا تھی نبھانی بھی تو تھی۔

"تھینکس" پریشے نے جواب دیا تبھی رافیعہ اور گھر کے باقی لوگ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔

"احسن میرے بچے تمھیں ہوش آگیا؟" طاہرہ بیگم نے آگے بڑھتے ہوئے اسے سینے لگایا اور پھر سب اس کے ارد گرد جمع ہو کر اس کا حال احوال پوچھنے لگا یا۔

==============

سونیا ابھی احسن کے کمرے سے آئی تھی اور چینج کرنے سے پہلے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سجے ہوئے روپ پر ایک نظر ڈالی تو منیب کی گی تعریف یاد آنے پر مسکرا پڑی جب دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تھی۔

"اس وقت کون ہو سکتا ہے؟" سونیا نے سوچتے ہوئے دروازہ کھولا تو منیب فوراً کمرے میں آیا اور دروازہ لوک کر دیا تھا۔

"منیب اس وقت میرے کمرے میں کیا کر رہے ہے؟" سونیا نے حیرت سے پوچھا۔

"ظاہر بات ہے میری جان تم سے ملنے آیا ہو" منیب نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے سکون سے جواب دیا۔

"منیب آپ پاگل ہو گے ہے کیا اگر آپ کو کوئی دیکھ لیتا تو؟" سونیا نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔

"کسی نے نہں دیکھا تم ادھر آو میرے پاس بیٹھو" منیب نے اسے اپنے سامنے چیئر پر بیٹھایا اور اسے محویت سے دیکھنے لگا تو سونیا نے شرماتے ہوئے نظریں جھکالی منیب نے ہاتھ بڑھتے ہوئے اس کا چہرہ اوپر کیا تو سونیا نے اس کی طرف دیکھا۔

"سونیا تم بہت خوبصورت ہو" منیب نے کہتے ہوئے اس کی ناک کے ساتھ اپنی ناک مس کی تو سونیا کے پورے جسم میں سنسناہٹ ڈور گی تھی وہ منیب سے دور ہوئی۔

"اب آپ کو جانا چاہیے منیب اس سے پہلے کے کوئی آجائے" سونیا نے نظریں جھکائے ہوئے کہا۔

"منیب سمجھ گیا تھا کے وہ کنفیوز ہو رہی ہے وہ اٹھا اور اس کے قریب ہوا تھا "

"سونی میں تم سے بہت بہت پیار کرتا ہو" منیب نے سونی کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مجھ سے پیار کرتی ہو سونی؟" منیب نے پوچھا تو سونیا نے اثبات میں سر ہلادیا تو منیب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''آئی لو یو'' منیب نے سونی کے کان میں سرگوشی کی تو اس کے ہونٹ سونی کی کان کی لو سے مس ہوئے تھے اور سونی خود میں مزید سمٹ گی تب منیب نے اپنی پاکٹ میں سے ایک ڈبی نکالی جس میں بہت ہی خوبصورت بریسلٹ تھا۔ منیب نے ہاتھ بڑھا کر سونی کا ہاتھ تھاما اور اس کی کلائی ی میں پہنا دیا تھا۔

''تمھارے ہاتھ اتنے ٹھنڈے کیوں ہو رہے ہے؟'' منیب نے مسکراہٹ دباتے ہوئے پوچھا۔ لیکن سونی نے کوئی ی جواب نہں دیا تھا۔

''کچھ تو بولو یار یوں چپ کیوں ہو؟'' منیب اس کے مزید قریب ہوا تھا۔

''منیب اب آپ جائے پلیز'' سونیا نے التجائی یہ کہا۔

''اچھا بابا چلا جاتا ہو لیکن تھمیں ایک پرومس کرنا ہو گا مجھ سے'' منیب نے کہا۔

''وہ کیا؟''

''کے صبح تم مجھے جگانے آو گی'' منیب نے کہا۔

''لیکن منیب میں کیسے آو گی؟'' سونی نے پریشانی سے کہا۔

''مجھے کچھ نہں سننا یا تو تم آو گی یا پھر میں تم سے کبھی بات نہں کرو گا'' منیب نے کہا۔

''اچھا میں کوشش کرو گی'' سونیا نے کہا۔

گڈ گرل میں احسن کے کمرے میں سوگا اب میں چلتا ہو گڈ نائٹ'' منیب نے کہتے ہوئے ہلکے سے اس کی ناک دبائی ی اور کمرے سے چلا گیا تو اس کے جاتے ہی سونیا نے جلدی سے دروازہ لوک کیا کے منیب کا کوئی ی بھروسہ نہں دوبارہ آن ٹپکے۔

سونیا آکر بیڈ پر بیٹھ گی اور اپنی کلائی ی میں پہنا بریسلٹ دیکھنے لگی جب کمرے میں میسج ٹون کی آواز گونجی سونیا نے نظریں گھما کر دیکھا تو منیب کا فون بیڈ پڑا تھا

''اففف منیب اپنا فون تو یہ ہی بھول گے'' سونیا نے کہتے ہوئے فون اٹھایا اور میسج اوپن کیا لیکن سکرین پر نام اور میسج دیکھ کر اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی ی تھی۔ کیونکہ سکرین پے جان نام لکھا جگمگا رہا تھا اور نیچھے لکھا تھا۔

''گڈ نائٹ جان آئی لو یو'' میسج پڑھتے ہوئے سونیا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے تھے۔ وہ جس نے صبح منیب کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کر لیا تھا کے شائد ہو سکتا ہے اسے کوئی ی غلط فہمی ہوئی ی ہو لیکن اب یہ میسج دیکھ کر اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا اور اس کو اپنے پر شدید غصہ آرہا تھا کے وہ منیب کے ہاتھوں دوبارہ بے قوف بن گی۔

====================

Posted On Kitab Nagri

سعد نے منیب کو مسیج سینڈ کیا اور سونے کے لیے لیٹ گیا وہ جان بوجھ کر منیب کو تنگ کرنے کے لیے ایسے مسیج کیا کرتا تھا وہ جانتا تھا منیب چڑ جاتا ہے ایسے مسیج دیکھ کر لیکن سعد بھی کہاں باز آنے والا تھا پھر اس کے ذہن میں ثانیہ کا نقش ابھرا تھا اور اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی اور اس نے موبائل سامنے کرتے ہوئے ثانیہ کی پک دیکھنے لگا جو آج اس نے چھپکے سے لے لی تھی وہ پسند کرنے لگا تھا ثانیہ کو یا پھر شاید محبت کرنے لگا تھا۔

==================

احسن لیٹا ہوا تھا آج منیب بھی اس کے کمرے میں روکا تھا تا کے احسن کا دھیان بٹا سکے۔

''کیا ہوا احسن نیند نہں آ رہی کیا؟'' منیب نے پوچھا۔

''بھائی آج پریشے کتنی پیاری لگ رہی تھی ناں بالکل پری لگ رہی تھی میری پری لگ رہی تھی'' احسن نے منیب کے سوال کے جواب میں کہا۔

''احسن تم کوشش کرؤں جتنی جلدی بھول جاؤ گے پریشے کو اتنا ہی اچھا ہو گا تمھارے لیے'' منیب نے اس کے بازوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''کیا بھولنا اتنا آسان ہوتا ہے بھائی؟ نہں ناں بھولنا کبھی بھی آسان نہں ہوتا ہے۔ سچ تو یہ ہے ھم کبھی بھی کچھ نہں بھولتے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ھمارے درد کی شدت میں کمی آ جاتی ہے اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کے وہ زخم ھمیں تکلیف دینا بند کر دیتے ہے اور ھمیں لگتا ہے کے شائد ھم وہ باتیں بھول گے ہے۔ جبکہ کے حقیقت میں بھائی ھم ان تکلیفوں اور زخموں کے ساتھ جینا سیکھ چکے ہوتے ہے۔ ھم ان تکلیفوں اور دکھوں کے اتنے عادی ہو چکے ہوتے ہے کے پھر اگر انھیں یاد ناں کرئے تو ھمیں تکلیف ہوتی ہے۔ وہ زخم ناسور بن چکے ہوتے ہے کے اگر وہ درد ناں کرئے تو ھمیں تکلیف ہوتی ہے۔ نشہ ہر چیز کا ہوتا ہے بھائی چاہے پھر وہ ڈرگ ہو انسان ہو درد ہو یا اور کچھ ہو ایک بار جس چیز کی ھمیں عادت پڑ جائے تو پھر ھم اس کے عادی ہو جاتے ہے۔ میری کتاب میں ایک انگلش نظم تھی اس نظم کا نام تھا ون آرٹ تھ

اس نظم کی شاعرہ کہتی تھی ھمیں روز کچھ ناں کچھ کھو دینے کا ہنر سیکھنا چاہیے ھمیں شروعات چھوٹی اور غیر اہم چیزیں کھونے سے شروعات کرنی چاہیے اور جب ھم چھوٹی چیزیں کھونے کی عادت ہو جائے گی ناں تو پھر ھمیں بڑی اور اہم چیزیں کھونے کا دکھ بھی نہں ہوتا اور ایک دن ایسا آتا ہے کے ھم دروازے کی چابی گمائے یا پھر پوری سلطنت لیکن ھمیں ان چیزوں کے گم ہونے پر دکھ نہں ہوتا۔ چیزیں کو کھونا اور ان کے کھونے پر اداس ناں ہونا ایک آرٹ ہے یہ آرٹ سیکھنا ہر انسان کے لیے بہت ضروری ہے اور مجھے لگتا ہے بھائی وہ شاعرہ بالکل ٹھیک کہتی تھی ھمیں کچھ ناں کچھ کھونے کی عادت اپنا لینی چاہیے اور دیکھو وہ شاعرہ کہتی تھی کے ھمیں ون آرٹ کے لیے چھوٹی چیزوں سے شروعات کرنی چاہیے لیکن دیکھو منیب میں نے تو یہ آرٹ سیکھنے کے لیے شروعات ہی بڑی چیزوں سے کی ہے میں نے تو اسے کھویا ہے بھائی جو میری زندگی تھی'' احسن کہتے ہوئے رو پڑا تھا۔

''شائد میں نے ابھی چیزیں کھونے کا ہنر پوری طرح نہں سیکھا بھائی اس لیے مجھے اتنی تکلیف ہو رہی ہے'' احسن نے روتے ہوئے کہا تو منیب نے آگے بڑھ کر اس گلے لگا یا لیکن اسے چپ نہں کروایا بلکے رونے دیا وہ چاہتا تھا کے وہ جی بھر کر رو لے ایک بار ہی رو لے تا کے اس کا کچھ تو درد ہلکا ہو۔

==================

حمزہ اپنے کمرے میں لیٹا آج کے دن کے بارے میں سوچ رہا تھا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے ایف بی آن کی تھی جب سے وہ پاکستان آیا تھا یہاں کے معاملوں میں اتنا الجھا تھا کے ایک بار بھی اس نے ایف بی آن نہں کی تھی حوریہ کا ریپلائی دیکھ کر اس کی ڈھڑکن مدھم پڑی تھی آخر وہ اب کس منہ سے حوریہ کے سامنے اپنی محبت کا اعتراف کرتا اس نے چیٹ بند کی اور گروپ میں آ گیا حوریہ نے اپنے ناول کی آخری ایپسوڈ پوسٹ کی ہوئی تھی حمزہ

Posted On Kitab Nagri

کو کتنی خواہش تھی ناں کے کبھی وہ اور حوریہ ایک ہی وقت میں آنلائن آئے تا کے وہ حوریہ کو اپنے دل کی بات بتا سکے لیکن آج وہ اور حوریہ ایک ہی وقت میں آنلائن تھے لیکن اب حوریہ سے بات کرنے کے لیے ناں تو حمزہ کے پاس کوئی وجہ تھی اور ناں ہی ہمت حوریہ کا حق آج وہ کسی اور کو دے آیا تھا وہ انگوٹھی جس پر حوریہ کا نام تھا وہ آج پریشے کی انگلی میں ڈال آیا تھا اس نے آئی ڈی آف کر دی دوبارہ کبھی نہں آن کرنے کے لیے شائد اس کی محبت کا یہ ہی انجام تھا یہ سوچتے ہوئے حمزہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔

======================

منیب کی آنکھ کھلی تو اس نے گھڑی پر وقت دیکھا جو کے سات بجا رہی تھی۔

"سونی مجھے اٹھانے نہں آئی میں نے رات کو کہا بھی تھا سہی ہے اب میں بھی اس سونی کی بچی سے بات نہں کرؤں گا" منیب نے ناراضگی سے سوچا تبھی ہی ثانیہ کمرے میں آئی تھی۔

"بھائی اچھا ہوا آپ اٹھ گے جلدی سے فریش ہو کر نیچے آجائے سونی کو کالج چھوڑنے جانا ہے اس کا آج بہت امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے" ثانیہ نے کہا ۔

"اوکے میں پندرہ منٹ تک آتا ہو" منیب نے کہا اور فریش ہونے چلا گیا۔

منیب نیچے آیا تو سونیا ڈائی ننگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی اس نے ایک بار بھی نظر اٹھا کر منیب کو نہں دیکھا تھا

"آؤ منیب تم بھی ناشتہ کرلو" رافیعہ نے کہا تو وہ بھی بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا سونیا نے ناشتہ کیا اور بیگ اٹھا کر باہر کی جانب بڑھ گی تو منیب کو اس کا موڈ کچھ ٹھیک نہں لگا وہ بھی ناشتہ ختم کرتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھا

ڈرائی یونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔

"کیا ہوا تمھارا موڈ آف کیوں ہے؟" منیب نے ڈرائی یونگ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں آپ سے کوئی بات نہں کرنا چاہتی" سونیا نے بے رخی سے جواب دیا۔

"یہ سہی ہے ناراض مجھے ہونا چاہیے اور ناراض تم ہو رہی ہو" منیب نے کہا۔

"کیا ہوا ہے سونیا بتاؤ ناں" منیب نے نرمی سے پوچھا

"کچھ نہں ہوا" سونیا نے کہا۔

"دیکھو یار میں تھمیں اس طرح اداس نہں دیکھ سکتا کوئی مسلہ ہے تو بتاؤ مجھے پلیز" منیب نے کہا۔

"تھکتے نہں ہے آپ یہ پیار کا ڈرامہ کرتے کرتے" سونیا نے بدتمیزی سے کہا۔

"کیا مطلب؟" منیب نے اپنا غصے پر کنٹرول کرتے ہوئے ہوچھا

Posted On Kitab Nagri

''مطلب یہ کے کتنی لڑکیوں سے آپ اتنی محبت بھری باتیں کر کے انھیں دھوکا دیتے ہے کم سے کم کسی ایک کے ساتھ تو سیریس رہتے''سونیا نے حقارت سے کہا۔

''کیا ثبوت ہے تمھارے پاس کے میرا کس اور سے بھی چکر ہے؟''منیب نے ضبط سے پوچھا۔

''یہ دیکھو''سونیا نے کہتے ساتھ منیب کے سامنے موبائی ل کیا جہاں رات والا مسیج جگمگا رہا تھا منیب نے دیکھا کے سکرین پر سعد کا مسیج تھا۔

''یہ تو س''

اس سے پہلے میب اپنی بات مکمل کرتا سونیا بھول پڑی تھی

''بس منیب مجھے مزید کوئی ی جھوٹ نہں سننا مزید کوئی ی جھوٹی کہانی نہں سننی جان چکی ہو میں تمھں بھی اور تمھاری محبت کو بھی تم بھی عام مردوں کی ہی طرح کم ظرف اور کمزور کردار کے نکلے منیب خان جس کے لیے لڑکیاں صرف ایک کھلونے کے علاوہ کچھ نہں ہے اور میں ایسے کم ظرف مرد سے کبھی شادی نہں کرؤ گی۔ میں ایسے مرد کے ساتھ زندگی گزرنے کا تصور بھی نہں کر سکتی یہ میرے لیے کسی سزا سے کم نہں ہو گا''منیب نے کوئی ی جواب نہں دیا تھا۔ بس ضبط سے اس کی ساری باتیں سنتا رہا اور اسے کالج چھوڑنے کے بعد زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا تھا

سونیا کی باتیں منیب کی دل پر تیر کی طرح لگی تھی لیکن اس نے سونیا کو کوئی ی جواب نہں دیا تھا۔ اسے دکھ اس بات کا نہں تھا کے اس کے یقین دلانے کے باوجود سونیا نے اس پر شک کیا تھا۔ اس دکھ اس بات کا تھا کے سونیا نے اسے بدکردار کہا تھا اور اب اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سہی بات اس کی انا کی آگی تھی اور اس نے سوچ لیا تھا سونیا اسے جیسا سمجھتی ہے وہ اسے ویسا بن کر دیکھائے گا۔ وہ اب سونیا کو سبق سکھا کر ہی رہے گا۔ اس نے گاڑی نیلی حویلی کے سامنے روکی اور خود طاھرہ بیگم کے کمرے میں آ گیا تھا۔

طاھرہ بیگم اور وھاب خان کمرے میں ہی موجود تھے۔

''امی ابو مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے''منیب نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

''ہاں بولو بیٹا کیا بات؟''وہاب نے پوچھا۔

''بابا میں چاہتا ہو کے آپ خالد تایا سے بات کرئے کے میرؤ اور رابعی کے ساتھ میری اور سونیا کی بھی شادی کر دے میں بھی میرؤ بھائی ی کے ساتھ ہی شادی کرنا چاہتا ہو''

منیب نے دوٹوک الفاظ میں اپنے بات ان کے سامنے رکھی تھی۔

''منیب تم سچ کہہ رہے ہو کیا؟ میں تو پہلے ہی چاہتی کے میرؤ کے ساتھ ہی تمھاری شادی بھی کر دے لیکن تب تم نے ہی کہا تھا کے تم پہلے اپنی پڑھائی ی مکمل کرنا چاہتے ہو''طاھرہ بیگم نے کہا۔

''ہاں لیکن مما اب میرا پلین چینج ہو گیا ہے آپ سہی کہتی ہے مجھے شادی کر لینی چاہیے پڑھائی تو شادی کے بعد بھی ہوتی رہے گی''منیب نے کہا۔

''لیکن مجھے نہں لگتا کے خالد بھائی ی اتنی جلدی مانے گے ابھی سونیا کی تو پڑھائی بھی مکمل نہں ہوئی ی''وہاب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''پلیز بابا آپ خالد تایا کو منا لیجیے گا میں انکار نہں سننا چاہتا'' منیب نے التجائی یہ کہا۔

''ٹھیک ہے بیٹا تم فکر نہں کرؤ ھم خالد کو منا لے گے'' وہاب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔

''منیب تم احسن سے بات کو وہ ہسپتال جانے کے لیے نہں مان رہا'' طاھرہ بیگم نے کہا۔

''اچھا مما آپ فکر نہں کرۓ میں بات کرتا ہو اس سے آپ بس تایا سے بات کرۓ'' منیب نے کہا اور کمرے سے چلے گیا۔

======================

منیب احسن کے کمرے میں آیا تو احسن لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔

''احسن تم کیا یہ بیماروں کی طرح لیٹے ہو دیکھ کل سے بہت کر والی تم نے خدمت ھم سب سے اب جلدی سے اٹھ اور فریش ہو جا بھی تمھارے بھائی کی شادی ہے تو کام نہں کرۓ گا تو کون کرے گا؟'' منیب نے ہلکے پھلکے اندا میں کہا تھا۔

''کیا مطلب؟'' احسن نے نا سمجھی سے پوچھا۔

''مطلب کے اب صرف میرؤ کی شادی نہں میری بھی شادی ہو گی'' منیب نے مسکراتے ہوۓ کہا۔

''کیا تم سچ کہہ رہے ہو؟'' احسن اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''ہاں ابھی مما بابا سے اس بارے میں بات کر کے آیا ہو انھوں نے کہا کے وہ ہر حال میں خالد تایا کو منا لے گے'' منیب نے اسے پوری بات بتائی ی۔

''واو بھائی ی کیا بات ہے ایسا کیا جادو کر دیا ہے سونی نے تم پر کے تم نے پڑھائی ی کمپلیٹ ہونے کا بھی انتظار نہں کیا؟'' احسن نے اسے چھڑا تھا۔

''ہاں جادو تو واقعی اس نے کر دیا اور یہ جادو اب کیا کیا کارنامے سرانجام دے گا یہ سونیا خالد خان دیکھتی ہی رہ جاۓ گی'' منیب نے کہا۔

www.kitabnagri.com

''کیا مطلب؟'' احسن نے نا سمجھی سے پوچھا۔

''تم مطلب چھوڑو اور اٹھ کر تیار ہو جاؤ ھمیں کہیں جانا ہے'' منیب نے کہا۔

''کہاں جانا ہے؟'' احسن نے پوچھا۔

''تم تیار تو ہو جاؤ پھر بتاتا ہو میں بھی تب تک اپنے کمرے سے اپنا واٰئی لٹ لے آؤ'' منیب نے کہا اور کمرے سے چلا گیا احسن بھی اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا۔

===================

وھاب نے سب بڑؤں کو بی جان کے کمرے میں بلایا تھا یہ کہہ کر انھیں کوئی ی ضروری بات کرنی ہے اب رافیعہ طاھرہ زرینہ وہاب اور خالد خان سب ہی بی جان کے کمرے میں موجود تھے۔

''بولو وہاب تم نے کیا ایسی بات کرنی تھی کے تم نے ھم سب کو یہاں بلایا ہے؟'' خالد نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''بھائی ی صاحب دراصل مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے''

وہاب نے کہا۔

''ہاں بولو کیا بات ہے ؟ ''

''دراصل بھائی ی صاحب ھم چاہتے ہے کے میرؤ کی شادی کے ساتھ ہی ھم منیب اور سونیا کی بھی شادی کر دے'' طاھرہ بیگم نے کہا۔

''لیکن طاھرہ بھابھی اتنی جلدی کیا ہے ؟'' خالد نے کہا۔

''جلدی تو کوئی ی نہں ہے بھائی ی صاحب بس ھم بھی جاتے ہے کے منیب کے فرض سے سبکدوش ہو جائے تا کے وہ بھی اپنی زندگی میں مگن ہو جائے '' طاھرہ نے کہا۔

''لیکن طاھرہ ابھی سونیا پڑھ رہی ہے'' رافیعہ بیگم نے کہا۔

''ہاں تو بھابھی سونیا نے کونسے کسی دوسرے گھر جانا ہے وہ شادی کے بعد بھی اپنی پڑھائی ی جاری رکھ سکتی ہے آخر ھمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟'' طاھرہ بیگم نے کہا۔

''مجھے تو طاھرہ بھابھی کی بات بالکل ٹھیک لگ رہی ہے آخر ھماری سونیا نے رہنا تو اس گھر میں ہے ناں آپ سب کے بیچ پھر رافیعہ بھابھی آپ کیوں پریشان ہو رہی ہے ؟'' زرینہ نے کہا۔

''سہی اگر تم سب یہ ہی چاہتے ہو تو پھر ھمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے ؟'' خالد خان نے کہا تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

''خالد میں سوچ رہی ہو جب منیب اور میرؤ کی شادی کر رہے ہے تو پھر کیوں نا لگے ہاتھ حمزہ اور پریشے کی شادی بھی کر دے'' زرینہ نے کہا۔

''بات تو زرینہ کی بھی ٹھیک ہے'' بی جان نے کہا۔

''بی جان میں پہلے حمزہ سے بات کرؤ گا پھر کوئی ی فیصلہ لو گا اگر وہ راضی ہوا تو ٹھیک ہے ان کی شادی کر دے گے حمزہ کے امریکہ جانے سے پہلے لیکن اگر ابھی وہ شادی کے لیے نہں مانا تو پھر اس کے پڑھائی ی مکمل کرنے کے بعد ہی حمزہ کی شادی ہو گی پریشے کے ساتھ'' خالد نے کہا تو باقی سب خاموش ہو گے۔

==================

احسن ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا جب پریشے نوک کر کے کمرے میں آئی ی

''احسن ممانی نے تمھارے لیے سوپ بیجھا ہے'' پری نے سوپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

''تم کب سے یہ کین کے کام کرنے لگی پریشے ؟'' احسن نے حیرات سے پوچھا۔

''کیوں میں یہ کام نہں کر سکتی کیا؟'' پریشے نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہں میرا وہ مطلب نہں تھا میں بس کہہ رہا تھا کے تھمیں عادت نہں ہے ایسے کاموں کی پھر کیوں کر رہی ہو ؟'' احسن نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ضروری تو نہں جو کبھی نہں کیا وہ آگے بھی کبھی نہں کیا جائے اس حادثے نے تو میری زندگی بدل کر رکھ دی ہے" پریشے نے افسردگی سے کہا۔

"پریشے کوئی یقین کرے یا ناں کرے مجھے تم پر پورا یقین ہے کے تم بے گناہ ہو" احسن نے کہا تو پریشے کچھ پل اسے دیکھتی ہی رہی۔

خالد کے بعد احسن وہ دوسرا شخص تھا جو پریشے کے منہ پر اس کی بے گناہی کا اعتراف کر رہا تھا اس کے دل میں احسن کی عزت اور بڑھ گی تھی اور ایک حمزہ تھا جس نے کچھ کہنا تو دور کل پورے فنکشن میں اس نے نظر اٹھا کر دیکھا بھی نہں تھا اور یہ بات پریشے نے شدت سے نوٹ کی تھی۔

"کیا ہوا کیا سوچنے لگ گی؟" احسن نے اسے سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھا۔

"نہں کچھ نہں تم بتاؤ کہیں جا رہے ہو کیا؟" پریشے نے بات ٹالتے کوئے پوچھا۔

"پریشے تھمیں کوئی بھی مسلہ ہو تو مجھ سے شئیر کر سکتی ہو کیا تم مجھے اپنا دوست نہں سمجھتی؟" احسن نے کہا۔

"کیا ھم دوست ہے؟" پریشے نے سوالیہ پوچھا۔

"نہں بھی ہے تو اب بن جاتے ہے فرینڈز" احسن نے کہتے ہوئے پریشے کی طرف بڑھایا تو پریشے نے کچھ دیر سوچنے کے بعد احسن کا ہاتھ تھام لیا۔

"ہاں فرینڈز" پریشے نے مسکراتے ہوئے کہا اسے ایسے حالات میں ایک سچے دوست کی شدید ضرورت تھی جس کے ساتھ وہ اپنے دکھ بانٹ سکے۔

==================

حمزہ اپنے کمرے میں بیٹھا خالی دیواروں کو تک رہا تھا اس نے سوچ لیا تھا وہ دوبارہ کبھی حوریہ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہں کرے گا یہ بھی شکر تھا کے اس نے حوریہ کو اپنے دل کی بات بتائی ہی نہں ورنہ اس کے ساتھ حوریہ کی بھی زندگی خراب ہو جاتی وہ اپنی سوچوں میں ہی گم تھا جب خالد اس کے کمرے میں آئے تو وہ ان کے ادب میں کھڑا ہو گیا تھا خالد خان صوفے پر بیٹھ گے۔

"بیٹھو حمزہ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے" خالد نے کہا۔

"آپ حکم کرے بابا میں سن رہا ہو" حمزہ نے کھڑے کھڑے ہی کہا۔

"حمزہ تمھاری پھوپھو چاہتی ہو کے میرؤ اور منیب کے ساتھ ہی تمھاری اور پریشے کی بھی شادی کر دی جائے" خالد نے کہا۔

"پلیز بابا میں ابھی پہلے جھٹکے سے ہی نہں سنبھل پایا اور آپ مجھے ایک نئی مشکل میں دھکیل رہے مجھے ابھی کچھ ٹائم چاہیے اور اگر اس بار مجھے مجبور کیا گیا تو میں خود یہ گھر چھوڑ کر چلا جاؤں گا" حمزہ نے ادب کے دائرے میں رہ کر اپنی بات مکمل کی تھی۔

"نہں تھمیں ایسا کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہں ہے جب تم چاہو گے تب ہی تمھاری شادی ہو گی اب تم میرؤ اور منیب کی شادی کے بعد واپس جانے کی تیاری کرو تمھارا اگلا سمسٹر بھی شروع ہونے والا ہے میں تمھاری فلائیٹ بک کروا دیتا ہو" خالد کہتے ہوئے کمرے سے چلا گیا تو حمزہ نے بے بسی سے دروازے کو ٹھوکر ماری تھی۔

==================

سونیا کالج سے واپس آئی تو ثانیہ بھاگتی ہوئی اس کے گلے جا لگی

Posted On Kitab Nagri

"سونی میں بہت بہت خوش ہو فائی نلی تم میری بھابھی بننے جارہی ہو پتہ ہے میں اتنی اتنی ایکسائیٹڈ ہوا یک ساتھ دو دو شادیاں مجھے تو بہت مزہ آنے والا ہے"ثانیہ نان سٹاپ بولے جارہی تھی۔

"کیا مطلب دو شادیاں میرؤ بھائی ی اور رابعی کے علاوہ اور کس کی شادی ہو رہی ہے؟"سونیا نے پوچھا۔

"تمھاری اور منیب بھائی ی کی اور کس کی"ثانیہ نے کہا۔

"واٹ یہ کیا مذاق ہے؟"سونیا نے غصہ سے کہا۔

"مذاق نہں میری پیاری بھابھی حقیقت ہے آج صبح ہی سب بڑؤں نے ڈیسائیڈ کیا ہے کے تمھاری اور منیب بھائی یاں کی بھی شادی کر دی جائے اگر یقین نہں آرہا تو جا کر بڑی امی سے پوچھ لو"ثانیہ نے کہا تو سونیا فورا رافیعہ بیگم کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

=====================

وہ دستک دے کر رافیعہ بیگم کے کمرے میں آئی ی

"مما یہ ثانیہ کیا کہہ رہی ہے کے آپ نے میری اور منیب کی شادی طے کر دی ہے؟"سونیا نے پوچھا۔

"ہاں بیٹا وہ ٹھیک کہہ رہی ہے"رافیعہ نے کہا۔

"لیکن اتنی جلدی کیا تھی اور ویسے بھی میں ابھی شادی نہں کرنا چاہتی سونیا رو دینے کو تھی"

"کیوں بیٹا آپ کیوں نہں شادی کرنا چاہتی؟"

"کیوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ مجھے ابھی پڑھنا ہے"(لڑکیوں کا وہی گھسا پٹا بہانہ 😂😂)

"بیٹا طاھرہ بھابھی اور منیب کو تمھاری پڑھائی ی سے کوئی ی مسلہ نہں ہے"رافیعہ بیگم نے بتایا۔

"لیکن مما؟"

"لیکن ویکن کچھ نہں سونیا تم اب شادی کی تیاری کرؤ تمھاری بابا اور ھم سب یہ ہی چاہتے ہے اور ویسے بھی جب تمھاری منیب سے منگنی ہو چکی ہے تو پھر تھمیں اس شادی پر بھی کوئی ی اعتراض نہں ہونا چاہیے"رافیعہ بیگم نے کہا تو سونیا اپنے کمرے میں آ گی۔

اپنے کمرے میں آتے ہی اس نے سارے کتابیں بیڈ پر پھنکی تھی اور رونے لگی وہ کیسے منیب سے شادی کر سکتی تھی صبح اس نے منیب کی اصلیت اس کے سامنے رکھی تو اس نے بدلے میں کوئی ی صفائی ی پیش نہں کی تھی جس سے صاف ظاھرہ تھا کے سونیا اس کے بارے میں بالکل ٹھیک سوچ رہی ہے اور وہ ایسے شخص کے ساتھ کیسے زندگی گزر سکتی تھی۔

=====================

منیب نے گاڑی ہسپتال کے سامنے روکی تھی

"ھم یہاں کیوں آئے ہے؟"منیب نے احسن سے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

''میرا یہاں ایک دوست ایڈمٹ ہے تو مجھے اس کی خیریت معلوم کرنی ہے اس لیے'' منیب نے کہا

''چلیں ٹھیک ہے آپ جائے پھر میں گاڑی میں روکتا ہو'' احسن نے کہا۔

''نہں تم بھی میرے ساتھ چل رہے ہو'' منیب نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا تو احسن کو بھی گاڑی سے اترنا پڑا۔

''تم تو اپنے دوست سے ملنے آئے تھے ناں تو پھر ھم یہ لیبارٹری کیوں جا رہے ہے؟'' منیب کے ساتھ چلتے ہوئے احسن نے پوچھا۔

''کیوں کے تمھارے کچھ ٹیسٹ کروانے ہے جو ڈاکٹر نے سجیسٹ کیے تھے'' منیب نے کہا۔

''واٹ تم جھوٹ بول کر لائے مجھے یہاں'' احسن نے روکتے ہوئے کہا۔

''جب گھی سیدھی انگلی سے نہں نکلے تو انگلی ٹیڑھی کرنے پڑتی ہے بڈی'' منیب نے کہا۔

''منیب مجھے کوئی ی ٹیسٹ نہں کروانے پلیز واپس چلو'' احسن نے قدم واپس لیے تھے۔

''احسن اگر تم نے ابھی ٹیسٹ نہں کروائے ناں تو میں پریشے کو تمھارے بارے میں سب سچ سچ بتادوگا'' منیب نے دھمکی دی جو کام بھی کر گی اور احسن چپ چاپ لیبارٹری کی طرف چلا پڑا۔

اس نے سارے ٹیسٹ خاموشی سے کروائے اور گاڑی میں بیٹھتے وقت بھی اس کا منہ بنا ہوا تھا۔

''اب کیا سارا وقت ناراض ہی رہو گے؟'' منیب نے ڈرائی یونگ کرتے ہوئے پوچھا۔

ہاں تو تم نے کونسا اچھا کیا ہے میرے ساتھ؟'' احسن نے جواب دیا۔

''دیکھ بھائی ی اگر سیدھی طرح کہتا تو تم نے آنا نہں تھا اس لیے پھر میں تھمیں بہانے سے لے آیا میں بس یہ ہی چاہتا ہو کے تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ'' منیب نے کہا۔

''میں ٹھیک ہی ہوا'' حسن نے کہا۔

''یہ تو بہت اچھی بات ہے کے تم ٹھیک ہو اللہ پاک تھمیں ھمیشہ ٹھیک ہی رکھے'' منیب نے دل سے دعا کی تھی۔

احسن اور منیب گھر آئے تو سب لاؤنج میں بیٹھے تھے سوائے سونیا کے وہ شاہد اپنے کمرے میں تھی۔

''لیجئی ے مما آپ کے بیٹے کے سارے ٹیسٹ کروا دیے ہے'' منیب نے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہا۔

''اور وہ بھی دھوکے سے'' احسن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب مسکرا پڑے تبھی خالد بھی وہی آ گے تھے۔

''میں نے حمزہ سے بات کی ابھی وہ شادی نہں کرنا چاہتا جب تک کے اس کی سٹڈی کمپلیٹ ناں ہو جائے'' خالد نے کہا تو سب خاموش ہو گے۔

احسن نے پریشے کے چہرے کی طرف دیکھا تھا وہ پل میں اداس ہو گی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''چلوا گر حمزہ کو یہ ہی سہی لگتی ہے تو یہ ہی سہی ویسے بھی سٹڈی سے فارغ ہو جائے تو پھر آرام سے کرے گے اس کی شادی ابھی تو منیب اور حمزہ کی شادی کی تیاری کرؤ''بی جان نے کہا اور پھر سب اپنے اپنے کاموں میں مگن ہو گے۔

پریشے نا محسوس طریقے سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گی اسے پتہ نہں کیوں لگ رہا تھا کے حمزہ اس شادی سے خوش نہں ہے وہ یہ سب کچھ خالد ماموں کے دباؤ میں آ کر رہا تھا۔

======================

منیب ٹیرس پے تھا اور سونیا اسے ڈھونڈتے ہوئے ٹیرس پر آئی ی تھی اور اس کے بالکل پیچھے کھڑی ہو گی۔

''آپ نے چھوٹی امی سے ہماری اتنی جلدی شادی کروانے کا کیوں کہا؟''اس نے غصے سے پوچھا۔

''میں تھمیں کوئی ی بھی جواب دینے کا پابند نہں ہو''منیب نے بھی اس کے لہجے میں جواب دیا۔

''آپ مجھے جوابدہ ہے منیب کیونکہ آپ میری زندگی خراب نہں کر سکتے''سونیا کہتے ہوئے اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی ی تھی۔

''جو ہونا تھا ہو گیا میں اب کچھ بھی نہں کر سکتا''منیب نے سفاک لہجے میں جواب دیا۔

''آپ غلط کر رہے منیب میرے ساتھ''سونیا نے بے بسی سے کہا۔

''ایسا ہی ہو میں عادت ڈال لو اب آخر کو ساری زندگی میرے ساتھ جو گزرنی ہے تھمیں''منیب نے اس کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے جواب دیا۔

''آپ کو اپنے کیے پر کوئی ی شرمندگی نہں ہے کیا؟''سونیا نے ایک امید سے پوچھا۔

''نہں مجھے کوئی ی شرمندگی نہں ہے''منیب نے بے لچک لہجے میں جواب دیا تو سونیا کی آنکھ سے بے اختیار ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا اور منیب کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اپنے دل پر جبر کر گیا تھا ابھی وہ سونیا کے سامنے کمزور نہں پڑنا چاہتا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

==============

''کیا ہوا پری تم اتنی اداس کیوں ہو؟''پری سیٹنگ ایریا میں بیٹھی تھی جب احسن وہاں سے گزر رہا تھا تو اس نے پری کو اداس بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس آ گیا۔

''ہاں۔۔۔۔۔۔نہں کچھ نہں میں ٹھیک ہو''پری نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے جواب دیا۔

''کوئی ی تو بات ہے بتاؤ مجھے آخر ھم دوست ہے تم مجھ سے شئیر کر سکتی ہو''احسن نے بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے کہا۔

''احسن مجھے لگتا ہے حمزہ اس منگنی سے خوش نہں ہے''پری نے اداسی سے کہا۔

''اور تھمیں ایسا کیوں لگتا؟''احسن نے حیرات سے پوچھا۔

''بس مجھے ایسا لگتا ہے تم نے دیکھا نہں کیا وہ کتنا خاموش رہتا ہے ناں بولتا ہے ناں ہنستا ہے بس اپنے کام سے کام رکھتا ہے''پریشے نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"نہں پری ایسا کچھ نہں ہے بس تھمارا وہم ہے تم ایسا بالکل نہں سوچا کرؤ "احسن نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں شائی د یہ میرا وہم ہو تم ٹھیک ہی کہہ رہے ہو" پری نے اس کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"چلو اٹھو مس نیو شیف اور مجھے ایک کپ کافی بنا دو پلیز بہت طلب ہو رہی ہے کافی کی "احسن نے اس کا دھیان بٹانے کی خاطر کہا تھا۔

"تم بیھٹو میں بنا کر لاتی ہو" پریشے نے کہا اور کچن کی جانب چلی گی اور احسن نے صوفے کی پست سے سر ٹکاتے ہوئے آنکھیں موند لی اس کے چہرے پر صدیوں کی داستان رقم تھی۔

==========================

آج عنجلی کی منگنی تھی عنجلی کو رہ رہ کر ارشد کا خیال آرہا تھا۔اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا اس نے کبھی نہں سوچا تھا کے وہ ایک ایسی زندگی گزرے گی جس میں صرف درد ہی درد ہو گا۔ ھم میں سے ہر دوسرا انسان ان چاہی زندگی جی رہا ھم اپنے لیے بہت کچھ سوچ لیتے ہے اپنے مستقبل کو لے کر بہت بڑے بڑے خواب سجا لیتے ہے۔اور ایسا کرتے وقت ھم یہ بھول جاتے ہے کے وہ رب جس نے ھمیں زندگی دی ہے جو ھمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے آخر اس نے بھی تو ھمارے لیے کچھ سوچ رکھا ہو گا ناں ھم کیوں مستقبل کی فکر سے آزاد ہو کر اپنے حال میں نہں جیتے آخر کیوں ھم اپنا مستقبل سنوارنے کی خاطر اپنا حال برباد خراب کر دیتے ہے؟ ھم کیوں نہں سوچتے کے جتنے ھمارے پلینز ہے کیا اتنی ھماری زندگی بھی ہے ۔ھم نے کیوں اپنی زندگی کا مقصد ان دنیاوی چیزوں کو بنا لیا ہے؟ ھم کیوں بھول گے ہے کے ھمیں خدا نے اس دنیا میں اپنی عبادت کے لیے بیجھا ہے اور ھم اپنی زندگی کا سب سے اہم مقصد بھول کر اس دنیا کی الجھنوں میں الجھ کر رہ گے ہے۔

عنجلی نے سارے فنکشن میں بڑی ہمت سے کام لیا تھا اس نے ایک پل بھی اپنے چہرے سے مسکراہٹ غائب نہں ہونے دی تھی ہنس ہنس کر سب سے ملتی اور باتیں کرتی رہی تھی وہ نہں چاہتی تھی اس کے اندر چلتی جنگ کی کسی کو بھی خبر ہو۔ منگنی کے فنکشن سے فارغ ہو کر وہ اپنے روم میں آئی ی اور کچھ سوچتے ہوئے واٹس ایپ آن کی اور ارشد کو آج کی منگنی کی پکس سینڈ کی اور نیچھے کیپشن میں لکھا

"آج میری منگنی تھی ارشد سر بتائے کیسی لگ رہی ہو؟" تصویر سینڈ کرنے کے بعد عنجلی نے موبائی ل سائی یڈ پر رکھا تھا اور تلخی سے مسکرائی ی تھی "جتنا میں تڑپ رہی ہو ارشد سر اتنا نہں تو اس سے کم ہی سہی لیکن تڑپے گے "آپ بھی ضرور عنجلی نے دل میں سوچا تھا۔

==========================

ارشد میٹنگ میں تھا جب اس کا موبائی ل وائی بریٹ ہوا تھا۔ لیکن اس نے اگنور کرتے ہوئے دوبارہ اپنی توجہ نوٹس بورڈ پر مرکز کر لی تھی۔ تقریبا آدھے گھنٹے بعد میٹنگ ختم ہوئی ی تو ارشد باس سے میٹنگ کے اہم پوائی نٹس ڈسکس کرنے کے بعد اپنے آفس میں آیا اور اپنے لیپ ٹاپ پر کام کرنے لگا جب کچھ دیر بعد اسے مسیج کا یاد آیا تو اس نے موبائی ل آن کیا اور واٹس اوپن کی تو سامنے عنجلی کی تصویر کھلی تھی۔ تصویروں میں عنجلی نے بلیو کلر کی ساڑھی پہن رکھی تھی۔ جو کے بیک لیس اور سلیف لس تھی اور اس کی کمر اور بازوں بہت نمایاں ہو رہی تھی۔اور نیچھے کیپشن میں لکھا ٹیکسٹ پڑھنے کے بعد ارشد نے فوراً پک ڈیلیٹ کر دی اس نے غلطی سے بھی دوسری بار تصویروں کو دیکھنا گوارہ نہں کیا تھا اور عنجلی کا نمبر بلیک لیسٹ میں ڈال دیا تھا

۔

Posted On Kitab Nagri

عنجلی جو کے آنلائن تھی اور وہ ارشد کو آنلائن دیکھ چکی تھی۔اسے پوری امید تھی ارشد اس کی پکس پر کوئی ناں کوئی کمنٹ ضرور دے گا۔لیکن جب ارشد نے اسے بلاک کیا تو اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے تھے۔اسے لگا تھا یہ جان کر کے اس کی منگنی ہو گی ہے شائد ارشد کو برا لگے گا۔

وہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرئے گا لیکن اس نے تو عنجلی کو بلاک ہی کر دیا۔

جس سے عنجلی کو تو کم از کم یہ ہی لگا تھا کے ارشد کو اس کی منگنی کی خبر سن کر بھی کوئی فرق نہں پڑا اور اس نے عنجلی کو بلاک کر کے اس سے ھمیشہ کے لیے ہی جان چھڑوالی تھی۔

جیسا کہتا ہے تو ویسا نہیں کرنے والی

اب ترے ساتھ میں اچھا نہیں کرنے والی

ایسے دیکھو نا محبت کا گماں ہوتا ہے

وعدہ لینا ہے تو وعدہ نہیں کرنے والی

مجھ سے واقف ہو تو انکار یہ کرتے کیوں ہو

مان لو پیار کو رسوا نہیں کرنے والی

میرے آنگن کے سبھی پھول بہت مہنگے ہیں

اپنے گلشن کو میں صحرا نہیں کرنے والی

تو مجازی ہے حقیقی تو نہیں ہے میرا

سو ترے عشق میں سجدہ نہیں کرنے والی

میری فطرت میں محبت ہی فقط گوندھی گئی

اپنی فطرت سے کنارہ نہیں کرنے والی

Posted On Kitab Nagri

چاند آنکھوں میں لئے پھرتی ہوں میں آج

اشک پلکوں کا ستارہ نہیں کرنے والی!!!

ارشد کو تکلیف تو بہت ہوئی ی تھی عنجلی کی منگنی کی خبر سن کر لیکن اس سے بھی زیادہ تکلیف اسے عنجلی کو ایسے کپڑوں میں دیکھ کر ہوئی ی تھی۔ جو اس کے جسم ڈھانپنے کے لیے ناکافی تھے۔ اس نے عنجلی کو بلاک کر دیا اور پکس بھی فوراً ڈیلیٹ کر دی جب وہ عنجلی پر کوئی ی حق ہی نہں رکھتا تھا تو پھر اس کی تصویریں دیکھنے کا بھی کوئی ی حق نہں تھا۔ عنجلی کو اس نے بلاک اس لیے کیا تھا کے وہ دوبارہ اس سے کوئی ی کونٹکٹ نہں کر سکے پہلے بھی صرف پروفیشنل کام کی وجہ سے اس نے عنجلی کو اپنے کونٹیکٹ میں ایڈ کیا تھا لیکن اب جب کوئی ی پروفیشنل ریلیشن ہی نہں بچا تھا تو پھر اس کو اپنے کونٹیکٹ میں بھی رکھنے کا کیا فائی دہ تھا

جن سے دل کے رشتے نا جوڑ سکے ان سے فرضی رابطے رکھنے کا بھی کیا فائی دہ۔

===============

نیلی حویلی میں شادی کی تیاریاں زور و شوروں سے چل رہی تھی میرؤ اور رابعی نے اپنی ساری شاپنگ ایک ساتھ کی تھی۔ جبکے سونیا نے تو ساری ذمہ داری رافیعہ کے کندھوں پر ڈال دی تھی کے جو بھی جیسا بھی لائے گی اس کے لیے اس کوئی ی اعتراض نہں ہو گا اور اتفاق سے شادی کے فوراً بعد سونیا کے فائی نل پیپرز بھی تھے اور اس لیے کوئی ی بھی اسے زیادہ فوس نہں کر رہا تھا کے وہ شادی کی تیاریوں میں حصہ لیں۔ سب کو یہ ہی لگتا تھا کے وہ سارا دن اپنے کمرے میں گھسی پیپرز کی تیاری کرتی رہتی ہے اب کسی کو کیا پتہ کے وہ پیپرز کی تیاری سے زیادہ اس بات کا سوگ مناتی ہے اس کی شادی منیب جیسے کریکٹر لیس لڑکے سے ہو رہی تھی۔

جس کے لیے لڑکیاں صرف اور صرف کھیلونے کی مانند تھی جتنا دیر دل کیا کھیلا اور پھر چھوڑ دیا۔

دوسری طرف منیب تھا جو شادی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا تھا اپنی ساپنگ کے ساتھ ساتھ اس نے سونیا کی بھی ساری شاپنگ اپنی پسند سے کی تھی وہ نہں چاہتا تھا کے اس کی شادی میں کوئی ی بھی کمی رہے۔

===================

آج میرؤ رابعی سونیا اور منیب کی مہندی تھی نیلی حویلی کو پیلے گیندے کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔ فنکشن کی مناسبت سے ہی یلو کرٹن لگائے گے تھے

۔

ثانیہ اور پریشے نے یلو اور پرپل کامبینش کے ایک جیسے لہنگے زیب تن کیے تھے۔ ثانیہ نے اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں قید کرنے کے ساتھ ساتھ مایوں کے حساب سے بالکل لائی یٹ سا میک اپ کیا تھا جب کے دونوں کلائی یوں میں گرین کلر کی بھر بھر کر چوڑئی یاں ڈالی تھی۔ جبکے پریشے نے

Posted On Kitab Nagri

بالوں کو کھلے ہی رہنے دیا تھا کانوں میں سوٹ سے میچنگ جھمکے پہنے اور گلے میں پینڈر پہنا ہوا تھا اور پریشے نے بھی دونوں کلائی یوں میں گرین چوڑیاں ڈالی ہوئی ی تھی۔ثانیہ اور پریشے دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

رابعہ نے یلو اور گرین کلر کے کامبینشن کی کیپری اور شوٹ شرٹ زیب تن کی تھی۔بالوں کی فرنٹ فرنچ بنا کر باقی بالوں کو کرل کیا تھا کانوں اور ہاتھوں میں پھولوں کی جیولری پہنے وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔جب کے سونیا نے یلو اور پرپل کلر کی لونگ فراک پہنی تھی جو کے منیب نے پسند کی تھی سونیا کے لیے اور سونیا پر جچ بھی رہی تھی۔سونیا نے بالوں کو فل فرنچ چوٹیاں میں قید کیا ہوا تھا۔ہاتھوں اور کانوں میں پھولوں کی جیولری پہنے وہ بہت ہی معصوم لگ رہی تھی۔

سارے لڑکوں نے وائیٹ ڈریس پر یلو واسکٹ پہن رکھے تھے اور احسن اور منیب نے وائیٹ ڈریس پر یلو مفلر لے رکھے تھے۔

مایوں کی رسم کے لیے سٹیج کے سنٹر میں یلو کلر کے کرٹن لگا کر سٹیج کو دو حصوں میں تقسم کیا گیا تھا جس کے ایک طرف لڑکے جب کے دوسروں طرف لڑکیوں کو بٹھایا گیا تھا اور ابٹن کی رسم شروع کی گی۔

==================

"یار منیب اس پردے کے پار تو کچھ بھی نظر نہں آرہا میں نے دیکھنا تھا رابی کیسی لگ رہی ہے؟"میرؤ نے ابٹن لگواتے ہوئے منیب کے کان میں سرگوشی کی۔

"میرؤ بھائی یاں شائی د آپ نے سنا نہں کے بڑی امی نے کیا کہا تھا کے اب ھم شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیویوں کو نہں دیکھ سکتے کیونکہ یہ رسم ہے؟"منیب نے بھی مدھم آواز میں کہا۔

"یہ کیسی رسم ہے بھی کے انسان اپنی ہونی والی بیوی کو اب دیکھ بھی نہں سکتا؟"میرؤ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا کر سکتے ہے بھائی ی رسم ہے نبھانی تو پڑے گی؟"منیب نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اب وہ کیا بتاتا کے اس کا اپنا دل سونیا کو دیکھنے کے لیے شدت سے تڑپ رہا تھا۔

"احسن سے بات کرتے ہے ہو سکتا ہے وہ ھماری کچھ مدد کر دے"میرو نے دوبارہ سرگوشی کی

"ہاں ہو تو سکتا ہے چلیں احسن سے بات کر کے دیکھ لیں"منیب نے کہا تو میرؤ نے اشارے سے احسن کو اپنے پاس بلای

"جی بھائی ی آپ نے بلایا؟"احسن نے میرؤ کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہا۔

"احسن یار یہ کیا رسم ہے بورنگ سی"میرؤ نے آہستہ آواز میں کہا۔

"ہاں بورنگ تو ہے ایگچوئی یلی ڈی جے والا آگیا ہے کچھ دیر میں میوزک شروع ہو جائے گا پھر دیکھنا کتنا مزہ آئے گا"احسن نے کہا۔

"احسن کے بچے میں میوزک کی بات نہں کر رہا"میرو نے دانت پنستے ہوئے کہا۔

"خدا کا خوف کرئے بھائی ی شادی آپ کی ہو رہی ہے تو میرے بچے کہاں سے آگے"احسن نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"احسن تمھاری بک بک بند ہو سکتی ہے یا نہں ؟"میرو نے اسے گھورتے ہو کہا۔

"اچھا بتائے میں کیا کر سکتا ہو آپ کے لیے ؟"احسن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"بس تو اتنا کر کے یہ پردہ ہٹوا دے بیچ میں سے "منیب نے معصومیت سے کہا۔

"اَستغفِرُاللہ اَستغفِرُاللہ یہ آپ دونوں مجھے کیا کرنے کا کہہ رہے ہے ؟"احسن ایک جھٹکے سے ان کے بیچ سے اٹھا تھا۔

"احسن ڈرامے بازی بند کر اور یاد رکھ اگر تم نے ھماری کوئی ی مدد نہں کی تو تیری باری ھم بھی تیری کوئی ی مدد نہں کریے گے"منیب نے دھمکی دی۔

"اچھا اچھا دھمکیاں تو نہں دو میں صرف پانچ منٹ کے لیے یہ پردہ ہٹوا سکتا ہو"احسن نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے ڈن"منیب اور میرو نے مشترکہ آواز میں کہا۔

ابٹن کی رسم کے بعد ڈانس شروع ہوا تو احسن ڈانس کی ناکام کوشش کرتے ہوئے پردے سے جا ٹکریا اور پردہ جو کے عارضی طور پر لگایا گیا تھا گر گیا۔

"احسن بھائی ی یہ کیا کیا آپ نے اپنے ڈانس کے چکر میں پردہ ہی گر دیا؟"ثانیہ نے کہا۔

"میں ابھی لگا دیتا ہو"احسن نے کہا اور پلٹ کر منیب اور میرو کو دیکھ کر ایک آنکھ دبائی ی جو کے اپنی اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھنے میں مگن تھے۔

احسن اور حمزہ نے مل کر دوبارہ پردہ ٹھیک کیا تو احسن فخر سے واپس آکر منیب اور میرو کے بیچ میں بیٹھا تھا اسے امید تھی کے وہ دونوں اسے شاباش دیں گے۔

"تو کیسی لگی میری پرفامنس ؟"احسن نے فخر سے پوچھا۔تو منیب اور احسن نے ایک ساتھ اس کے دونوں کندھوں پر مکے جڑے تھے۔

"ہائے ظالموں یہ کیا طریقہ ہے داد دینے کا؟"احسن نے دہائی ی دیا۔

"داد اکس بات کی داد ادھر آناں میری بات سن تھمیں کیا ضرورت تھی اتنا ہیرو بن کر پردہ دوبارہ لگانے کی ؟"میرو نے کہا۔

"اور اگر پردہ دوبارہ لگانا بھی تھا تو تھوڑا آرام سے لگانا تھا ناں یہ مشین کی طرح کام کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟"منیب نے اسے کے کندھے پر ایک اور تھپڑ رسید کیا۔

"اُفف غلطی ہو گی جو تم دونوں کی ہیلپ کی اب دوبارہ مجھے سے بات کرنے کی کوشش بھی نہں کرنا ظالموں"احسن غصہ سے کہتے ہوئے سٹیج سے اتر گیا جبکے اپنی پست پر ان دونوں کی گھورتی نظریں اسے صاف محسوس ہو رہی تھی۔

==-==============

"پریشے بیٹا جاؤ ذرا احسن کے کمرے سے شگن کے لحفافے تو لے کر آناں میں نے احسن کو لینے بیجھا ہے لیکن وہ پتہ نہں کہا رہ گیا ہے ؟"رافیعہ نے کہا۔

"جی ممانی میں ابھی لائی ی"پریشے کہتے ہوئے احسن کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"احسن تم یہاں ہو اور ممانی تمہارا وہاں انتظار کر رہی ہے؟" پریشے نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

جب کے احسن دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا تھا اس کے چہرے پر تکلیف کے اثار واضح تھا جب پریشے کی نظر اس پر پڑی تو فوراً اس کی طرف بڑھی تھی۔

"احسن کیا ہوا ہے تھمیں؟" پریشے نے پریشانی سے پوچھا۔

"پتہ نہں بس ایک دم سے بہت درد شروع ہو گی ہے" احسن نے کہا۔

"روکوں میں کسی کو بلا کر لاتی ہو تھماری طبیعت مجھے بالکل ٹھیک نہں لگ رہی" پریشے کہتے ہوئے کمرے سے جانے لگی جب احسن نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"پریشے پلیز کسی کو کچھ ناں کہنا سب پریشان ہو جائے گے اور سارا فنکشن خراب ہو جائے گا" احسن نے روک کر کہا۔

"فنکشن سے زیادہ مجھے اس وقت تھماری پرواہ ہے پریشے نے کہتے ہوئے سگن کے پیکٹ اٹھائے اور باہر کی طرف بھاگی تھی اس نے شگن کے پیکٹ ثانیہ کو دیے کے وہ رافیعہ بیگم کو دے اور خود وہ حمزہ کی طرف بڑھی تھی جو جو کے ایک سائیڈ پر کھڑا تھا سب سے ہٹ کر۔

"حمزہ میرے ساتھ چلیں پلیز" پریشے نے حمزہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے ساتھ اندار کی طرف لے گی۔

"پریشے یہ کیا بے قوفی ہے ہاتھ چھوڑو میرا" حمزہ نے غصہ سے کہا۔

"حمزہ پلیز میری بات سنیے احسن کی طبیعت بہت خراب ہے پلیز اس کو دیکھے چل کر" پریشے نے کہا تو وہ فوراً احسن کے کمرے کی طرف بھاگا تھا۔

"احسن کیا ہوا تھمیں؟" حمزہ نے احسن کو بیڈ پر بیٹھایا اور سائیڈ ٹیبل سے میڈیسن اٹھا کر اسے دی اور اسے بیڈ پر لیٹا کر کمفٹ اوڑھا دیا۔

"میں اب ٹھیک ہو حمزہ بھائی ی پلیز آپ باہر کسی کو کچھ نہں بتانا" احسن نے التجا کی۔

"ٹھیک ہے نہں بتاتا لیکن تم بس آرام کرؤ اب میں ادھر ہی ہو تھارے پاس" حمزہ نے کہا۔

"نہں بھائی ی آپ جائے آپ کی باہر ضرورت ہو گی" احسن نے کہا۔

"احسن ٹھیک کہہ رہا ہے آپ جاے میں احسن کے پاس روکتی ہو" پریشے نے کہا تو حمزہ باہر چلا گیا۔

"پریشے تم بھی چلی جاو میں بالکل ٹھیک ہو" احسن نے کہا۔

"نہں بالکل نہں میں اپنے دوست کو اس حال میں چھوڑ کر نہں جاوں گی جب میرا دوست یہاں ہے تو پھر میں بھی ادھر ہی روکوں گی" پریشے نے کہا تو احسن بھی مسکرا پڑا۔ پریشے کا اس طرح اس کی فکر کرنا احسن کو بہت اچھا لگا تھا ایسے تو وہ اس لڑکی کے لیے نہں مرتا تھا کچھ تو خاص ہے اس لڑکی میں جو اس کا دل پریشے کے لیے ڈھڑکتا ہے۔

محبتوں کی امین لڑکی

Posted On Kitab Nagri

وہ پارساوہ حسین لڑکی

دیکھو جو اس کی آنکھیں تم

وہ لگے گی تم کو نگین لڑکی

فراقِ یارپر بھی ملال نہیں اس کو

وہ صبر کرتی ذہین لڑکی

شرمگیں لہجہ جھکی ہیں پلکیں

وہ آبرو جیسی مبین لڑکی

گھائل کرے جو محبت سے اپنی

وہ وفا کا پیکر یقین لڑکی

نم ہیں آنکھیں کھلکھلاتا تبسم

وہ طوفاں سے کھیلتی شوقین لڑکی

اک نظر جو دیکھو گے واللہ

وہ واجب المحبت وہ دلنشین لڑکی...

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

======================

مایوں کی رسمی ختم ہوئی تو سونیا اور رابعہ کو کمرے میں بیجھ دیا گیا تھا اور باقی سب لاؤنج میں بیٹھ گے تھے اور آج کے فنکشن کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے۔

"یہ احسن کہاں ہے؟" میں نے اسے کافی دیر سے نہں دیکھا" منیب نے اِدھر اُدھر نظریں گھماتے ہوے کہا۔

"وہ ایکچوئی یلی احسن کی طبیعت پھر سے خراب ہو گی تھی تو میں نے اسے میڈیسن دے کر کمرے میں آرام کرنے کا کہا تھا" حمزہ نے بتایا۔

"کیا احسن کی طبیعت خراب ہے آپ نے ھمیں کیوں نہں بتایا حمزہ بھائی ی؟" منیب اور باقی سب پریشان ہو گے تھے۔

"فکر نہں کرو منیب وہ ٹھیک ہے اور پریشے اس کے پاس ہی ہے احسن نے منع کیا تھا کسی کو بتانے سے اور اس نے مجھے بھی اپنے پاس نہں روکنے دیا" حمزہ نے پوری بات بتائی ی تو سب احسن کے کمرے کی طرف بڑھاے۔

احسن سو رہا تھا اور پریشے صوفے پر بیٹھی تھی جب سب کمرے میں داخل ہوئے۔

Posted On Kitab Nagri

احسن طاھرہ نے پکارا

”ممانی وہ ابھی بہت مشکل سے سویا ہے پلیز اسے نہں جگاے“ پریشے نے کہا۔

”کیسی طبیعت ہے اب احسن کی ؟“ منیب نے پوچھا

”جی منیب بھائی ی اب وہ ٹھیک ہے بس ابھی سوے ہے اس لیے جگانے سے منع کیا“ پریشے نے کہا۔

”تھینکس پریشے تم نے اتنا خیال رکھا بھائی ی کا ورنہ ھمیں تو پتہ بھی نہں تھا ان کی طبیعت خراب ہے“ثانیہ نے کہا۔

”اٹس اوکے ثانیہ“ پریشے نے مسکرا کر کہا۔

”آپ سب جاے اپنے اپنے رومز میں روکوں گا احسن کے ساتھ“ منیب نے کہا تو باقی سب اپنے اپنے کمرے میں چلے گے۔

======================

”عنجلی ذرا یہ کپڑے تو نقش کی الماری میں رکھو آو“ مناخشی نے اس کی طرف کپڑے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”جی اچھا“ عنجلی نے کہا اور نقش کے کمرے کی طرف بڑھ گی۔

عنجلی نے الماری کھولی اور اس میں کپڑے رکھنے لگی جب اس کی نظر الماری میں رکھی کتابوں پر پڑی اس نے کتابیں اٹھا کر دیکھی تو حیران رہ گی۔

======================

ارشد آج سارہ دن بہت افسردہ رہا انسان جس سے محبت کرتا ہو ناں اس ایک کانٹا چبھتے ہوے نہں دیکھ سکتا تو پھر ارشد کیسے عنجلی کو غلط راستے پر چلتے ہوے دیکھ سکتا تھا۔ لیکن وہ اسے سمجھا بھی تو نہں سکتا تھا ناں کے وہ جس مذہب کو مانتی ہے اس کا کوئی ی فائی دہ نہں الٹا نقصان ہی دے گا کاش وہ عنجلی کے لیے کچھ کر سکتا اس نے دل میں سوچا یہ لفظ کاش ہوتا ہے ناں اس میں بڑی حسرتیں چھپی ہوتی ہے وہ خواہشیں جو پوری نہں ہوتی وہ باتیں جو ھم کہہ نہں سکتے وہ کاش لفظ کا روپ دھاڑ لیتی ہے۔

جو بات ھم کہہ نہں سکتے اسے ھم فرض کرتے ہے

چلو ھم فرض کرتے ہے ہم تم سے محبت کرتے ہے

======================

آج صبح کا سورج نیلی حویلی کے لیے ڈھیروں خوشیاں لے کر آیا تھا

صبح سے ہی سب اپنی تیاریوں میں مگن تھے ہر کوئی ی اپنے اپنے کام میں مگن تھا۔

جب سب لڑکے اس وقت احسن کے کمرے میں ڈھیرے ڈالے بیٹھے تھے جب رافیعہ بیگم کمرے میں آئی ی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''احسن بیٹا اب کیسی طبیعت ہے تمھاری؟''رافیعہ نے پوچھا۔

''جی بڑی امی اب بالکل ٹھیک ہو''احسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''گڈ اور اب تم اور حمزہ جلدی سے اٹھو اور آکر میرا ہاتھ بٹاؤ اب یہ مزید آرام کا بہانہ نہں چلے گا''رافیعہ نے کہا۔

''اور میرو اور منیب تم دونوں بھی جلدی سے تیار ہو جاو''رافیعہ نے کہا تو حمزہ اور احسن دونوں ہی رافیعہ بیگم کے ساتھ کمرے سے نکل گے اور منیب اور میرو بھی اپنے اپنے کمروں میں تیار ہونے چلے گے۔

==================

''بڑی ممانی رابعہ اور سونیا نے کب پارلر جانا ہے ایکچوئی یلی مجھے بھی سیلون جانا ہے مجھے یہاں کے سیلون کا پتہ نہں ہے تو سوچا ان کے ساتھ ہی چلی جاو گی''پریشے نے کہا۔

''بیٹا وہ تینوں تو بس ابھی احسن کے ساتھ سیلون کے لیے نکلی ہے''رافیعہ بیگم نے کہا۔

''اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چلیں کوئی ی بات نہں''پریشے اداسی سے کہتی ہوئی ی پلٹی جب رافیعہ نے اس پکارا۔

''پریشے تم ایسے کرو اپنا بیگ لے کر آو میں حمزہ سے کہتی ہو وہ تھمیں سونیا لوگوں کے پاس چھوڑ آئے گا''رافیعہ نے کہا۔

''جی ٹھیک ہے ممانی''پریشے خوشی سے کہتی ہوئی ی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

========----

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''حمزہ پریشے کو سیلون چھوڑ آو بیٹا''رافیعہ بیگم نے کہا۔

''لیکن مما''

''لیکن ویکن کچھ نہں بیٹا گھر میں اور کوئی ی نہں ہے اور اکیلے میں اسے بیجھ نہں سکتی اس لیے بہتر ہے کے تم اسے ساتھ لے جاو''رافیعہ نے کہا۔

''جی ٹھیک ہے میں گاڑی میں انتظار کر رہا ہو''حمزہ کہتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا

پریشے کے گاڑی میں بیٹھتے ہی حمزہ نے گاڑی سٹارٹ کر دی گاڑی میں بالکل خاموشی تھی۔

''آپ اس منگنی سے خوش نہں ہے کیا؟''پریشے نے گاڑی میں چھائی خاموشی کو توڑا تھا۔

ا''یسا کچھ نہں ہے''حمزہ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

''پھر مجھے ایسا کیوں لگتا ہے؟''پریشے نے سوالیہ پوچھا۔لیکن حمزہ خاموش ہی رہا۔

''تھینکس حمزہ''پریشے نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

''کس لیے؟''حمزہ نے سوالیہ پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تھینکس فار ایوری تھنگ حمزہ میری عزت میری زندگی بچانے کے لیے"پریشے نے کہا۔

میں سوچتی رہتی ہوں...

تمہارے ساتھ کو !

تمہارے بعد کو نہیں،!

تمہارے بعد کا جملہ مجھ سے

ادا نہیں ہو پاتا،...

تمہارے بعد کی سوچ مجھ سے

سوچی نہیں جاتی،...

تمہارے بعد کا لفظ...

مجھے پڑھنا نہیں آتا...،

تمہارے بعد کی باز گشت

مجھے سنائی نہیں دیتی !

میں سوچتی رہتی ہوں!

تمہارے ساتھ کو!

تمہارے بعد کو نہیں!!

"نو نیڈ فار دِس"حمزہ نے سیلون کے سامنے گاڑی روکتے ہوے کہا۔

"سیلون آگیا ہے ؟"حمزہ نے کہا تو پریشے گاڑی سے اتری اور سیلون کی طرف بڑھی گی۔

===================

خالد اور وہاب نے مل کر سارے اریجمنٹ دیکھے تھے ان کے خاندان کی پہلی شادی تھی وہ چاہتے تھے سب کچھ پرفیکٹ ہو کسی چیز کی کمی نہ رہے اس لیے وہ ہر کام اپنے زِیر نگرانی کروا رہے تھے۔

=============

Posted On Kitab Nagri

نقش اپنے روم میں بیٹھا تھا جب عنجلی بنا نوک کیے اس کے کمرے میں آئی اور اس کے سامنے کتابیں پھینکنے کے انداز میں رکھی تھی اور کچھ پل کے لیے نقش کے چہرے کا رنگ بدلا تھا لیکن اس نے جلدی ہی خود ہی کمپوز کر لیا تھا۔

"یہ سب کیا ہے؟" عنجلی نے پوچھا۔

"کتابیں ہے اور کیا ہے؟" نقش نے کہا۔

"لیکن کونسی کتابیں میں یہ پوچھ رہی ہو؟" عنجلی نے کہا۔

"اسلامک کتابیں ہے" نقش نے جواب دیا۔

"اور کیا میں جان سکتی ہو یہ کتابیں تمھارے پاس کیا کر رہی ہے؟" عنجلی نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ میں اسلام پر ریسرچ کر رہا ہو"

"لیکن کیوں؟" عنجلی نے سوالیہ پوچھا اور جواباً نقش نے اسے ساری بات بتا دی

ساری بات جاننے کے بعد عنجلی کچھ پل کے لیے تو ساکت رہ گی اور پھر جب وہ بولی تو اس کے لہجے میں بھی درد ہی درد تھا۔

اس نے بھی نقش کو اپنے اور ارشد کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا۔ نقش کو احساس ہوا وہ دونوں ایک ہی منزل کے دو مسافر ہے۔

"بھائی میں بھی آپ کے ساتھ مل کر اسلام پر ریسرچ کرنا چاہتی ہو میں بھی جاننا چاہتی ہو اس مذہب کے بارے میں جو ارشد سر کو میری طرف ایک نگاہ غلط بھی نہیں اٹھانے دیتا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کے میں ایک غیر مسلم ہو انھوں نے مجھے عزت ہی دی ہمیشہ" عنجلی نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر وہ بھی نقش کے ساتھ اس کی ریسرچ میں شامل ہو گی تھی اور نقش کو اب تک جو باتیں معلوم ہوئی تھی وہ اسے بتاتا گیا۔

=========

منیب تیار ہو رہا تھا جب سعد اس کے کمرے میں آیا۔

"کیا بات ہے بھی آج تو میرا دوست چاند نگر کا شہزادہ لگ رہا ہے" سعد نے منیب کے گلے لگتے ہوئے کہا تو منیب مسکرا پڑا۔

منیب نے گولڈن کلر کی شیروانی پہنی تھی ہاتھ میں بلیک ریسٹ واچ پہنے سر پر ریڈ پگڑی پہنے وہ واقعے ہی شہزادہ لگ رہا تھا جبکے سعد نے بلیک کلر کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔

=================

میرو نے لائیٹ گولڈن کلر کی شیروانی پہنی تھی کلائی میں ریسٹ واچ ڈالی تھی اور سر پر اس نے بھی ریڈ پگڑی ہی پہن رکھی تھی اور وہ بھی بہت پیارا لگ رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

''بھائی ی آجاے نیچھے بابابلارہے ہے''حمزہ میرو کوبلانے آیاتومیرواس کی ساتھ نیچھے کی طرف چل پڑاجبکہ حمزہ نے بلیو پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی بالوں کوسلیقے سے سیٹ کیے وہ خانوں کاشہزادہ لگ رہاتھا۔

=========================

''یوآرریڈی میم''،بیوٹیشن نے کہا۔توسونیانے نظریں اٹھاکرآئی ینے میں دیکھاتھاریڈاورڈراک گولڈن کلر کے کامیننشن کالہنگاپہنےاوراس کے ساتھ کی ہی میچنگ جیولری پہنے نک سک سے تیار سونیاکسی کے بھی دل کے تار چھیڑ سکتی تھی اور پھر منیب وہ تواس سے پیار کرتاہے ناں منیب کے نام پے سونیا کے چہرے پرایک تلخ مسکراہٹ ابھری تھی۔

''محبت اور مجھ سے مائے فٹ''سونیانے منہ میں کہا۔

==========

اتفاقاآج پریشے نے بھی بلیو کلر کالہنگاپہناتھاجس پر سلور رنگ کاکام ہواتھااپنے لمبے بالوں کو سٹیٹ کرکے اس نے بالکل کھلا چھوڑارکھاتھااورآج وہ بہت اچھے سے تیار ہوئی ی تھی شائی دآج ہی حمزہ اس کی طرف مائی ل ہوجاے پریشے نے دل میں سوچاتھا۔

=========================

ثانیہ نے بلیک کلر کالہنگاپہنناتھاجس پر گولڈن ایمبرڈری ہوئی ی تھی بالوں کوآگے سے ٹویسٹ کرکے باقی سب بالوں کواس نے کرل کیاتھااورآنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر ڈراک ریڈلپ اسٹک لگاے وہ شیشے میں اپناتنقیدی جائی زہ لے رہی تھی۔

=============

رابعہ نے فل ریڈ کلر کالہنگاپہنناتھاجس پر گولڈن کلر کی ایمبرڈری ہوئی ی تھی برائی یڈل روپ میں نک سک سی تیار ہوئی ی رابعہ آج ازمیر پر بجلیاں گرنے کاارادہ رکھتی تھی۔

======================

احسن نے بلیک ڈریس پہنناتھالاکھ خوشی کے باوجود بھی اس کے چہرے پر درد کی ایک لہر موجود تھی جووہ سب سے چھپانے کی کوشش میں کھوکھلی ہنسی ہنس رہاتھا۔

==================

بارات کااستقبال بہت ہی شاندار طریقے سے کیاگیاتھااوراب دونوں دولہے سٹیج پر بیٹھے تھے۔جب سونیااوررابعہ کو سٹیج پرلایاگیاتھا۔میرواور منیب تو نظریں ہٹاناہی بھول گے تھے سونیاکو منیب کے اور رابعہ کومیرو کے پہلو میں بیٹھایاگیاتھااور پھر نکاح کی رسم شروع ہوئی ی تھی۔پہلے میرواوررابعہ کا نکاح کافریضہ سرانجام دیاگیاتھا۔اور پھر منیب اور سونیاکانکاح شروع کیاگیا۔

''سونیابنت خالد خان آپ کانکاح منیب بنت وہاب خان کے ساتھ سکہ رائی ج وقت بمعہ بیس لاکھ حق مہر کیاجاتاہے

Posted On Kitab Nagri

کیاآپ کو یہ نکاح قبول ہے؟““

نکاح خواہاں نے پوچھا۔

تو پورے ہال میں ایک پل کے لیے خاموشی چھا گئی تھی سونیا نے کوئی ی جواب نہں دیا تو قاضی صاحب نے اپنی بات دہرائی ی لیکن سونیا کی طرف سے ابھی بھی خاموشی تھی۔آسان نہں ہوتا ناں ایسے شخص کو اپنانا جو آپ کا بھروسہ آپ کا اعتبار کھو چکا ہو کتنی خواہش تھی سونیا کی وہ منیب کی دولہن بنے لیکن آج جب اس کی خواہش نے حقیقت کا روپ دھارا تھا تو سوائے ماتم کے اس کے پاس کوئی ی چارہ نہں تھا۔ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کر گرا تھا۔

پورے ہال میں سرگوشیاں شروع ہو چکی تھی گھر والے بھی سب پریشان ہو گے تھے کے سونیا جواب کیوں نہں دے رہی تھی تبھی ہی رافیعہ بیگم سونیا کی طرف جھکی تھی ”بیٹا جواب دو قاضی صاحب آپ کے جواب کے منتظر ہے“رافیعہ نے سونیا کے کان میں سرگوشی کی تھی

اور سونیا اپنے حواسوں میں لوٹی تھی۔

”ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے“سونیا نے اٹکتے ہوے جواب دیا تو سب کی روکی ہوئی ی سانس بحال ہوئی ی تھی اور منیب کے چہرے پر بھی تلخ مسکراہٹ بکھری تھی۔

”کتنا چاہا تھا اس نے سونیا کو لیکن وہ اس کی زندگی میں اس طرح شامل ہو گی کے سونیا کے لیے یہ رشتہ ایک بوجھ کے علاوہ اور کچھ نہں ہو گا اس نے سوچا ہی نہں تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

محبت بھیک ہوتی تو

تمھارے در پہ جھک جاتے

خدا کا واسطہ دے کر

یہ تم سے مانگ لیتے ہم

صدا دیتے!!!

خدا کے واسطے یہ ...

ڈال دو جھولی ہماری میں

مگر یہ بھیک تھوڑی ہے

جو جھک کے مانگ لی جائے

فقط احساس ہے جاناں

Posted On Kitab Nagri

محبت آس ہے جاناں

بہت حساس ہے جاناں

کبھی احساس کو بازار میں...

بِکتے ہوئے دیکھا؟

کسی بھی آس کو....

کشکول میں ڈالا نہیں جاتا

__محبت ایک جذبہ ہے

جو مانگے سے نہیں ملتا

اگر یہ بھیک ہوتی تو

بھکاری بن گئے ہوتے

مگر یہ بھیک تھوڑی ہے

سہولت سے جو مل جائے

سہولت سے نہیں ملتی

بڑی مشکل سے ملتی ہے

یہ دل کو دل سے ملتی ہے

تمہیں احساس ہی کب ہے۔۔؟

ہماری آس ہی کب ہے۔۔!!

_تمہیں احساس ہوتا تو

ہمارے ہو گئے ہوتے۔۔۔

فقط یہ سوچ کے ..,

تم سے جدائی کا ارادہ ہے

محبت بھیک تھوڑی ہے

جو تم سے مانگتے پھرتے

Posted On Kitab Nagri

مگر یہ ذہن میں رکھنا

زمانہ بیت جائے تو

ہماری یاد آئے تو

ہمیں آواز دے لینا

ہمیشہ پاس پاؤگے

ہمارے دل میں چاہت کا

سدا احساس پاؤگے!!!......

ہال میں ہر طرف مبارک مبارک کی آواز گونجی تھی اور سب ایک دوسرے کو گلے مل رہے تھے جب پریشے مٹھائی کی پلیٹ لے کر احسن کی طرف آئی تھی۔

''بھائی کی شادی مبارک ہو احسن''، پریشے نے احسن کی جانب مٹھائی کا ٹکڑا بڑھایا تھا جو اس نے پریشے کا ہاتھ تھامتے ہوئے کھا لیا جبکہ اس کی نظریں پریشے کے چہرے پر جمی تھی۔

''بہت پیاری لگ رہی ہو''احسن نے مٹھائی کھانے کے بعد کہا۔

''لیکن کیا فائدہ جس کے لیے تیار ہوئی اس نے ایک نظر دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا''، پریشے نے کہا۔

احسن کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ بکھری تھی محبت اس کی تھی لیکن نصیب کسی اور کا تھا۔

===================

رخصتی کے وقت رابعہ کے علاوہ سونیا بھی رافیعہ کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی کے سب پریشان ہوں گے تھے رابعہ کا رونا تو سب کی سمجھ میں آ رہا تھا کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر ایک گھر سے دوسرے گھر جا رہی تھی لیکن سونیا نے اپنے گھر میں ہی رہنا تھا لیکن پھر وہ کیوں اتنا بلک بلک کر رو رہی تھی کچھ دکھ ایسے ہوتے ہے جو انسان کہہ نہیں سکتا لیکن ان پر جی بھر کر رو تو سکتا ہے ناں۔ رافیعہ اور ثانیہ نے بڑی مشکل سے سونیا کو چپ کروایا اور اسے گاڑی میں بیٹھایا تھا۔

سعد کی نظریں پوری شادی میں ثانیہ کے ارد گرد ہی گھومتی رہی تھی اسے ثانیہ بالکل کانچ کی گڑیا لگ رہی تھی۔

===================

رابعہ اور سونیا کو گھر لانے کے بعد کچھ رسمیں کی گی تھی اور پھر ثانیہ رابعہ کو میرو کے کمرے میں اور پریشے سونیا کو منیب کے کمرے میں لے آئی تھی۔

========

Posted On Kitab Nagri

منیب کمرے میں داخل ہونے لگا تھی جب پریشے اس کے سامنے کھڑی ہو گی تھی۔

''کیا ہوا منیب نے حیرت سے پوچھا تھا؟''

''منیب بھائی پہلے میرا نیگ دیں پھر ہی کمرے میں جاسکتے ہے'' پریشے نے کہا۔

''ایک سیکنڈ کس بات کا نیگ ؟'' احسن بھی وہاں آگیا تھا۔

''کمرے میں جانا ہے ناں تو پہلے آپ کو نیگ دینا ہو گا'' پریشے نے کہا۔

''کوئی ی نہں منیب تم اس بھوکی کو کچھ نہں دو گے اب تم اپنے کمرے میں جانے کے لیے بھی پیسے دو گے کیا؟'' احسن نے پریشے کو تنگ کرتے ہوئے کہا۔

اور اب دونوں کی باقاعدہ بحث شروع ہو گی تھی ان کی بحث سے تنگ آتے ہوئے منیب نے جیب سے وائی لٹ نکلتے ہوئے پریشے کے ہاتھ میں رکھا تھا

''یہ لو پریشے تمھارا نیگ'' منیب نے کہا۔

''تھینکس منیب بھائی یاں'' پریشے نے خوشی سے کہا اور احسن کو زبان دیکھاتے ہوئے وہاں سے چلی گی۔

==================

''ثانیہ پلیز یار جانے دوناں مجھے کمرے میں'' میرو نے التجا کی تھی۔ ثانیہ نے پچھلے آدھے گھنٹے سے میرو کو کمرے کے باہر روکے رکھا تھا۔

''اچھا بتاؤ کتنے پیسے چاہیے؟'' میرو نے عاجز آتے ہوئے کہا۔

''پیسے نہں چاہیے'' ثانیہ نے بے نیازی سے کہا۔

''تو پھر'' میرو نے سوالیہ پوچھا۔

''آپ وعدہ کرے آپ مجھے ڈرائی یونگ کرنا سکھائے گے'' ثانیہ نے میرو کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔

''اچھا بابا وعدہ'' میرو نے حامی بھر لی۔

''اوکے اب آپ جاسکتے ہے'' ثانیہ کہتے ہوئے راستے سے ہٹ گی تو میرو کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

====================

میرو کمرے میں آیا تو رابعہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کر رکھی تھی۔ جس سے ظاہر ہو رہا تھا کے وہ نروس ہے میرو آگے بڑھا اور رابعہ کے قریب بیٹھ گیا رابعہ مزید خود میں سمٹی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''بہت پیاری لگ رہی ہو رابعہ''میرو نے کہتے ہوئے رابعہ کی کلائی ی میں بریسلٹ پہنایا تھا تو رابعہ مسکرا پڑی تھی اور ایک حسین زندگی ان دونوں کی منتظر تھی۔

==============

منیب کمرے میں آیا تو سونیا بالکل ساکت بیٹھی تھی۔منیب آگے بڑھا اور بالکل سونیا کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

''تو کیسا لگ رہا ہے سونیا منیب خان ایک بد کردار شخص کو شوہر کے روپ میں دیکھ کر؟''منیب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

تو سونیا نے نظر اٹھا کر منیب کو دیکھا تھا اور بیڈ سے اٹھ کر منیب کے سامنے کھڑے ہوئی ی تھی اور اس کا حسن دیکھ کر ایک پل کے لیے منیب بہکا تھا اسے اپنا دل اپنے بس سے نکلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

''دنیا کے سامنے چاہیے اس ھمارے رشتے کو ایک نام مل گیا ہو لیکن میں اس رشتے کو نہں مانتی آپ کو مجھ پر اور میرا آپ پر کوئی ی حق نہں ہے''سونیا نے بھی تلخی سے کہا۔اور سونیا کی باتیں منیب کو اندر تک سلگا گی تھی۔

اس نے دو قدم بڑھاتے ہوئے اپنے اور سونیا کے بیچ کا فاصلہ سمیٹے ہوئے سونیا کی کمر کے گرد اپنے بازو کا حصار باندھا تھا۔اور سونیا کی طرف جھکتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے اپنے حق کی پہلی مہر ثابت کی تھی۔سونیا کو اہنی سانس روکتی ہوئی ی محسوس ہوی تھی۔

''امید کرتا ہو تھمیں اب میرے رشتے اور حق کا بہت اچھی طرح احساس ہو گیا ہو گا؟''اس لیے آئندہ مجھ سے اس طرح بات نہں کرنا''منیب نے کہتے ہوے ایک جھٹکے سے سونیا کو چھوڑا تھا اور سونیا اپنا توازن ناں برقرار رکھ پائی ی اور صوفے سے ٹکرا گی تھی اور اسے اپنے کندھے میں درد کی ایک شدید لہر اٹھتی محسوس ہوئی ی تھی جسے وہ برداشت کر گی تھی۔

اسے چھوڑنے کے بعد منیب بیڈ کی طرف بڑھ گیا تھا اس کو پتہ نہں چلا تھا کے سونیا اپنا توازن برقرار نا رکھتے ہوئے صوفیہ سے ٹکرا گی ہے منیب نے لائیٹ بند کی اور آنکھیں موندے سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔

سونیا اسی پوزیشن میں ہی بیٹھی روتی رہی اور روتے روتے ہی اسے نیند آ گی تھی۔

آپ جن کے قریب ہوتے ہیں

وہ بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں

جب طبیعت کسی پر آتی ہے

موت کے دن قریب ہوتے ہیں

Posted On Kitab Nagri

مجھ سے ملنا پھر آپ کا ملنا

آپ کس کو نصیب ہوتے ہیں

ظلم سہہ کر جو اف نہیں کرتے

ان کے دل بھی عجیب ہوتے ہیں

عشق میں اور کچھ نہیں ملتا

سیکڑوں غم نصیب ہوتے ہیں

==================

منیب کی آنکھ صبح کھولی تو وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا جب اس کی نظر سامنے زمین پر سور ہی سونیا پر پڑی جو صوفے کی کنارے سے سر ٹکائے سو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر آنسو کے مٹے مٹے نشان تھے منیب کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ ایک پل کے لیے اس نے سوچا وہ سونیا کو ساری حقیقت بتا کر اپنی اور سونیا کی زندگی آسان بنا لے۔

لیکن اگلے ہی پل سونیا کی باتیں اس کے ذہن میں گونجی تھی اور بدکرداری کا طعنہ اس کا ارادہ بدل گیا تھا۔ وہ اٹھا اور گھٹنوں کے بل جھکتا ہوا سونیا کے قریب بیٹھا تھا۔ کچھ دیر سونیا کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ سونیا کو اٹھانے کے لیے جھکا تا کے اسے بیڈ پر لیٹا دیں جیسے ہی اس نے سونیا کے کندھے کو ہاتھ لگایا وہ سسک کر اٹھی تھی درد کے آثار اس کے چہرے پر واضح تھے۔

4

"کیا ہوا؟" منیب نے اس کے چہرے پر درد کے آثار دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہں" سونیا نے کہا اور وہاں سے اٹھنے لگی جب منیب نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"کیا ہوا ہے بتاؤ مجھے؟" منیب نے انتہائی نرمی سے پوچھا تو اس کے لہجے کی نرمی پر سونیا کے آنکھیں بھیگی تھی۔

"یہ بھی ٹھیک ہے پہلے درد دو اور پھر وجہ بھی پوچھو؟" سونیا نے روتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟" منیب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

تو سونیا نے رات والی پوری بات بتادی جب وہ گری تھی اور صوفے سے ٹکرائی تھی اور بتاتے بتاتے پھر رو پڑی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

منیب کو شدید شرمندگی ہوئی تھی کے اس نے سونیا کو اتنا ڈانٹ دیا اس نے آگے بڑھ کر سونیا کو خود میں سمیٹا تھا تو اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے سونیا بلک بلک پر رو پڑی تھی۔

"آئی ایم رئیلی سوری میرا مقصد بالکل بھی تمھیں تکلیف پہنچانا نہیں تھا" منیب نے اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے کہا۔ تو سونیا اس سے دور ہوتے ہوئے اپنے آنسو صاف کرنے لگی۔

منیب کو واقعی ہی بہت شرمندگی ہو رہی تھی ایک اپنی انا برقرار رکھنے کے لیے اس نے اپنی زندگی کی سب سے اہم رات برباد کر دی وہ سونیا کو پیار سے بھی تو سمجھا سکتا تھا نا اس سب کچھ لیکن پتہ نہیں اسے بھی کیا ہو گیا تھا۔ منیب اب خود کو کوس رہا تھا اس نے سوچ لیا تھا کے اب وہ سب کچھ بھلا کر اپنے اور سونیا کے رشتے کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گا۔

"چلو اٹھو بیڈ پر بیٹھو میں آئی نمنٹ لگا دیتا ہو تمھارے کندھے پر" منیب نے کھڑے ہوتے کہا اور ہاتھ بڑھا کر سونیا کو بھی اٹھایا تھا۔

"نہیں میں ٹھیک ہو اب" سونیا نے اٹکتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم بیٹھو میں لگا دیتا ہو آئی نمنٹ" منیب کہتے ہوئے دراز سے آئی نمنٹ نکال لایا تھا اور سونیا کی طرف بڑھا تھا۔

"نہیں منیب میں بالکل ٹھیک ہو" سونیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے اگر مجھ سے نہیں لگوانا تو خود لگا لو لیکن ابھی لگا لو" منیب نے کہتے ہوئے آئی نمنٹ اسے تھمایا تھا اور خود کمرے سے چلا گیا تھا وہ جان گیا تھا کے سونیا اس سے گھبرا رہی ہے اس لیے وہ اس نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا۔

===============

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"گڈ مارننگ"

رابعہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بال کو سلجھا رہی تھی جب ازمیر کی آنکھ کھلی تھی۔

"گڈ مارننگ"

رابعہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور ازمیر اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا۔

"آپ کا کونسا ڈریس پریس کرو؟" ازمیر فریش ہو کر آیا تو رابعہ نے پوچھا۔

"کوئی بھی نہیں؟" ازمیر نے کہا۔

"کیوں؟"

"کیوں کے میری پیاری بیوی اب میں اپنی ایک دن کی دلہن سے کام تھوڑی کرو گا اس لیے آپ رہنے دے میں میڈ سے پریس کروا لو گا" ازمیر نے مسکراتے ہوئے کہا تو رابعی بھی مسکرا پڑی۔

===============-

Posted On Kitab Nagri

آج منیب سونیا رابعہ اور ازمیر کا ریسپشن کا فنکشن ہے جو کے باقی سب کی طرح یہ فنکشن بھی کافی دھوم دھام سے منایا جانا تھا ریسپیشن کا فنکشن لاہور شہر کے سب سے بڑے اور مہنگے ہوٹل تاج محل میں رکھا گیا تھا اور اس وقت سب اپنی اپنی تیاریوں میں بزی تھے۔

بیوٹیشن سونیا کو بڑی مہارت سے تیار کر رہی تھی اور سونیا کے بعد اسے رابعہ کو بھی تیار کرنا تھا۔

سونیا نے سلور رنگ کی میکسی پہن رکھی تھی جس پر پرپل کام ہوا تھا اس کے ساتھ کی میچنگ جیولری پہنے نک سک سی تیار ہوئی سونیا بالکل وائٹ پری لگ رہی تھی بیوٹیشن اپنا کام مکمل کر کے کمرے سے نکل ہی رہی تھی جب منیب کمرے میں داخل ہوے ہوا تھا۔

سونیا آئینے کے سامنے کھڑی اپنا تنقیدی جائزہ لے رہی تھی جب منیب اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا تھا جس نے بلیک ٹو پیس پہن رکھا تھا آئینے میں ان دونوں کا عکس نظر آ رہا تھا۔وہ دونوں پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے۔

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو" منیب نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی تو سونیا کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری تھی۔

اور پھر منیب نے دراز میں سے ایک ڈبہ نکالتے ہوے نیکلس سونیا کے گلے میں پہنایا تھا۔

"یہ تمھاری رہنمائی کا گفٹ رات کو دینے کا یاد نہں رہا تھا" منیب نے شرمندگی سے کہا۔

"کیسا لگا؟" منیب نے اپنے شرمندگی مٹانے کی خاطر پوچھا تھا۔

"بہت اچھا" سونیا نے نیکلس پر ہاتھ پھیرتے ہوے کہا اور پھر دونوں مسکرا پڑے۔

=================

رابعہ نے گرے کلر کی میکسی پہن رکھی تھی اور نک سک سی تیار ہوئی رابعی میرو کا دل ڈھڑکا گی تھی جبکے میرو نے خود بھی رابعہ کے ڈریس کے ہم رنگ ہی ڈریس پہننا ہوا تھا اور وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش لگ رہے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

-===============

ثانیہ اور پریشے نے آج سیم ڈریسنگ کی تھی دونوں نے ہی آج پرپل کلر کی لونگ میکسی پہن رکھی تھی اور ان کا ہئیر سٹائل اور میک بھی تقریبا ایک ہی جیسا تھا وہ دونوں ٹوئنز سسٹر لگ رہی تھی اور سب نے ان کو بہت سراہا تھا۔

جبکے دوسری طرف احسن اور حمزہ نے بھی ایک جیسے ڈریس پہن رکھے تھے اور وہ دونوں بھی کسی سے کم نہں لگ رہے تھے۔

=================

پورے ہال کی لائٹ بند تھی صرف ایک روشنی کی لکیر تھی جس پر چل کر دونوں کپلز سٹیج تک آے تھے اور ان کے سٹیج پر آتے ہی ساری لائٹس آن ہو گی تھی۔پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھا تھا ان چاروں کے چہرے پر ہی مسکراہٹ تھی۔

"ہاے کیسی ہو ثانیہ؟" ثانیہ ایک سائڈ پر کھڑی ہو کر آئس کریم کھانے میں مگن تھی جب سعد اس کے پاس آیا۔

"ارے سعد بھائی آپ؟" ثانیہ نے آئس کریم کھاتے ہوے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''جی میں''

''میں نے سوچا آپ کو تو فرصت ملتی نہں ہے تو چلو میں ہی حال چال پوچھ لیتا ہو'' سعد ثانیہ کے بھائی ی کہنے پر جی بھر کر بدمزہ ہوا تھا۔

''نہں ایسی بات نہں ہے وہ ایکچوئی یلی میں نے دیکھا ہی نہں آپ کو'' ثانیہ نے بے نیازی سے کہا۔

اس کا سارا دھیان آئی س کریم پر تھا۔

اور سعد تو حیرت کے سمندر میں غرق ہی ہو گیا تھا مطلب پچھلے چار دن سے وہ جس کی خاطر اتنا تیار ہو کر آرہا تھا حقیقت میں وہ اسے نظر ہی نہں آیا۔ 🙊🙊

''اوکے یو کیری آن'' سعد غصہ سے کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا تو ثانیہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔

================

ریسپشن کا فنکشن ختم ہوا تو رابعہ اور راز میر جمال ہاوس چلے گے جب کے باقی سب گھر آ گے۔

منیب اپنے کمرے میں آیا تو اسے سونیا کہیں بھی نظر نہں آئی ی وہ سونیا کو ڈھونڈنے باہر آیا تو اس کی نظر ثانیہ پر پڑی۔

''ثانیہ تم نے سونیا کو کہیں دیکھا ہے کیا؟'' منیب نے پوچھا۔

''جی بھائی ی وہ تو اپنے کمرے میں ہے'' ثانیہ نے جواب دیا۔

''کمرے میں تو نہں ہے میں ابھی وہی سے آیا ہو'' منیب نے حیرت سے کہا۔

''میرے پیارے بھائی ی وہ اپنے پرانے کمرے میں ہے'' ثانیہ نے کہا۔

''وہاں کیوں ہے؟'' منیب نے حیرت سے پوچھا۔

''کیونکہ کے ریشپسن کے بعد سب لڑکیاں اپنے میکے جاتی ہے ناں تو وہ بھی اپنے میکے آئی ی ہے تو اپنے کمرے میں ہی سوے گی ناں انفیکٹ آپ کو بھی آج ان کے کمرے میں ہی رو کنا چاہیے'' ثانیہ نے کہا اور چلی گی جب کے منیب کو اس کی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔

============

سونیا ڈریس چینج کر کے سونے کے لیے لیٹنے ہی لگی تھی جب منیب اس کے کمرے میں آیا تو وہ منیب کو اس وقت اپنے کمرے میں دیکھ کر حیران رہ گی۔

''منیب آپ یہاں کیا ہوا کچھ چاہیے کیا؟'' سونیا نے پوچھا۔

''کیا مطلب کچھ چاہیے؟ اب سسرال آیا ہو تو تمھارے ساتھ تمھارے ہی کمرے میں ہی رکوں گا ناں'' منیب نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا جب کے سونیا کا چہرہ دیکھنے لائی ق تھا۔

''میں فریش ہو کر آتا ہو'' منیب نے اپنا موبائی ل ٹیبل پر رکھا اور فریش ہونے چلا گیا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

سونیا ابھی بیڈ کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی جب ٹیبل پر پڑے منیب کے موبائل پر کال آنے لگی سونیا نے پلٹ کر دیکھا تو سکرین پر جان کالنگ لکھا جگمگا رہا تھا۔ سونیا کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تھی وہ جتنا اس بات کو بھولنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی اس کو یہ بات یاد کروائی جا رہی تھی۔ وہ بالکل ساکت کھڑی موبائل کو گھور رہی تھی۔ جب منیب فریش ہو کر باہر آیا اور سونیا کو اس طرح کھڑا دیکھ کر اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کی نظر موبائل سکرین پر گی جہاں سعد کی کال آ رہی تھی۔

''کال اٹھاو سونیا'' منیب کی آواز پر سونیا حواسوں میں لوٹی۔

''میں نے کہا کال اٹھاو'' منیب نے اپنی بات دہرائی تھی۔

''آپ کی کال ہے آپ ہی ریسیو کرے'' سونیا نے کہا۔

''میں نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔کال اٹھاو'' اب کے منیب کے لہجے میں سختی در آئی تھی اور سونیا نے ڈرتے ڈرتے کال اٹھالی تھی۔

''ہیلو یار کہاں بزی ہو منیب کب سے کال کر رہا ہو؟ مانا کے بھائی تیری شادی ہو گی ہے لیکن تم بھول گے کیا شادی سے پہلے تک میں ہی تمھاری جان تمھاری زندگی ہوا کرتا تھا۔ لیکن اب بھابھی کے آتے ہی میری قدر کم ہو گی۔ بڑا بے وفا نکلا تو'' کال ریسیو ہوتے ہی سعد نان سٹاپ بولنا شروع ہو گیا تھا۔

جب کے سونیا کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی اس نے منیب کی طرف دیکھا جو سرخ آنکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا سونیا نے کال بند کی اور منیب کی طرف بڑھائی تھی۔

''منیب وہ۔۔۔۔۔۔میں ''

''پلیز مجھے اب کچھ نہں سننا سونیا'' منیب نے غصہ سے کہا اور کمرے سے نکل گیا جبکے سونیا کو تو سمجھ ہی نہں آ رہا تھا کے وہ منیب سے کیسے معافی مانگے اس نے کیا کچھ نہں کہہ دیا تھا منیب سے۔

ایک بار نہں سوچا کے اگر منیب بے قصور ہوے تو ان پے کیا گزرے گی اور اگر وہ غصہ میں آ کر یہ رشتہ ہی ختم کر دیتے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس سے آگے سونیا کی سوچ نہں گی تھی اور وہ رو پڑی تھی۔

==================

شادی کے فنکشن ختم ہو چکے تھے اور سب اپنی پہلے والی روٹین میں بزی ہو گے تھے حمزہ کی دو دن بعد فلائیٹ تھی۔

اور خالد نے پریشے کا ایڈمیشن بھی مصطفی آباد کی یونیورسٹی میں کروا دیا تھا اور اس کی کلاسیز بھی شروع ہو گی تھی۔

منیب کے فائنل ایگزمز تھے وہ صبح سونیا کے اٹھنے سے پہلے ہی گھر سے نکل جاتا اور رات گے تک واپس آتا جب اسے یقین ہو جاتا کے سونیا سو چکی ہو گی۔

گھر میں اس نے کہہ رکھا تھا کے وہ کامبین سٹڈی کے لیے دوست کے گھر جاتا ہے ریسپشن کی رات کے بعد سے وہ سونیا سے لاتعلق تھا اور سونیا بات کرنے کی کوشش بھی کرتی تو وہ اگنور کر دیتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

لیکن آج سونیا نے بھی ارادہ کر لیا تھا کے وہ منیب سے بات کر کے ہی رہے گی چاہے وہ کتنی ہی لیٹ کیوں ناں گھر آے۔

سونیا کمرے میں ٹہل رہی تھی جب اسے منیب کی گاڑی کا ہارن سنائی دیا وہ فوراً لیٹ گی اور لائیٹ بند کر دی تھی۔

منیب دبے پاوں کمرے میں آیا اور چپ چاپ سونیا کے برابر میں آکر لیٹ گیا جب سونیا نے لائیٹ آن کی تو اس نے رخ موڑ کر سونیا کو دیکھا جو کے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ سونیا کو ایک نظر دیکھنے کے بعد اس نے آنکھوں پر بازو رکھتے ہوے آنکھیں موند لی تھی۔

''منیب مجھے آپ سے بات کرنی ہے آپ کیوں کر رہے میرے ساتھ ایسا؟ مانا کے مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی لیکن آپ مجھے کتنی سزا دیں گے ؟ پلیز اب تو بس کر دیں بات کرے ناں مجھ سے'' سونیا نے منیب کا بازو ہلاتے ہوے بچوں کی طرح التجا کی۔

''سونیا پلیز تنگ نہں کرو نیند آرہی ہو مجھے لائیٹ بند کر دو پلیز'' منیب نے سنجیدہ آواز میں کہا اور کروٹ بدل گیا۔ جب کے سونیا بے بسی سے اس کی پشت دیکھتی رہ گی۔

==================

منیب صبح اٹھا تو سونیا پہلے سے ہی جاگ رہی تھی جیسے وہ رات بھری سوئی ہی نہں ہو منیب اسے اگنور کرتے ہوے فریش ہونے چلا گیا جب وہ واپس آیا تو سونیا اپنا سامان پیک کر رہی تھی۔

''کیا کر رہی ہو؟'' منیب نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''جب میں اتنی ہی بری ہو کے آپ مجھ سے کوئی تعلق رکھنا ہی نہں چاہتے تو جب آپ کی زندگی میں میری کوئی جگہ اب ہے ہی نہں تو پھر مجھے اس کمرے میں بھی رہنے کا کوئی حق نہں میں واپس اپنے کمرے میں شفٹ ہو رہی ہو'' سونیا نے نم لہجے میں جواب دیا۔

''اور گھر والوں کا کیا کہو گی وہ سوال کرے گے؟'' منیب نے پوچھا۔

''آپ فکر نہں اب میں آپ کو کوئی الزام نہں دو گی میں کہہ دو گی کے میں خود آپ کے ساتھ نہں رہنا چاہتی کوئی آپ کو کچھ نہں کہے گا آپ بے فکر رہے اب گھر والوں کی خاطر آپ کو مجھے مزید برداشت نہں کرنا ہو گا'' سونیا نے کہا اور اپنا سامان لیے کمرے سے نکل گی اُس کو امید تھی کے منیب اسے روک لے گا لیکن منیب نے اسے نہں روکا۔

==================

منیب کا سارا دن بہت بے چین گزرا تھا

وہ سونیا کو سبق سکھانا چاہتا تھا۔ لیکن اب اسے لگ رہا تھا کے وہ کچھ زیادہ ہی زیادتی کر گیا تھا سونیا کے ساتھ۔ اپنی چند دن کی بیوی کے ساتھ اسے اتنی سختی سے پیش نہں آنا چاہیے تھا۔ سونیا نے جو بھی کہا تھا غلط فہمی کی وجہ سے کہا تھا۔ لیکن اس نے تو اس بات کو انا کا مسلہ ہی بنا لیا تھا لیکن ان وہ بہت گلٹی فیل کر رہا تھا اس کا پڑھائی میں بھی دھیان نہں لگ رہا تھا۔

============

Posted On Kitab Nagri

سونیا اپنے کمرے میں اداس بیٹھی تھی جب رافیعہ بیگم وہاں سے گزر رہی تھی تو ان کی سونیا پر نظر پڑی۔

"سونی تم یہاں کیا کر رہی تھمیں تو منیب کے کمرے میں ہونا چاہیے تھا ناں؟"رافیعہ بیگم نے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔

"مما وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"کیا ہوا تھمارے اور منیب کا کوئی جھگڑا ہوا ہے کیا"رافیعہ نے فکر مندی سے پوچھا۔

"مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ"سونیا کو سمجھ نہں آ رہا تھا کیا جواب دے۔

"وہ ایکچوئی یلی بڑی مما سونیا کا دل کر رہا تھا کچھ دن میکے رہنے کا مجھ سے شکایت کر رہی تھی ایک ہی گھر کی وجہ سے اس کا تو میکے جانے کا شوق ہی نہں پورا ہوتا تو میں نے کہا کے چلو کچھ دن تھمارے کمرے میں روک جاتے ہے تا کے تھمارا بھی شوق پورا ہو۔ جاے "

منیب نے کمرے میں آتے ہوئے کہا

"او اچھا بھی کہہ تو میری بیٹی بالکل ٹھیک رہی ہے تو چلو ٹھیک ہے سونی تم سمجھو آج سے تم میکے آئی ہو اور ھم بھی تھمیں میکے والا پروٹوکول دیں گے"رافیعہ بیگم نے کہا اور پھر کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد کمرے سے چلی گی تو منیب نے دروازہ لوک کیا۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہے؟"سونیا نے بے رخی سے پوچھا۔

"وہ ایکچوئی یلی میری ایک بہت قمیتی چیز نہں مل رہی تو میں پوچھنے آیا تھا کے کہیں وہ چیز غلطی سے تم اپنے سامان کے ساتھ تو نہں لے آئی"منیب نے کہا۔

"نہں میں آپ کی کوئی چیز بھی نہں لے کر آئی"سونیا نے کہا۔

"لے کر تو آئی ہو اپنے ساتھ میری بیوی کو بھی اس کمرے میں"منیب نے مسکراتے ہوئے کہا تھا سونیا نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے مجھے معاف کر دیا کیا؟"سونیا نے حیرت سے پوچھا۔

"اب بھلا اتنی پیاری بیوی سے زیادہ دیر کون ناراض رہ سکتا ہے؟"منیب نے قدم بڑھا کر اپنے اور سونیا کے بیچ کا فاصلہ سمیٹا تھا۔

"تو پھر آپ نے صبح کیوں نہں روکا مجھے؟"سونیا نے شکایت کی جب کے منیب کی قربت پر اس کا دل زور زور سے ڈھڑک رہا تھا۔

"میں نے سوچا کے تم بھی روایتی بیوی کی طرح ناراض ہو کر میکے جانے والا شوق پورا کر ہی لو اور پھر میں بھی اپنے سسرال آ کر ہی مناو گا تھمیں"منیب نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا جبکے سونیا کی آنکھیں بھیگی تھی۔

"ایم سوری منیب ایم سو سوری میں نے آپ کو بنا سوچا سمجھے اتنا کچھ سنا دیا آپ سے اتنی بد تمیزی کی"سونیا نے روتے ہوئے کہا۔

"تم سوری نہں بولو سونیا میں خود تم سے شرمندہ ہو میں نے جو کچھ بھی تھمارے ساتھ کیا مجھے نہں کرنا چاہیے تھا مجھے سمجھنا چاہیے تھا تم نے جو کچھ بھی کیا تھا میری محبت میں کیا تھا تم مجھے کسی اور کے ساتھ نہں بانٹ سکتی تھی اس لیے کیا تھا"منیب نے سونیا کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''سونیا میاں بیوں کے رشتے کی سب سے مضبوط بنیاد ہوتا ہے یقین اور میاں بیوی کا رشتہ یقین پر ٹکا ہوتا ہے اور اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک بھی اس بنیاد کو ہلا دے یا توڑ دے ناں تو میاں بیوی کی محبت کا محل اپنی ساری خوشیوں کے ساتھ زمین بوس ہو جاتا ہے۔اور پھر صرف ٹوٹے رشتوں کی کرچیاں رہ جاتی ہے جنہیں سمیٹتے سمیٹتے انسان تک جاتا ہے۔

اس لیے پلیز آئی ندہ کوئی بھی بات ہو تو پہلے مجھ سے پوچھنا پھر کوئی نتیجہ اخذ کرنا''منیب نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔

''آئی پرومس دوبارہ ایسا کبھی نہں ہو گا منیب''سونیا نے کہا تو منیب نے اس خود میں سمیٹا تھا اور منیب کے سینے پر سر رکھتے ہوئے اس کے دل سے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا تھا۔

چھوڑ کے جانا ہے تو جا______پر مات ادھوری ثابت کر

مجھ سے جھگڑا کر___اور مجھ کو غیر ضروری ثابت کر

میرے پتھر لہجے کی______ہر روز شکایت لوگوں سے

آکر صرف دلائل دے_________میری مغروری ثابت کر

بات بجا کہ ہوتے دو چار_________مسائل سب کے ہی

جانتا ہوں مجبوری کو________لیکن مجبوری ثابت کر

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پھر میں مانوں گا کہ ہم دونوں__میں صدیاں حائل ہیں

پہلے میرے دل سے اپنے_______دل کی دوری ثابت کر

بحث نہیں بنتی دونوں کی___پھر بھی اے بہتان پرست

جتنی باتیں گھڑ رکھی ہیں______ایک تو پوری ثابت کر

''اب چلیں''سونیا نے منیب کے سینے سے سر اٹھایا تو منیب نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''کہاں ؟''سونیا نے سوالیہ پوچھا۔

''اپنے کمرے میں''منیب نے کہا۔

''اور اگر ممانے پوچھا تو کیا کہوں گی میں ؟''سونیا نے کہا۔

''کہہ دینا تمہارااپنے شوہر کے بنا دل نہں لگ رہا تھا تو تم سسرال واپس آ گی''منیب نے کہا تو سونیا کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا

آج حمزہ واپس جارہا تھا پریشے سمیت پورا گھر بہت اداس تھا۔حتی کے اس نے کبھی بھی پریشے سے بات نہں کی نہں تھی۔بات تو دور اس نے کبھی نظر اٹھا کر بھی پریشے کو نہں دیکھا تھا۔لیکن پریشے پھر بھی اس کے جانے پر اداس تھی۔چلو بات تو ناں سہی لیکن وہ جی بھر کر اسے دیکھ تو لیتی تھی۔لیکن اب وہ اسے دیکھنے سے بھی محروم ہو جاے گی۔یہ سوچتے ہوے اس کی آنکھیں نم ہوئی ی تھی۔

حمزہ کی آج رات کی فلیٹ تھی اور اس نے اپنا سارا سامان پیک کر لیا تھا۔بس ایک بار دیکھ رہا تھا کے کچھ رہ تو نہں گیا۔جب دروازے پر دستک ہوئی ی تھی۔

''آجاے''

اجازت ملنے پر پریشے روم میں داخل ہوئی ی تو حمزہ نے ایک نظر پریشے کو دیکھا جس نے براؤن کلر کی سمپل شلوار قیمض پہن رکھی تھی اور دوپٹے کو اچھی طرح کندھوں پر پھیلا رکھا تھا۔گزرے کچھ دنوں میں پریشے میں کافی تبدیلیاں آئی ی تھی۔حمزہ چاہے اس سے بات نہں کرتا تھا لیکن اس نے پریشے میں آئی ی تبدیلی کو واضح طور پر نوٹ کیا تھا۔

''کیسے آنا ہوا؟''حمزہ نے دوبارہ اپنا کام کرتا ہوے پوچھا۔

''مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے''پریشے نے کہا۔

''بولو میں سن رہا ہو''حمزہ نے کہا۔

''حمزہ میں جانتی ہو یہ منگنی تمہاری مرضی کے خلاف ہوئی ی ہے۔اس لیے تم میری طرف سے خود کو کبھی پابند نہں سمجھنا تم جیسے چاہو اپنی زندگی جی سکتے ہو۔مجھے تم سے کوئی ی شکایت نہں ہے۔بس میں چاہتی ہو تم جہاں رہو خوش رہو۔مجھ تم سے اور کچھ نہں چاہیے''پریشے اپنی بات پوری کر کے وہاں روکی نہں بلکے فوراً کمرے سے چلی گی۔

جبکے حمزہ ابھی تک حیران کھڑا تھا۔حیرت اسے پریشے کی باتوں پر نہں بلکے اس کے نم لہجہ پر ہو رہی تھی۔اس کے لفظوں میں چھپے درد کو حمزہ نے محسوس کیا تھا۔لیکن اس درد کی وجہ کیا ہے وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا؟وہ تمام خیالوں کو ذہن سے جھٹکتے ہوے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا۔

=================

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

حمزہ چلا گیا اور اپنے پیچھے اداسی چھوڑ گیا ہر کوئی اداس ہو گیا تھا کسی کا بھی دل نہں لگ رہا تھا۔

پریشے بھی اداس کھڑی تھی جب احسن بھی وہاں آگیا۔

"اداس ہو کیا؟" احسن نے پوچھا۔

"ہاں" پریشے نے یک لفظی جواب دیا۔

"فکر نہں کرو وہ جلدی واپس آجاے گا" احسن نے پریشے کو تسلی دی۔

"ہاں شاہد وہ واپس آجاے بھی لیکن میرے پاس لوٹ کر کبھی نہں آئے گا" پریشے نے اداسی سے کہا۔

"کیا مطلب؟" احسن نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کچھ نہں" پریشے نے جواب دیا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" احسن نے پوچھا۔

"نہں کچھ نہں ہوا" پریشے نے کہا۔

"اچھا چلو آئی س کریم کھانے چلتے ہے" احسن نے اس کا دل بہلانے کے لیے کہا۔

"نہں احسن میرا بالکل بھی موڑ نہں ہے پھر کسی دن چلے گے" پریشے نے کہا اور اندر کی جانب بڑھ گی۔

Posted On Kitab Nagri

=====================

"تین سال بعد"

حمزہ کو پاکستان سے آئے تین سال گزر چکے تھے

لیکن اس نے پلٹ کر ایک بار بھی پاکستان کا چکر نہں لگا یا تھا۔ لیکن ان تین سالوں میں اس نے ایک بار بھی حوریہ سے بات کرنے کی کوشش بھی نہں کی تھی۔ بس ہر رات وہ ہوتا تھا اور حوریہ کی یادیں ہوتی تھی۔ گزرے تین سالوں میں ایک لمہ بھی ایسا نہں گزرا تھا جب اس نے حوریہ کو یاد نہں کیا ہو۔

حوریہ نہں ہوتے ہوئے بھی ہر لمہ ہر پل اس کے ساتھ تھی۔ کبھی تو وہ حقیت اور خواب کا فرق ہی بھول جاتا تھا لیکن آج صبح سے تو حوریہ کی یاد کچھ زیادہ ہی آرہی تھی دل تھا کے سنبھلنے کا نام ہی نہں لے رہا تھا۔ وہ سو طرح سے دل کو بہلانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن دل تھا کے پھر بھی حوریہ کے نام کا ورد کیے جارہا تھا اور جب یاد حد سے بڑھ گی تو دل کے ہاتھوں مجبور ہو کے اس نے اپنی آئی ڈی آن کر ہی لی۔

==================

منیب اپنے سٹڈی مکمل کر کے ایک کامیاب ہاٹ سرجن بن چکا تھا اور اب مصطفی آباد میں اپنا ہسپتال بنا رہا تھا۔ جس میں وہ غریبوں کا مفت علاج کر سکے یہ ہسپتال صرف ہسپتال ہی نہں بلکے منیب کی زندگی کا سب سے بڑا خواب بھی ہے۔ تو دوسری طرف سونیا نے بھی اپنی سٹڈی مکمل کر لی تھی اور مصطفی آباد کی ایک کامیاب سائی کالوجسٹ تھی اور ہسپتال صرف منیب کا خواب ہی نہں سونیا کی امید بھی تھا۔ وہ دونوں ہی اس ہسپتال کو مل کر ایک بہترین ہسپتال بنانا چاہتے تھے۔

===================

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

رابعہ نے شادی کے بعد اپنی سٹڈی چھوڑ دی تھی سب نے اس بہت فورس کیا تھا کے وہ اپنی سٹڈی کمپلیٹ کر لے لیکن وہ بضد تھی کے اسے اب آگے نہں پڑھنا تو سب اس کی خوشی کی خاطر چپ ہو گے تھے۔ میر واور رابعہ کی ایک بہت ہی پیاری بیٹی ہے جس کا نام مہدیا تھا اور حویلی کے افراد کی اس میں جان تھی۔

سب ہی اس سے بہت پیار کرتے تھے میرو کی تو آنکھوں کا تارا تھی۔ بہت پیار کرتا تھا اپنی ننھی پری سے۔

=============

پریشے بھی اپنی پڑھائی کمپلیٹ کر چکی تھی اور اس بیچ پریشے کی احسن سے اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔ اور تقریبا سب ہی اس دوستی سے واقف تھے۔ کبھی کبھی تو سونیا شکایت کرتی تھی کے احسن سونیا کو تو بھول ہی گیا ہے پریشے سے دوستی کر کے لیکن اس سب کے باوجود بھی احسن اپنے اور پریشے کے رشتے کو سمجھتا تھا۔ اس نے کبھی وہ رشتہ نہں بھولا یا تھا اور ناں کبھی پریشے کو اپنے دل کی بات بتانے کی کوشش کی تھی وہ جانتا تھا کے پریشے حمزہ سے منسوب ہے اور اس لحاظ سے اس نے پریشے کا ہمیشہ احترام کیا تھا اس کے اور اپنے درمیان کا فاصلہ برقرار رکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

سب صرف حمزہ کے لوٹنے کے منتظر تھے حمزہ کے لوٹتے ہی خالد نے پریشے اور حمزہ کی شادی کر دینی تھی۔

طاہرہ بیگم بھی احسن کے لیے لڑکیاں دیکھ رہی تھی وہ خود جلدی سے جلدی احسن کی شادی کر دینا چاہتی تھی تاکے احسن بھی اپنی لائف میں سیٹل ہو جاے ویسے تو احسن نے سٹڈی کے بعد فیملی بزنس ہی جوائن کر لیا تھا۔

==================

ان تین سالوں میں نقش نے ایک بار بھی حوریہ سے رابطہ کرنے کی کوشش نہں کی تھی اس نے سوچ لیا تھا کے پہلے خود وہ کسی نتیجہ پر پہنچے گا پھر ہی حوریہ کے بارے میں کچھ سوچے گا۔ نقش اور عنجلی پیچھلے تین سالوں سے اسلام پر ریسرچ کر رہے تھے اور وہ دن قریب ہی تھا۔ جب وہ کسی آخری نیتجے پر پہنچ جاے گے۔

عنجلی کے منگیتر نے باہر جانے کے ایک سال بعد کسی وہاں کی لڑکی سے شادی کر لی تھی اور عنجلی نے بھی شادی کرنے سا منع کر دیا تھا۔ اب عنجلی کسی بھی تعلق کو نبھانے کی کنڈیشن میں نہں تھی۔

==================

ارشد کو بزنس کے سلسل میں دو سال آوٹ آف کنڑی جانا پڑا اور وہ حال ہی میں لوٹا ہے۔ اور اب نصرت بیگم جلدی سے جلدی اس کی شادی کر کے عنایہ کو اپنے گھر کی بہو بنانا چاہتی ہے۔ جبکے ارشداب بھی عنجلی کی یاد کو دل میں بساے اور ہونٹوں پر مسکراہٹ سجاے جینے کا ہنر سیکھ گیا تھا۔

چاند کی سٹڈی بھی کمپلیٹ ہو چکی تھی اور اس کی اچھی قسمت تھی کے اس کو بطور انگش پروفیسر سنگھاپور کے ایک گورنمنٹ کالج میں جاب بھی مل گی تھی جو کے گرلز کالج تھا اور چاند اپنی جاب سے بہت مطمئن اور خوش تھی۔ نقش والے قصے کو تو وہ کب کا بھول چکی تھی۔ کیونکہ نقش اس کے بعد اس کے سامنے کبھی نہں آیا تھا اور ناں ہی اس نے کبھی حوریہ سے بات کرنے کو کوشش کی تھی۔

چاند ابھی آنلائن ہی تھی۔ جب اسے ایک ٹیکسٹ موصول ہوا تھا۔ جو کے حمزہ خان کی طرف سے تھا۔ چاند کو پہلے تو شدید حیرت ہوئی کیونکہ آج سے تین سال پہلے حمزہ نے اسے ٹیکسٹ کیا تھا اور اس کے بعد اس نے حمزہ کو کبھی آنلائن نہں دیکھا تھا۔ اتنے لمبے عرصہ بعد اس نے دوبارہ حوریہ کو ٹیکسٹ کیا تھا۔ حیرت تو بنتی تھی حوریہ کا موڑ پہلے ہی سٹوڈنٹس کی وجہ سے بہت خراب تھا اور وہ اس وقت سٹاف روم میں بیٹھی تھی۔ جب اسے حمزہ کا ٹیکسٹ موصول ہوا۔ کچھ سوچتے ہوے جوابی ٹیکسٹ سینڈ کیا اس نے سوچ لیا تھا اگر اس لڑکے نے اس سے کوئی بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تو وہ بھی اس کی اچھی کلاس لگاے گی کے دوباہ وہ کبھی حوریہ کو مسیج نہں کرے گا۔

"کیسی ہو؟" تھوڑی دیر بعد نیکسٹ ٹیکسٹ موصول ہوا۔

"مسیج کرنے کی وجہ؟" حوریہ اجنبیوں سے حال حوال نہں پوچھا کرتی تھی وہ سیدھی اور صاف بات کیا کرتی تھی۔

کچھ دیر بعد جوابی ٹیکسٹ موصول ہوا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں گھما کر بات کرنے کا عادی نہں ہو حوریہ سیدھی بات کرتا ہو میں آپ سے پیار کرتا ہو اور آج سے نہں بلکے پچھلے تین سال سے۔آپ کے لفظوں نے مجھے اپنا اسیر بنا دیا ہے۔اور میں پیچھلے تین سال سے آپ کے لفظوں کے سحر سے نکلنے کی کوشش کر رہا ہو۔لیکن میری ہر کوشش ناکام ہو چکی ہے اور آج دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں آپ کی دنیا میں واپس آیا ہو اور بہت ہمت مجتمع کر کے آپ کو اپنے دل کی بات بتا رہا ہو۔"

ٹیکسٹ پڑھ کے تو حوریہ کا خون ہی خول گیا تھا۔مطلب کے وہ بھی ٹپیکل لڑکوں کی طرح نکلا جو فیس بک پر لڑکیوں کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں میں پھنسا لیتے ہے اور پھر ان کی زندگی خراب کر کے چلتے بنتے ہے۔

"مجھ سے پہلے آپ یہ باتیں کتنی لڑکیوں سے کر چکے ہے؟"حوریہ نے جواب لکھ کر سینڈ کیا تھا۔

اور حمزہ کو جس بات کر ڈر تھا وہ ہی ہوا حوریہ اسے بھی کوئی ٹھر کی لڑکا ہی سمجھ رہی تھی۔

"لسن حوریہ ایسا کچھ نہں ہے میں یہ سب کچھ صرف پہلی بار آپ سے ہی کہہ رہا ہو میں سچ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہو"حوریہ کو جوابی ٹیکسٹ موصول ہوا۔

"لسن مسٹر میں بہت اچھی طرح جانتی ہو تم لڑکوں کو جو لڑکیوں کے ساتھ ٹائم پاس کرتے ہے پیار کے بڑے بڑے دعوے کر کے ان کی زندگی خراب کر دیتے ہے اور پھر جب شادی کی بات آتی ہے تو غائب ہو جاتے ہے اور تم بھی یقیناً ان میں سے ایک ہی ہو جو ٹائم پاس تو کر سکتے ہے لیکن کسی لڑکی کو اپنا نام نہں دے سکتے اس لیے دوبارہ مجھے ایسی گھٹیا باتوں کے لیے ٹیکسٹ نہں کرنا"حوریہ نے ٹیکسٹ سینڈ کیا اور فسبک سے لاگ آوٹ کر گی کیونکہ اس کے نیکسٹ لیکچر کا ٹائم ہو رہا تھا ورنہ وہ آج لڑکے کا دماغ تو اچھے سے ٹھکانے لگا دیتی۔

حمزہ نے بےبسی سے کوشن اٹھا کر زمین پر پھنکا تھا وہ ہی ہوا ناں جس کا حمزہ کو ڈر تھا۔حوریہ نے اس پر اعتبار نہں کی اور اس پر بھی بدکردار ہونے کا لیبل لگا گی تھی۔کون کہتا ہے کردار صرف عورت کا ہوتا ہے مرد کا کچھ نہں جاتا وہ چاہے کچھ بھی کر لے۔مرد مرد ہی ہوتا ہے وہ پاک یا بدکردار نہں ہوتا کیونکہ وہ ایک مرد ہے۔میں نہں مانتی اس بات کو جس طرح عورت کا کردار ہوتا ہے ناں یا تو وہ پاک باز ٹھہرتی ہے یا بدکردار۔بالکل اس طرح مرد کا بھی کردار ہوتا ہے مرد بھی یا تو باوفا ہوتا ہے یا پھر بےوفا ہوتا ہے۔اور جیسے آپ خود ہے ناں آپ کو ویسی ہی چیز عطا کی جاتی ہے جیسی نیت ویسی ہی مراد اور کیا تم نے سن نہں رکھا۔

القرآن-سورۃ نمبر 24 النور

آیت نمبر 26

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Posted On Kitab Nagri

اَلۡخَبِيۡثٰتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ وَالۡخَبِيۡثُوۡنَ لِلۡخَبِيۡثٰتِ‌ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيۡنَ وَالطَّيِّبُوۡنَ لِلطَّيِّبٰتِ‌ ۚ اُولٰٓـئِكَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا يَقُوۡلُوۡنَ‌ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ كَرِيۡمٌ ۞

ترجمہ:

گندی عورتیں گندے مردوں کے لائق ہیں،اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق۔اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کے لائق ہیں،اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کے لائق۔یہ (پاکباز مرد اور عورتیں) ان باتوں سے بالکل مبرا ہیں جو یہ لوگ بنا رہے ہیں۔ان (پاکبازوں) کے حصے میں تو مغفرت ہے اور باعزت رزق۔

اس لیے مرد کو بھی اپنے کردار کی اتنی ہی حفاظت کرنی چاہیے۔جتنی کے عورت کو اپنے کردار کی کرنی چاہیے۔اگر اسلام میں عورت کو پردے کا حکم دیا گیا ہے تو مرد کو بھی نگاہیں نیچی رکھنے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔اور جب دنیا کی بہترین عورتوں نے دنیا کے بہترین مردوں سے پردہ کیا تھا۔تو پھر ھم کون ہوتے ہے پردہ نہں کرنے والے کردار کردار ہی ہوتا ہے چاہیے وہ عورت کا ہو چاہے وہ مرد کا جیسے ایک دغدار عورت کو کوئی نہں اپناتا بالکل اسی طرح ایک آوارہ اور بدکردار مرد کو کوئی شریف خاندان اپنی بیٹی دینا بھی پسند کرتا۔

حمزہ نے سوچ لیا تھا وہ اپنے پے بدکرداری کا دھبہ نہں لگنے دے گا وہ حوریہ کو اپنا پیار ثابت کر کے دیکھائے گا حوریہ کو اپنی زندگی میں شامل کر کے رہے گا چاہے پھر جو مرضی ہو جاے اب کوئی قسم کوئی وعدہ وہ اپنے پیروں کی زنجیر نہں بنے دے گا اس نے سوچ لیا تھا اپنے پیار کے لیے وہ دنیا سے لڑ جاے گا یا تو جیت جاے گا یا پھر ہار کو اپنا مقدر سمجھ کر قبول کرلے گا لیکن یوں گھٹ گھٹ کر نہں زندگی جیے گا اس نے سوچتے ہوے حوریہ کی پروفائل پر کلک کیا اور اس کی ڈیٹیل میں کرنٹ کنٹری اور شہر کا نام دیکھنے لگا

جہاں کنٹری انڈیا اور کرنٹ سٹی سنگھاپور شو ہو رہا تھا وہ تو حوریہ جہانگیر کا تعلق انڈیا سے ہے لیکن یہ جاننے کے باوجود بھی اس کے ذہن میں ایک بار بھی یہ خیال نہں آیا کے حوریہ ہندو ہو سکتی ہے کیونکہ وہ جانتا تھا حوریہ مسلمان ہے اس کے ناول پڑھ کر کوئی بھی بتا سکتا تھا کے وہ ایک مسلمان ہے اس لیے تو کہتے ہے آپ کے الفاظ آپ کی ذات کی عکاسی کرتے ہے

ملک اور شہر کا نام تو پتہ چل گیا لیکن اب مسلہ یہ تھا کے وہ حوریہ کا گھر ایڈریس کیسے معلوم کرے وہ ابھی سوچ ہی رہا تھا جب اس کے نمبر پر میرو کی کال آنے لگی

بڑی سہی وقت پر کال کی ہے مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے حمزہ نے کال اٹھاتے ہوے کہا

ہاں خیریت ہی ہے اچھا میرو یہ بتا تھا اگر فیسبک پر کوئی آپ کا دوست بن جاے اور اگر اس کا ایڈریس معلوم کرنا ہو تو کیسے کرے گے حمزہ نے پوچھا

تو سیدھی سی بات ہے اس بندے سے پوچھ لو میرو کو حمزہ کی اس بے تکی بات کا مطلب سمجھ نہں آیا تھا

اور اگر وہ انسان آپ کو ناں بتاے تو حمزہ نے سوالیہ پوچھا

پھر تو جاننا مشکل ہے کے وہ کہاں رہنے والا ہے لیکن تمھارے لیے بالکل مشکل نہں ہے میرو نے کہا

Posted On Kitab Nagri

مطلب ؟حمزہ نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب حد ہے امریکہ کی ٹوپ یونیورسٹی سے سوفیٹ وی ئی رانجینز کی ڈگری لینے والے انسان کے لیے کیا مشکل ہے میرے بھائی ی سمپل سی بات ہے اس بندے کی آئی ی ڈی ہیک کر اس کی پرسنل ڈیٹیل میں جا کر اس کا فون نمبر نکال اور فون نمبر ٹریس کرتے ہوے اس کی لوکشن ٹریس کر لے میر و نے سمجھاتے ہوے کا

اف میر و یہ بات میرے دماغ میں کیوں نہں آئی ی کے میں کوئی ی عام انسان نہں بلکے امریکہ کی انٹر نیشنل کمپنی کا اکلوتا سوفٹ وی ئی رانجینز ہو میرے لیے تو یہ سب کرنا قطعی مشکل نہں ہے حمزہ نے خوشی سے کہا آج پہلی بار اسے اپنے سوفٹ وئی یر انجینز ہونے پر اتنی خوشی ہو رہی تھی

اچھا میر و میں تم سے بعد میں بات کرتا ہو مجھے ابھی بہت ضروری کام کرنا ہے حمزہ نے کہا اور میر و کی بات سنے بنا ہی کال کاٹ دی اور ٹیبل پر پڑا اپنا لیپ ٹاپ اٹھایا اور مہارت سے اپنا کام کرنے لگا اور وہ دنیا کا پہلا سوفیٹ وئی یر انجینز تھا جو اپنے کام کے پہلے دن ہی اپنے محبوب کی آئی ی ڈی ہیک کرنے کا کام سر انجام دے رہا تھا کیچھ ہی دیر میں اس نے حوریہ کی آئی ی ڈی ہیک کر لی تھی یہ تو اس کے بائی یں ہاتھ کا کھیل تھا اس نے حوریہ کا نمبر اپنے موبائی ل میں سیو کرتے ہوے اس کی آئی ی ڈی بند کر دی اور اب اس کے نمبر سے اس کی لوکیشن ٹریس کرنا کا ارادہ رکھتا تھا اس گلیٹی تو فیل ہوا لیکن حوریہ تک پہنچنے کے لیے یہ سب کرنا بہت ضروری تھا ورنہ شائی دوہ حوریہ کو کبھی ناں ڈھونڈ پاتا اپنا کام کرنے کے بعد اس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور موبائی ل اٹھا کر کال ملائی ی اور اپنے مینجر کو جلدی سے جلدی انڈیا جانے کے لیے ٹکٹ بک کروانے کا کہا اور فون بند کر کے کمرے میں آ گیا اور اپنا سامان پیک کرنے لگا اسے جلدی سے جلدی ائی یر پوٹ پہچنا تھا اب وہ مزید انتظار نہں کر سکتا تھا

=====================

انڈیا میں الیکشن کی تیاریاں عروج پر تھی روڈ بلاک دھرنا دینا مار پیٹ کرنا مخالف پارٹی کو ہراساں کرنا آئے روز کا معمول بن چکا تھا شہر کے حالات روز بہ روز بگڑتے جا رہے تھے

شام گوئی نکا اس بار بھی اپنے حلقے میں الیکشن لڑ رہے تھے لیکن پیچھلے تین سالوں کی نسبت اس بار ان کے جتنے کے چانسز بہت کم تھے کیونکہ عوام کو ان سے شکایت تھی کے الیکشن سے پہلے وہ جو دعوے کرتے ہے کرسی پر بیٹھنے کے بعد ان کو پورا نہں کرتے اس لیے اس بار زیادہ تر عوام ان کی مخالف پارٹی کے حق میں کھڑی تھی اور یہ ہی بات ان کے لیے باعث فکر تھی ان کے سیکٹری کا کہنا تھا کے شام گوئی نکا کو کیچھ ناں کیچھ ایسا کرنا ہو گا کے مخالف پارٹی کے ساتھ ساتھ سارے مسلم ووٹ بھی ان کے حصے میں آ جاے تو ہی وہ الیکشن جیت سکتے ہے اور شام گوئی نکا اس سوچ میں گم تھے کے وہ ایسا کیا کرے کے الیکشن جیت جاے

=================

عثمان اپنے کمرے میں بیٹھے تھے جب عافیہ بیگم بھی کمرے میں آ گی

عثمان آپ نے شہریار کے بارے میں کیا سوچا ہے عافیہ نے بات کی شروعات کی

کیا مطلب ؟

Posted On Kitab Nagri

مطلب یہ کے عثمان عنایہ شہریار سے چھوٹی اور اب تو جلدی ہی عنایہ کی شادی بھی ہو جاے گی اور ماشاءاللہ سے اب تو شہریار بھی اپنی لائف میں سیٹل ہے اچھے جاب ہے اس کے پاس اچھا گھر ہے تو آپ کو نہں لگتا کیا کے اب ھمیں شہریار کی بھی شادی کر دینی چاہیے

عافیہ نے کہا

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی عافیہ لیکن کیا تم نے شہریار سے پوچھا کے اسے کوئی ی پسند تو نہں عثمان صاحب نے چشمہ اتارتے ہوے کہا

مجھے نہں لگتا ایسا کیچھ ہوتا تو شہریار ھم سے ضرور ذکر کرتا مجھے یقین کے وہ ھماری پسند کی لڑکی سے ہی شادی کرے گا عافیہ نے کہا

یہ تو بہت اچھی بات ہے پھر تو تم نے شہریار کے لیے کوئی ی لڑکی دیکھی کیا

دیکھنے کی کیا ضرورت ہے عثمان صاحب جب لڑکی سامنے موجود ہے تو عافیہ بیگم نے مسکراتے ہوے کہا

کیا مطلب عثمان نے نا سمجھی سے پوچھا

مطلب یہ کے چاند ہے ناں اپنے شہریار کے لیے عافیہ بیگم نے کہا

جب کے عثمان صاحب کو ان کی بات پر خاصی حیرت ہوئی ی تھی کیونکہ عافیہ بیگم کو چاند سے کوئی ی اتنی خاص محبت نہں تھی پھر بھی وہ شہریار کے لیے چاند کی بات کر رہی تھی تو کوئی ی ناں کوئی ی بات تو ضرور تھی

آپ سچ میں چاند کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہے کیا عثمان صاحب نے تعجب سے پوچھا

ہاں تو اور کیا ہے ماشاءاللہ اتنی پیاری اور سلجھی ہوئی ی بچی ہے اور پھر اس کے پاس گورنمنٹ جاب بھی ہے اچھا کماتی بھی ہے مجھے تو شہریار کے لیے بہت پسند ہے عافیہ نے کہا تو عثمان صاحب سمجھے کے چاند پر یہ مہربانی اس کی جاب کی وجہ سے ہو رہی تھی عثمان صاحب نے افسوس سے سر جھٹکا کے عافیہ بیگم کبھی بھی اپنی لالچی فطرت سے باز نہں آسکتی تھی

ٹھیک ہے عافیہ بیگم جیسا آپ کو ٹھیک لگے عثمان جہانگیر کہہ کر کمرے سے چلے گے

==================

ارشد چاند حارث اور نصرت بیگم شام کو گاڈن میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے جب عافیہ اور عثمان صاحب جہانگیر ہاوس آئے

ماموں آپ اس وقت چاند خوشی سے کہتے ہوے عثمان صاحب کے سینے سے لگی تھی

بس سوچا اپنی گڑیا کو ہی ملے آے بھی گڑیا تو اپنی جاب میں اس قدر مصروف ہوئی ی ہے کے اپنے ماموں کو بھول ہی گی ہے عثمان صاحب نے شکایت کی

نہں ماموں جان ایسی کوئی ی بات نہں ہے آپ آے ناں بیٹھے پلیز اور پھر سب گارڈن میں رکھی چی ئیر پر ہی بیٹھ گے تھے جب کے چاند مہمانوں کے لیے چائے بنانے کیچن میں آ گی تھی

سب باتوں میں مصروف تھے جب چاند چائے لیے گارڈن پر آئی ی اور لوزامات ٹرالی سے نکال کر ٹیبل پر رکھنے لگی

Posted On Kitab Nagri

نصرت اور حارث صاحب آج ھم آپ کی طرف ایک خاص مقصد سے آئے ہے عافیہ نے بات کا آغاز کرتے ہوے کہا

نصرت ھم چاند کو اپنے شہریار کی دلہن بنانا چاہتے ہے حارث نے مسکراتے ہوے کہا تو عافیہ کو چائے دیتی چاند کا ہاتھ کانپا تھا اور وہ چائے دینے کے بعد واپس کیچن میں آ گی تھی

کیا ہوا تم سب لوگ اتنے خاموش کیوں ہو گے عافیہ نے پوچھا

دیکھو عافیہ شہریار بھی ھمارا اپنا بچہ اس سے عزیز بھلا ھمیں کون ہو سکتا ہے لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کیا نصرت عثمان نے پوچھا

لیکن بھائی صاحب کہیں شہریار اور چاند کے رشتے سے ارشد اور عنایہ کا رشتہ ناں متاثر ہو آپ تو جانتے ہے ناں امی ھمیشہ کہا کرتی تھی کے بٹے سٹے کے رشتے نہں کرنے چاہیے نصرت بیگم نے نرمی سے اپنی بات مکمل کی تھی

اوہو نصرت تم ابھی تک کن پرانے خیالوں میں اٹکی ہوئی ہو زمانہ اتنے آگے بڑھ چکا ہے آجکل تو یہ عام سی بات ہے اور میں کیچھ نہں سنو گی مجھے تو جواب ہاں میں ہی چاہیے عافیہ بیگم نے مان سے کہا

ٹھیک ہے بھابھی جب آپ کو کوئی اعتراض نہں تو پھر ھمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے آج سے چاند آپ کی بیٹی حارث صاحب نے مسکراتے ہوے کہا تو سب کے چہروں پر خوشی کی لہر ڈور گی اور سب نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی

==================

حمزہ کی فلیٹ ایک گھنٹہ بعد کی تھی اور یہ ایک گھنٹہ بھی اسے ایک صدی جیسا لگ رہا تھا اس کے سر پر ایک جنون سوار تھا اور وہ جنون تھا حوریہ کو پانے کا اسے اپنا بنانے کا اس نے یہ ایک گھنٹہ بہت مشکل سے گزرا تھا اور فلائی ٹ اناؤ س ہوتے ہی پلین کی طرف بڑھا تھا

سارا سفر اس نے انتہائی بے چینی سے کاٹا تھا اور ایک لمبا سفر مکمل کرنے کے بعد وہ شام چھ بجے انڈیا ائیر پورٹ پر کھڑا تھا اور پہلے بار زندگی میں اسے انڈیا کی فضا اچھی لگ رہی تھی

ہم تیرے شہر میں آئے ہیں مسافر کی طرح

صرف اک بار ملاقات کا موقع دے دے

اپنی آنکھوں میں چھپا رکھے ہیں جگنو میں نے

اپنی پلکوں پہ سجا رکھے ہیں آنسو میں نے

میری آنکھوں کو بھی برسات کا موقع دے دے

Posted On Kitab Nagri

آج کی رات میرا دردِ محبت سن لے

کپکپاتے ہوئے ہونٹوں کی شکایت سن لے

آج اظہار خیالات کا موقع دے دے

میری منزل ہے کہاں میرا ٹھکانا ہے کہاں

صبح تک تجھ سے بچھڑ کر مجھے جانا ہے کہاں

سوچنے کے لیے ایک رات کا موقع دے دے

بھولنا تھا تو یہ اقرار کیا ہی کیوں تھا

بے وفا تو نے مجھے پیار کیا ہی کیوں تھا

صرف دو چار سوالات کا موقع دے دے

ہم تیرے شہر میں آئے ہیں مسافر کی طرح

صرف اک بار ملاقات کا موقع دے دے

﴿قیصر الجعفری﴾

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ ائیر پورٹ سے باہر نکل آیا اور ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگا لیکن اسے کوئی ی ٹیکسی نظر نہں آئی ی پورے شہر میں اس وقت دھنگا فساد ہو رہا تھا جگہ جگہ آگ لگائی جا رہی تھی حمزہ کو تو سمجھ ہی نہں آیا کے یہاں ہو کیا رہا ہے لیکن جب اس نے الیکشن کیمپین دیکھی تو اسے سمجھ آیا اس کا ارداہ کسی ہوٹل میں ٹھہرنے کا تھا لیکن اسے کوئی ی ٹیکسی ہی نہں مل رہی تھی وہ کب سے روڈ پر کھڑا تھا جب اسے دور سے ایک گاڑی آتی دیکھائی ی دی تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے لیفٹ مانگی تھی اور گاڑی اس کے قریب آ کر روک بھی گی تھی حمزہ نے گاڑی کا ڈور کھولا اور اس کے بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ ہو گی

Posted On Kitab Nagri

ہاے میرا نام حمزہ ہے تھینکس آپ نے مجھے لفٹ دی حمزہ نے گاڑی میں بیٹھے ہی شکریہ ادا کیا تھا

اوئس اوکے بیٹا آپ کو کہاں جانا ہے بتادے میں ڈراپ کر دیتا ہو شہر کے حالات بہت خراب ہے تھمیں کوئی بھی ٹیکسی نہں ملے گی حارث صاحب نے شائی شتگی سے کہا

انکل آپ مجھے پلیز کسی بھی ہوٹل میں چھوڑ دیں اایکچوئی یلی میں سٹرینجر ہو مجھے کسی ہوٹل کا نہں پتہ یہاں کا آپ پلیز مجھے کسی اچھے سے ہوٹل میں چھوڑ دیں حمزہ نے التجائی یہ کہا

بیٹا ہوٹل یہاں سے مخالفت سمت میں ہے اور یہاں سے بہت دور بھی ہے اور دسری بات ہوٹل کی طرف جانے کے سارے راستے بلاک ہے تو اس وقت کسی بھی ہوٹل آپ نہں جا سکتے اور جب تک الیکشن نہں ہو جاتے راستے تقریبا بند ہی رہے گے حارث صاحب نے تفصیل سے بتایا تو حمزہ پریشان ہوا

اب میں کہاں ٹھروگا میں تو یہاں کسی کو جانتا بھی نہں ہو حمزہ نے پریشانی سے کہا تب ھی اس کے مسینجر پر کال آنی لگی حمزہ نے کال پک کی

اَلسَلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اَللهِ وَبَرَكاتُهُ

جی جی مینجر صاحب میں پہنچ گیا ہوا حمزہ نے کہا اور پھر کیچھ ضروری باتیں کرنے کے بعد فون بند کر دیا

آپ مسلمان ہو بیٹا حارث صاحب نے پوچھا

جی انکل میں پاکستان سے ہو یہاں کیچھ ضروری کام سے آیا ہو حمزہ نے بتایا

میں بھی مسلمان ہو بیٹا اس لیے آپ کو گھبرانے کی کوئی ضرورت نہں ہے میں آپ کو سیو جگہ پر پہنچا دوگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

تھنکیو انکل مجھے اس شہر کے بارے میں کیچھ بھی نہں پتہ

تھنکیو نہں کہو بیٹا یہ میرے لیے باعث فخر ہو گے میں اپنے شہر میں آئے ہوے مسلمان کی کوئی مدد کر سکو حارث نے کہا اور گاڑی گھر کے سامنے روکی تھی

اور گاڑی سے باہر نکلے آے

یہ کس کا گھر ہے انکل حمزہ نے گاڑی سے اترتے ہوے پوچھا

میرا گھر ہے

لیکن انکل میں کہاں ٹھہروگا حمزہ نے پوچھا

فکر نہں کرو بیٹا آپ میرے ساتھ میرے گھر ہی روکوں گے آپ کو یہاں کسی طرح کی کوئی پریشانی نہں ہو گی اس وقت ہوٹل میں روکنا آپ کے لیے خطرہ بھی بن سکتا ہے حارث صاحب نے کہا اور اسے لیے اندار کی طرف بڑھے جبکے حمزہ کی نظر گیٹ کے باہر لگی نیم پلیٹ پر پڑی تھی جہاں جعلی حروف میں لکھا ہوا تھا حارث جہانگیر ہاوس

Posted On Kitab Nagri

حمزہ نے حارث صاحب کے ساتھ گھر میں قدم رکھا تھا۔لاونج میں نصرت اور ارشد بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب وہ دونوں حارث صاحب کے ساتھ کسی اجنبی لڑکے کو دیکھ کر کھڑے ہو گے۔

"اَلسَّلامُ عَلَيْكُم وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُه" حارث صاحب نے سلام کیا۔

"ڈیڈ یہ کون ہے؟"ارشد نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا تھا۔

"بیٹا یہ حمزہ خان ہے پاکستان سے آیا ہے"اور پھر حارث نے مختصر الفاظ میں ساری بات بتادی۔

"بہت اچھا کیا حارث صاحب آپ اسے گھر لے آئے آجکل جس طرح کے شہر کے حالات چل رہے اس کا باہر روکنا خطرہ سے خالی نہں تھی"نصرت نے کہا۔

"حمزہ آپ اسے اپنا گھر سمجھو"ارشد نے مسکراتے ہوے کہا۔وہ سب بہت خوش تھی پہلے بار ان کے گھر کوئی ی پاکستان سے آیا تھا اور پاکستان کا تو نام ہی ان کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا۔

"ارشد تم حمزہ کو روم دیکھا دو اور حمزہ بیٹے تم فریش ہو کر آو میں کھانا لگواتی ہو"نصرت نے کہا تو ارشد حمزہ کو روم دیکھانے چلا گیا۔

============

کھانا کھانے کے بعد وہ سب سیٹنگ ایریا میں بیٹھے چاۓ پی رہے تھے۔

"بھی چاند کہاں ہے نظر ہی نہں آرہی؟" چاۓ پیتے ہوے حارث صاحب نے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہے شاہد کچھ کام کر رہی ہو گی اس لیے نیچھے نہں آئی ی"نصرت بیگم نے کہا۔

"حمزہ بیٹا آپ بتاو آپ کا تعلق پاکستان کے کس شہر سے ہے؟"حارث نے پوچھا۔

"جی انکل میں پنجاب کے قصبے مصطفی آباد سے ہو"حمزہ نے چاۓ کا گھونٹ بڑھتے ہوے جواب دیا۔

"انڈیا کس کام سے آنا ہوا؟"ارشد نے پوچھا۔

"وہ میں اپنے کام کے سلسلے میں آیا ہو"حمزہ نے سوچتے ہوۓ جواب دیا اب وہ انھیں کیا بتاتا کے ایک لڑکی کی محبت اسے یہاں تک کھینچ لائی ی ہے وہ لڑکی جس کو اس نے آج تک دیکھا بھی نہں ہے۔

"بیٹا کون کون ہے تمھاری فیملی میں؟"نصرت نے پوچھا۔

"جی آنٹی ھماری جوائی نٹ فیملی ہے سب ایک ساتھ ہی رہتے ہے"حمزہ نے جواب دیا۔

"واہ پھر تو کتنا مزہ آتا ہو گا ناں آپ کو ھمارے گھر میں تو بس چار لوگ ہے امی ابو میں اور میری چھوٹی بہن چاند"اشد نے کہا اس طرح کافی دیر سب بیٹھے باتیں کرتے رہے اور پھر اٹھ کر اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چلے گے۔

Posted On Kitab Nagri

============

چاند کو صبح نصرت بیگم کے زبانی رات آنے والے مہمان کے بارے میں پتہ چلا تھا جس کے بارے میں اس نے کچھ خاص نوٹس نہں لیا تھا اور کالج کے لیے تیار ہونے کے بعد اس نے اپنا ناشتہ کمرے میں ہی منگوا لیا تھا اور ناشتہ کرنے کے بعد اس نے برقعہ ڈالا اور حجاب کرتے ہوئے نکاب لگایا تھا۔اس کا پورا چہرہ نقاب کے پیچھے چھپ چکا تھا صرف اگر نظر آ رہی تھی وہ تو اس کی نیلی جھیل سی آنکھیں تھی۔جو کسی کو بھی اپنے سحر میں جکڑنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔اس نے اپنا بیگ اور فائی لز اٹھائی ی اور نیچے کی طرف بڑھی۔

حمزہ ناشتہ کرتے ہوئے حارث صاحب سے ہلکی پھلکی گفتگو کر رہا تھا جب اس کی نظر سیڑھیاں اترتی چاند پر پڑی تھی اور چاند کی آنکھوں نے کچھ پل کے لیے اپنی سحر میں جکڑ لیا ہو۔

حجابوں میں بھی تُو، نمایاں نمایاں

فروزاں فروزاں درخشاں درخشاں

ترے زُلف ور ُخ کا بدل ڈُھونڈھتا ہُوں

شبستاں شبستاں، چراغاں چراغاں

خطوخال کی تیرے پرچھائیاں ہیں

خیاباں خیاباں، گلستاں گلستان

جنوُن محبّت اُن آنکھوں کی وحشت

بیاباں بیاباں، غزالاں غزالاں

لپٹ مشکِ گیسو، تاتار، تاتار

دمک لال لب کی، بدخشاں بدخشاں

وہی اِک تبسّم چمن در چمن ہے

وہی پنکھڑی ہے، گُلِستان گُلِستان

سراسر ہے تصویر جمعیّتوں کی

محبّت کی دُنیا ہراساں ہراساں

یہی جذبِ پنہاں کی ہے داد کافی

چلے آؤ مجھ تک گریزاں گریزاں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

فراقِ حزیں سے تو واقف تھے تم بھی

وہ کچھ کھویا کھویا، پریشاں پریشاں

فراقؔ گورکھپوری

لیکن اپنی غلطی کا احساس ہونے پر اس نے فوراً نظریں جھکالی تھی جب کے حوریہ اس کی جانب متوجہ ہی نہں تھی۔

"اَلسَلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکَاتُ" حوریہ نے ٹیبل کے پاس روکتے ہوے سب کو مشترکہ آواز میں سلام کیا تھا۔

"وَعَلَیکُم اَلسَّلام وَرَحمَۃُ اَللہِ وَبَرَکَاتُہُ کیسا ہے میرا بچہ؟" حارث صاحب نے پوچھا۔

"میں ٹھیک ہو بابا" حوریہ نے جواب دیا

"تم ناشتہ نہں کروگی کی؟" احارث صاحب نے پوچھا۔

"جی بابا میں ناشتہ کر چکی ہو کالج کے لیے لیٹ ہو رہی ہو اب بس نکلو گی" حوریہ نے جواب دیا۔

جبکے حوریہ کی موجودگی میں حمزہ کا دل اتنی زور سے کیونکہ دھڑک رہا تھا یہ سمجھنے سے وہ قاصر تھا۔

"ٹھیک ہے میرا بچہ دھیان سے جانا اور احتیاط سے ڈرائی یونگ کرنا" حارث صاحب نے تاکید کی تو حوریہ باہر کی جانب بڑھی۔ حمزہ نے نظر اٹھا کر حوریہ کو باہر جاتے دیکھا تھا کچھ تو تھا جو حمزہ کو سمجھ نہں آرہا تھا

۔

================

ناشتہ کے بعد حمزہ کمرے میں آگیا تھا اس نے موبائیل آن کی اور دوبارہ حوریہ کی لوکیشن ٹریس کرنے لگا تھا اور لوکیشن معلوم کرنے کے بعد وہ نیچے آیا اور ارشد سے اس جگہ کا پوچھا جہاں حوریہ کی کرنٹ لوکیشن شو ہو رہی تھی۔

"ارے یہ ایریا تو وہی ہے جہاں چاند کا کالج ہے میں تھمیں راستہ بتادیتا ہو تم باہر میری گاڑی کھڑی وہ لے جانا تھمیں لوکل تو کوئی ی گاڑی نہں ملے گی" ارشد نے کہا اور پھر اسے جگہ کے بارے میں بتانے لگا۔

ارشد سے راستے سمجھنے کے بعد حمزہ گاڑی میں آبیٹھا تھا اور گاڑی سٹارٹ کی اب وہ حوریہ سے ملنے کے لیے مزید انتظار نہں کر سکتا تھا حوریہ کی لوکیشن کالج کے پاس شو ہو رہی تھی حمزہ نے کالج کے سامنے گاڑی روکی اور کالج کو دیکھنے لگا۔

ہو سکتا ہے وہ ایک سٹوڈنٹ ہو حمزہ کے دل میں پہلا خیال آیا لیکن اب مشکل یہ تھی کے وہ حوریہ کو پہچانے گا۔ کیوں کے گرلز کالج میں تو لاکھوں لڑکیاں پڑتی ہے اب ان میں سے حوریہ جہانگیر کونسی ہے یہ حمزہ کو کیسے پتہ چلے گا؟ اس نے تو آج تک حوریہ کو دیکھا ہی نہں اور ناں ہی کبھی اس کی آواز

Posted On Kitab Nagri

سنی تھی۔یہ بات حمزہ کو پریشان کر رہی تھی اس نے فون بند کرتے ہوے سٹیرنگ سے سر ٹکا یا تھا۔لوکیشن معلوم ہونے سے کچھ حاصل نہں تھا جب تک اس کے پاس حوریہ کو پہچاننے کا کوئی طریقہ نہں تھا

وہ کافی دیر اسی پوزیشن میں بیٹھا رہا اور پھر گاڑی سٹارٹ کرتے ہوے اس ایریا سے نکل گیا اور بے مقصد سڑکوں پر گاڑی گھوماتا رہا یہاں تک کے وہ حارث ہاؤس کا رستہ ہی بھول گیا تھا۔

====================

آج شام عافیہ اور عثمان آرہے تھے منگنی کی تاریخ پکی کرنے اس لیے نصرت بیگم بھی تیاریوں میں لگی تھی چاند نے بھی کالج سے آنے کے بعد کیچھ دیر ریسٹ کیا اور پھر نصرت بیگم کا ہاتھ بٹانے لگی اس نے اپنے چہرے کو اچھی طرح ڈھانپ رکھا تھا جب تک گھر میں ایک اجنبی موجود تھا وہ بنا نقاب کے نہں گھوم سکتی تھی اور یہ بات سب ہی اچھے سے جانتے تھے

==========

شام کو حارث عافیہ اور عنایہ آے تھے سب کی رضامندگی سے اس ویک اینڈ پر شہریار اور چاند کی منگنی رکھی گی تھی یعنی کے ٹھیک دو دن بعد حوریہ کی شہریار سے منگنی تھی چاند منگنی کا سن کر شرما گی اور اپنے کمرے میں چلی گی تھی جب کے باقی سب لاؤن میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب حمزہ بڑی مشکل سے عثمان ہاوس ڈھونڈ کر گھر میں داخل ہوا تھا تو عافیہ کی اس پر نظر پڑی

نصرت یہ لڑکا کون ہے عافیہ نے پوچھا

بھابی یہ حمزہ ہے پاکستان سے آیا ہے اور کیچھ دنوں کے لیے ھمارے ساتھ روکا ہے نصرت نے حمزہ کا مختصر تعارف کروایا تو عافیہ کا نصرت کا اس طرح کسی اجنبی لڑکے کو گھر رکھنا بالکل پسند نہں آیا تھا لیکن عافیہ نے کہا کیچھ نہں حمزہ کیچھ دیر لاونج میں بیٹھنے ک بعد اپنے کمرے میں آگیا تھا وہ بہت تھک چکا تھا جسمانی تھکاوٹ سے زیادہ انسان کو ذہنی تھکاوٹ تھکا دیتی ہے حمزہ کو اب مایوسی نے گھیر رکھا تھا وہ انڈیا تو آگیا تھا لیکن وہ اتنے بڑے شہر میں حوریہ کو ڈھونڈ گا کیسے اب وہ شہر کے چوک میں کھڑا ہو کر ہر آتی جاتی لڑکی سے تو نہں پوچھ سکتا تھا ناں کے وہ حوریہ تو نہں ہے یہ مایوسی بھی دیمک کی طرح ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ آپ کے یقین کو آپ کے اعتماد کو کھوکھلا کر دیتی ہے اس لیے تو مایوسی کو گناہ قرار دیا گیا اور اس وقت حمزہ بھی بہت مایوس ہو چکا تھا لیکن ھم کیوں بھول جاتے ہے کے جس رب نے ھمارا آج تک ساتھ دیا ہے ھمیں آج تک سنبھالے رکھا ہے وہ ھمیں آگے بھی سنبھالے رکھے گا گرنے نہں دیں گا حمزہ نے دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا تھا

دُعا کا ٹوٹا ہُوا حرف، سرد آہ میں ہے

تری جُدائی کا منظر ابھی نگاہ میں ہے

Posted On Kitab Nagri

ترے بدلنے کے باوصف تجھ کو چاہا ہے

یہ اعتراف بھی شامل مرے گناہ میں ہے

اب دے گا تو پھر مجھ کو خواب بھی دے گا

میں مطمئن ہوں، مرا دل تری پناہ میں ہے

بکھر چُکا ہے مگر مُسکرا کے ملتا ہے

وہ رکھ رکھاؤ ابھی میرے کج کلاہ میں ہے

جسے بہار کے مہمان خالی چھوڑ گئے

وہ اِک مکان ابھی تک مکیں کی چاہ میں ہے

یہی وہ دن تھے جب اِک دوسرے کو پایا تھا

ہماری سالگرہ ٹھیک اب کے ماہ میں ہے

میں بچ بھی جاؤں تو تنہائی مار ڈالے گی

مرے قبیلے کا ہر فرد قتل گاہ میں ہے!

پروین شاکر

اسے سمجھ نہں آرہا تھا کہاں جائے کس سے مدد مانگے وہ تو یہاں کسی کو جانتا بھی نہں تھا اور ارشد سے وہ کسی طرح کی ہیلپ لے نہں سکتا تھا کیونکہ اس نے یہاں سب کو یہ ہی بتایا تھا کے وہ یہاں کام کے سلسلے میں آیا تھا اس کو کیچھ سمجھ نہں آرہا تھا کیا کرے اس نے اب سب کیچھ اللہ پے چھوڑ دیا وہی تھا جو اس کو حوریہ سے ملوا سکتا تھا اور جب اپنا معاملہ خدا کے سپرد کر دوناں تو پھر بے فکر ہو جایا کرو بے شک وہ بہتر کار ساز میں ہے اللہ جو بھی کرتا ہے وہ بہتر نہں بہترین ہوتا ہے اور جب آپ اللہ کو اپنا مدد گار اپنار ہنما بنا لیتے ہے تو پھر وہ ھمیشہ اللہ آپ کی سیدھے راستے کی جانب رہنمائی کرتا ہے

Posted On Kitab Nagri

================

فریش ہونے کے بعد حمزہ نیچھے آیا تو ارشد حارث اور نصرت منگنی کی تیاریوں کے بارے میں بات کر رہے تھے

حمزہ بیٹا آپ سنڈے کو فری ہو ناں آپ کو کہیں جانا تو نہں ہے ناں

نہں انکل میں تو شائی د سنڈے سے پہلے ہی واپس چلا جاو گا حمزہ نے افسر دگی سے کہا

بالکل نہں بیٹا سنڈے کو میری بیٹی کی منگنی ہے اور تھمیں ضرور شریک ہونا ہے ھم نِ تم نے اپنا سمجھا ہے اس لیے چاہتے ہے تم ہماری خوشیوں میں شریک ہو

تھنکیو سو مچ انکل آپ نے مجھے اتنا پیار اتنی محبت دی میں ھمیشہ یہ سفر یاد رکھو گا حمزہ نے تشکر سے کہا ان سب کو ہی حمزہ بہت اچھا لگا تھا بہت ہی سلجھا ہوا اور بہت ہی پیارا بچہ لگا تھا

تم جس کام کے لیے آئے تھے وہ ہو گیا کیا ارشد نے پوچھا

ہاں بس ہو ہی گیا ہے حمزہ نے اداسی سے کہا

=============

شام گوئی نکا اپنے آفس میں بیٹھا تھا جب ان کا سکٹری دروازہ نوک کر کے اندار آیا تھا

ہاں بولوں ہارون کیا سوچا ہے تم نے ھم کیسے الیکشن جیت سکتے ہے

ایک طریقہ ہے سر جس سے ھماری کمیونٹی تو کیا مسلم کمیونٹی کے سارے ووٹ بھی آپ کے حق میں کاسٹ ہو سکتے ہے اور پھر آپ کو الیکشن جتنے سے کوئی ی نہں روک سکتا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا طریقہ ہے جلدی بتاو ھم ایسا کیا کرے کے ھم الیکشن جیت جاے شام گوئی نکا نے بے تابی سے پوچھا

تو سنیے سر اپنے بیٹے نقش گوئی نکا کی شادی مسلم کمیونٹی کے سرپرست حارث جہانگیر کی بیٹی حور یہ جہانگیر سے کر دے ہارون نے اپنی بات مکمل کی تھی

یہ کیا بکواس ہے ہارون تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی ی یہ بات کرنے کی ہارون کی بات سنتے ہی شام گوئی نکا آگ بگولہ ہو گے تھے

دھیرج رکھیے شام گوئی نکا دھیرج اور پہلے میری مکمل بات سن لیجیے

آپ کا بیٹا نقش گوئی نکا حور یہ جہانگیر کے عشق میں مبتلا ہے اور یہ بات مجھے میرے بیٹے رتیک سے پتہ چلی ہے اور آپ اس بات سے ڈبل فائیدہ اٹھا سکتے ہے

وہ کیسے شام گوئی نکا نے پوچھا

Posted On Kitab Nagri

وہ ایسے کے اگر آپ حوریہ جہانگیر کو اپنے گھر کی بہو بنا لے تو جب مسلم کمیونٹی کے سرپرست کی بیٹی آپ کی بہو ہو گی تو آپ حارث جہانگیر پر دباو ڈال سکتے ہے کے اپنی کمیونٹی کے لوگوں کو کہہ کے وہ آپ ووٹ دیں اور دوسری بات اس سے عوام میں ایک اچھا پیغام جاے گا کے آپ صرف ہندو کے نہس بلکے مسلمانوں کے بھی خیر خواہ ہے اور مسلمانوں کے دل آپ کی طرف سے نرم پڑ جاے گے تیسری اہم بات آپ کے بیٹے کی نظروں میں آپ کا مقام اور اونچا ہو جاے گا اسے تو یہ ہی لگے گا ناں کے آپ نے اس کی محبت کے لیے اپنی کرسی کی بھی داؤ پر لگا دی اور پھر وہ آپ کو جیتوانے کی پر ممکن کوشش کرے گا ہارون نے اپنی بات مکمل کی

اور کیا حارث جہانگیر اپنی بیٹی کا رشتہ ھمیں دیے گا شام نے تعجب سے

"نہس دے گا تو طاقت کے زور پر لیجئ یے گا اور اگر پھر بھی نہس مانے تو اس کی بیٹی کو اتنا بدنام کر دیجے گا کے شہر کا کوئی بھی لڑکا اس سے شادی کرنے پر رضامند نہس ہو اور پھر ان کے پاس اور کوئی راستہ نہس بچے گا سوائے اس کے کے اپنی بیٹی کو آپ کی بہو بنا دیں لیکن یاد رکھیے گا ان کی بیٹی کو بدنام کرتے وقت بیچ میں آپ کا نام نہس آنا چاہیے اور اس طرح جب آپ ان کی بدنام زمانے بیٹی کو اپناے گے تو لوگوں کی نظریں میں آپ کی عزت کی اور بڑھ جاے گی کے آپ نے ایک لڑکی کو عزت دینے کی خاطر اپنے گھر کی بہو بنا لیا" ہارون نے پورا پلین بتایا تھا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن ابھی تم جاؤ میں پہلے اس بار میں سوچو گا پھر ہی بتاو گا کے کیا کرنا ہے" شام گوئی نکا نے کہا۔ تو ہاروں وہاں سے چلا گیا جبکے شام ہارون کی ساری بات پر نئ یے سر سے غور کرنے لگے۔

==================

حوریہ کی منگنی کی تیریاں زور شوروں سے چل رہی تھی اور حمزہ بھی سب کاموں میں ارشد کی مدد کر رہا تھا۔ حمزہ نے ایک بار بھی چاند کو بنا نقاب کے گھر میں گھومتے نہس دیکھا تھا اور اس یہ جان کر اس بہت خوشی ہوئی تھی کے غیر مسلم ملک میں رہنے کے باوجود بھی چاند اپنے پردے کے بارے میں اتنی احساس تھی۔ کسی اجنبی کے سامنے بنا نقاب کے نہس جاتی تھی۔ کاش اس کی حوریہ بھی بالکل ایسی ہی ہو۔ اس دن کے بعد وہ کافی بار اس کالج ای ئی ریا میں گیا تھا۔ لیکن ابھی تک حوریہ کو ڈھونڈنے میں ناکام تھا وہ تقریبا ہار مان چکا تھا اور اس کا ارادہ چاند کی منگنی کے فوراً بعد واپس جانے کا تھا کیونکہ مزید یہاں رو کنے سے بھی کچھ حاصل نہس تھا لیکن وہ نہس جانتا تھا کے قسمت بہت جلد اسے اس کی حوریہ سے ملوانے والی ہے۔

==============

شام گوئی نکا نے اس بارے میں بہت سوچا تھا اور انھیں ہارون کی کہی ہوئی ایک ایک بات سہی لگی تھی اب بس یہ لڑکی ہی تھی جو انھیں الیکشن جیتوا سکتی تھی اور اسے بہو بنانے میں حرج ہی کیا تھا یہ لڑکی آگے چل کر بھی ان کے پولیٹکل کیرئیر میں بہت کام آ سکتی تھی۔ شام گوئی نکا نے سوچتے ہوے گاڑی کی چابی اٹھائی اور گھر کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

"مناکشی نقش کدھر ہے؟" شام گوئی نگا نے گھر میں داخل ہوتے ہوے پوچھا تھا۔

"جی وہ تو اپنے کمرے میں ہے کیا ہوا خیریت؟" مناکشی نے کہا۔

"کچھ نہس مجھ اس سے کچھ کام ہے" شام گوئی نکا کہتے ہوے نقش کے کمرے کی جانب بڑھے۔

Posted On Kitab Nagri

''بابا آپ؟''نقش شام گوئی نکا کو اپنے کمرے میں دیکھ کر کھڑا ہوا تھا۔

''نقش کل دو پہر کو تھمیں ہمارے ساتھ چلنا اس لیے تیار رہنا لیٹ نہں ہونا چاہیے''شام گوئی نکا نے کہا۔

''کہاں جانا ہے بابا؟''نقش نے پوچھا۔

''وہ تو تھمیں کل ہی بتاے گے بس تم تیار رہنا''شام گوئی نکا نے کہا اور کمرے سے چلے گے جب کے نقش حیران تھا پہلے تو کبھی نہں ایسا کیا شام گوئی نکا نے پھر اب کیا ایسا کام آگیا جو وہ نقش کو ساتھ چلنے کا کہہ رہے تھے۔ نقش نے تمام خیالوں کو ذہن سے جھٹکا اور سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔

===========-===

بالآخر حوریہ کی انگیجمنٹ کا دن آہی گیا تھا ارشد اور حمزہ صبح سے کاموں میں لگے تھے حوریہ کی نیچر کے پیش نظر لڑکی اور لڑکے کے لیے سٹیج کے سنٹر میں پردہ لگا کر دو حصوں میں تقسم کیا گیا تھا۔ تاکے لڑکے اور لڑکی کی رسم الگ الگ کی جا سکے اور حوریہ کو کوئی مسلہ بھی نہں ہو۔

حوریہ اپنے کمرے میں آئی ینے کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی اس نے ملٹی کلر کا لہنگا زیب تن کیا تھا جس پر گولڈن کلر کی ایمبرڈری کی گی تھی حوریہ نے اپنے لمبے بالوں کو فرنچ چوٹیاں میں مقید کیا تھا ڈوپٹے کا پہلو سلیقے سے سر پر سیٹ کر کے باقی ڈوپٹہ کو ہاتھ میں پہنی چھوڑیوں کے ساتھ پن کیا گیا تھا لائیٹ سا میک اپ کیے حوریہ جہانگیر کوئی پری ہی لگ رہی تھی۔

شہریار اور اس کی فیملی آچکی تھی سٹیج کے ایک جانب شہریار اور باقی سارے مرد تھے جب کے دوسری جانب خواتین تھی جب حوویہ کو بھی سٹیج پر لایا گیا سٹیج کے سنٹر میں پردے ہونے کی وجہ سے شہریار حوریہ کو نہں دیکھ پا رہا تھا لیکن وہ کچھ کر بھی نہں سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا حوریہ کی نیچر کو وہ کبھی بھی شہریار کے سامنے نہں آے گی جب تک کے وہ اس کا محرم نہں بن جاتا تھا۔

سب خوش گپیوں میں مصروف تھے جب گیٹ بیل بجائی ی تھی۔

''تم روکو میں دیکھ آتا ہو''ارشد گیٹ کی طرف جانے لگا جب حمزہ نے کہا اور گیٹ کی طرف بڑھا اس نے گیٹ کھولا تو سامنے کورئی یر والا کھڑا تھا۔ اس نے کورئی یر ریسو کیا اور رجسٹر پر سائی ن کرنے لگا۔

''ویسے یہ کورئی یر کس کا ہے ارشد یا حارث صاحب کا؟''حمزہ نے ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔

''نہں یہ ان کا نہں بلکے حوریہ جہانگیر کا کورئی یر ہے''گیٹ پر کھڑے آدمی نے جواب دیا جب کے حمزہ کے سائی ن کرتے ہوے ہاتھ روک گے تھے اسے لگا اسے سننے میں غلطی ہوئی ی تھی۔

''کیا کہا آپ نے یہ کس کا کورئی یر ہے؟''حمزہ نے بے یقینی سے دوبارہ پوچھا تھا۔

''یہ حوریہ جانگیر کا کورئی یر ہے''اس آدمی نے کہا اور حمزہ کے ہاتھ سے رجسٹر لے کر چلا گیا تھا۔ جب کے حمزہ بے حس و حرکت کھڑا تھا کیا یہ آدمی سچ کہہ رہا تھا اس نے بنا کچھ سوچے سمجھے کورئی یر پھاڑا تھا اور اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا کیونکہ اس کے ہاتھ میں حوریہ جہانگیر کا ناول سنہری عشق تھا۔ جو کے حال ہی میں بک فوم میں پبلش ہوا تھا اور حمزہ کو اپنے پیروں کے نیچھے سے زمین نکلتی ہوئی ی محسوس ہوئی ی تھی۔ اور اس کے ذہن میں اس دن والی بات گونجی تھی جب وہ ارشد سے اس جگہ کا پوچھ رہا تھا جہاں حوریہ کی لوکیشن شو ہو رہی تھی تو اس نے بھی کہا تھا یہ تو جگہ وہی ہے جہاں چاند کا

Posted On Kitab Nagri

کالج ہے تو مطلب چاند ہی حوریہ ہے۔ حمزہ کا شک یقین میں بدل گیا تھا لیکن اسے پتہ چلنے میں بہت دیر ہو گی تھی اسے جس موڑ پر پتہ چلا تھا وہ کچھ نہں کر سکتا تھا کیونکہ اس کی حوریہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی۔ قسمت نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا تھا وہ اپنے ہی سوچوں میں گم سٹیج کی جانب آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا۔ یہاں تک کے وہ گیٹ لوک کرنا بھی بھول گیا تھا۔ اس کے ذہن میں پچھلے تین سالوں کی یادیں گھوم رہی تھی کیا کیا نہں سوچا تھا اس نے اپنے اور حوریہ کے لیے کیا کیا نہں سوچا تھا اور اس کی محبت کا محل ایک پل میں زمین بوس ہو گیا تھا۔ وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب شام گوئی نکا ہارون اور نقش گیٹ کھول کر اندار داخل ہوے تھے اور سٹیج کی جانب بڑھے تھے۔

"بھابی منگنی کی رسم شروع کرے" نصرت نے کہا تو عافیہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور انگوٹھی کی ڈبی سے انگوٹھی نکالی اور حوریہ جہانگیر کی جانب بڑھی۔

جب سٹیج کی دوسری جانب شور سا اٹھا تھا اور عافیہ بیگم اور باقی سب سٹیج کی دوسری جانب متوجہ ہو گے جہاں سے حارث صاحب کی آواز آ رہی تھی۔

"آپ لوگ ھمارے گھر میں بنا پرمیشن کے کیوں گھس آئے ہے یہ کیا طریقہ ہے کسی کے گھر میں آنے کا؟" حارث صاحب کا لہجہ سخت اور اونچا تھا جس سے حمزہ حواسوں میں لوٹا تھا وہ جلدی سے سٹیج کی جانب بڑھا جہاں تین آدمی کھڑے تھے اور حارث صاحب ان سے بات کر رہے تھے۔

"حارث صاحب ھم بیٹھ کر بات کر سکتے ہے کیا؟" شام گوئی نکا نے کہا۔

"کیا بات کرنی ہے آپ کو بولے میں سن رہا ہو" حارث صاحب نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ کہتے ہے تو ایسے ہی بات کر لیتے ہے ھم یہاں آپ کی بیٹی حوریہ جہانگیر کا رشتہ اپنے بیٹے نقش گوئی نکا کے لیے لینے آے ہے" شام گوئی نکا نے پر سکون لہجے میں اپنی بات کہی تھی اور نقش حیرت سے اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا جو اسے یہ کہہ کر یہاں لایا تھے کے ان کے حارث صاحب کے ساتھ کچھ پرسنل ایشو ہے جو وہ حل کرنے چاہتے ہے۔ جبکے دوسری طرف حمزہ تھا جو حیرت سے اس آدمی کو دیکھ رہا تھا جو حوریہ کی منگنی والے دن اس کا رشتہ مانگ رہا تھا۔ جب کے عافیہ بیگم کے ہاتھ سے انگوٹھی چھوٹ کر نیچے گری تھی۔ حوریہ کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

اس نے فوراً اپنا ڈوپٹہ چوڑیوں کے ساتھ لگی پن سے آزاد کیا اور اچھی طرح چہرہ ڈھانپتے ہوے نقاب لگا یا تھا۔

"آپ کی ہمت کیسے ہوئی یہ سب بولنے کی؟" ارشد چلایا تھا۔ اس کا بس نہں چلا رہا تھا کے وہ شام گوئی نکا کی زبان حلق سے کھینچ لیں جس سے اس نے چاند کا رشتہ مانگا تھا۔

"آپ ہوش میں بھی ہے مسٹر شام گوئی نکا آپ کہہ کیا رہے ہے؟" حارث نے تحمل سے جواب دیا یہ وقت جوش سے نہں ہوش سے کام لینے کا تھا کیونکہ بات ان کی بیٹی کی عزت کی تھی۔

"میں غلط ہی کیا کہہ رہا ہو حارث ھمارے بچے بڑے ہے سمجھدار ہے اور ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے ہے تو کیا یہ بہتر نہں کے ھم اپنی ذاتی دشمنی بھول کر اپنے بچوں کی خوشیوں کو ترجیح دیں؟" شام گوئی نکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بابا ایسا کچھ نہں ہے" نقش نے کہا۔

"نقش تم چپ رہو مجھے بات کرنے دو" شام گوئی نکا نے اسے چپ کروا دیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس ہے یہ سب تمھارے ہمت کیسے ہوئی ی میری بیٹی پر اتنا گھٹیا الزام لگانے کی" حارث اپنا آپا کھو بیٹھے اور انھوں نے حارث کو گریبان سے پکڑا تھا جب کے شہریار اور عافیہ اور باقی سب حیرت سے کنگ تھے۔

"ریلکس حارث صاحب ریلکس آپ اپنی بیٹی سے پوچھ سکتے ہے کیا وہ اور میرا بیٹا ایک ہی یونیورسٹی میں ایک ہی کلاس میں ایک ساتھ اکھٹے نہں پڑھتے تھے؟" شام گوئی نکا نے تاش کا آخری پتہ پھینکا تھا۔

"ھمیں کچھ بھی نہں پوچھنا ھم اپنی بیٹی کو بہت اچھی طرح جانتے ہے آپ دفع ہو جاے یہاں سے" ارشداب کے دھاڑا تھا جبکے حمزہ کو تو کچھ سمجھ نہں آ رہا تھا کے یہاں ہو کیا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے ابھی تو ھم چلے جاتے ہے لیکن دوبارہ پھر ضرور آئے گے اور آپ کی بیٹی ھماری ہی بہو بنے گی" شام گوئی نکا نے بظاہر تو نرمی سے کہا لیکن ان کے لہجے میں دھمکی واضح تھی۔

انھوں نے کہا اور وہاں سے چلے گے۔

"حارث یہ سب کیا تھا؟" عثمان نے پوچھا تھا۔

"کچھ نہں انکل یہ سب بکواس کر رہے تھے آپ پلیز منگنی کی رسم شروع کرے" ارشد نے کہا۔

"نہں اب یہ منگنی نہں ہو سکتی" عافیہ بیگم نے پردہ ہٹاتے ہوے کہا۔

"لیکن کیوں عافیہ تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟" عثمان صاحب نے کہا۔

"کیونکہ میں ہر گز ایسی لڑکی سے اپنے بیٹے کی شادی نہں کروگی جس کا کسی اور کے ساتھ چکر ہو" عافیہ نے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بھابھی زبان سنبھال کے بات کرے" حارث نے کہا جب کے شہریار بالکل چپ تھا اس سمجھ نہں آ رہا تھا کون سہی ہے اور کون غلط وہ فیصلہ نہں کر پا رہا تھا۔

"آپ اپنی بیٹی کو سبھالیے بھائی ی صاحب جو آپ کی ناک کے نیچے کیا گل کھلاتی پھر رہی ہے ویسے تو بڑی پار سا بنتی ہے لیکن حرکتیں دیکھو ایک ہندو لڑکے سے عشق لڑا لیا" عافیہ نے انتہائی ی بدتمیزی سے کہا جب کے چاند اتنا گھٹیا الزام سن کر بے ساختہ زمین پر بیٹھی تھی اس میں مزید اور کھڑے رہنے کی ساکت نہں تھی اور نصرت بیگم نے کرسی کو تھام رکھا تھا ان کی فرشتہ صفات بچی پر کیسے کیسے الزام لگاے جا رہے تھے۔۔

"بس آنٹی بس ایک اور لفظ مت کہیے گا ورنہ میں آپ کا احترام بھول جاو گا اور آپ کیا میری بہن سے رشتہ توڑے گے ھم خود آپ سے ہر رشتہ توڑتے ہے میں ہر گز وہاں شادی نہں کروگا جہاں میری بہن کے کردار پر انگلیاں اٹھائی ی گی ہو" ارشد نے اپنے ہاتھ سے انگوٹھی اتارتے ہوے شہریار کے ہاتھ پر رکھی تھی۔

"اب آپ لوگ یہاں سے جا سکتے ہے" ارشد نے بنا کسی مروت کے کہا تو وہ پوری فیملی وہاں سے چلی گی ارشد اور حارث حوریہ اور نصرت کی جانب بڑھاے تھے اس وقت انھیں سب کو سنبھالنا تھا۔

"حوریہ بیٹا اٹھو ایسے کیوں بیٹھی ہو؟" حارث صاحب نے اس کو کھڑے کرتے ہوے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

''بابا میں نے کچھ نہں کیا آئی ی سویر میں نے کچھ نہں کیا میں نے کبھی اس لڑکے سے بات تک نہں کی آئی ی سویر بابا میں نے کچھ نہں کیا'' حوریہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔ ''حوریہ میری جان ھم جانتے ہے تم کیوں صفائی ی دے رہی ہو'' نصرت بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔

''بابا آپ حوریہ کو اندار لے کر جائے میں اور حمزہ یہاں سے سب سامان سمیٹ کر آتے ہے'' ارشد نے کہا تو حارث اور نصرت حوریہ کو لے کر اندار کی جانب بڑھے۔

''ارشد تم بھی جاو میں سب دیکھ لوگا یہاں ابھی تمھاری بہن کو تمھاری ضرورت ہے ''

حمزہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا تو ارشد بھی اندار کی جانب بڑھا تھا

جبکے حمزہ خود گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا وہ پوری بات تو نہں جانتا تھا لیکن اس کا دل کہتا تھا اس کی حوریہ ایسا کوئی ی کام کر ہی نہں سکتی جس سے اس کی عزت پر حرف آئے۔ وہ اتنے دن سے اس گھر میں ہے اور حوریہ ایک دفعہ بھی اس کے سامنے بنا نقاب کے نہں آئی ی تو پھر وہ ایک غیر مسلم کے ساتھ پیار نہں وہ ایسا کر ہی نہں سکتی تھی حمزہ کو شام گوئی نکا کی کسی بات پر یقین نہں آیا تھا اس نے سوچ لیا تھا کے وہ حوریہ کے کردار پر سے یہ داغ مٹا کر رہے گا۔

چاند مسلسل رو رہی تھی جب کے باقی سب اسے تسلی دے رہے تھے۔ نصرت بیگم بڑی مشکل سے چپ کروا کر کمرے میں لے کر آئی ی تھی جبکے حارث اور ارشد ابھی لاونج میں بیٹھے تھے۔ پریشانی ان کے چہروں سے عیاں تھی

جب حمزہ سب کام سمیٹ کر واپس لاونج میں آیا تھا۔ حارث صاحب دونوں ہاتھوں میں سر تھامے بیٹھے تھے ان کی سمجھ میں نہں آ رہا تھا کے اچانک یہ سب کیا ہو گیا تھا؟ خوشیوں کا ماحول ایک دم سے ماتم میں کیسے بدل گیا تھا؟ تبھی حارث صاحب کے نمبر پر کال آنے لگی تھی۔ حارث صاحب نے کال ریسیو کی اور آگے سے کہی گی بات سن کر ان کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر گر گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''کیا ہوا انکل کس کا فون تھا؟'' حمزہ اور ارشد حارث کی طرف بڑھے تھے۔

''شام گوئی نکا کے مینجر کا فون تھا کہہ رہا تھا اگر ھم نے شام گوئی نکا کی ابھی بات ناں مانی تو صبح کا سورج ھمارے لیے بدنامی کا پیغام لے کر آے گا''

''اس کی اتنی ہمت اس کو تو میں جان سے مار دو گا'' ارشد کہتے ہوے باہر کی جانب بڑھا تھا جب حمزہ نے اسے روک لیا تھا۔

''ارشد بھائی ی جوش سے نہں ہوش سے کام لیجے آپ کا کوئی ی بھی جذباتی قدم نقصان کا باعث بن سکتا ہے پہلے آپ مجھے بتاے کے یہ شام گوئی نکا آخر چاہتا کیا ہے؟ کیونکہ کر رہا ہے یہ سب؟'' حمزہ نے پوچھا تو جواباً ارشد نے اسے ساری بات بتا دی تھی۔

''آپ پریشان نہں ہو انکل عزت ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کوئی ی کسی کا کچھ نہں بگاڑ سکتا ابھی بہت رات ہو چکی آپ اپنے اپنے روم میں جاے صبح دیکھتے ہے اس شام گوئی نکا کا کیا کرنا ہے'' حمزہ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے سب کو ان کے کمروں میں بیجھا تھا اور خود کمرے میں آتے ہوے کچھ سوچتے ہوے پریشے کا نمبر ڈائی ل کیا تھا۔

===========

Posted On Kitab Nagri

پریشے کمرے میں آئی تو اس کا موبائل بج رہا تھا اس نے موبائل پر نمبر دیکھا تو حمزہ کالنگ لکھا آرہا تھا اس کا دل تو جیسے جی اٹھا تھا لیکن اسے حیرت بھی ہو رہی تھی کیونکہ پچھلے تین سال حمزہ نے اس کبھی کال نہں کی تھی۔اس نے ڈھرکتے دل کے ساتھ کال اٹھائی تھی۔

''ہیلو پریشے میں حمزہ بات کر رہا ہو'' کال ریسیو ہوتے ہی حمزہ نے کہا تھا۔

''جانتی ہو'' پریشے نے آہستہ آواز میں جواب دیا تھا۔

''پریشے میں گھما پھرا کر بات نہں کرو گا سیدھی بات کرو گا یاد ہے تم نے ایک بار کہا تھا کے میں تمھاری طرف سے آزاد ہو؟'' حمزہ نے پوچھا۔

''جی یاد ہے'' پریشے نے جواب دیا اس کا دل ڈھرکنا بھول گیا تھا کہیں ناں کہیں اسے حمزہ کی کال کا مقصد سمجھ میں آگیا تھا۔

''تو پریشے کیا تم ابھی بھی اس بات پر قائم ہو کیونکہ میں کسی اور سے پیار کرتا ہو اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہو'' حمزہ نے بنا کسی لگی لپٹی کے کہا تھا۔

اور پریشے کو اپنی پیروں کے نیچھے سے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی تین سال کی جدائی بھی حمزہ کے دل میں پریشے کے لیے محبت نہں ڈال سکی تھی کتنے ہی آنسو اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔

''ٹھیک ہے آپ میری طرف سے آزاد ہے جب اور جس سے چاہے شادی کر سکتے مجھے کوئی فرق نہں پڑتا'' پریشے نے کہا اور کال بند کرتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔

جس سے پیار کرو بدلے میں وہ بھی آپ سے پیار کرے یہ ضروری تو نہں ناں پیار کو پا کر چپ چاپ کھو دینا بھی تو درد کی ایک انتہا ہے اور پریشے خان اس وقت درد کی آخری انتہا پر کھڑی تھی جس کے سامنے باقی سب تکلیفیں بے معنی ہو جاتی تھی۔

===============

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

Posted On Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ:اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاۓ۔

حمزہ شاہد کبھی ایسا نہں کرتا لیکن وہ مجبور تھا وہ حوریہ کو اس مشکل گھڑی میں اکیلا نہں چھوڑ سکتا تھا پریشے کو تو کوئی بھی اچھا لائف پارٹنر مل سکتا تھا لیکن حمزہ کو حوریہ جہانگیر جیسی کوئی اور نہں مل سکتی اس کے بعد میر واور رافیعہ بیگم کو کال کی تھی۔اور ساری بات بتادی تھی اور بہت زیادہ بحث مباحثے کے بعد میر واور رافیعہ بیگم حمزہ کا ساتھ دینے کے لیے مان گۓ تھے لیکن حمزہ نے ابھی خالد خان کو کچھ بھی بتانے سے منع کیا تھا اور کل کی فلیٹ سے رافیعہ اور میر و کو انڈیا بلایا تھا۔اسے نے یہ بھی بتادیا تھا کہ وہ پریشے کو سب بتا چکا ہے اور اسے کوئی اعتراض نہں ہے رافیعہ بیگم ممتا کے ہاتھوں مجبور ہوگی تھی وہ ساری زندگی اپنے بیٹے کو گھٹ گھٹ کر جیتے نہں دیکھ سکتی تھی ایسا نہں تھا انھیں پریشے کا احساس نہں تھا وہ پریشے کا دکھ سمجھ سکتی تھی اس لیے فوراً پریشے کے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔

==========

رافیعہ بیگم پریشے کے کمرے میں آئی تو وہ گھٹنوں میں سر دیۓ رو رہی تھی۔

"پریشے میری بچی کیوں رو رہی ہو؟" وانھوں نے پریشے کو سینے سے لگایا تھا وہ ایک عورت تھی اور عورت کا دکھ بہت اچھے سے سمجھتی تھی۔

"مما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ممانی حمزہ حمزہ میرے نہں ہے"

"پریشے چپ کر جاو بیٹا شائید وہ تمھاری لائق ہی نہں ہے اس لیے تمھاری قدر نہں کر پایا مجھے پورا یقین ہے اللہ تمھاری زندگی میں اس سے زیادہ اچھا ہمسفر لکھے گا" رافیعہ نے پری کو خود کے ساتھ لگاتے ہوۓ تسلی دی تھی۔اب وہ ان کو کیا بتاتی کہ اسے حمزہ سے اچھا نہں حمزہ ہی چاہیے تھا کیونکہ وہ حمزہ سے محبت کرتی تھی اور ابھی کوئی بات اس کے زخم پر مرہم نہں رکھ سکتی تھی۔

==============

رافیعہ نے گھر میں کہا تھا کہ وہ میر و کے ساتھ حمزہ سے ملنے جانا چاہتی ہے وہ بھی کل ہی۔

سب ان کے فیصلے پر حیران تو بہت ہوۓ تھے لیکن انھوں نے یہ کہہ کر سب کو ٹال دیا کہ وہ تین سال سے حمزہ سے دور ہے اگر حمزہ ابھی پاکستان نہں آ سکتا تو وہ اسے ملنے جانا چاہتی ہے لیکن وہ مزید حمزہ کی دوری برداشت نہں کر سکتی اس لیے وہ کل ہی جانا چاہتی تھی حمزہ کے پاس اور ان کی وضاحت نے سب کو مطمن کر دیا تھا سواۓ پریشے کے کیونکہ وہ سچ جانتی تھی۔

===============

ہارون کا کہا سچ ہو گیا تو صبح کا سورج جہانگیر فیملی کے لیے بدنامی کا ایک نا ختم ہونے والا سلسلہ لے کر آیا تھا۔حوریہ کے پوسٹر ایک اجنبی لڑکے ساتھ چھپوا کر گلیوں بازوں میں لگادیۓ گۓ تھے پک کو بہت غلط طریقے سے ایڈیٹ کیا گیا تھا ان پوسٹر والی پکس پر بھی حوریہ کے چہرے پر نقاب تھا اور اوپر جعلی

Posted On Kitab Nagri

حروف میں لکھا گیا تھا'' پارسا حوریہ جہانگیر جو کے دنیا کی نظر میں خود کو بہت پاکیزہ ظاہرہ کرتی ہے اس کا یونیورسٹی کے لڑکے ساتھ عشق معاشقہ چل رہا ہے''۔ پوسٹر جگہ جگہ لگائے گے تھے۔ حوریہ کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ گی تھی۔

جہانگیر فیملی اب سہی معنوں میں دل تھام کر رہ گی تھی۔

''یہ سب دیکھنے کے بعد کون کرے گا میری بچی کی بے گناہی کا یقین حارث صاحب آپ کچھ کرتے کیوں نہیں ان لوگوں کے خلاف جائے ناں پولیس میں رپوٹ لکھوئے ان کو سزا دلوئے جو میری بچی کو اس طرح بدنام کر رہے ہے؟'' نصرت بیگم رو رہی تھی۔

''کوئی فائیدہ نہیں ہے نصرت اس شہر میں قانون بھی ان کا اور حکومت بھی کوئی ہماری بات نہیں سنے گا لیکن کوئی مانے یا ماننے ہمیں تو پتہ ہے ناں ہماری بیٹی بے قصور ہے'' حارث صاحب نے کہا۔

''ہمارے ماننے سے کیا ہوتا ہے؟ حارث آخر رہنا تو چاند کو اسی معاشرے میں ہے ناں یہ لوگ چاند کی کبھی عزت دار گھرانے میں شادی نہیں ہونے دے گے'' نصرت بیگم نے روتے ہوے کہا۔

جبکے ارشد کا بس نہیں چل رہا تھا کے وہ ہارون کا خون کر دے لیکن حارث نے اسے قسم دی وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا۔

جبکے یہ سب جاننے کے بعد حوریہ ایک زندہ لاش بن گی تھی زندگی اچانک سے پھولوں کی سیج سے کانٹوں میں بدل گی تھی وہ ابھی تک صدمے میں تھی۔

نصرت حارث اور ارشد لاونج میں بے بسی کی عملی تصویر بنے بیٹھے تھے جب حمزہ نیچے آیا اور حارث کے پاس بیٹھ گیا۔

''انکل مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے'' حمزہ نے کہا۔

''ہاں بیٹا بولو'' حارث نے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''انکل آپ مجھے اس لائق سمجھے تو میں حوریہ کا ہاتھ تھامنا چاہتا ہو'' حمزہ نے جھجکتے ہوے کہا۔

تو جب اس کی بات پر ان تینوں نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

''انکل پلیز مجھے غلط مت سمجھیے گا ناں ہی میں آپ کی مجبوری کا فائیدہ اٹھا ہو رہا میں حوریہ کو عزت سے اپنا کر شام گوئی نکا کو منہ توڑ جواب دینا چاہتا ہو آپ بس مجھے اپنے بیٹے کے طور پر قبول کر لے'' حمزہ نے جھکتے ہوے اپنی بات مکمل کی تھی۔

''بیٹا کیا یہ سب تم ہمدردی کے تخت کہہ رہے ہو؟'' حارث نے پوچھا۔

''نہیں انکل بالکل نہیں میرا دل کہتا ہے حوریہ بے گناہ ہے اور میں اس کی زندگی خراب ہوتے ہوے نہیں دیکھ سکتا میں جانتا ہو آپ کے لیے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے آپ مجھے ٹھیک سے جانتے بھی نہیں ہے لیکن میں بس اتنا ہی کہو گا میں آپ کی بیٹی کو خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا میں ایک سوفٹ وئیر انجینئر ہو اور امریکہ کی ایک کمپنی میں کام کرتا ہو پنجاب میں ہمارا اپنا بزنس ہے اور خدا کا دیا سب کچھ ہے حوریہ کو کبھی کسی چیز کی کوئی کمی نہیں ہو گی'' حمزہ نے التجائی یہ کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

''لیکن بیٹا یہ فیصلے ایسے تو نہں ہوتے آپ کی فیملی کی بھی تو رضامندی ہونی چاہیے''نصرت بیگم نے کہا۔

''جی آنٹی بس آپ سب رضامندی دیں تو میں اپنی مما کو یہاں بلالیتا ہو باقی کے معاملے آپ ان سے ملنے کے بعد طے کر لیجے گا''حمزہ نے شائی ستگی سے کہا تھا۔

''ٹھیک ہے بیٹا تم بلالو اپنی فیملی کو ھمیں منظور ہے یہ رشتہ''حارث نے اس کہتے ہوے گلے لگایا تھا۔

حمزہ ان کے لیے اندھیری رات میں روشنی کی ایک کرن ثابت ہوا تھا اس وقت انھیں حوریہ کے لیے یہ ہی بہتر لگا تھا۔

''تھنکیو انکل تھنکیو سو مچ''حمزہ نے خوشی سے کہا تھا حمزہ کو تو مانو سارے جہان کی خوشیاں مل گی تھی۔

==================

چاند اپنے کمرے میں بے حس و حرکت بیٹھی تھی جب حارث اور نصرت اس کے کمرے میں آتے ہوے اس کے قریب بیٹھے تھے۔

''حوریہ ھم جانتے ہے تم بے گناہ ہو بیٹا ھمیں تمھاری بے گناہی پر پورا یقین ہے لیکن بیٹا یہ دنیا تھمں جینے نہں دیں گی طنز کے تیر چلا چلا کر مار دیے گی اس لیے ھم نے تمھارے لیے حمزہ کو چنا ہے اس وقت وہی ہے بیٹا جو تھمیں دنیا کی نظریں میں معتبر اور بے گناہ ثابت کر سکتا ہے ھمیں غلط مت سمجھنا اور ناں ہی یہ سمجھنا کے ھم تھمیں بوجھ سمجھ کر سر سے اتارنے کی کوشش کر رہے ہے بیٹا ھم جو بھی کر رہے تھمیں شام گوئی نکا سے بچانے کے لیے کر رہے ہے''حارث نے کہا تھا۔

''بابا آپ کو کسی بھی طرح کی صفائی ی دینے کی کوئی ی ضرورت نہں ہے مجھے آپ کے فیصلے پر کوئی ی اعتراض نہں آپ نے میرے لیے جو بھی فیصلہ لیا ہو گا بہتر ہو گا اور میں نے سب کو خدا کی آزمائی ش سمجھ کر قبول کر لیا ہے اور ہر امتحان کی طرح آپ کی بیٹی اس امتحان میں بھی آپ کا سر جھکنے نہں دیں گی''چاند نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

''آئی ی ایم پراؤ ڈ آف یو میرا بچہ آئی ی ایم پراؤ ڈ آف یو''حارث صاحب نے اس اپنے ساتھ لگاتے ہوے کہا تھا۔

==================

رافیعہ از میر رابعی اور مہد یا شام پانچ بجے انڈیا پہنچے تھے ائی یرپورٹ پر انھیں ارشد اور حمزہ پک کرنے آے تھے۔

حارث ہاوس میں ان کا پر جوش استقبال کیا گیا تھا اور اب سب سیٹنگ ائی یریا میں بیٹھے تھے۔

''بس پھر طے ہوا دو دن بعد حمزہ اور حوریہ کا نکاح ہے''رافیعہ بیگم نے مسکراتے ہوے کہا تھا۔

''اور نکاح کے بعد ھم ایک بہت بڑی تقریب رکھے گے جس میں پورے شہر کو بلا کر شام گوئی نکا کے وار کا منہ توڑ جواب دیں گے''حمزہ نے کہا تھا جبکے باقی سب بھی اس کی بات سے متفق ہو گے۔

''اب مجھے میری بہو سے ملوا دے میں اپنی بہو کو دیکھنا چاہتی ہو''رافیعہ نے کہا تو نصرت بیگم انھیں چاند کے کمرے میں لے آئی ی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

''ماشاءاللہ میری بہو تو بہت خوبصورت ہے'' رافیعہ نے چاند کو گلے لگاتے ہوئے کہا تو چاند شرما گی تھی اس کے بعد رافیعہ کافی دیر بیٹھی چاند سے باتیں کرتی رہی تھی۔

==================

''بہت بہت مبارک کو میرے بھائی آخر تھمیں تھماری محبت مل گی'' ازمیر نے کمرے میں آتے ہوئے کہا تو حمزہ مسکرا پڑا تھا۔ بالآخر خدا نے اسے اس کی محبت سے نواز ہی دیا تھا۔ اور محبت حاصل کرنے سے زیادہ خوشی اور کیا چیز دے سکتی ہے محبت تو ہر کوئی کر لیتا ہے لیکن محبت نبھانا ہر کسی کے بس میں نہں ہوتا۔

''لیکن حمزہ کو حوریہ سے محبت نہں تھی حمزہ خالد خان کو حوریہ جہانگیر سے عشق تھا''

محبت آپ لوگ کسی سے بھی کر سکتے ہو یہ بار بار بھی ہو سکتی ہے لیکن عشق صرف ایک بار ہی ہوتا ہے اور ایک ہی ہستی سے ہوتا ہے اب وہ چاہے مجازی ہو یا حقیقی عشق میں دوئی کا عنصر نہیں ہوتا عشق تو اس کیفیت کا نام ہے جسے حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے کہ

من تو شُدم تو من شُدی

من تن شُدم تو جاں شُدی

تا کس نہ گوید بعد ازیں

من دیگرم تو دیگری

میں تُو بن گیا ہوں اور تُو میں بن گیا ہے

میں تن ہوں اور تو جان ہے پس اس کے بعد

کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں اور ہوں اور تو اور ہے...

عثمان ہاوس میں اس وقت چاند اور حمزہ کے نکاح کی تیاریاں زور و شوروں پر تھی نصرت اور رافیعہ بیگم مل کر ساری تیاریاں کر رہی تھی۔ ان کی جلدی ہی آپس میں گہری دوستی ہو گی تھی اور ان کی طبیعت بھی ایک دوسروں سے بہت ملتی جلتی تھی۔ حمزہ اور ازمیر بھی تیاریوں میں ارشد کی بھرپور مدد کر رہے تھے حمزہ کے چہرے پے نا ختم ہونے والے مسکراہٹ کا راج تھا۔

فل وقت نکاح میں کسی کو نہں بلایا گیا تھا اور ناں ہی اس کے بارے میں کسی کو بتایا گیا تھا کیونکہ اگر شام گوئی نکا کو اس بارے میں پتہ چل جاتا تو وہ یقینا کوئی انتہائی قدم اٹھا سکتا تھا۔ ممکن تھا کے وہ کوئی ناں کوئی بڑا نقصان کرتے اس لیے نکاح والی بات صرف گھر کے لوگوں کو پتہ تھی۔ البتہ

Posted On Kitab Nagri

نکاح سے اگلے دن ایک بہت بڑی تقریب رکھی جانی تھی جس میں حمزہ اور حوریہ کے نکاح کے بارے بتایا جانا تھا اور شام گوئی نکا کی اس گھٹیا حرکت کا پردہ فاش کیا جانا تھا کے کیسے اس نے الیکشن جیتنے کے لیے ایک معصوم لڑکی کی پوری زندگی خراب کر دی تھی۔ صرف اس لیے کے لیے وہ الیکشن جیت جاے۔ لوگ کہتے ہے جنگ اور محبت میں سب جائی ز ہوتا ہے غلط ہے یہ بات محبت میں صرف پاکیزگی اور جنگ میں صرف ہتھیار جائی ز ہوتا ہے اور محبت تو نام ہی پاکیزگی اور روح کے سکون کا ہے۔

=====================

شام گوئی نکا اس دن جب چاند کے گھر سے لوٹے تو گھر آتے ہی نقش ان پر برسا پڑا تھا کے انھوں نے ایسا کیوں کیا اور اسے پہلے کیوں نے بتایا کے وہ حوریہ کے گھر کیوں جا رہے ہے۔

تو شام گوئی نکا نے صاف لفظوں میں کہا تھا کے وہ تو بس نقش کی خوشی کے لیے سب کر رہے ہے تا کے وہ خوش رہ سکے۔ اس کے لیے ان سے جو بھی بن پڑا وہ کرے گے چاہے انھیں اپنی کرسی کیوں نا چھوڑنی پڑے جبکے نقش نے انھیں کچھ بھی الٹا سیدھا کرنے سے منع کیا تھا اور انھیں باور کروایا تھا کے اس کا حوریہ سے ایسا کوئی ی بھی رشتہ نہں ہے جسے بنیاد بنا کر وہ حوریہ کی فیملی کو بلیک میل کرے یا اسے بدنام کرے لہذا وہ اپنے حرکتوں سے باز رہے۔ لیکن شام گوئی نکا کہاں باز آنے والے تھے اس نے ہارون کے ساتھ مل کر پورے شہر میں حوریہ کے پوسٹر لگوا دیے تھے اور جب نقش کو اس بات کا علم ہوا وہ اپنا آپا کھو بیٹھا وہ اچھی طرح جانتا تھے یہ سب شام گوئی نکا نے کیا ہے لیکن شام گوئی نکا صاف مکر گے تھے کے وہ اس واقعے سے یکسر لا علم ہے یقیناً یہ مخالف پارٹی میں سے کسی کا کام ہے اور ان کو بدنام کرنے کی ایک چال ہے۔ جب کے نقش کو ان کی کسی بات پے یقین نہں تھا وہ خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا کے وہ چاند کو اس بدنامی سے بچانے کے لیے کچھ بھی نہں کر پا رہا تھا جبکے باقی سب ان کے جھگڑے کی وجہ جان کر حیران رہ گے تو انھیں یقین نہں آ رہا تھا کے شام گوئی نکا جو کے ذات پات اور دھرم کے کٹھر پو جاری ہے وہ اپنے بیٹے کی شادی ایک مسلم فیملی کے ساتھ کرنے کے لیے مان کیسے گے۔ لیکن کسی کی ہمت نہں ہوئی ی کے وہ شام گوئی نکا سے یہ سوال پوچھ سکے جب کے نقش نے دل میں ایک مضبوط ارادہ کر لیا تھا کے اب وہ شام گوئی نکا کو ان کی کسی بھی چال میں کامیاب نہں ہونے دے گا۔

=====================

چاند اور حمزہ کی مایوں کا ایک چھوٹا سا فنکشن رکھا گیا تھا یہ فنکشن ہال میں ہی منعقد کیا گیا تھا ہال کے بیچ بیلو کلر کا پردہ لگا کر اسے دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

حمزہ اور حوریہ کو باری باری ابٹن لگانے کے بعد سب نے مل کر خوب محفل جمائی ی تھی اور کافی دیر تک سب لاونج میں ہلا گلا کرتے رہے جس کی وجہ سے لگا ہی نہں رہا تھا کے وہ کوئی ی چھوٹا سا فنکشن ہے ایسا لگ رہا تھا جیسے جشن کا سماں ہے۔

=====================

اگلے روز حوریہ اور حمزہ کی مہندی کا فنکشن رکھا گیا تھا حوریہ نے پیروں تک آتی پیلے رنگ کی گھر دار فراک پہنی تھی بالوں کو جوڑے میں مقید کر کے حجاب کرنے کے بعد اچھی طرح چہرہ ڈھانپتے ہوے نقاب لگایا تھا حمزہ اس کا منگیتر ہی سہی تھا تو ابھی اس کا نا محرم تھا چاند اگر اس شادی سے خوش نہں تھی تو ناخوش بھی نہں تھی وہ بس مطمئ ن تھی کے اس نے اپنے ماں باپ کا مان رکھ لیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رافیعہ بیگم کے کہنے پر بیوٹیشن نے چاند کے دونوں ہاتھوں پر بھر بھر کر مہندی لگائی ی تھی اور چاند نے بھی کوئی ی مزاحمت نہں کی تھی۔وہ جانتی تھی ہر ساس کے اپنی بہو کو لے کچھ ارمان ہوتے ہے اس لیے رافیعہ بیگم جیسے جیسے کہتی وہ ویسا ہی کر لیتی اور رافیعہ بیگم تو اتنی خوبصورت اور فرمابردار بہو پا کر خوشی سے پھولے نہں سما رہی تھی۔انھیں حمزہ کی پسند پر ناز تھا۔

دوسری طرف لڑکوں نے روم میں ہی ایک جشن کا سماں بنا رکھا تھا ارشد ازمیر اور حمزہ کی آپس میں خوب بن گی تھی ارشد کو تو ایک پل کے لیے نہں لگا کے وہ ازمیر سے پہلی بار مل رہا ہے۔

مہندی کا فنکشن ختم ہوا تو رابعی چاند کو کمرے میں لے آئی ی تھی چاند کے ہاتھوں پر مہندی کا خوب رنگ آیا تھا۔

”واہ حوریہ تمھارے ہاتھوں پر تو مہندی کا خوب رنگ آیا ہے اور آے گا بھی کیوں نہں حمزہ بھائی ی تم سے پیار جو بہت کرتے ہے ناں“ حوریہ نے نا سمجھی سے رابعہ کو دیکھا جیسے کے وہ کیا کہہ رہی ہے ؟ لیکن رابعی نے اس کے تاثرات پر دھیان ہی نہں دیا تھا۔

”حوریہ تم بہت لکی ہو جو تھمیں حمزہ بھائی ی جیسا شوہر ملا ہے وہ یقینا تھمیں بہت خوش رکھے گے“ رابعہ نے کہا۔جبکے حوریہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتی گی تھی کوئی ی جواب نہں دیا۔

==================

آج حوریہ اور حمزہ کے نکاح کا دن تھا اور حوریہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود رابعہ نے بیوٹیشن کے سر پر کھڑے ہو کر حورِ حوریہ کو تیار کروایا تھا وہ کہتی بھی رہی کے ان سب کو کوئی ی فائی دہ نہں ہے کیوں کے مولوی اور گواہوں کی موجودگی میں اس نقاب ہی اوڑھنا ہے۔لیکن رابعہ نے اسے یہ کہہ کر چپ کروا دیا کے جب حمزہ بھائی ی کے سامنے جاے گی تو تب تو وہ اسے دیکھے گے ناں اس لیے اچھے سے تیار ہو وہ۔

حوریہ نے ڈیپ ریڈ کلر اینڈ سکن کا مبیشن کا لہنگا زیب تن کیا تھا جس پر بہت ہی خوبصورت ایمبرڈری کی گی تھی ڈوپٹہ کو اچھے سے سر پر سیٹ کرنے کے بعد دونوں شانوں پر پھیلا رکھا تھا ہمشہ سادہ سی رہنے والی حوریہ آج جب دولہن بنی تھی تو اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا وہ بالکل کوئی ی پری ہی لگ رہی تھی ۔

حمزہ نے گولڈن کلر کی شیروانی پہن رکھی تھی جبکے اس باقی کسی بھی قسم کے تقلفات کی ضرورت نہں تھی کیونکہ اس کے چہرے پر جو محبت پا لینے کی خوشی تھی وہ ہی اس کو جاذب نظر بنا رہی تھی۔

نکاح وقت قریب آیا تھا حمزہ اور حوریہ کو آمنے سامنے بیٹھایا گیا تھا جبکے سنٹر میں ایک پردہ تھا حوریہ نے چہرے کو اچھی طرح ڈھانپ کر نکاب لگا رکھا تھا۔

”حمزہ خالد خان آپ کا نکاح حوریہ حارث جہانگیر کے ساتھ رسکہ رائی ج الوقت بمعہ پچاس لاکھ روپے حق میں مہر طے پایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے ؟“

الفاظ تھے یا سکون کا پروانہ حمزہ کو اپنی روح میں ایک سکون اترتا ہوا محسوس ہوا تھا جس سے عشق کیا آج وہ اس کے حق میں لکھی جا رہی تھی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

''جی قبول ہے'' حمزہ نے دل کی گہرائیوں سے حوریہ کو اپنی زندگی میں قبول کیا تھا اور اپنے سارے حق حوریہ کے نام لکھ دئیے تھے اور نکاح نامے پر سائن کرتے وقت اس کا دل بے ساختہ پکار اٹھا تھا

اور تم اپنے پروردگار کی کونسی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

''حوریہ جہانگیر آپ کا نکاح حمزہ خالد خان کے ساتھ سکہ رائج الوقت بمعہ پچاس لاکھ روپے حق مہر کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟'' قاضی صاحب نے پوچھا تھا۔

''جی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ قبول ہے'' حوریہ نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں جواب دیا جب کے اس کی آواز حمزہ کے کانوں میں رس گھول گئی تھی۔

نکاح کا فریضہ اپنے انجام کو پہنچا تو سب ایک دوسرے کے گلے مل کر مبارکباد دینے لگے۔

''عشق بہت بہت مبارک ہو میرے دوست'' ازمیر نے حمزہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

حوریہ کو بہت گھبراہٹ ہو رہی اور اس کی طبیعت کے پیش نظر رافیعہ کے کہنے پر رابعہ اسے حمزہ کے کمرے میں لے آئی تھی حمزہ کے کمرے کو بڑی اچھی طرح سجایا گیا تھا حوریہ نے ابھی تک نقاب لگایا ہوا تھا۔

''حوریہ تم بیٹھو میں تمھارے لیے جوس لے کر آتی ہو'' رابعہ نے کہا اور کمرے سے نکل گئی حوریہ نے نظریں اٹھا کر کمرے کا جائزہ لیا اور پھر ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنا نقاب اتارنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا

جب حمزہ جوس کا گلاس لیے کمرے میں داخل ہوا تھا'' رابعہ نے اسے تقید کر کے بیجھا تھا کے وہ لازمی حوریہ کو جوس پلا دیں کیونکہ اس کی طبیعت خراب ہے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حمزہ نے کمرے آتے ہوئے سلام کیا اور جوس کا گلاس ٹیبل پر رکھا جب کے حوریہ نے نقاب نہں اترا تھا۔

وہ ڈرائی سنگ کے سامنے ایسے بے حس و حرکت کھڑی تھی شاہد ابھی اس میں حمزہ کا سامنا کرنے کی ہمت نہں تھی۔ شاہد وہ اس کے لیے تیار نہں تھی زندگی اتنی اچانک تو بدل گی تھی ایک اجنبی اب ایک محرم اس کی کل کائنات بن گیا تھا اس کے تمام جملہ حقوق حمزہ خالد خان کے نام لکھے جاچکے تھے۔

''بھابھی نے کہا کے جوس لازمی پی لیجئے گا'' حمزہ کہتے ہوئے حوریہ کی طرف بڑھا تھا جو ابھی تک بالکل ساکت کھڑی تھی۔

حمزہ نے حوریہ کو کندھے سے گھما کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا حوریہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما تھا جو کے برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

''نکاح بہت بہت مبارک ہو حور'' حمزہ نے جذبات کی شدت سے بوجھل آواز میں کہا تھا۔ اور ہاتھ بڑھا کر حوریہ کا نقاب ہٹایا تھا۔ حوریہ نے نظریں جھکا لی تھی حمزہ بے ساختہ حوریہ کو دیکھے گیا تھا وہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت تھی وہ خوب سیرت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت خوبصورت بھی

Posted On Kitab Nagri

تھی وہ بالکل حمزہ خالد کے خیالوں جیسی تھی وہ اس کے خوابوں کا عکس تھی وہ اس کے جزبوں کی طرح ہی پاکیزہ تھی وہ اس کے عشق کی مکمل تفسیر تھی وہ حمزہ خان کی حوریہ جہانگیر تھی۔ ناجانے کتنے ہی لمحے وہ اسے دیکھے گیا تھا وہ باقی ہر چیز بھول چکا تھا صرف حوریہ کے علاوہ۔

''وہ میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' حوریہ کی آواز اسے حوش کی دنیا میں واپس لائی ی تھی۔

اور حمزہ نے بے خود ہوتے ہوئے اس کی پیشانی پے لب رکھتے ہوئے اپنے حق کی پہلی مہر ثابت کی تھی۔

میں جب بھی اس سے کہتی ہوں

تمھیں مجھ سے کتنی محبت ہے

بتاؤ نا! کہ کتنی ہے؟

وہ بازو کھول کر کہتا ہے کہ

زمیں سے آسماں تک ہے

فلک کی کہکشاں تک ہے

میرے دل سے تیرے دل تک مکاں سے لامکاں تک ہے_

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

میں کہتی ہوں، کہ بس اتنی!!!؟

وہ کہتا ہے

یہ بہتی ھے

لہو کی تیز حدت میں میرے جذبوں کی شدت میں

تیرے امکاں کی حسرت میں

میرے وجداں کی جدت میں

مین کہتی ہوں

نہیں کافی ابھی تک یہ

Posted On Kitab Nagri

🌹 وہ کہتا ہے💞

🌹 ہوا کی سرسراہٹ ہے💞

🌹 تیرے قدموں کی آہٹ ہے💞

🌹 کسی شب کے کسی پل میں مجسم کھنکھناہٹ ہے💞

🌹 میں کہتی ہوں یہ کیسے فیل (محسوس) ہوتی ھے؟؟💞

🌹 وہ کہتا ہے💞

🌹 چمکتی دھوپ کی مانند_💞

🌹 بلوریں سوت کی مانند💞

🌹 صبح کی شبنمی رت میں لہکتی کوک کی مانند

🌹 میں کہتی ہوں💞

🌹 مجھے بہکاوے دیتے ہو؟💞

🌹 مجھے سچ سچ بتاؤ نا مجھے تم چاہتے بھی ہو_💞

🌹 یا بس بہلاوے دیتے ہو؟💞

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

🌹 وہ کہتا ہے💞

🌹 مجھے تم سے محبت ہے💞

🌹 کہ جیسے پنچھی پر کھولے ہوا کے دوش پر جھولے💞

🌹 کہ جیسے برف پگھلے اور جیسے موتیا پھولے💞

🌹 میں کہتی ہوں💞

🌹 مجھے الو بناتے ہو💞!!

🌹 مجھے اتنا کیوں چاہتے ھو؟💞

Posted On Kitab Nagri

وہ مجھ سے پوچھتا ہے اب تمھیں مجھ سے محبت ہے ؟

بتاؤ نا کہ ، کتنی ہے

میں بازو کھول کے اس سے لپٹ کے جھوم جاتی ہوں

مسکرا کے بس یہ کہتی ہوں

فقط اتنی ____________ بس اتنی سی I

. اور پھر وہ حوریہ کا ہاتھ تھام کر اس بیڈ تک لایا اور اسے اپنے قریب بیٹھایا تھا۔

اور بیڈ کی دراز سے ایک مخملی ڈبی نکالتے ہوئے اس کی طرف بڑھائی ی تھی۔

''آپ کی رہنمائی ی کا گفٹ'' حمزہ نے کہا تو حوریہ نے ڈبہ تھام لیا لیکن کھول کر دیکھا نہں تھا۔

''دیکھے گی نہں کیا کے میں نے آپ کے لیے کیا گفٹ لیا ہے ؟'' حمزہ کے کہنے پر حوریہ نے ڈبہ کھولا تھا تو اندر ڈائی منڈ نیکلس تھا جو کے بہت خوبصورت بنا ہوا تھا۔

''یہ۔۔۔۔۔۔؟''

''سمجھ ہی نہں آرہا تھا کے آپ کے لیے ایسا کیا لو جو بالکل آپ کے جیسا ہو اور پھر میری نظریں ایک ہیرے پر پری جو بالکل مجھے آپ کی طرح لگا خاموش لیکن اپنی جانب کھینچنے کی کشش رکھتا ہو جیسے آپ نے مجھے اپنے سحر میں جکڑ رکھا ہے تو بس پھر میں نے آپکے لیے یہ ہی خرید لیا حوریہ ہیرے کی تو کوئی ی ناں کوئی ی قیمت ہوتی ہے لیکن آپ میرے لیے انمول ہو'' حمزہ نے دل کی گہرائی ی سے اعتراف کیا تھا

''میری زندگی میں جو تمھارا مقام ہے وہ کبھی کوئی ی اور نہں لے سکتا تم زندگی کے ہر موڑ پر مجھے اپنے کھڑا پاؤ گی'' حمزہ نے کہا۔

وہ حور سے ابھی بہت ساری باتیں کرنا چاہتا تھا اسے اپنے عشق اپنی بے تابیوں اور بے قراریوں کی داستان سنانا چاہتا تھا اسے بتانا چاہتا تھا یہ وہ ہی حمزہ جس نے اسے فیس بک پر اسے پرو پوز کیا تھا لیکن تب شائی داس کو حمزہ کی بات کا یقین نہں آیا تھا وہ اسے اپنی ساری داستان سنانا چاہتا تھا کے خیالوں میں ہی سہی لیکن اس نے حوریہ کے ساتھ کتنی حسین زندگی جی ہے لیکن حوریہ کی طبیعت کے پیش نظر اس نے حوریہ کو جوس کے ساتھ میڈیسن دے کر سلا دیا تھا اور خود ساری رات حوریہ کے پہلو میں لیٹے بازو پر اپنا سر ٹکائے حوریہ کو دیکھتا رہا تھا ایک پل کے لیے بھی وہ نہں سویا تھا صرف اپنے محبوب کا دیدار

Posted On Kitab Nagri

کرتا رہا تھا حمزہ کے لیے آج کی رات سب سے حسین رات تھی اس کا محبوب اس کا جیون ساتھی بنے اس کی دسترس میں تھا اور بنا پلک جھپکے اسے دیکھ رہا تھا۔

===============

حوریہ کی آنکھ صبح کھولی تو حمزہ کو جگاتے پایا جو اس کے بالکل قریب لیٹا اسے ہی دیکھنے میں مگن تھا۔

حوریہ کو اٹھتا دیکھ وہ بھی سیدھا ہو کر بیٹھا تھا حوریہ ابھی تک رات والے ہی گیٹ اپ میں تھی رات کو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ چینج بھی نہیں کر سکی تھی۔

''صبح بخیر حور''حمزہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

''صبح بخیر''حوریہ نے بھی مسکرانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے جواب دیا تھا اور اٹھ کر باہر جانے لگی تھی۔

''کہاں جا رہی ہو؟''حمزہ نے اسے باہر کی جانب بڑھتے دیکھا تو پوچھا۔

''مجھے کپڑے چینج کرنے اپنے کمرے سے کپڑے لینے جا رہی پھر مجھے نماز ادا کرنی ہے''حوریہ نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا تھا۔

حوریہ کی اس ادا پر حمزہ کو ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔

''مما نے آپ کے نیو ڈریس لا کر میری الماری میں رکھے آپ الماری میں سے دیکھ لے''حمزہ نے کہا تو حوریہ اس کی الماری کی جانب بڑھی جہاں اس کے بہت سے ن ئی ے ڈریس ہینگ کیے گے تھے۔

''اس نے اس میں سے ایک وائٹ ڈریس نکالا اور فریش ہونے چلی گی اور پھر اس کے بعد حمزہ بھی اٹھا اور اپنے کپڑے لیے فریش ہونے چلا گیا اور پھر حمزہ کی امامت میں حوریہ نے فجر کی نماز ادا کی تھی حمزہ اس سے چند قدم آگے کھڑا تھا اور حوریہ اس کے پیچھے کھڑی اس کی امامت میں اپنے شوہر کی امامت میں اپنی زندگی کی اتنی حسین صبح کے ساتھ فجر کی نماز ادا کر رہی تھی اور نماز ادا کرنے کے بعد اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاے تھے اور حور کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلے تھے یہ شکر کے آنسو تھے

اپنے رب کے حضور وہ شکر رہی تھی

جس نے اسے ایسے ہمسفر سے نواز دیا تھا جس نے اس کے ذات کی کوئی ی صفائی ی مانگے بنا اسے سچے دل سے قبول کر لیا تھا دعا مانگنے کے بعد وہ اٹھی اور ڈرائی سنگ کے سامنے کھڑی ہوتے ہوے اپنا حجاب کھولا تھا جبکے حمزہ ابھی تک دعا مانگ رہا تھا پتہ نہیں وہ اللہ سے کیا راز و نیاز کر رہا تھا۔

حوریہ نے نماز کی ادائیگی کی وجہ سے گیلے بالوں پر حجاب اوڑھ لیا تھا لیکن اب وہ ڈرائی سنگ کے سامنے کھڑی اپنے بال سلجھ رہی تھی جب حمزہ اپنی دعا مکمل کر کے جائے نماز سے اٹھا تو اس کی نظر حوریہ پر پڑی تھی جس نے وائٹ کلر کا کرتہ کیپری پہن رکھا تھا اور اس کے لمبے گولڈن گھٹنوں تک آتے بال اس کی پست پر بکھرے تھے اور وہ آنکھوں میں کاجل لگا رہی تھی حمزہ چلتا ہوا اس کی پیچھے کھڑا ہوا اور آئینے میں ان دونوں کا عکس نظر آ رہا تھا حمزہ نے بھی فل وائٹ ڈریس پہن رکھا تھا اور سر پر وائٹ رومال باندھے وہ حوریہ کے پیچھے کھڑا مسکراتے ہوئے حوریہ کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں ایک پرفیکٹ کپل لگ رہے تھے جو بنے ہی ایک دوسرے کے لیے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

''تم بہت خوبصورت ہو حور''حمزہ نے حور کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

حوریہ نے نوٹ کیا تھا وہ اسے سب کی طرح چاند نہیں بلا رہا تھا اور ناں ہی حوریہ پکارتا تھا وہ اس حور کہہ کر مخاطب کر رہا تھا اس کے لہجے میں حور کے لیے پیار کے ساتھ عزت اور احترام بھی تھا۔

اس کی تعریف پر حوریہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی کوئی بھی بیوی جب اپنے شوہر کے منہ سے اپنی تعریف سنتی ہے تو وہ گلاب کی طرح کھل جاتی ہے یہ چھوٹی چھوٹی باتیں یہ چھوٹی چھوٹی عادتیں ہی تو میاں بیوی کے رشتے کو مضبوط اور خوبصورت بناتی ہے۔

''طبیعت کیسی ہے اب آپ کی؟''حمزہ نے پوچھا تھا۔

''اب پہلے سے بہتر ہے''حوریہ نے نظریے جھکائے ہوئے جواب دیا تھا۔

اس کے بالوں کی کچھ لیٹس اس کے چہرے پر آ بکھری تھی حمزہ نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئے بال سمیٹے تھے اور حور خود میں سمٹی تھی تب ہی دروازے پر دستک ہوئی تھی اور حمزہ حور سے دور ہوا تھا۔

''آجائیے''حمزہ نے کہا تو رابی کمرے میں داخل ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی۔

''ہمم ہمم

کہیں میں نے آپ دونوں کو ڈسٹرب تو نہیں کر دیا ناں''رابی نے حوریہ کو تنگ کرتے ہوئے پوچھا تو وہ مزید شرما گئی تھی۔

''مما نے ناشتہ بیجھا تم دونوں جلدی سے ناشتہ کر لو ورنہ ٹھنڈا ہو جائے گا''رابعہ نے کہا اور پھر کمرے سے چلی گی۔

حمزہ نے حوریہ کا ہاتھ تھاما اور اس ٹیبل تک لے آیا اور پھر اس کی پلیٹ میں کھانا سرو کرنے لگا جب حوریہ بولی تھی۔

''آپ رہنے دے میں کرتی ہو''حوریہ نے کہتے اس کے ہاتھ سے چیچ لینا چاہا''

''اٹس اوکے حور میں کر دیتا ہو''

حمزہ نے کہا۔

''نہیں پلیز مجھے کرنے دے''حوریہ نے کہتے ہوے اس کے ہاتھ سے چیچ لیا تھا اور خود اس کھانا سرو کرنے لگے تھے اور حمزہ چہرے پر مسکراہٹ لیے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا جو شادی کے پہلے دن ہی اپنے فرائض کے بارے میں اتنی کونشش تھی۔

==============

عثمان ہاوس میں آج بہت بڑی تقریب رکھی گی تھی جس میں پورے شہر کو مدعو کیا گیا تھا۔

حارث نے شام گوئی نکا کو خود فون کر کے مدعو کیا تھا اور شام گوئی نکا کو لگا تھا کے شائد حارث جہانگیر نے ہتھیار ڈال دیے ہے اور اپنی بیٹی کا رشتہ ان کے بیٹے سے کرنے کے لیے انھیں اپنے گھر بطور چیف گیسٹ مدعو کر رہے تھے اور شام گوئی نکا نقش کی مرضی کے خلاف جا کر اسے اپنے ساتھ حارث ہاوس لے کر آئے تھے۔ وہ جیت کے نشے میں پور پور ڈوب ئی ے جہانگیر ہاوس پہنچے تھے یہ جانے بنا کے قسمت آج ان کے ساتھ کیا کرنے والی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

==================

ارشد از میر اور حمزہ نے ساری تقریب کا انتظام بہت اچھے سے کیا تھا اور اب انھیں اس تقریب کے شروع ہونے کا بے صبری سے انتظار تھا۔ کیونکہ آج وہ شام گوئی نکا کو ایسا منہ توڑ جواب دینے والے تھے کے وہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔ تقریب شروع ہوئی اور لوگوں کی آمد کا سلسلے شروع ہو گیا تھا ہر کوئی تجسس کی بنا پر آج کی تقریب میں شرکت کر رہا تھا کے آخر آج ایسا کیا ہے جو حارث جہانگیر نے پورے شہر کو اس تقریب میں مدعو کیا ہے ؟ اور تقریب شروع ہونے کے ٹھیک آدھا گھنٹہ بعد شام گوئی نکا اپنی فیملی اور سیکٹری کے ساتھ حارث ہاوس میں داخل ہوا تھا شام گوئی نکا کے ٹھاٹ باٹ دیکھتے ہوئے ارشد حارث میر و اور حمزہ کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی۔ حارث صاحب نے آگے بڑھ کر شام گوئی نکا کا استقبال کیا اور شام گوئی نکا کو فیملی سمت سٹیج پر بطور چیف گیسٹ بٹھایا تھا۔ جس کی وجہ سے شام گوئی نکا کا سینہ مزید چوڑا ہوا تھا انھیں لگا تھا کے حارث ان سے دب گیا ہے اور آج وہ نقش اور حوریہ کا رشتہ طے کرتے ہوئے اپنی سیاست میں کامیاب ہو جاے گے۔

جب تقریباً سب لوگ جمع ہو گے تو حارث صاحب سٹیج پر آئے اور مائیک کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اپنی بات کا آغاز کیا تھا۔

"آج آپ سب کو اس تقریب میں ایک بہت ہی خاص مقصد کے لیے اکٹھا کیا گیا ہے اور میں آپ کا اور شام گوئی نکا کا تہہ دل سے شکر گزار ہو جو اپنا قیمیت وقت نکال کر ہمارے دعوت میں تشریف لائے"

"آج کی تقریب کا موضوع وہ ہی بات جو کچھ دن سے شہر کے ہر بندے کی زبان پر ہے ہاں جی بالکل میں اپنی بیٹی کی بات کر رہا جس کے جھوٹے پوسٹر شہر میں لگا کر اسے بدنام کرنے کی کوشش کی گی ہے لیکن میں آپ سب کو بتانا چاہتا ہے کے میں اپنی بیٹی کی شادی حمزہ خالد خان سے کر چکا ہو" حارث نے حمزہ کو اپنے پہلو میں کھڑے کرتے ہوئے کہا تھا۔

نقش کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ بکھری تھی وہ جانتا تھا حوریہ اس کی کبھی نہں ہو سکتی تھی جب کے دوسری طرف شام گوئی نکا یہ بات سن کر آگ بگولہ ہی ہو گے تھے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور جو پوسٹر میرے بیٹی کے شہر بھر میں لگوائے گے تھے تو وہ صرف اور صرف میری بیٹی کو بدنام کرنے کی ایک چال تھی۔ حارث نے کہا۔

"ھم کیسے مان لے حارث جہانگیر کے آپ کی بیٹی پاکدامن ہے اور یہ اس کے خلاف ایک چال تھی آخری کوئی ی تمھاری بیٹی کو بدنام کرنے کی کوشش کیوں کرے گا؟" شام گوئی نکا نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہوئے کہا تھا۔

"کیوں کے میں نے اپنی بیٹی کا رشتہ آپ کے بیٹے کے ساتھ کرنے سے انکار کر دیا اور اس بات کا بدلہ لینے کے لیے تم نے میری بیٹی کو شہر بھر میں بدنام کر دیا تاکے میں مجبور ہو کر اپنی بیٹی کا رشتہ آپ کے خاندان میں کر دو اور اس طرح آپ ہندو کمیونٹی کے ساتھ مسلم کمیونٹی کے ووٹ بھی حاصل کر کے کرسی حاصل کر لو"

حارث نے پورے اعتماد سے جواب دیا تھا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو حارث جہانگیر اور اس بات کا کیا ثبوت ہے تمھارے پاس ؟" شام گوئی نکا غصہ سے لال پیلا ہو رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

”ثبوت ہے اور وہ آپ کے پے اے کی کال ریکاڈنگ“ حمزہ نے کہتے ہوئے وہ ریکاڈنگ مائی یک کے سامنے چلائی ی تھی اور اب پورے ہال میں ہارون کی باتیں گونج رہی تھی جو اس دن اس نے حارث سے فون پر کہی تھی سارے مجمعے میں سرگوشیاں شروع ہو گی تھی۔ سب ہی بنالحاظ شام گوئی نکا کو لعنت ملامت کر رہے جس نے صرف ایک کرسی کی خاطر ایک معصوم لڑکی کی زندگی خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔

لیکن اللہ نے اس کی عزت کی حفاظت فرماتے ہوئے اسے سرخرو کر دیا گھر کی سارے خواتین سٹیج کے پیچھے پردے کے پار کھڑی یہ سارہ منظر دیکھ رہے تھے اور چاند کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے کے اللہ نے اس کے دامن سے بدنامی کا داغ ختم کر دیا تھا۔

شام گوئی نکا کے پاس جب کہنے کو کچھ نا بچا تو وہ وہاں سے جانے لگے جب نقش بولا تھا۔

”روکے مسٹر شام گوئی نکا میری بات بھی سنتے جائی یے“

نقش نے مائی یک ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔ ”آج میں پورے زمانے کے سامنے یہ اعلان کرتا ہو کے میں اور میری بہن جسے لوگ عنجلی کے نام سے اور آپ کی بیٹی کی حیثت سے جانتے ہے ھم دونوں خدا وحدت کو حاضر ناظر جانتے ہوئے اسلام قبول کر چکے ہے اور آج سے میرا نام نقش نہں ابراہیم اور میری بہن کا نام مریم ہے مجھے یہ کہنے میں دقت نہں ہے۔ کے خدا وحدت اس کا کوئی ی شریک نہں اور اس نے ھم سب کو پیدا کیا ہے۔ میں نے چار سال اسلام پر ریسرچ کی ہے اور مجھ پر ایسے ایسے انکشاف ہوئے ہے کے میں حیران رہ گیا کے کوئی ی دن اتنا کامل کیسے ہو سکتا ھے قرآن پاک جس میں ہر طرح کے لوگوں کے لیے رہنمائی ی موجود ہے اس نے ھمارے آنکھوں پر پڑی بتوں کی پٹی کھولتے ہوئے ھمارے دل اسلام کی روشنی سے منور کر دئی یے ہے۔ میں نے اور میری بہن نے بلاجھجک اسلام قبول کر لیا۔ اس بات کے گواہ ھمارے جامع مسجد کے قاری صاحب ہے۔ جن کی رہنمائی ی میں ھم نے اسلام قبول کیا اور میں آپ سب کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا ہو“ نقش نے کہتے ہوئے بلند آواز میں کلمہ پڑھا تھا اور مریم کا ہاتھ تھامے سٹیج سے اتر گیا تھا۔ جب کے شام گوئی نکا میں تو کچھ بولنے کی سکت ہی نہں رہی تھی وہ لڑکھڑاتے قدموں سے حارث ہاوس سے نکل گے اور آہستہ آہستہ سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گے اور ان سب نے خدا کا شکر ادا کیا تھا کے اس نے حوریہ کو آج ایک بار پھر دنیا کی نظروں میں معتبر کر دیا تھا اور اس کے ماتھے پر لگا بدنامی کا دغ ہٹ گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

==================

”اچھا بہن اب اجازت دیں ھم چلتے ہے اور آپ حوریہ کی فکر بالکل مت کیجے گا آج سے یہ میری بیٹی ہے اور اسے ھمارے گھر میں کوئی ی تکلیف نہں ہو گی“ رافیعہ بیگم نے اجازت چاہی تھی۔

آج ازمیر رابعہ رافیعہ اور حمزہ چاند کو اپنے ساتھ لیے پاکستان جا رہے تھے۔ نصرت کا دل بیٹھے جا رہا تھا انھوں نے تو کبھی چاند کو دوسرے شہر نہں بیجھا تھا اور آج دوسرے ملک جا رہی تھی۔ انھوں نے روتے روتے چاند کو رخصت کیا تھا وہ تینوں ہی بہت اداس تھے کے چاند جا رہی ہے لیکن اس بات کی خوشی بھی تھی کے اسکو بہت اچھا ہمسفر ملا گیا تھا۔

چاند بھی ان تینوں سے باری باری مل کر خوب روئی ی تھی۔ سب اسے چھپ کروا رہے تھے تسلی دے رہے تھے لیکن وہ مسلسل روئے جا رہی تھی اور اس کے آنسو حمزہ کو بہت تکلیف دے رہے تھے وہ چاند کو روتا ہوا نہں دیکھ سکتا اس لیے وہ چاند کو لیے گاڑی کی طرف بڑھا وہ جانتا تھا کے چاند کے لیے بہت مشکل گھڑی ہے اپنا سب کچھ چھوڑ کر دوسرے ملک جانا کونسا آسان کام تھا۔

Posted On Kitab Nagri

حوریہ سارا راستہ بھی تقریباً روتی ہی آئی تھی اور فلائٹ میں بھی وہ روتی ہی رہی تھی وہ کبھی ایک پل کے لیے بھی اپنے گھر سے دور نہیں ہوئی تھی اور آج وہ ان سب سے اتنی دور جا رہی تھی۔

''حور پلیز چپ کر جاو میں ہوناں تمھارے ساتھ میں کبھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گا آئی پرومس''حمزہ اس کی چپ کروانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا۔

اور حوریہ نے روتے ہوئے حمزہ کے کندھے پر سر رکھا اور شدت سے رونے لگی تھی۔

''میں اپنی فیملی کے بنا نہیں رہ سکتی پلیز آپ مجھے ان کے پاس واپس چھوڑ آئے''حور نے پہلی بار فرمائش بھی کی تو کیا اس سے دور جانے کی اور اب حمزہ حوریہ کو ایک پل کے لیے بھی خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''حور آئی پرومس میں تھمیں جلدی ہی انکل آنٹی سے ملونے لاؤ گا ابھی بس چپ کر جاو''حمزہ نے اس کا سر سہلاتے ہوئے اس تسلی دی تو وہ چپ ہو گی تھی۔ لیکن ابھی تک اس کے کندھے سے ہی لگی ہوئی تھی۔

''حور ویسے ھم فلائٹ میں ہے اور سب لوگ ھمیں گھور گھور کر دیکھ رہے جیسے میں تھمیں گھر سے بھاگا کر لا یا ہو میں کیا کہہ رہا تھا کے کیوں ناں ھم باقی کا رومینس گھر جا کر کر لے''حمزہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا تھا جبکے اس کی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

حور ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی تو حمزہ اپنا قہقہ نہیں روک پایا تھا اور چاند نے اسے گھوری سے نوازہ تھا اور پھر خود بھی مسکرا پڑی تھی۔ پھر فلائٹ میں حمزہ اس سے کوئی ناں کوئی بات کرتا رہا تا کے اس کا دھیان بٹا رہے۔

حمزہ اور حوریہ کی فلائٹ پہلے تھی جب کے ازمیر رابعی اور رافیعہ کی فلائٹ ایک گھنٹہ لیٹ تھی۔

حمزہ حوریہ کو ائیرپوٹ سے سیدھا اپنے فارم ہاوس میں لے آیا تھا رافیعہ بیگم کا کہنا تھا کے ابھی حور کو نیلی حویلی ناں لے جایا جائے کیونکہ پتہ نہیں سب جاننے کے بعد حویلی والوں کا کیا ریکشن کیسا ہو گا اور حویلی والے حوریہ کے ساتھ کیا سلوک کرے گے؟ اس لیے بہتر تھا کے ابھی حوریہ کو فارم ہاؤس میں رکھا جائے جب تک کے حویلی کے حالات سہی اور قابل قبول نہیں ہو جاتے وہ نہیں چاہتی تھی کے حوریہ کے دل میں حویلی والوں کے لیے کوئی بدگمانی پیدا ہو۔

حمزہ نے پہلے ہی فارم ہاوس سیٹ کروالیا تھا وہ نہیں جانتا تھا کے کتنا عرصہ لگے گا اسے نیلی حویلی کے لوگوں کو منانے میں اس لیے جب تک سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا حوریہ کو فارم ہاوس میں ہی روکنا تھا۔

حمزہ حور کا ہاتھ تھامے فارم ہاوس میں داخل ہوا تھا گیٹ سے لے کر انٹری ڈور تک حوریہ کی راہ میں پھول بچھائے گے تھے اور حور نے حمزہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

''حمزہ یہ سب کیا ہے؟''حوریہ نے حیرت سے پوچھا تھا اس نے پہلی بار حمزہ کو اس کے نام سے پکارا تھا حمزہ تو جی اٹھا تھا۔

''آپ کا استقبال ہے کیسا لگا؟''حمزہ نے پوچھا۔

Posted On Kitab Nagri

"لیکن آپ تو کہتے تھے آپ کی جوائی نٹ فیملی ہے لیکن یہاں تو کوئی ی نہں ہے" حوریہ نے فارم ہاؤس کا جائی زہ لیتے ہوے کہا تھا۔

"یہ میرا گھر نہں فارم ہاوس ہے حوریہ اور ان شاء اللہ جلدی ہی آپ کو اپنے گھر بھی لے کر جاوگا لیکن ابھی کچھ مسلہ اس لیے نہں لے کر جا سکتا" حمزہ نے کہا۔

"کیا ہوا سب خیریت تو ہے ناں مجھے بتاے کیا مسلہ ہے؟" حوریہ نے پوچھا تھا۔

"بتاوگا سب بتاوگا ایک ایک بات بتاوگا لیکن واپس آنے کے بعد ابھی مما لوگ پہنچ چکے ہے اور مجھے ان کے ساتھ جانا ہے واپس آکر آپ کو سب کچھ تفصیل سے بتاوگا" حمزہ نے کہا۔

"لیکن آپ کہاں جارہے ہے؟" حوریہ نے اداسی سے پوچھا۔

"مجھے ابھی گھر جانا ہے حور میں جلدی ہی واپس آجاوگا تم اپنا دھیان رکھنا اور گیٹ اچھے سے لوک کر لینا ویسے تو گھر میں ملازم بھی ہے اور گیٹ پر گارڈ بھی تھمیں کوئی ی مسلہ نہں ہوگا" حمزہ نے کہا اور جانے لگا جب حوریہ نے اس کا ہاتھ تھاما تھا۔

"آپ واپس تو آجائے گے ناں مجھے چھوڑ کر کہیں چلے تو نہں جاے گے ناں" حوریہ کے آنکھوں میں خوف واضح تھا۔اور خوف بنتا بھی تھا وہ ایک اجنبی کو اپنا محرم بنا کر اس اجنبی ملک میں آئی ی تھی اور اب وہ بھی اسے اس گھر میں تنہا چھوڑ کر جارہا تھا تو دل میں وسوسے تو آئے گے ناں۔

حمزہ سمجھتا تھا اس کے خوف کو وہ واپس پلٹا اور حور کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالوں میں تھاما تھا۔

"حور میں جہاں بھی چلا جاؤ لیکن واپس تمھارے پاس ہی لوٹ کر آوگا میں تھمیں چھوڑ کر کہیں بھی نہں جاوگا بہت جلدی واپس آجاؤ گا" حمزہ نے یقین دلاتے ہوے حور کی ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تھے اور پھر وہاں سے چلا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

================

نیلی حویلی کے لوگ ان چاروں کو اتنی جلدی واپس دیکھ کر حیران رہ گے تھے تقریبا سب ہی لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے

"ارے حمزہ تم بھی ان کے ساتھ واپس آگے یہ تو بہت اچھا کیا تم نے" خالد نے اسے سینے سے لگاتے ہوے کہا تھا۔

جب کے دل ہی دل میں چاروں بہت ڈرے ہوے تھے اتنا بڑا قدم تو اٹھا لیا تھا لیکن اب پتہ نہں خالد خان کا ریکشن کیا ہوگا؟

"بابا مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" حمزہ نے کہا تھا۔

"اگر وہ آج نہں کہے گا تو پھر کبھی نہں کہہ پائے گا" اس لیے اس نے ہمت کرتے ہوے کہا تھا۔

"ارے بیٹا ابھی آے ہو بیٹھو آرام کرو باتیں تو ہوتی رہے گی" خالد نے کہا تھا اور وہ اپنے کمرے میں جانے لگے تھے۔

"بابا میں نے شادی کرلی ہے" حمزہ کے لفظوں نے خالد کے کمرے کی طرف بڑھتے قدموں کو روکا تھا اور وہ واپس حمزہ کی طرف پلٹیں تھے۔

"یہ کیسا بےہودہ مذاق ہے؟" حمزہ خالد کا لہجہ سخت ہوا تھا۔

"یہ مذاق نہں حقیقت ہے بابا" حمزہ نے مضبوط لہجے میں کہا تھا اور خالد کا ہاتھ اٹھا تھا اور حمزہ کے چہرے پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

رافیعہ بیگم بھاگ کر آئی تھی اور حمزہ کو خالد سے دور کیا تھا۔

''اس کو مارنے سے پہلے ہم سب کو بھی مارے خالد کیونکہ ہم اس کی غلطی میں برابر کے شریک ہے'' رافیعہ نے کہا تھا۔

''رافیعہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔'' خالد خان چلایا تھا۔

''بابا آپ حمزہ کو معاف کردے پلیز'' میرو نے کہا تھا۔

''میرو تم بھی اس حماقت میں شامل ہو'' خالد خان نے دکھ سے پوچھا تھا۔ جب کے حویلی کے باقی لوگ خاموش تماشائی بنے سب دیکھ رہے تھے۔

''بابا پلیز مجھے معاف کردے پلیز بابا'' حمزہ ان کی جانب بڑھا تھا۔

''وہی روک جاو حمزہ میرے پاس نہ آنا ورنہ میں اپنا ضبط کھو دوں گا تم نے میرا مان میرا یقین سب کچھ توڑ دیا تمھارا مجھ سے اب کوئی رشتہ نہں ہے شکل نہں دیکھنا چاہتا ہو میں تمھاری'' خالد خان نے کہا۔

''بابا پلیز میری بات سنے'' حمزہ نے التجا کی تھی۔

''مجھے کچھ نہں سننا تم نکل جاو میرے گھر سے''

''بابا'' حمزہ نے حیرت سے کہا۔

''میں نے کہا حمزہ دفع ہو جاو میرے گھر سے'' خالد نے دھاڑتے ہوے کہا تھا تو رافیعہ بیگم نے اشارے سے حمزہ کو وہاں سے چلے جانے کا کہا تھا۔

وہ جانتی تھی کے خالد خان ابھی کسی کی کوئی بات نہں مانے گے ابھی وہ بہت غصہ میں تھے اس لیے حمزہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

====================

حمزہ فارم ہاوس آیا تو حوریہ عشا کی نماز پڑھ رہی تھی۔ وہ بیڈ پر ڈھے سا گیا تھا اور اس نے آنکھیں موندلی تھی اس نے شوز تک نہں اتارے تھے۔

حوریہ نے نماز ادا کرنے بعد دعا مانگی اور جائے نماز سے اٹھی تو اس کی نظر حمزہ پر پڑی جو جوتوں سمیت بیڈ پر نیم دراز تھا۔ اس نے جائے نماز کو ایک سائیڈ پر رکھا اور حمزہ کے قریب آتے ہوے نیچے جھکی اور اس کے شوز اتارنے لگی تھی ابھی حوریہ نے حمزہ کے شوز کو ہاتھ ہی لگایا تھا وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا یہ آپ کیا کر رہی ہے حور؟ حمزہ نے ناراضگی سے پوچھا تھا۔

''وہ آپ سو رہے تھے تو میں نے سوچا آپ کے شوز اتار دو'' حوریہ نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

''ادھر آے ادھر بیٹھے میرے پاس'' حمزہ نے حوریہ کا ہاتھ تھامتے ہوے اسے اپنے پاس بیٹھا یا تھا۔

''آج کے بعد کبھی بھی میرے جوتوں کا ہاتھ مت لگائی یے گا ورنہ میں آپ سے ناراض ہو جاوں گا'' حمزہ نے خفگی سے کہا۔

''لیکن میں تو صرف اپنا فرض پورا کر رہی تھی'' حوریہ نے معصومیت سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

حیہ آپ کے فرائض میں شامل نہں ہے حور آپ بس میرے دل پر حکومت کرے مجھے آپ سے اور کچھ نہں چاہیے میں یہاں آپ کو بیوی بنا کر بھی اور محبوبہ بنا کر لایا ہو میں آپ سے بہت پیار کرتا ہو حور بہت زیادہ اور آج سے نہں تین سال پہلے سے پیار کرتا ہو آپ سے''حمزہ نے جذبات کی شدت سے کہا تھا۔

''کیا مطلب ؟''٦ حوریہ نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

''مطلب کے میں وہی حمزہ خان ہو جو تمھاری ہر پوسٹ پڑھا کرتا تھا لمبے لمبے کمنٹ کیا کرتا تھا اور جس نے آپ کو کچھ روز قبل فیس بک پر پرپوز کرتے ہوے اپنے دل کی بات بتائی ی تھی''حمزہ نے کہا جبکے حوریہ کے چہرے کے تاثرات دیکھنے لائی ق تھی۔

''مطلب آپ سچ میں وہی حمزہ خان ہے جو میرے فین لسٹ میں تھا''حوریہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔

''لیکن آپ میرے تک پہنچے کیسے ؟''حوریہ نے پوچھا تھا اور جواباً حمزہ نے اسے ساری بات بتادی تھی۔

''آپ نے میری آئی ی ڈی ہیک کی ؟''حوریہ نے حمزہ کو گھورتے ہوے پوچھا تھا۔

''ہاں اگر نہں کرتا تو تم تک کیسے پہنچ پاتا سو سوری''حمزہ نے بالکل نارملی کہا تھا۔

جیسے وہ اس بات پر بالکل بھی شرمندہ نہں ہو کے اس نے حوریہ کی آئی ی ڈی ہیک کی تھی۔

''مطلب اگر کل کو آپکو کوئی ی اور رائی ٹرپسند آجاے تو آپ اس کی بھی آئی ی ڈی ہیک کر کے اس تک پہنچ جائے گے''حوریہ نے ناراضگی سے کہا تھا۔

''حوریہ ایسا کبھی سوچنا بھی مت میں آپکے علاوہ کسی اور کا تصور بھی نہں کر سکتا آپ ہی میرا سب کچھ ہے اور میں آپ سے کبھی بھی کچھ نہں چھپاو گا''

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور پھر حمزہ نے اسے نیلی حویلی کے متعلق سب کچھ بتادیا تھا جسے سن کر حور بہت پریشان ہو گی تھی۔

''تو اس کا مطلب بابا مجھے کبھی نہں اپنائے گے ؟''حوریہ نے پوچھا تھا۔

''تم پریشان نہں ہو حوریہ بہت جلدی سب ٹھیک ہو جائے گا میں آپ کو جلدی ہی نیلی حویلی لے کر جاؤ گا''حمزہ نے اسے پریشان ہوتے دیکھ کر کہا تھا۔

==================

خالد خان کسی کی بھی بات سننے کے لیے تیار نہں تھے اور حمزہ کا تو وہ نام بھی نہں سننا چاہتے تھے۔

وہ اس وقت بھی سٹڈی میں بیٹھے سگریٹ پی رہے تھے جب پریشے دروازہ نوک کر کے سٹڈی میں آئی ی تھی۔

''ماموں مجھے آپ سے بات کرنی ہے''پریشے نے کہا تھا۔

''میں جانتا ہو پریشے تم اپنے ساتھ ہوئی ی زیادتی کا حساب مانگنے آئی ی ہو تمھاری عزت پر تو ہاتھ اٹھانے والے کو میں نے عبرت ناک سزا دی تھی لیکن اپنے بیٹے کو سزا نہں دے پایا''خالد خان نے افسردگی سے کہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"ماموں جان ایسا کچھ بھی نہیں ہے حمزہ نے جو بھی کیا میری رضامندی سے کیا" اور پریشے نے فون کال والی ساری بات بتادی خالد کو۔

"ماموں جان آپ پلیز حمزہ کو معاف کر کے اسے اور اس کی بیوی کو اس گھر میں ان کا اصلی حق دیں اور مجھے لاہور واپس بجھوا دیں۔ مجھے آپ سے یا کسی سے بھی کوئی ی شکایت نہیں ہے میں زبردستی کے رشتوں کو نبھانے کی قائل نہیں ہو" پریشے نے کہا اور سٹڈی سے چلی گی اور پھر کچھ ہی دیر بعد منیب سٹڈی میں داخل ہوا تھا۔

"کیا ہوا منیب اب تم کونسا نیا راز فاش کرنے ہوئے جو مجھے ابھی تک نہیں معلوم؟" خالد خان نے طنزیہ کہا تھا۔

"جی بڑے ابو میں بھی آج ایک راز سے ہی پردہ اٹھانے آیا ہو۔ اور وہ یہ کے احسن پریشے سے بہت پیار کرتا ہے اور آج سے نہیں بلکے پریشے کی منگنی سے بھی بہت پہلے سے لیکن صرف آپ کے فیصلے کی وجہ سے وہ اپنی محبت کا گلہ دبا گیا تھا لیکن پریشے کی منگنی کے دن اسے کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ پایا اور اپنے حواس کھو گیا تھا۔

چاہے اس کی رپوٹ تب بالکل کلیر آئی ی تھی بڑے ابو وہ اندار ہی اندار گھٹ گھٹ کر مر رہا میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہو بڑے ابو میرے بھائی ی کو اس کی زندگی دیں دے اسے اس کی پریشے دیں دے" منیب نے کہا اور وہاں سے چلا گیا اور خالد خان اپنا سر تھام کر رہ گے تھے آج ان پر اتنے انکشاف ایک ساتھ ہوے تھے کے وہ حیران رہ گے تھے۔

==========================

سب کے کہنے پر بالآخر خالد خان نے حمزہ کو معاف کر دیا تھا اور خود جا کر حمزہ اور پریشے کو دھوم دھام سے حویلی لائے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی پریشے کا رشتہ احسن اور اور ثانیہ کا رشتہ سعد سے طے پایا تھا خالد خان نے حوریہ اور حمزہ کے لیے گرینڈ ریسپشن رکھا تھا جس میں حوریہ کو حمزہ کی بیوی اور حویلی بہو متعارف کروایا تھا اور ان کے ریسیپشن کے دو دن بعد ثانیہ اور پریشے کی شادی رکھی گی تھی۔ شادی کے فنکشن ختم ہوتے ہی حمزہ اور پریشے گھومنے امریکہ آئے تھے ایک تو حمزہ کو امریکہ میں اپنی کچھ ضروری کام کرنے تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور دوسرا وہ حوریہ کو اپنا اپارٹمنٹ دیکھنا چاہتا تھا جہاں اتنے سال اس نے حور کے خیالوں اور یادوں کے سہارے گزارے تھے۔

========================

ایک سال بعد

آج حور اور حمزہ کی شادی کی سالگرہ تھی حمزہ ڈرائی سنگ کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا کیونکہ اسے اور حوریہ کو جہانگیر ہاوس ڈنر پر جانا تھا۔

حوریہ کے پاکستان آنے کے کچھ عرصہ بعد ہی حارث صاحب بھی اپنا بزنس وائی نڈاپ کر کے فیملی سمیت پاکستان ہی شفٹ ہو گے تھے اور ارشد نے عنجلی عرف مریم کے اسلام قبول کرنے کے بعد اس سے شادی کر لی تھی اور اسے ہمیشہ کے لیے اپنا لیا تھا۔

جبکے ابراہیم اسلام قبول کرنے کے بعد ھمیشہ ھیشہ کے لیے امریکہ چلا گیا تھا۔

عثمان صاحب کی کی فیملی نے حارث اور اس کی فیملی سے معافی مانگ لی تھی اور حوریہ نے انھیں معاف بھی کر دیا تھا

Posted On Kitab Nagri

شام گوئی نکا کو ابراہیم نے بہت سمجھایا لیکن وہ اس کی بات ماننے کو تیار نہں تھے ان کا سارا بزنس تباہ ہو چکا تھا اور اب وہ اور منا خشی بیگم گوئی نکا ہاوس میں تن تنہا رہتے تھے۔

"حمزہ میرے پاس آپ کے لیے ایک سپرائی زہے" چاند نے کمرے میں آتے ہوے کہا۔

"وہ کیا؟"

حمزہ نے مسکراتے ہوے پوچھا تو چاند نے اس کی جانب ایک پیکٹ بڑھایا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" حمزہ نے پوچھا۔

"آپ خود ہی دیکھ لے" چاند نے کہا تھا۔

تو حمزہ نے پیکٹ کھولا تو اندار سے ایک بک نکلی تھی جس پر جعلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔

"تحریرِ عشق"

"حوریہ ناول تم نے کب لکھا اور مجھے اس کے بارے میں بتایا کیوں نہں؟" حمزہ آج بھی حوریہ کے سارے ناول بہت شوق سے پڑھتا تھا۔

"یہ ناول نہں ہے حمزہ یہ آپ کے عشق کی داستان ہے اس میں آپ کے عشق کی ابتدا سے لے کر ھمارے زندگی میں واقع ہونے والی ہر بات کو لکھا ہے میں نے۔یہ ناول نہں آپ کے اور میرے عشق کی داستان ہے۔

جو شائی دلفظوں میں بیاں نہں ہو پائے لیکن پھر بھی میں نے اسے لفظوں میں تحریر کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہ ہمارے عشق کی تحریر شدہ داستان ہے اس لیے میں نے اس کا نام تحریرِ عشق رکھا ہے" حور نے کہا۔

حمزہ خوش گور حیرت کے ساتھ کتاب کھولی تو اس کے پہلے پیج پر بہت ہی خوبصورت شعر لکھا ہوا تھا۔

تو بن کے میری روح کا ساتھی

اور کر دے میرا بیان عشق

تو مجھ میں اور میں

تجھ میں اس طرح سماں

جاو

کے لوگ پکارے ھمیں جانِ عشق

اور لکھیں ھمارے عشق کو

Posted On Kitab Nagri

بیان سے باہر ہے تحریرے عشق

از قلم حوریہ حمزہ خان

ختم شد

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جاے۔

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کاروائی کرنے کے مجاز ہونگے۔